Presented by: Rana Jabir Abbas

بیبیاں پاک دامن

وہ کون تھیں؟ کہاں سے آئیں

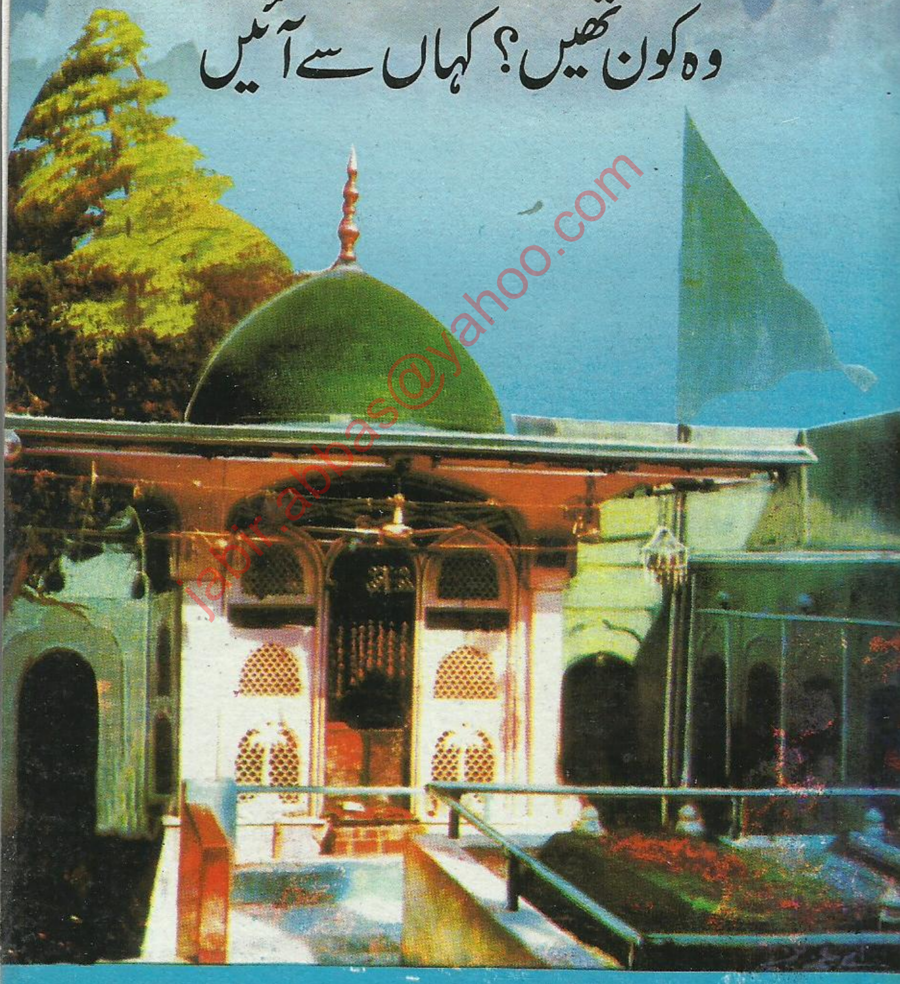

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں۔

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ بیبیاں پاک دامناں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحيم

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سورۃ نمبر ۴۲) (آیت نمبر ۲۳)

تاریخ بیبیاں پاک داماناں سلام اللہ علیہم

مُؤلف و مُصنّف

مولوی محمد بخش شاہ قریشی الاسدی الخزیمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : : : : : تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا

طبع اول : : : : : 1979ء

طبع دوم : : : : : 2013ء

تعداد : : : : : 1000

قیمت : : : : : 550روپے/(20امریکی ڈالر)

مصنف ومولف : : : : : مولوی محمد بخش شاہ قریشی الاسدی الخزیمی

تدوین وناشر : : : : : ظفر علی قریشی ولد مولوی محمد بخش قریشی

معاونِ تدوین : : : : : سیّد شہریار حسین نقوی

تزئین ومطبع : : : : : ایڈمن اسٹوڈیو/ رضا سنز پرنٹرز

ملنے کا پتہ

1۔ ☆☆☆☆☆ بیت القریش ☆☆☆ قزلباش روڈ، لاہور۔ 0300-4588698

2۔ ☆☆☆☆☆ افتخار بک ڈپو ☆☆☆ اسلام پورہ، لاہور۔ 37223686

3۔ ☆☆☆☆☆ کریم پبلی کیشنز ☆☆☆ سمیع سنٹر 38، اردو بازار، لاہور۔ 37122772

4۔ ☆☆☆☆☆ مکتبہ الرضا ☆☆☆ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ 37245166

5۔ ☆☆☆☆☆ ضامن بک ڈپو ☆☆☆ کربلا گامے شاہ، لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

مصنف ومولف

مولوی محمد بخش شاہ قریشی الاسدی الخزیمی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین کرام!

کتاب تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم میں سعی کامل کی گئی ہے اور یہ باور کرایا گیا ہے کہ مزار مذکورہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المعروف بی بی حاج دختر حضرت علی علیہ السلام وحقیقی ہمشیرہ حضرت عباس علمدار علیہ السلام زوجہ حضرت امیر مسلم بن عقیل علیہ السلام مع بی بی تاج وبی بی حور و بی بی نور و بی بی گوہر و بی بی شہناز دختران حضرت عقیل ابن ابیطالب علیہ السلام کا کربلائے معلی سے بحکم حضرت امام حسین علیہ السلام لاہور تشریف لانا تاریخی اور مدلل حقیقت ہے۔

نیز ان مخدرات عصمت سلام اللہ علیہم اولادِ علی علیہ السلام کو احمد شاہ توختہ کی اولاد ثابت کرنے کی جو ناکام جسارت گذشتہ ادوار میں کی گئیں تھیں اُس کا مدلل رد میرے والد مولوی محمد بخش صاحب (مرحوم ومغفور) نے تاریخی حقائق سے ثابت کیا ہے تاکہ یہ حقیقت عیاں ہو سکے کہ مزار بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہم بنتِ حضرت علی علیہ السلام کا ہی ہے۔

احقر

الحاج ظفر علی قریشی

خلف الرشید مولوی محمد بخش قریشی الاسدی الخزیمی

مصنف و مؤلف

تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

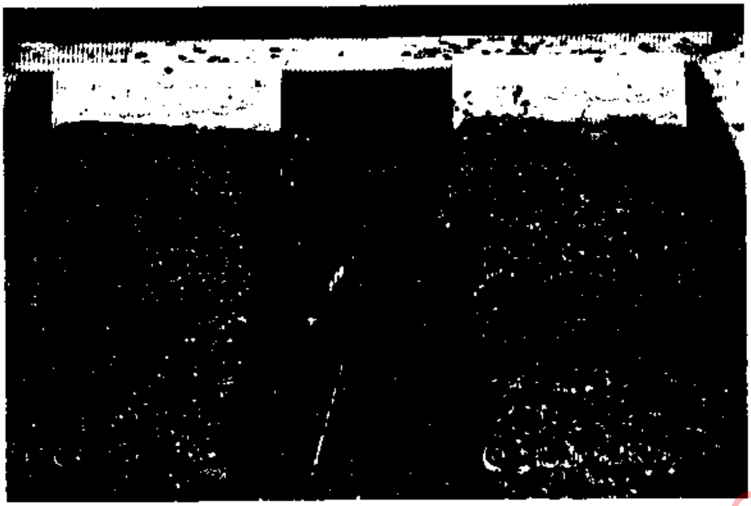

مزارات اقدس
بی بی گوہر و بی بی شہناز
دختران حضرت عقیل برادر
حضرت علی بن ابیطالب

مزارات اقدس
بی بی تاج، بی بی حور، بی بی نور
دختران حضرت عقیل برادر
حضرت امام علی ابن ابیطالب

ون کا تاریخی درخت
جس کے پاس علم
مولا عباس لہرا رہا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روضہ اقدس
بی بی رقیہ کبریٰ بنتِ
علی ابن ابیطالبؑ

مزار بی بی حلیمہ المعروف
بی بی تندوری کنیز
بی بی رقیہ کبریٰ بنتِ
امام علی ابن ابیطالبؑ

قدیمی مسجد جو بابا خاکی
(جنکی وفات 101ھ
میں ہوئی) نے بنائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مندرجات

باب اوّل

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1۔	پیش لفظ	1
	(تصدیق و تقریظ)	
2۔	جناب محمد الرضی الرضوی نجف عراق	5
3۔	مولانا سید اظہر حسن زیدی قبلہ	8
4۔	مولانا محمد اسماعیل صاحب (مبلغ و مناظر)	9
5۔	ادارہ تصدیق و تقریظ ادارہ تحفظ حقوق شیعہ (''شہید'' ہفت روزہ) لاہور	11
6۔	سیّد اختر حسین شاہ شائق انبالوی (ایڈیٹر ہفت روزہ ''اسد'') لاہور	12
7۔	سیّد آغا مہدی لکھنوی کراچی	13
8۔	مولانا قبلہ سیّد نصیر الاجتہادی صاحب	15
9۔	ڈاکٹر اے مائیکل (گوجرہ)	16
10۔	مولوی عمر الدین اعوان علوی صاحب (گوجرہ ضلع لائل پور فیصل آباد)	17
11۔	مولانا قبلہ حسین بخش (دریا خان)	23
12۔	مخدوم زادہ سیّد کریم حیدر شاہ صاحب (اُوچ بخاری شریف ضلع بہاول پور)	24
13۔	مخدوم زادہ سیّد غلام جعفر شاہ صاحب (اُوچ بخاری شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)	26
14۔	سیّد پیر اقبال حسین شاہ (فتح پور شریف ضلع ساہیوال)	33
15۔	صاحبزادہ محمد نیاز حسین شاہ قریشی (اہلسنت والجماعت سجادہ نشین دربار اقدس	35
	سائیں پیر غلام محمد شاہ قریشی (المعروف امام جلوی فیصل آباد)	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

16-	اُستادالذاکرین جناب عاشق حسین صاحب (المشہور "قیامت")	44
17-	جناب لفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ مشتاق حسین (قزلباش روڈ، لاہور)	50
18-	قبلہ سیّد منظور حسین بخاری صاحب (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ڈیوس روڈ، لاہور)	51
19-	جناب شیخ اقبال حسین صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈی ایس پی، پریم نگر، لاہور)	52
20-	جناب نوازش علی خان سیال صاحب (ایم، پی، اے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ)	54
21-	سیّد محمد عارف حسین شاہ صاحب (رئیس اعظم جوگے نوبہار شاہ ضلع شیخوپورہ)	62
22-	جناب ڈاکٹر سیّد رمضان علی شاہ (علی ہسپتال لمبل روڈ، لاہور)	65
23-	جناب نواب کبیر خاں سیال صاحب (جھنگ)	68
24-	سیّد ظریف حسین شاہ بخاری (بی بی پاک دامن، لاہور)	69
25-	جناب سیّد ڈاکٹر محمد علی ترمذی صاحب (اولاد بی بی تاج دختر) حضرت احمد شاہ توختہ (مدفون سوانہ بستی یوپی ہندوستان)	72
26-	تعارف مصنف و تصدیق از قلم حکیم سیّد ضمیر حسین شاہ نقوی البخاری (متولی امام بارگاہ خیمہ سادات گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ)	79
27-	ایم گلزار حسین علوی اعوان صاحب	84
28-	اظہار تشکر	98

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باب دوئم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
29-	دُعا بدرگاہِ خداوند کریم	112
30-	دُعا بحضور حضرت محمد مصطفیٰؐ سرکارِ مدینہ	115
31-	التماس	120
32-	اقتباس از کتاب ذبح عظیم	127
33-	ذکر مزار اقدس بی بی حاج سردارہ قافلہ	132
34-	اسلام کے تاریخی اوراق سے حالاتِ بی بی پاکدامناں	135
35-	تذکرہ حضرت بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کا لاہور پہنچنا	144
36-	شجرہ مجاور صاحبان دربار حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا	164
37-	دربار حضرت بی بی پاکدامنہ کے مجاور بھٹی راجپوت قوم کے تاریخی مکمل حالات	166
38-	اقتباس از کتاب خزینۃ الاصفیا	177
39-	مختلف کتب تاریخ جن میں بیبیاں پاکدامناں کا لاہور تشریف لانے کا ذکر ہے	192
40-	اصحاب کہف اور بی بی پاکدامناں کی زندہ زمین میں سما جانے کی مطابقت	238
41-	شجرہ اعلیٰ حضرت مخدوم عطا حسین شاہ صاحب	248
42-	شجرہ نسب جناب فضل حسین شاہ صاحب	249
43-	حق و باطل	250
44-	پیر غلام دستگیر نامی اور اُن کے ہم مذہب حامیوں کے بے سند ثبوت دعویٰ کا جھوٹا ثابت ہونا	265
45-	حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخشؒ اور بی بی پاکدامناں کے تاریخی حالات	291

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باب سوئم

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
300	عرض مصنف	46۔
305	شجرہ خاندان قریش	47۔
311	فضائل اہلبیت النبوت کے لکھنے کا مقصد	48۔
320	واقعہ خم غدیر	49۔
334	بارہ امام حق آل نبی اولادِ علیؑ سے بزرگان دین اہل سنت والجماعت حضرات کا عقیدہ	50۔
355	حضرت محمد مصطفٰےؐ اور اہلبیت النبوت کی عالم آب و گل میں تشریف آوری	51۔
356	خلفائے راشدین اور بنو اُمیہ اور بنو عباس کے عہد حکومت کی تفصیل	52۔
361	حضرت امام حسنؑ کی اولاد کے حالات	53۔
368	حضرت امام حسینؑ کی اولاد	54۔
376	روضہ اقدس حضرت علیؑ کے متعلق دیگر روایت	55۔
381	فضائل حضرت عائشہؓ	56۔
387	شجرہ مصنف	57۔
389	آیاتِ قرآنِ مجید جو کتب سابق کی مصدق ہیں	58۔
403	عزاداری حسینؑ رونا پیٹنا جائز ہے یا نہیں	59۔
418	خاندانِ رسالت کے مخالف لوگوں کے مستند حالات	60۔
424	محرم کا اثر ہندوستان پر	61۔
427	آدابِ زیارت نماز زیارت اور دُعائے بعد از نماز طریقہ زیارتِ مزار اولیاء اللہ	62۔
431	فرمان رسول اللہؐ پیشگوئی مطابق زمانہ حال	63۔
434	بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ پیش کرنے کا حکم......آیت قرآن	64۔
445-435	خوابِ مصنف اور اظہارِ تشکر	65۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیش لفظ

"تاریخ بیبیاں پاک دامناں سلام اللہ علیہا" کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے، اس کا پہلا ایڈیشن 1979ء میں چھپا تھا۔ بیس سال کی انتھک محنت کے بعد میرے والد گرامی مولوی محمد بخش قریشی صاحب اس مزار مقدس کی تاریخ جو گمنامی کے ہزاروں لاکھوں من گرد و غبار کے نیچے دب چکی تھی حقیقت کے اس سچے موتی کو نکالنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ انہوں نے 1960ء میں دربار بیبیاں پاکدامناں پر حاضری دینا شروع کی۔ اُس وقت اس دربار کی حقیقت کے متعلق کوئی ٹھوس اور مضبوط رائے کسی کے پاس نہ تھی، عموماً اسے حضرت علی علیہ السلام کی بیٹی کا دربار کہا جاتا تھا، جبکہ کچھ لوگ اسے سید احمد شاہ توختہ کی بیٹیوں کا مزار قرار دیتے تھے۔ مگر کسی کے پاس اس کا ٹھوس ثبوت نہیں تھا۔

ہماری رہائش چونکہ دربار سے ملحقہ محلہ محمد نگر میں تھی اور میرے والد صاحب اہلبیت اور خاندانِ رسولؐ سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھتے تھے، لہٰذا اُن کا دن میں دو مرتبہ دربار پر حاضری دینا روزانہ کا معمول بن گیا تھا، اکثر اوقات دربار پر حاضری کے دوران مختلف عقیدہ کے لوگوں سے دربار کی حقیقت کے متعلق بحث و مباحثہ ہوتا رہتا تھا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا والد صاحب کا تجسس بڑھتا گیا اور مجھے یاد ہے کہ ایک روز والد صاحب نے دربار پر حاضری کے دوران رو رو کر بی بی کو مخاطب کر کے درخواست کی کہ بی بی مجھے اپنی حقیقت سے آگاہ کریں، مجھ سے آپ کی گمنام کیفیت اور متضاد حقیقت برداشت نہیں ہوتی۔ اگر آپ مشکل کشا کی بیٹی ہیں تو میری مشکل آسان کریں اور معجزہ سے اپنی حقیقت سے آگاہ کریں، اور پھر ایسا ہی ہوا۔ دوسرے روز میرے دفتر میں ایک صاحب نے مجھے میرے والد صاحب کیلئے پیغام دیا کہ بی بی پاکدامناں کے متعلق چند تاریخی کتب جناب شیخ اقبال حسین صاحب پی ڈی ایس پی ریٹائرڈ کے پاس موجود ہیں۔ جو پریم نگر میں رہتے ہیں۔

اپنے والد صاحب کو اُن کے پاس بھیج کر ضروری حوالاجات حاصل کرلیں۔ میں نے گھر آ کر والد صاحب کو جب یہ خبر پہنچائی تو خوشی کے مارے وہ رونے لگ گئے، اور اُن کا عقیدہ شک وشبہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی حدود کو پار کر کے پختہ یقین میں بدل گیا کہ یہ دربار سوائے علی ؑ کی بیٹی کے کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا جنہوں نے اتنی جلدی معجزہ کر دکھایا، یقیناً وہ مشکل کشا کی بیٹی ہیں۔

اس واقعہ کے بعد میرے والد صاحب کی مشکل آسان ہوگئی تاریخی رہنمائی کے تمام دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے، اور میرا ایمان ہے کہ اس کتاب "تاریخ بیبیاں پاکدامناں" کی تیاری اور تکمیل کے تمام مراحل کسی معجزہ سے کم نہیں ہیں۔

محدود مالی وسائل کے باوجود کتاب چھپ گئی، والد صاحب کی بینائی کا مسئلہ پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ اور بی بی پاکدامن کے کرم سے آنکھوں کا مسئلہ ایسا حل ہوا کہ عینک تک اُتر گئی، والد صاحب کم عمری میں اپنے والد کے سایہ سے محروم ہوگئے تھے، جس کی وجہ سے وہ خاطر خواہ نصابی تعلیم حاصل نہ کرسکے۔ اس کے باوجود وہ تاریخ بیبیاں پاک دامناں مکمل کرنے میں کامیاب ہوگئے، یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب بی بی پاک دامن کی خاص نظر و کرم سے ممکن ہو سکا۔ ورنہ جب والد صاحب نے کتاب لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو مجھے ہی نہیں سب کو ناممکن لگتا تھا۔ میں اپنے والد صاحب کی ہمت اور پختہ ارادی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اُن کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور یہ کتاب ان کی بخشش کا باعث بنے۔ (آمین)

تمام ضروری حوالاجات اور ثبوت ملنے کے بعد والد صاحب کو بی بی پاکدامناں کی حقیقت کو جلد از جلد عوام الناس تک پہچانے کا تجسس تھا۔ تاریخ بیبیاں پاک دامناں کتاب کی اشاعت میں ابھی تاخیر تھی لہٰذا اُنہوں نے جناب شائق انبالوی مرحوم کے ہفت روزہ "اسد" اور جناب مظفر علی شمسی مرحوم کے ہفت روزہ "شہید" میں ان بیبیوں کے تاریخی حالات قسط وار شائع کروانا شروع کر دیئے، تاکہ عوام الناس ان بیبیوں کی حقیقت سے آگاہ ہوسکیں۔ 1967-68ء کے "شہید" اور "اسد" کے پرانے اخبارات ابھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ جن میں وہ اقساط شائع ہوئی تھیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ میرے والد صاحب نے ان بیبیوں کی تاریخ لکھنے کا سفر پچاس سال پہلے 1960ء کی دہائی میں شروع کیا تھا، اور جو خواب اُنہوں نے 1960ء میں دیکھا تھا اُسے بیس سال کی انتھک محنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے 1979ء میں تاریخ ''بیبیاں پاک دامناں'' کی اشاعت سے حقیقت میں تبدیل کر دیا۔ میرے والد صاحب کی اس کاوش سے پہلے کسی صاحبِ علم نے کبھی بھی اس طرف توجہ نہیں دی تھی البتہ تاریخ بیبیاں پاکدامناں کی اشاعت کے بعد جب زائرین کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا تو کچھ لوگوں نے چند کتابچے شائع کر کے ذریعہ روزگار بنالیا۔

اپنے والد گرامی مولوی محمد بخش قریشی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اگر ذاکرِ اہل بیت جناب عاشق حسین بی اے کا ذکر نہ کروں تو انصاف نہ ہوگا۔ جس وقت ''تاریخ بیبیاں پاک دامناں'' کا مسودہ تیار ہو گیا تو ہم محلہ محمد نگر سے محلہ بی بی پاک دامن قزلباش روڈ پر اپنے ذاتی مکان بیت القریش پر منتقل ہو گئے تھے۔ والد صاحب نے جناب ذاکرِ اہل بیت عاشق حسین بی اے جو اسی محلہ میں رہتے تھے، کو تاریخ بیبیاں پاکدامناں کا مسودہ دکھا کر بی بی پاک دامناں کے قافلے کا عراق سے لاہور کے سفر کو ذاکری کے انداز میں مضمون بنانے کا مشورہ دیا۔ عاشق بی اے صاحب تقریباً ایک مہینہ تک ہمارے گھر والد صاحب سے مفصل معلومات حاصل کرتے رہے اور بالآخر انہوں نے اس واقعہ کو ذاکری کے انداز میں بیان کرنے پر رضامندی ظاہر کی، اُنہوں نے بڑے عمدہ انداز میں اس واقعہ کا مضمون تیار کیا اور جب اُنہوں نے مجالسِ عزا میں پیش کرنا شروع کیا تو یہ مضمون اتنا کامیاب ہوا کہ یہ مضمون اُن کی پہچان بن گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کاوش کا صلہ عطا کرتے ہوئے اُنکی مغفرت کرے اور انکا مقام جنت الفردوس میں عطا کرے۔

دربار بی بی پاک دامن کی موجودہ رونق اور ترقی میرے والد صاحب کا خواب تھا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ دربار بی بی پاک دامن پاکستان میں کربلا کی مانند بن جائیگا۔ اور اب ایسا ہی ہو گیا ہے، انتظامیہ کیلئے یہاں رش کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سننے میں آ رہا ہے کہ اب حکومت اس دربار کی توسیع کرنا چاہ رہی ہے، کیونکہ ماہ محرم اور ذی الحجہ کے دنوں میں زائرین کی زیادتی کی وجہ سے موجودہ جگہ بہت تنگ ہو جاتی ہے، دربار کی توسیع حکومت وقت کی مجبوری بن چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ حکومت وقت اس دربار کی توسیع داتا دربار کی توسیع کے مطابق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے میں کامیاب ہو جائے۔(آمین)

آخر میں میں اپنی بیٹیوں روبینہ ظفر، تہمینہ ظفر اور ڈاکٹر سمیرا ظفر قریشی (USA) کا شکریہ ادا کرنا چاہونگا جنہوں نے "تاریخ بیبیاں پاکدامناں" کے دوسرے ایڈیشن کے تمام اخراجات کی ذمہ داری اُٹھائی ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، اور اللہ تعالیٰ پنجتن پاک اور بی بی پاکدامناں کے وسیلے سے اُن کی تمام مشکلات آسان فرمائے اور اُنہیں۔قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

خاک پائے اہلبیت

ظفر علی قریشی

ولد

مولوی محمد بخش قریشی الاسدی الخزیمی

مصنف و مؤلف

تاریخ بیبیاں پاکدامناں

بیت القریش قزلباش روڈ، لاہور۔

18/04/2013

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(دُعا اور حکم بذریعہ خط جس کی بدولت مجھے خدا نے اس اہم کام میں کامیاب فرمایا ہے)

تصدیق وتقریظ محمد الرضی الرضوی

مدرستہ الصدر النجف الجمہوریۃ العراقیۃ

برادرِ ایمانی صُوفی محمد بخش صاحب السلام علیکم! تاریخ ۱۳/۶/۱۳۸۳

آداب و احترام کے ساتھ جناب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ میں خدائے وحدہٗ لاشریک کی درگاہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ کمالِ صحت اور عافیت سے ہوں گے۔ خداوند تعالیٰ سے میری یہ دُعا ہے کہ وہ آپ کو اور مجھ کو اہلِ بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ ہم نے ایک کتاب موسومہ (ہم نے مذہب شیعہ کیوں اختیار کیا) تالیف کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ باقی تمام اسلامی فرقوں سے تعلق رکھنے والے اُن اشخاص کے جنہوں نے اپنے سابقہ مذہب کو ترک کیا اور خاندانِ اہلِ بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے مذہب کے حقائق کو پوری طرح سمجھ کر اُسے اختیار کیا ہے، وہ حالات اور وہ اسباب جو اس کے قبول کرنے میں محرک ہوئے معہ اُن کے فوٹو کے کتاب مذکورہ میں درج کر کے شائع کروں، اس لئے اس مذہبی اور اسلامی موضوع میں شریک ہوں۔ براہِ نوازش منسلکہ سوالنامہ کا جواب تحریر کریں اور ضمناً ایک فوٹو بھی اس کے ساتھ ارسال فرمائیں تاکہ میں اپنی کتاب کو اس سے مزین کروں۔ آپ کا مزید شکریہ۔ الرضوی۔

قبلہ سیّد صاحب کے حکم کے مطابق بندہ ناچیز نے حسبِ لیاقت اپنے شیعہ مذہب اختیار کرنے کے حالات قلمبند کیے ابھی کچھ باقی تھے کہ حضور والاشان جن کے چہرہ پر اس قدر نور تھا کہ زیارت فیض بشارت سے ایمان تازہ ہو جاتا، بذاتِ خود لاہور اپنے عقیدت مندوں کے پاس شاہ عالم گیٹ تشریف لائے، اور کمال مہربانی سے مجھے بلا بھیجا تو بندہ جواب کی کاپی لے کر حاضر ہوا، سن کر بے حد خوش ہوئے، دُعا فرمائی، اس وقت میں داڑھی منڈواتا تھا، فرمانے لگے آپ کا کلام عالمانہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر شکل اس کے مطابق نہیں آپ داڑھی رکھوائیں اوراس کے بعد فوٹو بنوا کر ہمیں روانہ کریں تا کہ آپ کی شکل بھی عالمانہ ہو، ویسے آپ کا مضمون ہماری کتاب کے لئے بے حد مفید ہے، نیز حکم فرمایا کہ آپ اب اپنے نام کے ساتھ بجائے صوفی کے موفی محمد بخش لکھا کریں کہ آپ نے عالم ارواح عالم مثال کا کیا ہوا وعدہ ولائے علیؑ کا وفا کیا ہے اور موفی وفا کرنے والے کو کہا جاتا ہے، اس واسطے آپ موفی ہیں کہ وعدہ ایفا کیا ہے، ولائے علی علیہ السلام کے قائل ہوئے ہیں اور کئی لوگ اُس وعدہ سے منکر ہو چکے ہیں، میں نے عرض کیا کہ حضور موفی کا معنی عام لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اس واسطے اس پر ہر وقت تکرار ہوگا تو بجائے موفی کے میں مولوی محمد بخش تحریر کروں، تو فرمانے لگے اچھا مولوی محمد بخش لکھا کریں، تو بندہ ناچیز نے ان کے حکم کے مطابق داڑھی بھی رکھوائی ہے اور مولوی محمد بخش لکھنا بھی شروع کیا ہے، قبلہ سید صاحب سیرت میں صورت میں عادات وخصائل میں حضرت علی علیہ السلام اپنے جد امجد کی مشابہت رکھتے ہیں، ان کا دوسرا نوازشنامہ ذیل درج ہے میرا یقین ہے، کہ مجھ احقر الکونین کو ان سادات عظام کی دُعاؤں نے ہی دین اور دنیا کی بھلائی عطا فرمائی ہے اور اس اہم کام میں کامیابی عطا فرمائی ہے میری اپنی کوئی لیاقت نہیں ہے اور نہ بہادری ہے یہ خاندانِ رسالت کی ذرہ نوازی ہے اور یہ ایک معجزہ ہے اور مولوی وصوفی وموفی کے لفظ کی وضاحت بحکم شاہ صاحب ذیل درج ہے اور یہ کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ اِن حضرات خاندانِ رسالت کی دُعاؤں کے طفیل مجھ ناچیز کے ہاتھوں لکھی گئی ہے یہ ایک معجزہ ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ حضرت والاشان قبلہ السید آقا آغا جناب محمد الرضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کا دوسرا نوازش نامہ (مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۴)

دوست باصفا مومن باوفا محبِّ اہلِ بیت علیہم السلام جناب موفی صاحب محمد بخش قریشی۔ دام عزۂ

توفیقہٖ السلام علیکم!

امید ہے کہ یہ برکت مولیٰ وجود مسعود مقدس امام انس و جان حضرت حُجت یزدان ولی عصر زمان صلوٰۃ اللّٰہ و علیٰ آبائہ الطاھرین آپ کے مزاج اور آپ کے اولاد امجاد اور تمام گھر والے چھوٹے بڑے ہمیشہ بخیر و عافیت بابرکت اور دشمنانِ دین پر نصرت اور موفق بزیات آئمہ اطہار انشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے۔

آپ کا خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی، مزاج کے لئے دُعا فرمائیں، استقامت بالکل نہیں، طبیعت کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو جاتی ہے، چونکہ ابھی گرمی زیادہ ہے لہٰذا کہیں جانے کا پروگرام نہیں ہے۔ اگرچہ کراچی جانے کا خیال تھا، بندہ زادہ سیّد محمد رضی کا بڑا بھائی سیّد مرتضیٰ نجف اشرف سے تشریف لائے ہیں اور آج کل لاہور میں ڈاکٹر الطاف حسین صاحب کے ہاں قیام پذیر ہیں، لہٰذا آپ مہربانی کر کے جلد از جلد اُن سے ملیں، اور فوٹو اور کاپی مضمون والی اُن کے سپرد کر دیں۔ وہ خود اپنے بھائی کو پہنچا دیں گے۔ ڈاکٹر الطاف حسین صاحب ۴۵ ایل گلبرک لاہور میں ہیں، آپ اسی پتہ پر اُن سے ملاقات کریں، باقی میری طرف سے آپ کے بال بچوں کے لئے دُعا قبول ہو۔

والسلام

آقا آغا السید محمد الرضی الکشمیری نجف اشرف

نوٹ: آپ کا لقب صوفی جو بدل کر میں نے موفی یا مولوی رکھا ہے آپ قائم رکھیں، آپ مومن ہیں اور صوفی آپ کے لئے مناسب نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت فخرِ ابراہیم حنیفا، خطیب آلِ محمدؐ، آئینہ کمالات و جمالات حیدرؑ و مصطفٰیؐ،
سرمایۂ محبانِ اہل البیت الاطہار و اولیاء اللہ شناور بحرِ حقیقت، جزو نگہبانِ رسالت والحسن الاسلام و
بناء لا الاو بائے بسم اللہ والمری والکفیل مصطفٰیؐ

مولانا السید اظہر حسن زیدی صاحب قبلہ

باسمہٖ سُبحانہ'

جناب مولانا محمد بخش صاحب قریشی اُن بزرگان میں سے ہیں جس کی مثال تاریخ میں تو ملتی ہے موجودہ زمانہ میں ایسے گوہر نایاب مفقود ہو گئے ہیں، کسی مذہبی مسئلہ کی بغیر طمع دُنیا محض خوشنودی خدا و رسولؐ تحقیق و تجسس کرنا اور اس حد تک تلاش کرنا کہ لاکھوں من گرد و غبار کی تہوں سے حقیقت کے سچے موتی کو نکال کر نقادانِ فن کے سامنے پیش کرنا یہ سب کچھ اس زمانہ کا معجزہ ہے طلب دُنیا میں چاند پر پہنچنے والے اگر آسمان دین و ایمان پر چمکنے والے چاند پر غلط روایات کی خاک ڈال کر اُس کے چہرہ تاباں کو غبار آلودہ کرنا چاہیں تو حقیقت کا آفتاب تاریکی کو دور کر کے اصلیت کا نور عالم میں اس طرح پھیلاتا ہے کہ سوائے شپرہ چشم کسی کو گنجائش انکار نہیں رہتی۔

کتاب ہذا کو میں نے مختلف مقامات سے پڑھا تھا، نیز اکابر واعظم وکلاء علماء اہل اسلام شیعہ و سنی کی تقریظات میں بے خوف تردید لکھ رہا ہوں کہ یہ کتاب علمی تاریخ تحقیق کا انمول ذخیرہ ہے اور طالبانِ حق کے لئے سراج منیر ہے، مودّت آلِ محمدؐ قلوب میں پیدا کرنے کا بے نظیر وسیلہ ہے اور مزار فیض الانوار حضرت بی بی پاکدامن عظمن وعزت کو صاحبانِ عقیدت میں قلوب راسخ کرنے کے لئے ایک حق و صداقت پر مبنی دستاویز ہے، میں کسی وقت اور تفصیل سے اس پر تبصرہ لکھوں گا، یہ چند الفاظ انتہائی مصروفیت کے عالم میں لکھ دیئے ہیں، خداوندِ عالم مؤلف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ کتاب قبول عام و بقائے دوام کی خوشبو سے ہمیشہ مہکتی رہے۔

خاکپائے مومن
اظہر حسن زیدی
۶ جولائی ۱۹۷۵ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ حضرت جناب اُستاد مولانا محمد اسماعیل صاحب

(دیوبندی مبلغ ومناظر اعظم لائل پور (فیصل آباد) کی میرے حق میں دُعا)

بندہ نے ایک خط قبلہ اُستاد صاحب کو لکھا تو جناب مولانا صاحب نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے، مولانا صاحب کی تبلیغ سے میں نے ۱۹۵۲ء میں شیعہ مذہب اختیار کرنے کا اعلان کیا تھا، بندہ اکثر مذہبی امور میں ان سے مدد حاصل کرتا ہے، تاریخ بی بی پاکدامن کے لئے بھی مشورہ دریافت کرنے کے لئے خط روانہ کیا تو جواب ارسال فرمایا۔

خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں یاد آوری کا شکریہ۔

بوجہ کثرت مصروفیات اندریں ماہ جواب میں تاخیر ہوگئی ہے معاف فرمادیں، آنجناب کی شخصیت کا تصور آپ کے صفات عالیہ اخلاق حسنہ کے میرے ذہن میں ہر وقت منقش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے محقق قوم میں تادیر قائم رکھے۔ آپ کے اسقدر دینی کاموں میں بے لوث مشغول رہنے کے ثواب سے میرے اعمال نامہ میں بھی کچھ حصہ تحریر ہوگا۔ کیونکہ آپ کے راہِ حق پر لانے کا خدا پاک نے مجھے موجب بنایا ہے، خدا آپ کو اس کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

دُعا گو! محمد اسماعیل

(از لائل پور حال سندھ)

دور دستاں رابا حسان یاد کردن ہمت است

ورنہ ہر نخل بپائے خویش ثمرے افگند

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ جناب اعلیٰ مرتبت

مولانا قبلہ محمد اسماعیل صاحب

(مناظر اعظم لائل پور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

میں مولانا محمد بخش صاحب کی محنت اور عرق ریزی کی داد دیتا ہوں کہ مولانا صاحب نے جو حوالے کتاب تاریخ بی بی پاکدامناں میں نقل کیے ہیں وہ کتابوں میں موجود ہیں، میں اگرچہ خود تحقیق نہ کرسکا، لیکن مولانا صاحب میرے بہت پرانے محقق دوست ہیں بلکہ ان کے علیؑ ولی اللہ پڑھنے کا شرف مجھ کو حاصل ہوا تھا۔

لہٰذا میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا کی ریسرچ تحقیق قابل قدر ہے، حوالے صحیح ہیں، اور مولانا محمد بخش کے لئے دُعا کرتا ہوں کہ بی بی پاکدامناں کی روحانیت کے توسل سے مولانا کو اس کی طباعت کی توفیق عطا فرمائے تاکہ مومنین محققین اس سے مزید محظوظ ہوں۔

والسلام

محمد اسماعیل

(بانئے درس آل محمدؐ لائل پور)

۹ نومبر ۱۹۷۵ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ از ادارہ عالیہ تحفظ حقوقِ شیعہ

آل پاکستان ہفت روزہ شہید لاہور

حضرت بی بی پاکدامنہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں۔ یہ شہزادی کربلا میں لُٹ گئی، بیٹے شہید ہوئے اُن کی قبریں مسیتب میں ہیں، شوہر نامدار کوفہ میں سفیر آل محمدؐ ہو کر گئے، اور بے دردی سے مارے گئے، بھائی دریائے فرات پر کشتہ راہ خدا ہو گیا۔

یہ شہزادی معہ دیگر مخدرات عصمت کے عازم ہندوستان ہو گئیں اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی اُس خواہش کی تکمیل کی جو سرکار نے روز دہم فوج یزید سے مخاطب ہوتے ہوئے تین خواہشات کا اظہار کیا تھا، ان میں ایک یہ تھی کہ مجھے ہندوستان جانے دو میں وہاں تبلیغ اسلام کرونگا، چنانچہ یہ شہزادی دُور دراز سفر طے کرتی ہوئی سات صد افراد کے ہمراہ لاہور پہنچیں، ان کی روحانیت نے کفر میں لرزہ پیدا کر دیا اور اُس وقت کے ہندو راجہ کو ان سے خطرہ ہوا اُس نے ولی عہد کو ان کی گرفتاری پر مامور کیا، مگر وہ مع کثیر تعداد کے اُن کے روحانی اثرات واعجاز سے مسلمان ہو گیا، اس کے بعد آپ زندہ زمین میں سما گئیں، ایک عرصہ تک دامن کا پلو باہر رہا، پہلے اس مزار پر سوائے خواتین کے کوئی نہ جا سکتا تھا، جب مرد آنے شروع ہو گئے تو وہ پلو بھی جو باہر تھے غائب ہو گئے، اس مزار کو سب سے پہلے شہنشاہ محمود غزنوی نے تعمیر کروایا، پھر دیگر سلاطین بھی اس کی مرمت کرتے رہے، عزاداری سب سے پہلے اس روضہ پر ہوئی اور سارا سال مجالسِ عزا ہوتی رہتی تھیں۔

جناب مولانا محمد بخش صاحب نے سالہا سال کی محنت کے بعد پوری تاریخ مرتب کی ہے جو قابلِ داد ہے ادارہ شہید لاہور اِنکا شکر گذار ہے، اب یہ تاریخ قسط وار ہدیۂ ناظرین ہوتی رہے گی اور انشاءاللہ عوام فیوض وبرکات سے سرشار ہوتے رہیں گے۔

ادارہ شہید لاہور نسبت روڈ
پرچہ ''شہید'' ہفت روزہ، لاہور
۱۲ جون ۱۹۶۸ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت

قبلہ سیّد اختر حسین شاہ صاحب

شائق انبالوی ایڈیٹر ہفت روزہ ''اسد'' لاہور

پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں صدیوں پرانا ایک مزارِ پُر انوار چلا آرہا ہے اور یہ مزار بی بی پاکدامنہ ہے، گذشتہ کچھ دنوں سے بعض افراد یہ کوشش کررہے ہیں کہ اس مزار مبارک کو سیّد احمد شاہ توختہ کی صاحبزادی کا مزار ثابت کیا جائے ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ایسا دستاویزی ثبوت فراہم کیا جائے کہ جس کے سامنے اس قسم کی قیاس آرائیاں دم توڑ دیں۔ خدا جزائے خیر دے مولانا محمد بخش صاحب قریشی کو کہ جس کے دماغی کاوش اور تحقیق وجستجو کے نتیجہ میں تاریخ مزار بی بی پاکدامنہ مرتب ہوکر منظرِ عام پر آ گئی ہے۔ اس کتاب میں حقائق وشواہد کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مزارِ پُر انوار حضرت رقیہ بنت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ابدی آرامگاہ ہے اور اسی لئے یہ مزار مقدس مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

اس کتاب میں نام نہاد شیعہ لیڈروں کی بھی نقاب کشائی کی گئی ہے کہ جنہوں نے اپنی سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس مظلومہ بی بی کے مزار پر کچھ ایسے نام درج کرائے ہیں کہ جو کسی طرح بھی موزوں نہیں، بہر صورت مولوی محمد بخش صاحب قریشی کی کوشش لائق تحسین ہے، اُمید ہے کہ افرادِ قوم اس کتاب کا مطالعہ فرما کر اپنے قلبی سکون کا سامان حاصل کرینگے۔

سیّد اختر حسین شائق انبالوی

ایڈیٹر ہفت روزہ ''اسد'' لاہور

۱۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ مرتبت فخرِ ملت ابراہیم حنیفہ خطیب آلِ محمدؐ آئینہ کمالات و جمالات حیدریہ و مصطفویؐ

سرمایہ محبانِ اہلبیت اطہار و اولیاء اللہ شناور حق وحقیقت جزوِ صاحب قوت تمیز و تمیز نگہبانِ رسالت و

المحسن الاسلام نوازش فرما جناب عالی وقار مولانا اعلیٰ حضرت

السیّد آغا مہدی لکھنوی

قبلہ کی قدر افزائی وتحسین وغلام نوازی وخلوص و ہمدردی وتعاون اور اہم سوال کے مستند طریقہ سے جواب دینے پر اُنکی مکمل تسلی کا ہونا اور جواب میں بندہ ناچیز کو دُعائیں عطا فرمانے اور تاریخ بی بی پاکدامنہ کے مرتب کرنے میں جو مفید اور نیک مشورے عطا فرمائے ہیں۔ مندرجہ ذیل درج ہیں۔

برادر ملی وعلیکم السلام!

لفافہ اور پیکٹ روئیداد دربار پہنچا ہے، تحریرات صداقت اور اخلاص میں ڈوبے ہوئے ہیں، صورت حال یہ ہے کہ میری ڈاک اور علمی مشاغل اس کثرت سے ہیں کہ نمبروار جواب دیتا ہوں، مگر آپ کا گرامی نامہ ملنے پر دوپہر کی نیند کو اس خوشی میں خیر باد کہہ کر صفحات پڑھے اور جواب مقدم کیا، آپ ایسے مصنف پر قوی امید ہے کہ دوبارہ میرے سابقہ مضمون کو پڑھیں گے۔

میں نے شب عاشورہ علیحدگی عاشورہ کو تسلیم اور امامت امام زین العابدین علیہ السلام میں انفرادی روانگی پر تعجب کیا ہے۔ روایت روانگی شب عاشورہ بحکم امام حسین علیہ السلام درست ہے مستند ہے۔ آپ نے ۳۸ صفحات لکھ کر عظیم احسان کیا ہے اس میں بھی ان بیبیوں کی زمانہ امامت چہارم میں روانگی کا کوئی ذکر نہیں ہے مرسلہ کاغذات میں جو نقشہ آپ نے میرے استفسارات کا بنایا ہے اور اس استفسار میں شب عاشورہ کی روانگی کا حوالہ موجود ہے۔ تاریخ سیّد احمد شاہ تو ختہ والی وغیرہ صرف ضد ہے اور سراسر جھوٹ ہے۔ آپ کے دیئے ہوئے ثبوت کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو وقت اتنے صفحات نذر قرطاس کرنے میں صرف کیا، اس کا اجر خدا اور اہلبیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیں گے۔اب رخصت ہوتے ہوئے آپ کے قلم فرسا کا شکریہ اور پھر غور کیجئے کہ شب عاشورہ روانگی بیبیاں پاکدامن کا وجود اور مویدات مکمل ہیں اور واقعہ حُرہ کے بعد روانگی محتاج ثبوت ہے۔یہی پوچھا تھا آپ سے آپ اصحاب کہف کے قصہ سے مشابہت تاریخ کامل میں دیکھئے۔

اپنے مرسلہ روئیداد صفحہ 34 پر جو نقشہ میرے استفسارات کے جواب میں درج کیا ہے نمبر 4 میں آپ نے میرا سوال درج کیا ہے کہ آپ کا خیال ہے کہ بیبیاں لاہور میں دفن ہوئیں، میرے مقالہ کو پڑھیں میں تو دفن کا مضحکہ اڑاتا ہوں، اور وہی کہتا ہوں جو آپ کا جواب ہے، میرا فقرہ اس سے اتفاق نہیں کرتا کہ بیبیاں یہاں دفن ہیں، دفن طبعی موت اور غسل کے بعد ہوتا ہے، آج وقت سحر انشاءاللہ آپ کی صحت کے لئے دُعا کروں گا، اگر یہ خط میرا دل نشین آپ کے ہوا تو اس سلسلہ میں اور بھی سمجھاؤں گا، تصحیح خیال اور خط کی رسید سے اطلاع دیں۔ جو حوالہ آپ پوچھ رہے ہیں وہ شیعہ وسنی کثرت سے کتابوں میں ہیں۔تاریخ کامل کے علاوہ تاریخ عبداللہ امرتسری نے ارجع المطالب طبع قدیم لاہور نول کشور میں ہے کہ سر اقدس صحیح زبان سے بولا کہ اصحاب کہف سے میرا قتل اور سر کا نیزا پر چڑھانا تعجب انگیز ہے۔صفحہ ۳۴۳ ارجع المطالب از تاریخ ابنِ عساکر کو دیکھیں۔

آغا مہدی

7-ماہ رمضان

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت والاشان عزت مآب

جناب مولانا قبلہ سیّد نصیر الاجتہادی صاحب

سے مندرجہ ذیل تبادلہ خیالات

جناب مولانا سیّد نصیر الاجتہادی صاحب قبلہ سے ایک دن مکمل طور پر تاریخ بی بی پاکدامنہ پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ میں نے کتب تاریخ کے حوالاجات اور دلائل پیش کئے اور عرض کی کہ آپ مجھ پر معترض لوگوں کی طرح سوال کریں تاکہ مجھے اپنے دلائل کی پختگی سے مکمل تسلی ہو جائے کہ میں تبادلہ خیال میں معترض حضرات کو تسلی بخش جواب دے سکتا ہوں اور جو میرے پاس مخالفین کی کتب کے ثبوت ہیں۔ کیا ان کے ہوتے ہوئے وہ ان بیبیوں کو جو حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیاں ہیں، سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیاں بنانے کا کوئی اور ثبوت پیش کر سکتے ہیں جو میرے اس ثبوت کو بے اثر کر سکے تو انہوں نے فرمایا کہ جبکہ آپ کے پاس اُن کی ہی کتب کے ثبوت موجود ہیں کہ سیّد احمد شاہ توختہ کی صاحبزادی بی بی حاج کیچ مکران میں ۵۷۳ھ میں وفات پا گئی ہیں، لفظ وفات کا انہوں نے خود لکھ دیا ہے، پھر وہی بی بی ۶۱۴ھ لاہور میں دُعا کر کے زندہ زمین میں کس طرح سما سکتی ہیں۔ اس کا جواب مخالفین قیامت تک نہیں دے سکتے، آپ کے دلائل و ثبوت اس قدر پختہ ہیں جن کا ردان کے پاس موجود نہیں ہے، نیز وعدہ فرمایا کہ جب ہم دوبارہ لاہور آئیں گے تو آپ کے مکان پر آ کر آپ کو ہمراہ لے کر دربار پاک بی بی پاکدامنہ کی زیارت کریں گے اور آپ کی کتاب پر تصدیق بھی لکھیں گے اور ہر قسم کی حمایت کریں گے، اور اس معاملہ میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ

اعلیٰ مرتبت پرستارِ ملتِ ابراہیم مبلغ بے لوث انسانیت نواز ہمدرد و مخلص پیروکار عیسیٰ علیہ السلام

عالی جناب ڈاکٹر اے مائیکل رجسٹرڈ پریکٹیشنر گوجرہ

Regd. No: 2234

L.A.M.S.R.M.P
Ex. Asstt. Dr. J. Alaxender
M.D.
Mission Hospital

تصدیق کیا جاتا ہے کہ مصنف مؤلف مولوی محمد بخش قریشی صاحب نے تاریخ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہ میں جو حوالے اور ثبوت تورات وانجیل مقدسہ سے ماتم اور میراث انبیاء کے متعلق لکھے ہیں، اور ان کے معاون الف۔ع نے مطابق کتب مقدسہ حرف بحرف حوالہ جات صحیح دیئے ہیں، ان کی تحقیق حقیقت پر مبنی ہے۔ خداوند یسوع مسیح اپنے کرم کا سایہ اُن پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔

دستخط بحروف انگریزی

Regd. No: 22341

A. MICHEAL
Physican A. Micheal
L.A.M.A.R.M.P.
Ex-Asstt. Dr. J. Alaxender
M.D.
Mission Hospital

Date: 10-4-1976

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ وعادلانہ فیصلہ عالی مرتبت جزوِ محسنِ رسالت وآئینۂ حقیقت ومعرفت

خطیب ومعلّمِ اہلِ سنت چشتی، قادری صابری گولڑوی

جناب مولوی عمرالدین اعوان علوی صاحب

المتخلص لطیف خطیب اعظم وسر معلم چک نمبر ۱۳۰۱۔ج۔ب۔

براستہ گوجرہ ضلع لائل پور (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعمدہٗ وَنُصَلِّیْ علٰی رسولہ الکریم والصلوٰۃ والسلام علی المرسلینو عباء الفلصین والمحسنین وَالحَمْدُ لِلّٰہِ رب العلمین.

اعوذ باللہ مِنَ الشیطٰن الرّجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

واجب القدر والادب والاحترام وعالی فکر وعالی نظر وعالی مقام وعالی ظرف وبلند خیال و بلند پرواز سرمایۂ محبانِ رسول واولیاء اللہ، پیکر مودّت، مصورِ حقیقت وغواص بحرِ حقیقت وصداقت و معرفت حق نویس دیدہ ور محقق دورِ حاضرہ محسنم وقومی المعظم والمکرم خیراندیش سلطان القلم عالی جناب مولوی محمد بخش شاہ قریشی صاحب قدس سرہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ نیز سلام شوق،

"گر قبول افتدز ہے عزّہ و شرف"

طالب خیریت بخیریت، دیگر احوال آنکہ آپ کا محبت بھرا پیام وسلام احقر کے لئے تادمِ آخر وبعد ہم باعثِ صدفخر وافتخار وبرکات وخوش بختی ومسرت رہے گا، ارسال کردہ مسودہ تاریخ بیبیاں پاکدامناں اور ماہنامہ عرفات بھی بدست عزیز القدر عزیزم ایم گلزار حسین علوی باعث فخرم وقومی یافتم، دھن بھاگ جو بھگون چیونٹی کو یاد کرے! محقق دور حاضر کی عالی نظرِ انتخاب مجھ ناچیز پر پڑے اور نظر کرم مجھے تصدیق وتقریظ کے قابل سمجھے اپنے نصیبہ پر جس قدر ناز کروں کم ہے، صد بار وبار بار شکریہ اے نگاہِ انتخاب وکرم، آپ کے سامنے میری حیثیت طفلِ مکتب کی ہے، لیکن سنا ہے کہ حضرت یوسف کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صداقت کی تصدیق ایک بچے نے بھی کی تھی، اس حقیقت نے میری ڈھارس بندھائی، نصرتِ حق میں ہمیشہ بچے سبقت لے گئے، ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ حضرت عیسیٰ کا بھی فرمان ہے ورنہ میری جھولی میں اشکوں کے سوا کچھ بھی نہیں، مطابقاً رہوار قلم کو ادب و حفظِ مراتب کی تاکید کر کے منزل کی طرف گامزن کرتا ہوں کیونکہ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں، لیکن کرم اولیاء اللہ کرام اور فاضل پنجتن پاک سے حق شناس قلم منزلِ مودّت میں سنبھل سنبھل کر چلنے کا عادی ہے۔ اگر کما حقہٗ آپ کے رہوار قلم سے چند گام پیچھے رہ جائے لیکن منزل پر پہنچ جائے تو قبول کر لینا، کیونکہ کہاں ایک محقق کار ہوارِ قلم اور کجا مجھ سا ادنیٰ معلم و خطیب لیکن مداح رسول و اہلبیت عظام و صحابہ کرام و اولیائے عظام ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اللہ کا شکر ہے ملاوٹ مجھے پسند نہیں اور کھوٹ سے نفرت ہے، نیز سونے کو سونا چاندی کو چاندی تانبے کو تانبہ اور پیتل کو پیتل کہوں گا، مسودہ تاریخ مخدراتِ عصمت کو آنکھوں سے لگایا تو اشک بار ہو گئیں، اشکوں سے وضو کر کے چوما پھر کھولا پڑھا، غور کیا اور سوچ کر بلکہ سوچ سوچ کر رہوار قلم کی باگ پکڑی، اور اللہ کا نام لے کر گوش رہوار کے قریب جا کر یہ کہا سوئے کوئے ادب چل! رہوار کی گردن جھکی اٹھی اور گامزن ہوا، ”جن راہوں پہ چل کر آپ نے یہ مسودہ تیار کیا ہے، جی چاہتا ہے کاش آنکھیں فرشِ راہ ہوتیں، اللہ تعالیٰ آپ کو معہ بچوں اور مال کے سدا شاد و آباد رکھے۔ آمین ثم آمین“ بے اختیار یہ دعا دل سے نکل رہی ہے اپنے بزرگ کے لئے ورنہ بچے تو بزرگوں کی دُعاؤں کے طالب ہوتے ہیں اور متمنی لیکن گاہے گاہے جذبۂ احترام دُعا بن جایا کرتا ہے، مدعیۃ منّی و خاندانِ رسالت کی مظلوم اور جفا برداشتہ مسافرہ اور مبلغہ دخترِ شیرِ خدا المعظمہ والمکرمہ رقیہ علویہ ہاشمیہ یعنی بی بی حاج و دخترانِ عقیل بن محسن الاسلام و نگہبانِ رسالت المحترمہ بی بی تاج والمعظمہ بی بی نور والمکرمہ بی بی نازو المبلغہ بی بی گوہر والسفیرہ بی بی شہناز پردیسوں کی پردیس میں اعانت کرنے والے اور بادِ مخالف کے گرد و غبار سے ان پاکدامنوں کے مزارِ اقدس کی حفاظت کرنے والے نیز ان مخدرات عصمت کی تقدیس و قربانی و عظمت کو مشکوک بنانے والوں کی کوششوں کا ناکام بنانے والے اور اولیائے کرام کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حقوق کا تحفظ کرنے والے واجب العزت والتصدیق بزرگ آپ نے انتہائی فراخدلی سے کام لے کراور بحرِ تحقیق میں غوطے لگا لگا کر حضرت مخدوم داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین نیز بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ کے مخالفین کی زبان درازیوں کا ہمیشہ کے لئے سدِ باب کردیا ہے، لاریب آپ نے بیک وقت دو خدمات سرانجام دی ہیں، اہل سنت واہلِ تشیع ہر دو فرقوں پر احسان کیا ہے، آپ کی لازوال اور بے مثال اور عادلانہ تحقیق قابلِ احترام و قابلِ تصدیق ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ جیسے حق شناس اور تعصب سے پاک بزرگوں کی ہی شان میں فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ نے تیرہ سو تینتیس سال کی تاریخ کو پیش کرکے داتا صاحب اور پاکدامناں بیبیوں کی روحوں کی خوشنودی حاصل کی ہے اور پاکستان کی عظیم خدمت کی ہے۔ آپ کی یہ تحقیق اور تجسس شیعہ و سنی اتحاد کی لاریب کڑی ہے، حق پرست زندہ باد و پائندہ باد میں پھر بیا تنگِ دہل کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آپ کی تحقیق شیعہ سنی اتحاد کی لاجواب مثال ہے۔ آپ کا محض ایک ثبوت کہ داتا صاحب ۴۶۵ ہجری تک بیبیاں پاکدامناں کے مزارات پر ہر جمعرات برائے سلام و دُعا آتے، اور اس قدر احترام وادب کرتے کہ مزارات پاک کے سامنے احترام سے بیٹھ جاتے اور فیض حاصل کرتے ایسا ثبوت ہے جو دختران توختہ ترمذی کی من گھڑت کہانی کو لاعلمی حسد اور بغض کی ایجاد ثابت کردیتا ہے کیونکہ ۴۶۵ ہجری میں تو احمد شاہ توختہ ترمذی بھی پیدا نہیں ہوا تھا، دختران توختہ کیسے پیدا ہوگئیں، اور معترضین کی شعبدہ بازی اور ڈھول کا پول کھول دیا ہے، داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک آج بھی گواہ ہے بلکہ شاہد ہے، جب تک داتا صاحب کا مزار قائم ہے پاکدامناں بیبیاں کے وجود کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ دربار بیبیاں پر داتا صاحب کا آنا شہادت وشاہد، داتا صاحب کی وفات بھی شہادت وشاہد، گویا آپ کی حیات و وفات دو بڑے عینی شاہد ہیں کہ اس سے دختران توختہ کی کہانی قطعاً و یکسر من گھڑت ثابت ہوگئی ہے۔ داتا صاحب کا مزار پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو مجھے دیکھو اور پھر سوچو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ یہ کون بیبیاں ہیں اور دشمنانِ بیبیاں پاکداناں کو للکار کر کہہ رہا ہے کہ جب تک میں ہوں من گھڑت باتیں بن تو سکتی ہیں مگر مانی نہیں جا سکتی ہیں کہ جو یہاں سو رہا ہے وہ جب جاگتا تھا تو دختران توختہ کے مزار پر نہیں بلکہ حضرت علی علیہ السلام اور عقیل کی بیٹیوں کے مزارات پر جایا کرتا تھا، باتیں بنائی جاسکتی ہیں پنپ نہیں سکتیں داتا صاحب نے ان پاک دامنوں کے مزارات پر ہر جمعرات آ کر اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ یہ سبق دیا کہ میرے بعد انکی عظمت و تکریم میں فرق نہ آنے دینا، جن پاک دامنوں کا داتا جیسی عظیم ہستی احترام کرے اُن کا مقام کیا ہے اہل بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں۔

کچھ اپنے اور کچھ دوسرے مجھ سے خفا ضرور ہونگے، میرا ارشاد آپ سمجھ گئے ہوں گے، متعصب اور تنگ نظر لوگوں کی طرف سے جو ہوائے دہر کی لاٹھی بنے ہوئے ہیں، میرے محترم آپ نے یہ لاٹھی توڑ کر رکھ دی ہے، نہ جانے ان حسد و بغض کے دیوتاؤں کے پرستاروں کو بزرگانِ دین میں سب سے زیادہ بیر بیبیاں پاکداماں اور داتا صاحب سے کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہ دونوں مزارات مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں اور ہجوم سارا اس طرف جھکتا ہے۔ مُلاں بیچارے کو کوئی نہیں پوچھتا؟ جلنے والے جلتے رہیں گے ہم دامنِ لحاظ ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہتے، ورنہ ہم بھی منہ میں زباں رکھتے ہیں، اور ہمارے قلم طاقتِ قلم بھی رکھتے ہیں اور ہمارے قلم ان کے انداز سے ناواقف نہیں ہیں۔

معترضین کی پھونکیں ان چراغوں کو کبھی نہ بجھا سکیں گی، لیکن ان کی پھونکا پھونکی بند کرنا بھی ہمارا فرض ہے ویسے زمانہ انہیں کچھ سمجھ گیا ہے، باقی آپ کی کتاب منظرِ عام پر آئی اور بس باطل ختم لوگوں کو پھر پتہ چلے گا کہ بیبیاں پاکداماں جو آیات اللہ عجبا ہیں بلکہ عجیب تر، نیز یہ کہ یہ مُردہ یا دفن نہیں ہیں زندہ سچائی ہیں اور اصحاب کہف کی مانند سو رہی ہیں، بلکہ ان کا سونا اصحاب کہف سے بھی عجیب تر ہے، کب آئیں کہاں سے آئیں کیسے آئیں کیوں آئیں آپ نے سب کچھ فرما دیا ہے، کمال کیا ہے، یہ لاریب دخترانِ عقیل و علی علیہ السلام ہیں۔ تراب لاہور نے ان کا پاس کیا، پہچان لیا، آغوش مودت واکرہ القصہ معترضین کو معترضین کی کتابوں کے متضاد و مضحکہ خیز بیانات سے غلط فہمی و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کج فہمی کے شکار ثابت کر کے واسناد و روایات معتبر و برمحل اور علت ہائے واقعات اور اُن کے پس منظر و وجوہ و نتائج کو عادلانہ و محققانہ و عالمانہ طریقے سے دو طریقے سے دو طرفہ بیانات سے کام لے کر نہ صرف ظاہری اسباب کو سامنے رکھ کر بلکہ باطنی اسباب کو بھی سامنے رکھ کر روایت کی صداقت کی تحقیق میں قرآنی آیات پیش کر کے نہ صرف علّتِ واقعہ کو وقعت دے کر بلکہ اسباب معلوم کر کے مُدلّل و مستند حوالوں سے ثابت کر دیا کہ بیبیاں پاکدامناں دختران تو ختہ ہر گز نہیں ہیں۔ نیز مخالفین و معترضین کی کہانی من گھڑت ہے اور اس کے ظہرین لکیر پیٹ رہے ہیں، نیز اُن کی مخالفت کی بنا حسد و طمع دُنیا و بغض اولیاء و تعصب و تاریخ سے لاعلمی و علم نصاب سے یکسر ناواقفیت اور علاالتحقیق سے بے خبری اور حقائق سے لاعلمی ہے اور یہ کہ بیبیاں پاکدامناں حضرت علی علیہ السلام و عقیل کی صاحبزادیاں اور محسن الاسلام ابوطالب علیہ السلام کی پوتیاں ہیں جو (۶۱، ۶۲ ہجری) سے یہاں مثلِ اصحاب کہف سو رہی ہیں، مولوی صاحب محمد بخش شاہ قریشی صاحب لاریب محقق دورِ حاضرہ و ماہر نساب بھی ہیں، و نیز حق گو حق جو و صلح کن بزرگ ہیں تعصب سے پاک ہیں، کسی فرقہ کے اولیاء سے عداوت نہیں، بلکہ شیعہ و سنی دونوں فرقوں کے اولیاء کے تحفظ کو پیشِ نگاہ رکھنے والے ہیں، اولیاءاللہ کے بتائے ہوئے دین کے پیروکار ہیں، نیز مولوی صاحب نے داتا صاحب علی ہجویری کے حقوق کا بھی کتاب ہذا میں تحفظ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ موصوف شیعہ سنی اتحاد کو پسند کرنے والے ہیں۔ نفاق کو پسند نہیں کرتے، ہر ذی فہم آپ کی کتاب پڑھ کر داد و تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے گا، مورخین و محققین مستقبل میں ان کا ذکرِ خیر کے ساتھ اور خراج تحسین پیش کریں گے۔ اولادِ علی علیہ السلام کی لاجواب خدمت کی ہے۔ علویوں، فاطمیوں ہاشمیوں اور اولیاء پسندوں کو ان کا ہمیشہ ممنون رہنا چاہیئے، اولیاءاللہ کے لئے موصوف کی خدمت ناقابلِ فراموش و قابلِ قدر و تحسین و صد احترام و انعام ہے۔ اہل ایمان اور اولیاءاللہ کے ماننے والوں کے لئے اور آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے ان کی کتاب مشعلِ راہ و قطب نما کا کام دے گی۔ شیعہ و سنی اتحاد کی وسطی کڑی ہے۔

اہلِ تشیع و اہلِ تسنن ہر دو فرقوں کے لوگ اس کتاب سے یکساں مستفید و مستفیض ہو سکتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں۔آپ نے عادلانہ اور محققانہ اور کامیاب وکالت کی ہے۔آپ کی حق پرستی وفراخدلی نے آپ کو کامیاب بنانے میں مدد کی ہے۔اللہ تعالیٰ بہ طفیل محمد مصطفےٰ نور من نور اللہ وختم المرسلین ورحمتہ للعالمین واولیاء اللہ وداتا صاحب اور بیبیاں پاکدامناں کے حقوق کے تحفظ کی برکت سے سدا شاد وآباد معہ اہل وعیال ومال رکھے۔اور ہمارے سروں پر آپ جیسے بزرگوں کا سایہ ہمیشہ رکھے۔دعاؤں کے طالب کے دل سے بے اختیار دعائیں نکل رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ محمدؐ وآلِ محمدؐ کے صدقہ میں آپ کی جملہ حاجات دینی ودنیوی پوری کرے۔آمین ثم آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین، والسلام

ممنونِ کرم ودُعاؤں کا طالب

خادم الفقراء واولیاء اللہ

احقر عمرالدین اعوان علوی قادری چشتی صابری گولڑوی معلم خطیب اعظم

جامع مسجد چک نمبر ۳۰۱-ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور ۱۵ مئی ۱۹۷۵ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ جناب عالی مرتبت اعلیٰ وقار عظیم البرکات

حضرت مولانا قبلہ حسین بخش صاحب

ساکن دریا خان

نحمدہ' نصلّی علیٰ رسوله الکریم، امابعد ۔لائق صد عزت وتکریم جناب مولوی محمد بخش صاحب قریشی دور حاضر میں اپنے مشن ونظریہ کے خاطر ہر ممکن قربانی دینے اور اپنے مسلک پر ثابت قدمی سے قائم رہنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔تاریخ بی بی پاکدامنہ کی ترتیب وتدوین میں انہوں نے علمائے عصر کی طرف رجوع فرمایا لیکن جب اُن کو حسب دلخواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی تو اُنہوں نے کمر ہمت کو باندھا اور سمندِ تحقیق پر سوار ہو کر عزم واستقلال کے ذریعے ساحل مراد تک پہنچنے کی کوشش کی۔آخر کار اپنی ذاتی تحقیق وتجسس سے منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہوئے اور تاریخ بی بی پاکدامنہ کو کتابی شکل میں پیش کر کے مومنین کرام کو نایاب معلومات فراہم کرنے کا موقعہ دیا۔خداوند کریم ان کو بطفیلِ اہل البیت النبوۃ تحقیق حق کی توفیق مزید عطا فرماوے۔

حسین بخش۔دریا خان

۱۲۲کتوبر۷۶

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت اعلیٰ شان

قبلہ مخدوم زادہ سیّد کریم حیدر شاہ صاحب

اُوچ بخاری شریف تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم،

بندہ نے تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا بنت امیر المومنین آقائے کائنات شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ مؤلفہ محقق العصر، مدقق زمانہ، وکیل حضرت بی بی پاکدامنہ مولوی محمد بخش صاحب قریشی پڑھی اور کچھ ان کی زبانی سنی۔ تاریخ پڑھ کر اور سن کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ خزینۂ کرامات مولوی صاحب کو واقطعی عطیہ ملا ہے۔ اور مولوی صاحب نے یہ تاریخ کتاب کی صورت میں لکھ کر علماء مذہب شیعہ خیر البریہ اور ہر مذہب کے علماء کے کندھوں سے وہ بوجھ اُتارا ہے جو کسی زمانہ تک اُتارا جا سکتا تھا۔

مولوی صاحب نے تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ لکھ کر قوم پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ یہ سب ان کی (مولوی صاحب کی) کاوش اور تجسس کا نتیجہ ہے۔ پوری قوم ان کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکے گی، اور موجودہ اور آنے والی نسلیں اس سے بہت مستفیض ہوں گی۔

میں اس کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کا شجرہ نسب القریش عربی النسل قریشی نظر بن کنانہ سے ملتا ہے، سیّد نہیں ہے قریشی ہے۔ خود مولوی صاحب سیّد کہلوانے سے گریز کرتے ہیں اور اس کو گنہگاری تصور کرتے ہیں میں اجازت دیتا ہوں کہ میرا شجرہ نسب خاندانِ سادات بخاری اُوچ بخاری شریف بہاول پور اپنے شجرہ کے ساتھ ملا کر شائع کریں کیونکہ سیّد اور قریشی کا شجرہ ملتا ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب تاریخ اسلام تاریخ القریش تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ کتاب شانِ علی علیہ السلام وخلافت علی علیہ السلام اور فضائل اہل بیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المنوت دلنسخہ اکسیر اعظم روحانیت جن کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے جو مولوی محمد بخش صاحب کی تالیف ہیں کو صحیح اور درست پایا ہے۔ان میں گونا گوں مضامین درج ہیں جو پڑھنے کے قابل ہیں اور میں پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ مولوی صاحب پر پنجتن پاک کی کرم نوازی ہے اور خداوند تعالیٰ کی رحمت و مہربانی ہے کہ مولوی صاحب نے کسی مقام پر انصاف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے اور مندرجہ بالا کتابیں مستند طریقہ سے لکھی گئی ہیں۔

احقر

مخدوم زادہ سیّد کریم حیدر نقوی البخاری

ایم۔ایس۔ایس (شماریات) پنجاب

خلف الرشید مخدوم سیّد عطا حسین بخاری نقوی الحسینی

آف اُوچ شریف بخاری ٹد، مخدوم ڈاکخانہ خاص تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

مورخہ یکم جنوری 1970ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت والاشان نیک سیرت

عزت مآب قبلہ مخدوم زادہ سیّد غلام جعفر شاہ صاحب

ساکن اُوچ بلوٹ شریف، تحصیل وضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از ثنائے کردگار و آئمہ اطہارین عارض ہوں کہ آج چھبیس ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق اٹھارہ اپریل ۱۹۶۹ء کتب تاریخ اسلام و تاریخ قریش و تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا مصنف جناب مولوی محمد بخش قریشی صاحب اپنی حسب لیاقت وقت مطالعہ کے بعد انہیں صحیح اور درست پایا اور ان کے مصنف کی اس ہمہ تن کوشش اور صحت کے بارے میں پوری پوری عمیق تحقیق کا مداح ہوں، لہٰذا ایک دُعا گو کی حیثیت سے طالب دُعا ہوں کہ اللہ ان جیسے بلا طمع ولالچ رکھنے والے اشخاص کو ہمیشہ کے لیے خوش وخرم رکھے اور انہیں مزید قوم کی قلمی خدمت کا موقع عطا فرمائے، کیونکہ بلا حیل و حجت خدمت کرنے والے معمار اور شوق قلبی رکھنے والے اشخاص قوم کا بہترین سرمایہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ باعزت اور سلامت رکھے۔ آمین۔

فقط دُعا گو

مخدوم زادہ غلام جعفر بقلم خود

اُوچ بلوٹ تحصیل وضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت عزت مآب

آئینہ کمالات وجمالاتِ ابوتراب، شناورِ بحرِ حق وحقیقت ومعرفت جزونگہبان رسالت والمحسنِ الاسلام

السید مخدوم زادہ حاجی غلام جعفر شاہ صاحب نقوی البخاری

بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۲ اپریل ۷۸ء

مولوی محمد بخش صاحب قریشی کو حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المشہور بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا نے اپنی زبان مبارک سے مردِ مجاہد قرار دیتے ہوئے مجھے ارشاد فرمایا کہ کل صبح تمہیں ایک مردِ مجاہد کی زبانی مکمل حالات سے آگاہ کیا جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔

بندۂ مخدوم زادہ حاجی سید غلام جعفر شاہ نقوی البخاری ساکن اُچ بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان نے جو ۱۹۶۳ء میں ایک خواب بی بی پاکدامنہ کی حقیقت کے بارے میں دیکھا تھا جو آج بمورخہ ۱۴ اپریل ۷۸ء کو لفظ بلفظ تحریر کر کے مولوی محمد بخش قریشی صاحب مصنف ومؤلف تاریخ بیبیاں پاکدامنہ کو دے رہا ہوں کہ کتاب مذکورہ میں درج فرمائیں تا کہ لوگوں کے شکوک وشبہات دور ہوں اور وہ دربار بی بی پاکدامنہ پر بغیر کسی تذبذب کے حاضری دیں اور فیض حاصل کر سکیں۔

بندۂ احقر شجرہ نسب کے لحاظ سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے تعلق رکھتا ہے۔ ہندوستان میں میرے مورث اعلیٰ حضرت سید جلال الدین شیر شاہ سرخ بخاری ہیں جو کہ بلحاظ شجرہ نسب امام عالی مقام سے نویں پشت سے ہیں۔ سیّد جلال الدین شیر شاہ سرخ بخاری اُوچ شریف کے ہندوستان میں ہونے والی اولاد حضرت شاہ محمد غوث جو کہ شاہ بدرالدین کے نواسے ہیں میرے قطب ہیں، اور اُن سے شجرہ نسب چل کر حضرت شاہ عبدالوہاب قطب الاقطاب جنوں نے زہدالانبیاء کا لقب پایا اور موجودہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے شمال مغربی کونہ میں ایک گاؤں جو کہ کوہ فسور کے دامن میں واقع ہے اور دریائے سندھ کے کنارے پر اپنی قدیم تاریخ کا مظہر ہے آ کر آباد ہوئے، اس گاؤں کا تھوڑا سا تاریخی منظر پیش کئے جاتا ہوں۔ یہ گاؤں ۲۲۳ سال قبل مسیح کا ہے۔ اور اس وقت اس گاؤں کا نام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کافرکوٹ تھا۔لیکن جب تاجدارِ مدینہ سرزمین عرب میں اسلام کی شمع روشن فرمائی اوراب حیات میں ایک قلعہ کو فتح کرنے گئے،اوراُس قلعہ کو تاریخی طور پر قلعہ عنقا لکھا گیا ہے،اس کا ملاحظہ آپ فضائل مرتضوی کلاں میں کر سکتے ہیں۔

بہر کیف جو متذکرہ قلعہ کا حدودار بعہ بتایا گیا ہے وہ عرب کی سرزمین میں ملنا بڑا مشکل ہے جبکہ آج بھی اس گاؤں کے حدودار بعہ کا ملاحظہ فرمائیں تو آپ قلعہ عنقا اسی گاؤں کو قرار دیں گے۔اور اس پر زیادہ یہ کہ وہاں پر آپ کو آج بھی اُس قلعہ کے نہ صرف آثار بلکہ بیرون قلعہ جناب رسول پاک ﷺ کی اونٹنی کے پاؤں اور حضرت علی علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں کے نقش پتھر پر لگے نظر آویں گے،اس پر مزید یہ کہ ایک پتھر پر حضرت امیر المومنین جناب امیر علیہ السلام کے حالتِ نماز میں لگے ہوئے زانوں مبارک کے نشان اور وہ بھاری قسم کا پتھر جو کافروں نے آپ پر پھینکا تھا اور وہ کنکر جو اُس کو روکنے کے لئے جناب علی علیہ السلام نے لگایا تھا۔وہ ابھی تاریخی منظر کی آج بھی نقاب کشائی کر رہا ہے۔یہ تو تحریر کو تقویت دینے کے لئے یہ سب مشاہدات آج بھی موجود ہیں،جنہیں دیکھ کر انسان کا ذہن تسلیم تحریر ہو جائے گا۔

بہر حال وہی کافرکوٹ کا نام تاریخ میں راجہ بن کے نام پر تل کوٹ مشہور ہوا اور میرے آباواجداد کے آنے سے قبل اس گاؤں کا نام بلوٹ مشہور تھا۔میرے مورثِ اعلیٰ حضرت شاہ عبد الوہاب زہدالانبیاء جب سرزمین بلوٹ گئے تو اُس میں لودھی خاندان کا گورنر فتح خان اور دولت خان لودھی یکے بعد دیگرے گورنر ہونے کے فرائض دے رہے تھے۔اوران کی اسناد آج بھی ہمارے خاندان میں موجود ہیں۔

اسی ضمن میں ایک روایت تحریر کئے جاتا ہوں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ نے تعمیر کعبہ کیا اور جب تعمیر کعبہ مکمل ہوگئی تو اُس کی باقی ماندہ موادِ تعمیر جو کہ حرم خدا سے بچا وہ بھی احترام کی منزل کو پہنچا تو حکم یہی ہوا کہ اے ابراہیم علیہ السلام اس مٹی وغیرہ کو چادر میں ڈال کر اُوپر ہوا میں اڑا دو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسا کر چکے تو حکم ہوا کہ یہ ذرے ہوا میں اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدر دُور دُور تک جائیں گے کہ جس جگہ یہ ٹکڑے گریں گے وہاں وہاں مسجد تعمیر ہوگی، واللہ بخدا کہ اس مٹی کو احترام کی اتنی منزل ملی کہ وہاں پر تعمیر مسجد ہوئی اور ایک ذرہ کی بدولت پورا ایک زمین کا ٹکڑا قابل قدر بنایا گیا ہے۔

لیکن یہ کعبہ اور یہ دُنیا تو سب اللہ نے اپنے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کے لئے بنائی اور حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ جیسا دُنیا و خلائق اللہ نے میرے لئے خلق فرمائی ہے۔ اگر کوئی جانے تو اس دُنیا کی خلائق پر تو جناب محمد المصطفےٰ ﷺ کا احسان ہے کیونکہ خلائق دنیا کی وجہ تسمیہ سے میرے پیارے رسول ﷺ ہیں۔ گویا کہ وہ (حضور ﷺ) مظہر ذات جل ہیں اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ علی علیہ السلام علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول ﷺ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اور حسنین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں۔ اور ایک بیٹے کے لئے تو اتنا فرمایا کہ اے حسین علیہ السلام تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ گویا جیسا کہ جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے بغیر دُنیا کا خلق ہونا ناگریز تھا ویسا محمد المصطفےٰ ﷺ کا بغیر اس بھائی، بیٹی اور دو بیٹوں کے ہونا ناگزیر ہو جاتا، ثابت ہوا کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کعبہ کیلئے نہیں بلکہ کعبہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور ان دونوں میں سے مقدس وہ چیز ہے جو محتاج نہ ہو یہاں تو کعبہ محتاجِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے ہوگیا ہے۔ اگر کعبہ کی باقی ماندہ مٹی وغیرہ کے ذرات کی حفاظت اللہ کو اتنی پیاری ہوسکتی ہے کہ جس جگہ وہ ایک ذرہ گرے وہاں وہاں مسجد تعمیر ہو جائے بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ جہاں جہاں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے نقش پاک کسی قطعہ ارض پر لگیں اور خدا اسے مقدس نہ بنائے، کعبہ کے ذرات قطعہ ارض پر گرنے والی جگہ پر مسجد تعمیر کرا کے اُس کی حفاظت کرلی اور محمد ﷺ کے نقش پا کو مقدس کرنے کے لئے وہاں پر اولیائے اللہ بھیج کر حفاظت فرمادی۔

(مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی)

چوں تولد کرد در کعبہ علیؑ — کعبہ قبلہ گشت از نصِ جلی
چوں تولد کرد در کعبہ امام — کعبہ قبلہ گشت بہر خاص و عام
در کعبہ ولادت شد امام المتقین — زیں سبب شد کعبہ ھدً للعالمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسا کہ ذکر کر چکا ہوں میرے آباواجداد کا سرزمین اُوچ شریف کو چھوڑ کر بلوٹ شریف کی سرزمین پر آنا اور وہاں نہ صرف شمع اسلام کا روشن کرنا مقصود تھا بلکہ اپنے مورث اعلیٰ کے نقش قدم کی حفاظت کرنا ضروری تھا۔ اگر میں یہ لکھ دوں کہ اگر واقعی بی بی پاکدامن رقیہ بنتِ علی علیہ السلام نہ ہوتیں تو پھر داتا گنج بخش اور حضرت میاں میر صاحب اس دروازے پر جوتے اُتار کر حاضر کیوں ہوتے اور اپنی عقیدت کیوں سمجھتے، جبکہ اُس زمانہ کے کے معترض کے اعتراض میں آ کر اپنے سے زیادہ بی بی پاکدامن کا رتبہ کی طرف اشارہ کر کے اپنے مقلدین ومریدین کے سامنے اپنے سے ان کی ہستی کو زیادہ کیوں بنا کر دکھاتے، بھلا کیوں نہ کرتے یہ تو اللہ کے فرمان کے مطابق محمدؐ وآل محمدؐ کے نقش کی حفاظت کرنے آئے تھے نہ کہ اپنی بزرگی کا ڈنکا بجانے۔

میرے خاندان کے افراد نسلاً بعد نسلاً بی بی پاکدامنہ کے حضور پیش ہوتے آئے ہیں، یہ میرے جد سے قرینہ چلا آ رہا تھا تو سوئے اتفاق میں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں اس شہر لاہور میں آ پہنچا، تو میرے والد محترم مخدوم عبدالرحمٰن شاہ مرحوم سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ عبدالوہاب، شاہ زید الانبیاء نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ ضرور بالضرور ہر جمعرات کو بی بی پاکدامن زیارت کے لئے جایا کریں، میں معمول کے مطابق ہر جمعرات درگاہ پر حاضری دیتا تھا، لیکن یہاں کے لوگوں کی باتوں نے مجھے کچھ ایسا الجھن میں ڈال دیا کہ میں بھی درگاہ پر حضرت رقیہ بنتِ علی علیہ السلام سمجھ کر حاضری نہ دوں بلکہ کوئی مقدس بیبیاں سمجھ کر آؤں۔ تو میں نے اپنے جد کے فرمان کے مطابق ایک وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا اور ہر رات درگاہ پر حاضری دیتا رہا، اور مقصد تو صرف یہ تھا کہ مجھے اپنے حسب ونسب سے آگاہ کیا جائے۔

تو جمعرات کو جب میں اپنے گھر سمن آباد لاہور سو رہا تھا تو میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور سخت گرمی پڑ رہی ہے اور مجھے پیاس نے اس قدر مجبور کیا ہوا ہے کہ میں چلنے سے نڈھال ہو رہا ہوں، تو میں نے دیکھا کہ سامنے ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور میں خیمہ کی طرف گیا کہ وہاں کچھ پانی وسایہ میسر ہو جائیگا، بس قریب پہنچا اور اندر داخل ہونے کی جسارت کی تو ایک معمر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاتون کنیز نے مجھے روک دیا کہ بیٹا تم اندر نہیں جا سکتے کیونکہ یہ کسی معمولی خاتون کا خیمہ نہیں بلکہ یہ حضرت رقیہ بنتِ علی علیہ السلام کا خیمہ ہے جسے آپ ہند میں بی بی پاکدامن کہہ کر پکارتے ہیں اور آپ شبہ کے شکار ہو، وہی خاتون اندر گئی اور مٹی کا پیالہ ٹھنڈے پانی کا بھر کر لائیں اور مجھے پلایا، تو اندر سے ایک پُر وقار اور رعب دار آواز آئی کہ میں رقیہ بنتِ علی علیہ السلام ہوں اور لاہور میں ہوں اور پاکدامن کے نام سے مشہور ہوں۔ آپ اولادِ علی علیہ السلام و فاطمہ علیہا السلام ہو کر آئندہ شبہ کبھی نہ کرنا بیٹا ظالموں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنے جدِ پاک کے ملک عرب کو خیر باد کر کے بحکمِ امام حسین علیہ السلام یہاں آئی ہوں، کیا وہ ظلم تھے؟ جو ہمیں نہیں پہنچائے گئے، آج سے یقین کرنا، اور کل صبح کی نماز درگاہ پر آ کر پڑھنا اور اس کے بعد باہر والے صحن میں بیٹھ جانا، تمہیں عقلی ثبوت بھی ایک مردِ مجاہد کے ذریعہ سے دیا جائے گا۔ میری نیند گزر گئی اور ایسا بیدار ہوا کہ باقی ماندہ رات کا حصہ جاگتا رہا۔

غسل وغیرہ کرنے کے بعد صبح کی نماز آ کر بی بی پاکدامنہ پڑھی، تلاوت سے فارغ ہوا تو جب صحن میں آیا تو میرے گاؤں کے لوگ آئے ہوئے تھے، وہ مجھے ملنے لگ گئے اور جو حسب متعین مقام عالم خواب میں دیکھا تھا وہاں بیٹھ گیا تو طلوع آفتاب کو تقریباً آدھ گھنٹہ گذر چکا تھا، تو صدر دروازہ سے ایک درویش منش سفید ریش پُر وقار اور بارعب شخصیت آئی اور ہم کو سلام دیا، ہم نے جواب دیا اور اُس نے پوچھے بغیر ہم کو مخاطب کیا اور مجھے کہا کہ تم سادات خاندان کے چشم و چراغ ہو، میں نے ہاں میں جواب دیا ہی تھا کہ انہوں نے اپنی تمام تحقیقاتِ تاریخی کا گلدستہ پیش کر کے تاریخی طور پر ثابت کیا کہ یہ پاکدامنہ حضرت رقیہ بنتِ علی علیہ السلام ہیں تو میں نے متکلم کو بی بی پاک کے فرمان پر مردِ مجاہد جانتے ہوئے اُن سے نہ صرف بغل گیر ہوا بلکہ اُن کی سفید پیاری ریش پر بوسہ دیا اور اتنا کہا کہ مجھے تو آپ کا انتظار تھا، کیونکہ بی بی پاک کا فرمان تھا جو مجھے مل گیا اور میں سمجھ گیا ہوں لہٰذا میں اُن کے وقتاً فوقتاً قریب رہا اور اُن سے باقی حالات کا جائزہ لیتا رہا۔

واقعی مولوی محمد بخش قریشی صاحب جو بغیر کسی لالچ و طمع کے یہ خدمات کر رہے ہیں اُسے بی بی پاک کیوں نہ مردِ مجاہد فرمائیں، یہ بزرگ مردِ مجاہد پائے گئے ہیں، ان کی استدعا اور اصرار پر کہ یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصرار میں رقم کروں تا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھیں، لہٰذا بندہ نے بغیر کسی بخل کے یہ تحریر کر دیا ہے جو صداقت پر مبنی ہے۔

دُعا گو

مخدوم زادہ حاجی غلام جعفر شاہ نقوی البخاری

بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان 14 اپریل 1978ء

۱۴، اپریل ۷۸

نوٹ: یہ خواب جون کے اولاً ہفتہ ۱۹۶۳ء کا ہے جو آج تحریر کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت والاشان

جناب سید پیر اقبال حسین شاہ صاحب

اہلسنت والجماعت از فتح پور شریف، ضلع ساہیوال

میں نے تاریخ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کا بغور مطالعہ کیا۔ مؤلف مولوی محمد بخش قریشی کا یہ کارنامہ قابل داد ہے، اس نسخہ عجیب کو بہر نوع مفید اور مؤثر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اُنہوں نے یہ ایسا ایک عظیم کارنامہ مرتب کیا ہے۔ جس کے لئے لوگ بڑی بے تابی سے متلاشی تھے، انہوں نے ایک بہت بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے جو پہلے کسی عالم نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی تھی۔ اُنہوں نے بغیر کسی مذہبی تعصب کے حق و انصاف سے علم و ادب و معلومات و اخلاق کا ایک بہترین مجموعہ دنیا کے سامنے پیش کر کے ایک گراں پایہ خدمت سرانجام دی ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے اثر پذیر ہو کر عوام الناس کی اخلاقی حالت سدھر سکتی ہے اور معلومات میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے اور فضائل اہلبیت النبوت کو پڑھ کر ثواب دارین حاصل ہوگا۔ اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے، اُنہوں نے بزرگانِ دین اہلسنت والجماعت کے حالات پر بھی روشنی ڈال ہے اور اُن کے شعر اشعار بھی درجِ کتاب کئے ہیں، خاص طور پر داتا گنج بخش علی ہجویری کے متعلق لوگوں کے دلوں کا مغالطہ دور کیا ہے اور تاریخی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ بزرگِ خدا دربار بی بی پاک پر حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

اس کتاب میں جن اسلاف بزرگانِ دین اہلسنت والجماعت کے واقعاتِ حیات اور احوال تحریر کئے گئے ہیں ان کی رفعت وطہارت وسیرت مسلمہ ہے۔ فرزندانِ توحید کو ان سے خاص عقیدت ہے۔ اس لئے میں ہر خواندہ مسلم سے درخواست کرتا ہوں کہ کتاب تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ کو جو واقعی معلومات تاریخی کا ایک ذخیرہ ہے اور فضائل اہلبیت کا ایک گلدستہ ہے۔ ہر قداق کا آدمی اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب کو اپنے کتب خانہ میں ممتاز ترین جگہ دینی چاہیے۔

مولوی محمد بخش سے میری دیرینہ تعلقات ہیں میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں، اُنہوں نے یہ خدمت انجام دے کر قوم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ خدا منظور فرمائے اور اُنہیں ان کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

فقط

سیّد اقبال حسین شاہ

سکنہ کوثر آباد، اوکاڑہ ضلع منٹگمری

مورخہ یکم فروری ٦۴ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ صاحبزادہ عزیز محمد نیاز حسین شاہ قریشی صاحب

اہلسنت والجماعت قادری سجادہ نشین دربار اقدس

حضرت پیر سائیں مولانا قبلہ غلام محمد شاہ صاحب قریشی رحمۃ اللہ علیہ

نزد کوہ نور ملز بر لب سڑک، لائل پور

(فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دانشمند لوگوں سے مخفی نہیں ہے اور یہ امر واضح ہے کہ ہر زمانہ میں تاریخی حقائق ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ قانونِ قدرت ہے کہ جب کسی اعلیٰ ہستی کا ظہور زیادہ ہوا چاہے تو قادر مطلق اپنی کرم نوازی سے ایسے راہ پیدا کر دیتے ہیں جس سے وہ حق عیاں ہو جاتا ہے۔ اور حق وصداقت کے روشن سورج کو ہر عقلِ سلیم تسلیم کر لیتی ہے۔ حقیقت خود ظاہر ہونے کو ہوتی ہے تو خدا کسی شخص کو ان کی حقیقت کے بیان کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، جیسا کہ عم مولوی محمد بخش صاحب نے حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے صحیح اور صداقت پر مبنی حالات قلمبند فرمائے ہیں۔

اور حضور بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کی ہجرت شریف ملک عراق کربلا معلےٰ سے ملک ہندوستان لاہور تشریف لانے کے متعلق مستند طریقے سے تحریر فرمایا ہے جو کہ نہایت محنت جانفشانی کا کام تھا، عم صاحب نے بڑی محبت شاقہ سے کام لے کر اور بڑی ورق گردانی کے بعد یہ حقائق جمع کر کے واضح طور پر تحریر فرمائے ہیں۔ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے، واقعی یہ صداقت ہی صداقت ہے۔

اسی حقیقت کے خلاف خیال کرنا جہالت اور بے علمی ہے، واقعی عم صاحب مولوی محمد بخش صاحب مفکر اعظم تاریخ دان اور عظیم مدبر ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی خدمت میں ہزاروں افراد کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔آج تک کسی عالم محقق نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی تھی۔اور جو کچھ لکھا ہے درست لکھا ہے۔اور حق بیان کیا ہے، نیز مذہبی تعصب سے بالکل علیحدہ ہو کر لکھا ہے انصاف و عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔اسلیئے ہر ایک شیعہ و سنی حضرات نے ان کی کتاب پر تصدیق و تقریظ لکھی ہے۔

میری دُعا ہے کہ مصنف صاحب کو خداوند کریم اس کارِ خیر کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور کتاب کو شرفِ قبولیت بخشے۔

جزاکم اللہ خیر الخیر

ابوالفیض محمد نیاز حسین شاہ قریشی

قادری سجادہ نشین دربار پاک پیر سائیں

حضرت مولانا غلام محمد شاہ صاحب قریشی

(ڈھڈی والہ نزد کوہِ نور ملز لائل پور (۵ فروری ۷۴ء)

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدق وتقریظ اعلیٰ حضرت اعلی صفات والاشان مبلغ اعظم وعالم وشاعر علم تصوف وثنائے اہلبیت

النبوت مصنف کتاب دیوان صفدر پیر کامل وپیشوائے حقیقت اہلسنت والجماعت حنفی

السیّد صفدر حسین شاہ صاحب النقوی القادری مدظلہٗ

خلیفہ اعظم پیر سائیں قبلہ مولانا حضرت غلام محمد شاہ صاحب قریشی رحمۃ اللہ علیہ

دربار اقدس برلب سڑک جڑانوالہ نزد کوہِ نور مل لائل پور (فیصل آباد)

میں نے جناب مولانا مولوی محمد بخش صاحب قریشی کی کتاب ہذا کو پڑھا جو کہ حق وصداقت پرمبنی دستاویز ہے، خداوند تعالیٰ مؤلف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، اور یہ کتاب ابدالآباد گل وگلزار کی طرح شگفتہ رہے، مؤلف کو اگر میں محقق کہوں تو بھی بجا ہے۔ کیونکہ ایسی کتاب تحریر کرنی کوئی معمولی بات نہیں۔ مولوی محمد بخش صاحب نے شیعہ اور سنی دونوں گروہ کی خدمت سرانجام دی ہے۔

بقلم خود

پیر سیّد صفدر حسین نقوی قادری

۱۱ اکتوبر ۷۵ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ السیّد مروت علی نقوی ولد السیّد مختار حسین نقوی صاحب

ساکن محلہ بیبیاں پاکدامناں وشاگرد رئیس المناظرین حافظ مخدوم زادہ شمشاد حسین صاحب

پانی پتی لاہور

احقر نے مولانا جناب مولوی محمد بخش شاہ قریشی صاحب کی کتاب کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ یہ کتاب موصوف کی محنتوں کی آئینہ دار ہے۔ جب علمائے قوم اس فریضہ کے بجالانے سے گریزاں تھے۔مولانا نے پیرانہ سالی میں کمر باندھی اور ہم دیکھتے رہے ہیں بچپن سے دیکھنا شروع کیا،اب جو جوان ہوئے تو کتاب کو بھی جواں پایا ہمارے بچپن میں مولانا نے اس جوئے شیر کی بنیاد ڈالی۔ موصوف کو یہ عطا ہے من کن کن احقر کی عقل وخرد سے آگے کا مقام ہے۔اب زمانہ اس نہر سے جی بھر کے آبِ حیات پیئے گا۔مولانا کا فیض ابد تک قائم ودائم رہے گا۔

موصوف کی محققانہ تحقیق آنے والی نوجوان نسلوں کیلئے بھی روشنی کا مینار بن کر رہنمائی کرتی رہے گی۔احقر اُنکو موصوف کی دُعاؤں کا ہمیشہ طالب رہا ہے دُعا کرتا ہے کہ اللہ وپنجتن پاک مع بال بچوں کے شاد وآباد رکھیں۔آمین!

خاکپائے اہلبیت

سیّد مروّت علی نقوی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت والا شان بلند خیال صاحب انصاف وعدل

جناب محمد نعیم خورشید (بی اے ایل ایل بی)

خلف الرشد چودھری فخر الدین راجوری بانی ادارہ عالیہ دار الفرقان

اہلسنت والجماعت بیگم پورہ، لاہور

ارباب دانش سے مخفی نہیں ہے بلکہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تاریخ کے طالب علم کے آگے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ ہر زمانہ میں تاریخی حقائق اُجاگر ہوتے چلے آئے ہیں۔ چہ جائیکہ ان حقائق پر اوہام واباطیل کی پرچھائیں کیوں نہ چھا چکی ہوں اور یہی حال دربار حضرت بیبیاں پاکدامنہ کی تاریخ کا ہوا ہے کہ اوہام اور اباطیل کی سیاہ گھٹائیں چھا گئیں اور حضرت بیبیاں پاکدامنہ کی تاریخ سے زمانہ ناواقف ہوگیا، اوران مخدرات عصمت بیبیوں جو دختران حضرت علی علیہ السلام اوراُن کے بھائی عقیل کی ہیں لوگوں نے سید احمد شاہ توختہ ترمذی کی بیٹیاں تصور کرکے کئی کتابوں میں لکھ دیا ہے اور لوگوں کے دلوں کو متذبذب اور مشکوک کیا ہے۔ عموماً لوگ ان بیبیوں کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں بلکہ معترض ہیں اور کئی قسم کی مہمل من گھڑت قصے ان بیبیوں سے منسوب کرتے ہیں۔

مگر قانونِ قدرت ہے کہ جب سیاہ تاریکیوں میں کوئی حقیقت چھپ جائے تو قادر مطلق اپنی رحمت اوراپنے فضل سے ایسے شخص کو پیدا کر دیتا ہے جو حق وصداقت کے روشن سورج کو عقل و دانش کے معراج پر منور ودرخشاں فرمادیتے ہیں جس سے حق عیاں ہو جاتا ہے۔

محترم مولانا محمد بخش شاہ صاحب قریشی موجودہ دور کا وہ گرانقدر سرمایہ ہیں جسے قدرت نے اس عالیشان دربار پاک حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے تاریخی حقائق کو روشن کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ آپ نے تاریخ کے اُن بھیانک سیاہ اور تاریک پردوں کو عیاں کیا ہے جو صدیوں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشنہ طلب تھے۔اس تاریخ کا روشن پہلو سامنے رکھ کر ابتدائی مدد سے ایک عظیم مفکر ماہر انساب فاضل علوم شرقیہ آپ کی گراں قدر علمی ذخائر سے صراط مستقیم کی راہ متعین کر سکتا ہے۔آپ نے جہالت کے تیرہ تاریکیوں کو ختم کر دیا ہے جو لوگوں نے بے علمی کی وجہ سے اس دربار پاک کے متعلق کئی قسم کے مہمل قصے تیار کر کے اپنی کتب میں درج کر دیئے تھے۔سب کو بے بنیاد قصے ثابت کر کے اس دربار پاک کے تاریخی حالات کی صحیح راہ قائم کر دی ہے اور لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کر دیا ہے اور اس کتاب میں ہر معترض کے اعتراض کا مکمل اور مستند جواب لکھ دیا ہے۔اس عظیم کارنامہ کو سرانجام دینے کے لئے جن عمیق راہوں پر آپ کو گذرنا پڑا ہے ان کو نظرانداز کر دینا بہتر معلوم نہیں ہوتا۔ایک شخصیت کی انفرادی اور اجتماعی خدمات مذہبی علمی مباحثے اور کاوشیں اس قدر اہم ہیں کہ ایک اس صدی کا عظیم مفکر تاریخ دان کہنے کو جی چاہتا ہے۔اور ادب کے اس عظیم مدبر کی خدمت میں خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے ہزاروں افراد کے ساتھ مل کر خلوص تڑپ رہا ہے۔مولوی محمد بخش صاحب قریشی کا یہ کارنامہ دنیا میں ایک عظیم کارنامہ ہے۔خداوند کریم آپ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

راقم

محمد نعیم خورشید

بی اے ایل ایل بی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ جناب ملک عطا محمد صاحب

چیف اکاؤنٹنٹ میسرز کا کا خیل انڈسٹریز لمیٹڈ لائل پور ۱۲ ستمبر ۱۹۷۵ء

بی بی پاکدامن کے مزار کے متعلق میری گفتگو مولوی محمد بخش صاحب قریشی سے ہوتی رہی ہے جس کے لب لباب جو میرے عقل سلیم نے تسلیم کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ واقعہ کربلا شب عاشورہ میں جن مستورات کو حکم دیا گیا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں اور ہندوستان تشریف لے جائیں اور ان کے ہمراہ کئی سو آدمی کیے۔ اس میں منشائے امام حسین علیہ السلام یہ تھی کہ خونِ حسین چھپ نہ سکے اور اسی غرض سے غیر ممالک میں جو آدمی ہمراہ تھے روانہ کیے۔ مجاوران بی بی پاکدامن جو کہ پہلے آتش پرست تھے بی بی پاکدامناں کے معجزہ سے مسلمان ہوئے، یہ پہلی صدی ہجری کا واقعہ ہے، تاریخ قاصر ہے کہ پہلی صدری ہجری میں کس بزرگ نے ان آتش پرستوں کو مسلمان کیا، نیز امام حسین علیہ السلام نے نوکِ سناں پر فرمایا کہ لوگوں میرا قصہ اصحابِ کہف سے بھی زیادہ تعجب انگیز ہے۔ بی بی پاکدامن کا روضہ مبارک اس کا بین ثبوت ہے۔ کہ اصحابِ کہف کی مانند امام حسین علیہ السلام کی ہمشیرہ دُعا طلب کر کے زندہ زمین سما گئیں۔

۲۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معتبر کتاب تحفۃ الواصلین میں مروی ہے کہ داتا صاحب ان کی مزار اقدس پر حاضری پاپیادہ دیتے رہے ہیں۔ ان کا دور پانچویں صدی ہجری میں ہے اور بی بی پاکدامن کی آمد پہلی صدی ہجری میں ہے وفات داتا صاحب ۴۶۵ھ میں ہوئی ہے۔

۳۔ عمارات احاطہ کمرہ جات وبرآمدہ بی بی پاکدامن کا نمونہ غزنوی طرز کا ہے جو کہ محمود غزنوی نے بنوایا ہے، اس کا پہلا حملہ ہندوستان پر ۴۱۰ ہجری میں ہوا ہے، اور بی بی کی آمد پہلی صدی ہجری ہے۔

۴۔ امام پاک کے منہ سے جو کلمہ حق بطور پیشینگوئی نکلا کہ جس جگہ ہندوستان میں تم میری ہمشیرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحبہ پناہ لوگی، وہاں ایک اسلامی مملکت بن جائے گی، چنانچہ وہ پاکستان بن گیا اور فرمان امام حسین علیہ السلام پورا ہو گیا اور لاہور پنجاب کا دارالخلافہ ہے۔

۵۔ سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیاں کے متعلق جو غلط روایات منسوب کی گئی ہیں، وہ اس لحاظ سے باطل ہوتی ہیں، کہ احمد شاہ صاحب کا زمانہ چھٹی صدی ہجری ہے اور بی بی پاکدامن کی آمد پہلی صدی ہجری کی ہے اور مجاورین بی بی پاکدامنہ کا شجرہ نسب پہلی صدی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلی صدی ہجری میں مشرف باسلام ہوئے ہیں اور بی بی پاکدامنہ کے مزار اقدس کے مجاور بنے ہیں اور وہ معجزہ بی بی پاکدامنہ سے ہی مشرف باسلام ہوئے، اور سیّد احمد شاہ صاحب کا زمانہ چھٹی صدی ہجری کا ہے۔ سیّد قریشی اور مجاوروں کے شجرے شمار کرنے اور برابر ۴۱، ۴۱ پشت تک مسلمان ناموں سے ثابت ہونے پر مجاور صاحبان کے جدامجد بابا خاکی کے مشرف باسلام ہونے کی مدت ۱۴۰۰ سو سال ہے، لہٰذا اس کے باطل ہونے میں کوئی کمی نہیں ہے، یہ ایک بڑی قابل قبول دلیل ہے جس سے اس واقعہ کی مدت کا ثبوت ملتا ہے۔

الف: کلمہ حق بازبان امام حق پہلی صدی ہجری کا ہے اور سیّد احمد شاہ توختہ چھٹی صدی ہجری میں ہیں۔

ب: داتا صاحب کا مزار مبارک پر حاضر پا پیادہ ہونا پانچویں صدی ہجری میں ہے اور سیّد احمد شاہ توختہ کا زمانہ چھٹی صدی ہجری میں ہے۔

ج: سلطان محمود غزنوی کا مزار اقدس کی تعمیر کرانا پانچویں صدی ہجری ہے اور سیّد احمد شاہ توختہ صاحب کا زمانہ چھٹی صدی ہجری میں ہے۔

د: مجاوران بی بی پاکدامنہ کا مسلمان ہونا پہلی صدی ہجری میں ہے۔ تاریخ عاجز ہے کہ بی بی پاک کے علاوہ اُس زمانہ پہلی صدی ہجری میں کوئی اور بزرگ مبلغ دین لاہور میں نہیں آیا ہے۔ جس نے کسی ایک کافر کو بھی لاہور میں مسلمان کیا ہو، یہ ہیں میرے تاثرات جو میں نے مولوی محمد بخش صاحب قبلہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کئے ہیں۔ ان کے سامنے سوائے تسلیم کرنے کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراض کرنے کی باقی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ میں باوجود کہ اہلسنت والجماعت ہوں۔ مگر حق کے سامنے باطل کی کیا مجال ہے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک معجزہ ہے کہ باغِ اہلبیت کے ثمر و گل جس بے دردی سے پیوند خاک ہوئے، اب اُسی جگہ سے اُن کے انوار منور ہوئے ہیں اور یزیدیت اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اور محبت پنجتن کی یہ سعادت جو مولوی محمد بخش قریشی صاحب کو نصیب ہوئی ہے وہ قابلِ رشک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس محب اہلبیت کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مولوی صاحب کے دل کا چراغ جو محبت اہلبیت سے چمکا ہے، اس سے کئی چراغ منور ہوں گے، اور میں خاکسار بھی انہیں کی قربت سے مستفیض ہوا ہوں اور صراط المستقیم پر گامزن ہو گیا ہوں۔ اور تحریری طور پر اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت عظیم البرکات استادالذاکرین

جناب مولانا عاشق حسین صاحب المشہور قیامت

ساکن مقصود پور ڈاکخانہ رنگپور ضلع مظفر گڑھ مورخہ 8 نومبر 1976ء

آج بتاریخ 24 اکتوبر 1976 بندہ ایک مومن کی دعوت پر گڑھ مہاراجہ آیا ہے اور مجلس پڑھی، اتفاقاً جناب مولوی محمد بخش صاحب قریشی بھی لاہور سے اپنے وطن گڑھ مہاراجہ تشریف لائے ہوتے تھے۔ صاحب موصوف میرے دیرینہ مہربان دوست ہیں اور میں ان کے سابقہ کارناموں کو بھی جو اُنہوں نے محض اللہ اور اُس کے رسول پاکؐ کی خوشنودی کے لئے سرانجام دیئے ہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ آج ان کی تصنیف تاریخ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے مسودہ کو جس کی کتابت بھی ہو چکی ہے دیکھا گیا ہے مطالعہ کے بعد نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ جس مسئلہ پر تیرہ سو سال سے کسی عالم نے غور نہیں فرمایا تھا۔ اس لئے عوام کو کما حقہٗ ان بیبیوں کے تاریخی حالات سے آگاہی حاصل نہ تھی کہ دریافت کرنے پر علماء صاحبان نفی میں جواب دیتے تھے اور عام طور پر فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ ہمارے علم سے بالاتر ہے اس میں ہم وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتے، میں نے کئی لوگوں سے ان کے متعلق دریافت کیا تھا مگر کسی آدمی نے مجھے کبھی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ 1960ء سے جناب مولانا محمد بخش صاحب قریشی حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کی تاریخ مرتب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی دوران محکمہ اوقاف کی تحویل میں یہ دربار پاک آ گیا اور محکمہ نے عزاداری حسین علیہ السلام چند لوگوں کے اُکسانے پر اس دربار پر روک دی، مگر مولوی محمد بخش صاحب قریشی صاحب نے بڑی ہمت مردانہ سے کوشش کر کے اور خدا کی مہربانی سے اور بی بی پاک کی کرم نوازی سے ازسرنو دربار پاک پر مجلس عزا کی منظوری حاصل کر لی اور سرکاری رکاوٹ کے بعد دربار پاک پر پہلی مجلس عزا کرائی اور مجھے دعوت دیکر دربار پاک پر مجلس کرائی۔ اُس وقت مولانا محمد بخش قریشی صاحب تاریخ بی بی پاکدامنہ مرتب کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے اور انہیں اس بات کا عشق تھا، دن رات اسی جستجو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں سرگردان پھرتے اور ہر ایک عالم اور ذاکر سے دریافت کرنے کے لئے سفر میں کئی قسم کی کوفتیں برداشت کر کے پہنچتے تھے۔ اس مردِ مجاہد کی ہمت خلوص محبت کو دیکھ کر خدا پاک نے انہیں اپنے ارادہ میں کامیاب فرمایا ہے اور اس قدر معلومات عطا فرمائے ہیں اور اس قسم کے دلائل عطا کئے ہیں کہ دیکھ کر بندہ حیران رہ جاتا ہے اور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ اس زمانہ کا معجزہ ہے۔ مولانا کی کوشش قابل داد ہے، انکی عمیق تحقیق محنت عرقریزی ہمت صداقت ثابت قدمی اعتقاد مندی کا ہونا محبت اہلبیت کا ثبوت ہے۔ اس لئے پاکستان کے شیعہ سنی علماء رؤسا وکلاء اور مخادیم سادات حضرات سب مولانا کی کتاب کی تصدیقات وتقریضاب تحریر کرنے کے لئے خوش ہوئے ہیں اور لکھی ہیں اور لکھ رہے ہیں، تعجب کی بات ہے کہ آج تک ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ شیعہ عالم ایک کتاب مرتب کرے اور انکی تصدیق اہلسنت والجماعت کے علماء تحریر کریں یہ ایک نئی اور ناممکن بات ہے جو ممکن ہو چکی ہے۔ یہ کتاب تیرہ سو سال بعد لکھی گئی ہے، معلومات کا ایک ذخیرہ ہے ہر ایک معترض کا مدلل جواب اس میں موجود ہے مولانا سے میں نے ہر ایک سوال کا تسلی بخش جواب حاصل کیا ہے، مکمل تسلی بخش جواب حاصل کیا ہے، مکمل تسلی ہونے پر تصدیق وتقریظ تحریر کر رہا ہوں یہ کتاب اہل اسلام کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ ہر ایک مسلمان اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب میں مکمل طور پر شیعہ وسنی اتحاد واتفاق کی تلقین ہے۔ فضائل اہلبیت ہیں اور اب کسی معترض کو اعتراض کرنے کی باقی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مولانا محمد بخش صاحب قریشی کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ بندہ ان کو اس اہم کام میں کامیابی حاصل کرنے کی مبارکباد دیتا ہے۔ خداوند کریم ان کو اس کارِ خیر کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احقر

مولوی عاشق حسین مقصود پوری المعروف عاشق قیامت

ڈاکخانہ رنگپور تحصیل وضلع مظفر گڑھ، 17 اکتوبر 1976ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ مرتبت جناب صوفی عبدالحق صاحب

قادری، چشتی، صابری، سلطانی، گولڑوی مرید خاص پیر رُوحانی وعارف حق ومعرفت اعلیٰ مرتبت واجب الاعزت

جناب سائیں جی محمد صدیق صاحب

قادری، چشتی، صابری، سلطانی، نظامی دربار حیدری

پھاٹک نمبر ۸ روڈ لائل پور کی محبت عزت افزائی قدردانی وخلوص وحق شناسی

افضل القدر وواجب القدر محب اہل البیت والطہار ومحب اولیاء اللہ وفقراء حق وپنجتن پاک و پاک بیبیاں (مخدرات عصمت اہل البیت) صاحب دانش بزرگ جناب مولوی محمد بخش شاہ صاحب بصد ادب واحترام۔ اسلام اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

طالب خیریت بخیریت، جناب پیر طریقت الشیخ غیاث الحق ذوالقرنین صاحب کی زبانی پتہ چلا، کہ جناب نے تاریخ بیبیاں پاکدامناں حضرات عقیل رحمۃ اللہ علیہ وعلی علیہ السلام کی بیٹیاں جو سن ۶۱-۶۲ ہجری میں عرب سے آکر سرزمین لاہور میں زندہ زمین میں سما گئی تھیں کے متعلق دنیا کے حاسد ،متعصب اور نفس پوست لوگ جو غلط افواہیں پھیلا کر یا لکھ کر لوگوں کو مشکوک کر کے ان کی عظمت کو گھٹانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے منہ توڑ جواب دے کر اولیاء اللہ کے ماننے والوں پر (بلاتفریق شیعہ وسنی) احسان کیا ہے۔

نیز داتا صاحب سرکار علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی اسی طرح کے شبہات وشکوک پھیلانے والوں یا لکھنے والوں کا بھی اس تاریخ میں منہ توڑ جواب دے کر شیعہ وسنی دونوں فرقوں کی خدمت کی ہے۔ آپ جیسا صلح کل اور حق پرست بزرگ پاکستان کے لئے باعثِ رحمت وبرکت ہے، خدا آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

احقر کا نام عبدالحق ہے۔ آپ نے حق بات کہی ہے۔ نام مجبور کر رہا ہے کہ حق بات کہوں، حق بات یہ ہے کہ جس طرح میرے مرشد ورہبر سرکار پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کھلے میدان میں کہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ قادیانی غلط ہیں، میں بی بی پاکدامنہ بی بی حاج رقیہ کبریٰ دختر علی علیہ السلام اور داتا صاحب گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق غلط افواہیں پھیلانے والے اور شکوک پیدا کرنے کی کوششیں کرنے والوں کو علی الاعلان کہتا ہوں اور اولیاء اللہ اور بیبیاں پاکدامناں کے منکر سمجھتا ہوں آپ نے حق کہا ہے حق لکھا ہے۔

فقط والسلام

نادم الفقراصوفی عبدالحق چشتی نظامی قادری گولڑوی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ جناب خان صاحب خان شیر خان میؤ

میواڑ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

میں نے کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ دختر حضرت علی علیہ السلام مصنفہ مولانا محمد بخش صاحب قریشی کا بغور مطالعہ کیا ہے، محنت قابلِ داد ہے، اور مولانا کے دیئے ہوئے حوالہ جات درست اور حقیقت پر مبنی ہیں۔ معترضین لوگوں کے دعویٰ کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے، میں اہلسنت والجماعت عقیدہ رکھتا ہوں مگر حق بات کو حق ہی کہا جاتا ہے۔ اور حق کسی صورت چھپ بھی نہیں سکتا ہے۔ مولوی صاحب نے محنت کر کے یہ ایسی کتاب لکھی ہے جس سے شیعہ وسنی دونوں مذہب ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ میرے مخلصانہ تعلقات 1948ء سے لیکر آج تک خوشگوار چلے آرہے ہیں۔ موصوف 1948ء میں انجمن اہل السنت والجماعت کے گڑھ مہاراجہ میں صدر اور خزانچی بھی رہ چکے ہیں۔ بندہ انجمن مذکورہ کا رکن وکارکن آج بھی ہے، موصوف انجمن جعفریہ کے بھی اسی گڑھ مہاراجہ میں صدر منتخب ہوئے۔ دونوں فرقوں کو منظم کیا۔ دونوں فرقوں کی مساجد بنوائیں۔ جتنے بھی آج تک الیکشن ہوئے بندہ نے مولوی صاحب موصوف کے حکم ومشورہ کے مطابق اپنا اور اپنی قوم کے ووٹ استعمال کیئے کیونکہ موصوف صاف گو، فراخ دل، عادل، نیک، غریب پرور، حق پرست اور منہ پر سچی بات کہنے والا بزرگ ہے۔ اور اللہ پر بھروسا رکھنے والی ہستی ہے۔ احکام الٰہی کا پابند اور حق کا مددگار ہے۔ اس کتاب کو لکھتے وقت بھی موصوف نے عدل وصداقت وحق کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے اور یہ پروانہیں کی کہ شیعہ وسنی ناراض ہو جائیں گے۔ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا ووداتا صاحب کی حق پر مبنی وکالت کی ہے خدا انہیں اس محنت کا اجر عظیم عطا فرمائے، اور کتاب کو شرفِ قبولیت حاصل ہو۔

فقط

شیر خان میؤ

گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ یکم مارچ 1976ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیر طریقت محبّ الاولیاء اللہ والرسول و آلِ رسول اعلیٰ مرتبت

جناب شیخ غیاث الحق ذوالقرنین صاحب قادری، چشتی، صابری، سلطانی، حیدری گولڑوی

چنیوٹ بازار لائل پور کی تصدیق و تقریظ و قدر افزائی حق شناسی محبت خلوص و تحسین

هو الکل ۷۸۶ هو الحق
۹۲-۱۱۰

بخدمت گرامی قدر المحترم اور میرے واجب الادب جناب مولانا مولوی و محقق محمد بخش شاہ قریشی صاحب انتہائی نیاز مندانہ و پُر ادب سلام کے بعد معروض ہوں کہ اے قیاس آرائیوں کو دبانے اور حق کو حق کہنے اور بلند کرنے والے محقق بے لوث! داتا صاحب علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور بیبیاں پاکدامناں کے بے لوث وکیل، مسافرات مدینہ مثل اصحابِ کہف سرزمین لاہور میں اپنے پاکیزہ مراحات میں سونے والی دختر علی علیہ السلام و دختران عقیل رضی اللہ عنہ کے اس دور کے محافظ! تحقیق و جستجو کے سمندر کے فاتح بزرگ اللہ آپ کا سایہ ہم پر قائم رکھے! آمین! امن گدائے کوئے اولیاء اللہ کہاں اس قابل کہ سمندر کو قطرہ پیش کرسکوں بر کیف دل سے دُعائیں بے تاب ہوکر آپ کی قدم بوسی کرنے کی تمنا رکھتی ہیں۔

گر سلام و تمنائے دعا ہا قبول ہو تو زہے نصیب! میرے پاس بیٹھے ہوئے قادری، چشتی، صابری، سلطانی، نوشاہی، حیدری، گولڑوی اور نظامی ساتھی ادب و محبت بھرا سلام عرض کرتے ہیں اور تہِ دل سے دادِ قلم و علم و معرفت و حقیقت بھی بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ آپ نے حق کے موتی اور ایسے گوہر تلاش کئے جو شاہان حق کے تاج کی زینت ہیں لاریب۔ فی امان اللہ!

گدائے درِ رسولؐ

شیخ غیاث الحق ذوالقرنین

از چنیوٹ بازار لائل پور 7 مئی 1974ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت والاشان نیک خصال نیک سیرت مخلص مومن

جناب عزت مآب لفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ مشتاق حسین

قزلباش روڈ محلہ بی بی پاکدامناں، لاہور۔ مورخہ ۱۸ ستمبر ۷۳

کتاب تاریخ حضرت رقیہ کبریٰ المشہور بی بی پاکدامنہ لاہور دختر حضرت علی علیہ السلام کا بغور مطالعہ کیا، تمام حوالا جات کتب تاریخ بچشم خود دیکھے گئے ہیں۔ مولوی محمد بخش صاحب قریشی نے یہ کتاب بڑے مستند طریقے سے لکھی ہے اور تمام قسم کے شبہات اور اعتراضات کے مدلل جواب دے کر معترض کے دل کے وسوسہ کو دور کیا ہے۔ محنت قابلِ داد ہے۔ مولوی صاحب نے بارہ سال کی متواتر کوشش سے یہ کتاب لکھی ہے۔ پیشتر کسی عالم نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی تھی۔ اس لئے ان بی بی پاکدامنہ کے اصل حالات پر معترض اور حاسد متعصب حضرات نے طرح طرح کے اعتراض اور پردہ ڈالنے کی ازحد کوشش کی ہے اور ان کے حالات کو بدلنے اور ایک اہلسنت والجماعت بزرگ کی دختران بنا کر سنی وقف قائم رکھنے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کئے ہیں مگر مولوی صاحب نے اس دربار پاک کو شیعہ وقف ثابت کرنے کے مکمل دلائل پیش کر کے اس دربار کو شیعہ وقف ثابت کیا ہے۔ اُنہوں نے تحقیق وتجسس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ خداوند کریم انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

مشتاق حسین بقلم خود

14 قزلباش روڈ، لاہور۔ 15 ستمبر 1973ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت والاشان

قبلہ سیّد منظور حسین شاہ صاحب بخاری ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

ڈیوس روڈ، لاہور۔ مورخہ یکم جنوری 1972ء

میں نے بنظر عمیق اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور اسے ہر طرح سے ایک قابل داد اور قابلِ تحسین کوشش پایا ہے مصنف نے اس کتاب میں ایک کامیاب تحقیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے اور مزار اقدس بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے متعلق جو شبہات اور شکوک متعصب لوگوں نے پیدا کئے تھے۔ ان کی تردید خاطر خواہ دلائل اور کتب ہائے تواریخ پر مبنی تحقیقات سے کی ہے اب اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ مروجہ اصطلاح کے مطابق یہ وقف کلیتاً شیعہ ہے نہ کہ سنی بے شک اس دربار سے علاوہ متعصب لوگوں کے جملہ اہل اسلام کو انتہائی عقیدت ہے۔

میں مصنف مولوی محمد بخش قریشی کو ان کی اس کامیاب کاوش پر مبارک باد دیتا ہوں جو اُنہوں نے اس کتاب کے لکھنے میں کی ہے۔ کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ میں دلائل کی بنیاد ان تمام علوم پر جو تاریخ مذہب اور ادب کے مطابق ہیں رکھی گئی ہے۔

یہ کتاب شیعہ مذہبی مقاصد کے لئے خاص طور پر اور اسلام کے مختلف فرقوں میں باہمی رواداری کے جذبات پیدا کرنے میں عام طور پر بے حد مفید ہو سکتی ہے۔

سیّد منظور حسین بخاری

ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

12 ڈیوس روڈ، لاہور۔ 20 جنوری 1974ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت مجسمہ خلق محمدیؐ والا شان نیک سیرت

جناب قبلہ شیخ اقبال حسین صاحب پی ڈی ایس پی ریٹائرڈ

20 پریم نگر، لاہور۔ مورخہ یکم فروری 1964ء

(بندہ ناچیز نے چار سال متواتر کوشش کی، مگر مجھے کوئی ایسی کتاب نہ مل سکی جس میں بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے حالات درج ہوں اور حوالہ جات دے کر کتاب تصنیف کر سکوں۔ ایک دن میں نے مایوسی اور بے اُمیدی کے غم میں دربار پاک پر بڑی آہ و بکا کی اور مزار اقدس کی دیوار سے ٹکر لگا کر اس قدر غم میں رویا اور عرض کیا کہ آپ مشکل کشاء کی صاحبزادی ہیں میری آپ خود مشکل کشائی فرمائیں۔ یہ دُعا قبول ہوئی تو دوسرے دن مجھے سیّد غضنفر علی شاہ صاحب کا پیغام مل گیا کہ آپ کی مشکل حل ہو گئی ہے۔ آپ فوراً پہنچیں، بڑی خوشی ہوئی جب میں وہاں پہنچا تو وہ مجھے شیخ اقبال حسین صاحب کی خدمت میں لے گئے، تو شیخ اقبال حسین صاحب نے ازراہِ کرم سب کتابیں الماری سے نکال کر میرے سامنے رکھ دیں جن سے میں نے سب حوالے نقل کر لئے ان حوالوں سے کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کی تکمیل کا پُر اعتماد اور پُر عزم سفر کا آغاز ہو گیا۔ اس کو معجزہ بی بی پاک کا تصور کرتا ہوں۔ اس کے بعد چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف لاہور کے ثبوت طلب کرنے پر میں نے شیخ صاحب سے تصدیقی تحریر کرائی اور حوالے پیش کئے۔ قبلہ شیخ صاحب کی تحریر ذیل میں درج کی جاتی ہے)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مؤلف موصوف کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ نے اس ناچیز کو تحریر و تقریظ کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ زمرۂ امتثال یہ چند حروف لکھ رہا ہوں۔ مجھے صاحب موصوف نے آج سے چند سال پیشتر شرف ملاقات بخشا۔ آپ حقیقت احوال بی بی پاکدامنہ معلوم کرنے کے لئے متجسس اور پریشان تھے۔ بحمد اللہ کہ میرے ہاں چند کتابیں ایسی موجود تھیں جن مندرجات سے ان کی تسکین ہوئی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے ان سے اقتباسات حاصل کیے۔ میں ان کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسا موقع بخشا۔ ان کی تالیف کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ مگر فہرست مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنہوں نے تحقیق و تجسس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ خداوند کریم اُنہیں اس کارِ خیر کا اجر عطا فرمائے اور کتاب کو شرف قبولیت بخشے۔

اقبال حسین

پی ڈی ایس پی ریٹائرڈ

20 پریم نگر، لاہور مورخہ یکم فروری 1964ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت

جناب نوازش علی خان صاحب سیال

ایم پی اے (گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ)

بندہ نے کتاب تاریخ حضرت بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا مصنفہ و مؤلفہ مولوی محمد بخش قریشی صاحب دیکھی ہے۔ مؤلف نے بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے محققانہ طریقہ سے یہ کتاب لکھی ہے اور بڑی عمیق تحقیق کی ہے۔ محنت قابلِ داد ہے۔

پیشتر کسی عالم نے اس قدر کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی تھی کہ اس قدر کتب تاریخ سے ثبوت مہیا کر کے مستند طریقہ سے مخصوص بیبیاں پاکدامن کی تاریخ لکھی ہو۔ یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس سے پیشتر بھی بندہ یہ کتاب 1965ء میں دیکھ چکا ہے، اور مضمون کرامات اور رسومات شیعہ و سنی اظہارِ عقیدت دونوں فرقوں کے پروگرام دربار میں جو بزبانی حاجی محمد خان مجاور مولوی صاحب نے تحریر کئے تھے۔ اس مضمون پر بھی مولوی صاحب نے بطور گواہی میرے دستخط کرائے تھے جو اسی کتاب میں موجود ہیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لئے بڑی فائدہ مند ہے۔

خداوند کریم قبول فرمائے اور مؤلف صاحب کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ مؤلف کتاب ہمارے شہر گڑھ مہاراجہ کے رہنے والے ہیں۔ اور میرے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ صاحب موصوف مصنف مزاج مجاہدِ قوم بے لوث قومی خدمت کرنے والے ہیں۔ ہمارے شہر میں بھی دو مسجدیں عالیشان شیعہ و سنی اُنہوں نے بڑی ہمت کر کے تیار کرائی ہیں۔

فقط

نوازش علی خان سیال

ایم پی اے یکم جنوری 1971ء

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلومات از جناب عزت مآب فخرِ قوم

نواب نوازش علی خان صاحب سیال

ایم پی اے رئیس اعظم گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ مورخہ یکم اگست ۷۳

چند حقائق و معلومات اور یاد داشتیں جو مجھے بچشم خود ملک ایران و عراق اور کربلا معلٰی میں بوقت زیارات اہلبیت النبوت روضہ اقدس امام حسین علیہ السلام پر حاضر ہونے سے حاصل ہوئیں۔ میں امام حق کی کرم نوازی سے صحیح طور پر مولوی محمد بخش صاحب قریشی کو کتاب تاریخ حضرت بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا میں درج کرنے کے لئے تحریر کرا رہا ہوں۔ مولوی صاحب سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں، مولوی صاحب تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ لکھ رہے ہیں اس ضمن میں مولوی صاحب میرے ساتھ گاہے بگاہے تبادلہ خیالات بطور مشورہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے کہنے پر میں نے ایران و عراق سے بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے متعلق حالات دریافت کئے ہیں جو اب تحریر ذیل کرا رہا ہوں۔ مولوی صاحب ہمارے شہر کے معزز آدمی ہیں۔ مولوی صاحب بڑی دلیری سے دینی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں انہوں نے ہمارے شہر گڑھ مہاراجہ میں شیعہ و سنی کی دو مسجدیں تیار کرائی ہیں۔ اب یہ لاہور میں بی بی پاکدامنہ کی تاریخ لکھ رہے ہیں اور اس دربار پاک کو پُر رونق بنانے میں کوشش کر رہے ہیں۔

۱۔ یہ کہ میں نے ہر مقام پر بڑی تاکید سے دریافت کیا ہے کہ بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کی وہاں کسی مقام پر مزار اقدس ہے، مگر ان ممالک میں ان کی کسی جگہ پر مزار اقدس نہیں ہے۔ مولوی صاحب دن رات اسی تحقیق میں مصروف ہیں۔

۲۔ معلوم ہوا ہے کہ بی بی رقیہ کبریٰ مدینہ سے قافلہ کربلا میں اپنے بھائیوں حضرت امام حسین علیہ السلام و حضرت عباس علمدار علیہ السلام کے ہمراہ بمع اپنے چار بچوں اور اپنے وارث امیر مسلم علیہ السلام کے روانہ ہو کر کربلا معلٰی داخل ہوئی ہیں۔

۳۔ یہ بی بی کربلا معلٰی سے کوفہ و شام کو باقی قافلہ کے ہمراہ قیدی ہو کر روانہ نہیں ہوئی ہیں اور نہ شام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مدینہ پاک واپس ہوئی ہیں۔

۴۔ جب بندہ کربلا معلّٰی میں پہنچا تو وہاں کے پیش نماز صاحب کے پیچھے نماز پڑھی، بعد اختتام نماز ان کی خدمت میں بندہ نے عرض کی کہ حضور یہ فرمائیں کہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام زوجہ حضرت امیر مسلم والدہ ماجدہ ننھے شہید محمد و ابراہیم کا مزار اس جگہ کہیں عرب و عراق میں موجود ہے تو اُنہوں نے فرمایا کہ وہ بحکم اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام شب عاشور کربلا معلّٰی سے روانہ ہو کر لاہور ہندوستان تشریف لے گئی تھیں اور ان کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام کے اصحابوں کی ایک کافی تعداد میں جماعت تھی، جن سب کو امام پاک نے ہندوستان روانہ فرمایا تھا یہ روایت میں نے بزبانی پیش نماز کربلا معلّٰی نزد دربار اقدس امام پاک سنی ہے جو اس وقت تحریر کر رہا ہوں، اور میں اس بات کا گواہ ہوں، اچھی طرح تحقیق کرنے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

۵۔ دیگر کتب تاریخ میں درج ہے کہ بی بی پاکدامنہ کے ہمراہ ۷۰۴ آدمی لاہور آئے تھے، مگر پیشتر دُعا طلب کر کے زندہ زمین سما جانے کے بی بی پاک نے اکثر اپنے لوگوں کو رخصت دے دی، اور لاہور سے نکل جانے کا مشورہ دیا تھا اور کئی اُسی دن ان کے ہمراہ زندہ زمین میں سما گئے تھے۔ روانہ ہونے والوں میں ایک اصحاب بنام حسین کی مزار یہاں تُنل کھوکھر اں موضع میں تھل لیہ کے راستہ پر موجود ہے۔ جہاں میرے ملکیت کئی مربع میں ہے۔ قدیم سے ہم سنتے آئے ہیں کہ یہ بزرگ ان بی بی پاک کے ہمراہ آئے تھے اور لاہور سے واپسی پر یہاں وفات پا گئے ہیں۔

۶۔ نیز شاہ جلیل صاحب تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں جن کی خانقاہ ہے، وہ بزرگ خدا بھی اسی قافلہ میں عرب سے تشریف لائے تھے، یہ بھی روایت عام ہے اور خلق خدا کی نوکِ زبان پر ہے، تاریخ چونکہ صحیح روایات کا مجموعہ ہوتی ہے، لاہور میں ان بیبیوں کے اونٹوں کے مہاری یعنی ساربان کی مزار بھی حویلی کے دروازہ کے جنوب جانب موجود ہیں۔

اونٹوں کے بھسم ہو جانے پر وہاں درخت ون پیدا ہیں جن کے پتوں کے کھانے سے بیماریوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے شفا ہوتی ہے اور لوگ کھاتے ہیں۔

۷۔ ہمارے آباؤ اجداد بزرگ قدیم سے اس دربار پر حاضر ہو کر زیارت سے فیض حاصل کرتے آئے ہیں۔ اور ہم بھی ہمیشہ حاضر ہو کر زیارت سے شرف حاصل کرتے ہیں، لہٰذا یہ دربار اقدس حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ والی بات نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی استطاعت کے مطابق بڑی تحقیق کر کے یہ بیان تحریر کرائے ہیں۔

فقط

نوازش علی خان سیال بقلم خود

ایم پی اے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

بقلم خود یکم اگست 1973ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان جناب نوازش علی خاں صاحب سیال

ایم پی اے گڑھ مہاراجہ جھنگ

حضرت حسین علیہ السلام نے حضرت بی بی شہربانو اور اپنی دختر فاطمہ کبریٰ کو

کربلا سے اُسی روز نویں محرم طوس کی جانب روانہ فرمایا تھا

اکثر کتب تاریخ میں تحریر ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ ظالم لوگ ہمیں دنیا میں زندہ دیکھنا نہیں چاہتے تو جن کو مرتبہ شہادت نصیب ہونا تھا منتخب کیئے اور باقیوں کو مختلف اطراف روانہ کیا، اسی روز حضرت بی بی شہر بانو اور بی بی فاطمہ کبریٰ کو کربلا سے طوس روانہ فرمایا۔ جن کی مزاریں راستہ میں اس وقت پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہیں میں نے خود زیارت کی ہے اور لوگوں کی زیارت گاہ ہیں اور گھوڑا کے سنبوں کے نشانات بھی پتھر پر لگے ہوئے ہیں، زائرین بچشم خود دیکھ کر گواہی دیتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ شب عاشور امام پاک نے اپنے بہت سے ہمراہیوں کو مختلف اطراف روانہ ہونے کا حکم فرمایا تھا۔

بقلم خود

نوازش علی خاں سیال

نوٹ:۔ (یہ روایت بھی خان نوازش علی خاں صاحب سیال ایم پی اے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کی زبانی لکھی گئی ہے اور باقی زائرین حضرات نے کثرت سے اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ بی بی شہربانو اور بی بی فاطمہ کبریٰ کے روضوں کی زیارت کی گئی ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر مزارات ان عصمت مآب بیبیوں کے موجود ہیں)۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعیم الملت سرکار نعیم الواعظین

الحاج مولانا غلام حسین صاحب

قبلہ خطیب جامع مسجد حیدریہ نزد پل بسکٹ فیکٹری ساہیوال

مولانا محمد بخش صاحب قبلہ کی تصنیف کردہ کتاب بی بی پاکدامنہ اپنے دامن میں حقائق و دلائل کے بے شمار جوہر سمیٹے ہوئے ہے۔ مولانا موصوف یہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے ایسی بے نظیر تاریخ بی بی پاکدامنہ تصنیف کی ہے۔ دلائل عقلی اور نقلی اپنے قوی کتاب مذکور میں ملتے ہیں کہ جن کے سامنے مجبوراً سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے۔ میں تو مولانا صاحب کو دادِ تحسین آفرین اور مبارکباد ہی پیش کر سکتا ہوں مگر اس کا اجر تو مولانا موصوف کو دربار محمدؐ و آلِ محمد ﷺ سے وافر ملے گا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری زندگی میں تاریخ بی بی پاکدامنہ کا ظہور ہوگیا۔ جو واقعات تقریباً چودہ سو سال سے پردہ اخفا میں تھے وہ روز روشن کی طرح دُنیا کے سامنے ظاہر ہوگئے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس محنت کو قبول مقبول فرمائے والسلام۔

خادم الثقلین

غلام حسین عفی اللہ عنہ

23 اکتوبر 1976ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گرامی قدر اعلیٰ مرتبت

جناب صوفی محمد بخش صاحب قادری، چشتی، صابری، سلطانی، گولڑوی

دربار حیدری ریلوے پھاٹک نمبر 8 ستیانہ روڈ لائل پور کی قدردانی حق شناسی تحسین ومحبت وخلوص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم،

مکرمی و معظمی قابلِ قدر وعزت واحترام جناب مولوی محمد بخش شاہ صاحب قریشی اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' جناب پیر طریقت قبلہ واجب الاحترام غیاث الحق ذوالقرنین صاحب لائل پوری کی زبانی سن کر بیحد خوشی ہوئی کہ آپ نے اولیاء اللہ پر کیچڑ اچھالنے والوں اور خصوصاً بیبیاں پاکدامناں حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کی صاحبزادی صاحبہ جناب المحترمہ المعظمہ رقیہ کبریٰ اور جناب عقیل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں کے متعلق جو (۶۱-۶۲ ہجری) میں کربلا سے لاہور پہنچ کر زندہ زمین میں سما گئیں تھیں آپ نے ان کی عظمت و آمد کو مشکوک بنانے والوں کا مدلل اور مستند جواب اور تاریخ بیبیاں پاکدامناں لکھ کر دین اور دنیا میں ابدی مقام حاصل کر لیا ہے۔ آپ کی یہ تاریخ ہر مکتبہ فکر و خیال کے لئے مشعلِ راہ رہے گی، اور آپ نے جس قدر محنت ومصائب برداشت کر کے یہ تاریخ لکھی ہے اس پر پیر شیخ صاحب نے اور مزید جناب علوی صاحب نے جو روشنی ڈالی ہے سن کر ایمان تازہ ہو گیا ہے۔ آپ جیسے عالی قدر بزرگوار سے ہمیں ایسی توقعات ہمیشہ رکھنی چاہئے۔ آپ نے باطل کی رگ پر ضرب کاری لگائی ہے۔

آپ کی یہ تاریخ بیبیاں پاکدامناں فرعون کے لئے عصائے موسوی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اولیاء اللہ سے پیار کرنے والے بزرگ اللہ آپ کا مرتبہ بلند کرے۔ آپ جیسے عالی نظر بزرگ کی اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے۔ آمین!

آپ نے حق کا ساتھ دے کر آخرت میں اپنا نام لکھوا لیا ہے۔ اللہ اور پنجتن پاک اور بیبیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاکدامناں اور داتا صاحب آپ پر نظرِ کرم رکھیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اللہ آپ کو خوش خرم و آباد رکھے! نیک مردوں سے نیکی کے کام ہی سرانجام پایا کرتے ہیں۔

فقط والسلام

صوفی محمد بخش قادری، چشتی، نظامی، گولڑوی

حیدری دربار ریلوے پھاٹک نمبر 8 ستیانہ روڈ لائل پور

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظا اعلیٰ حضرت واعلیٰ مرتبت والاشان نیک خصال مردمومن ومخلص

قبلہ حاجی وزوار سیّد محمد عارف حسین شاہ صاحب

رئیس اعظم جوگے نو بہار شاہ ضلع شیخوپورہ، حال وحدت کالونی کوٹھی نمبر ۳۷ سی، لاہور

میں نے اس کتاب تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام اور پانچ دختران حضرت عقیل برادر حضرت علی علیہ السلام کا بغور مطالعہ کیا۔ محنت قابل داد ہے۔ مصنف و مؤلف مولوی محمد بخش قریشی نے بڑی عرق ریزی سے عمیق تحقیق کی ہے اور اس مسئلہ کو حل کیا ہے جو صدیوں سے گمنامی اور مخالفین کی خود ساختہ کہانیوں کی الجھن میں تھا اور مخالفین نے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی بے حد کوشش کر کے اپنی کتب میں لکھ دیا کہ یہ بیبیاں سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران ہیں مگر مولوی محمد بخش صاحب قریشی نے اس کے متعلق ایسی رہبری اور رہنمائی کر دی ہے جس سے معترض لوگوں کے شکوک رفع ہو جائیں گے۔

سبب اس کا یہ ہے کہ بعد وفات رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمانوں نے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بڑے مصائب اور بیکسی میں مبتلا کئے رکھا ہے بلکہ ان کے قتل کو بھی جائز قرار دے دیا گیا اور اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمانوں نے زہروں اور تلواروں سے شہید کیا تھا گیارہ اماموں میں سے ایک بھی اپنی طبعی موت نہ مرا سب کو شہید کیا گیا، اور صرف مسلمانوں نے ہی کیا جو کلمہ گو تھے، اور ان کے پیروکاروں مومنوں کو بھی قتل کر دیا گیا، واقعہ کربلا سے ظاہر ہے، اس لئے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی موقعوں پر چھپ چھپ کر زندگیاں گذارنی پڑی ہیں اور اپنی ذات اور نام چھپانے پڑے ہیں۔ اس قسم کے کئی واقعات وحادثات ہیں، مخالفین نے اہلبیت النبوت کے فضائل پر پردہ ڈالنے کی بے حد کوشش کی اور اصل حالات کو بدلا ہے اور پھر اپنے کئے ہوئے ظلمات کو چھپانے کے لئے تاریخوں میں اصل حالات کو تحریر کرنے کی رکاوٹیں کی ہیں کئی بار ان کا قتل عام ہوا ہے۔ جلاوطن کیا گیا ہے۔ ان کی کتب جلائی گئی ہیں حالات کو بدل بدل کر لکھا گیا ہے۔ اسی طریقہ سے اب اہلبیت کے وجود کو بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدلنے پر آمادہ ہوگئے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی دختران کی بلند شان کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جس کے لئے ان بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کو بھی سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس وجہ سے ان کے اصل حالات کو تلاش کرنا بڑا محال ہو چکا تھا اور اس سے پیشتر کسی عالم نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی تھی۔

مگر اس میں مولوی محمد بخش صاحب قریشی نے بڑی ہمت اور محنت سے کام لیتے ہوئے بڑی عمیق تحقیق کی ہے اور متواتر تیرہ سال عمر کا ایک حصہ اس کوشش میں صرف کر کے تاریخ بی بی پاکدامنہ لکھی ہے۔ موصوف نے تحقیق اور تجسس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے مولوی صاحب سے میرے دیرینہ اچھے تعلقات ہیں۔ میری امداد اور ہمدردی ان کے ساتھ شامل ہے۔ انہوں نے تاریخ لکھتے وقت عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے، اور حق بیان کرنے میں کسی کی طرفداری نہیں کی ہے۔ ان کا ہر لفظ حقیقت وصداقت پرمبنی ہے۔ خداوند کریم اُن کو دینی کام کرنے کی اور توفیق عطا فرمائے۔ اور کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ کوئی ذی ہوش اور صاحبِ انصاف انسان ان کو خراجِ تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کتاب کا ہر لفظ اور فقرہ مصنف کی خداداد لیاقت کا ثبوت ہے۔ یہ کتاب بے حد دلچسپ اور مذہب حقہ کے لئے مفید ہے۔ اور معلومات کا ایک خزینہ ہے۔ میں پُر زور الفاظ میں سفارش کرتا ہوں کہ ہمارے ہر مشرب شیعہ عوام حضرات اور ذاکر وعلماء کرام اس کو خریدیں اور پڑھیں اور مولوی صاحب کی خدمت سے فائدہ اٹھائیں اور ان معلومات کو عوام تک پہنچائیں اور مومنوں کو اس دربار اقدس پر حاضر ہونے کی طرف متوجہ کریں۔ یہ کتاب ایک انمول موتی کی طرح ہے۔ کیونکہ ان بیبیوں کے اصل حالات پر مخالفین نے پردہ ڈالنے کی جو کوشش کی تھی اور حالات کو بدلا تھا ان کے ہر اعتراض کا جواب مولوی صاحب نے مستند اور مدلل طریقہ سے تلاش کر کے لکھا ہے جو پہلے کسی نے اس قدر محنت نہیں کی ہے۔ خاموشی طاری رہی ہے اور مخالفین اپنے دعویٰ میں سچا ہونے تک پہنچ چکے تھے اور ناجائز قبضہ جمائے ہوئے تھے۔

مگر انہوں نے سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادی بی بی حاج کی وفات ۵۷۳ھ میں کیچ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکران میں ہوئی خود اُن کی تاریخ سے ثابت کر کے ان کے دعویٰ کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اور دوسری دختر سیّد احمد شاہ توختہ کو صوبہ یوپی سوانہ بستی میں میاں بیوی کو برہموں کے ہاتھوں شہید ہونا ثابت کر دیا ہے۔ ان کی دونوں صاحبزادیوں کی وفات لاہور سے باہر ثابت کر دی ہے۔ اور قسم قسم کے دلائل سے انکی اس کہانی کو غلط ثابت کر دیا ہے، اس کتاب جیسی کتاب ان بیبیوں کے حالات کے متعلق پہلے کسی صاحب نے نہیں لکھی ہے مختلف کتب میں ان کے حالات درج ہیں مگر مذہبی اثرات کے تحت مخالفین نے اصل حالات پر پردہ ڈالنے کے لئے تردید لکھ دی ہے۔ مگر اُنہوں نے سب کتب تاریخ کے حوالہ جات اکٹھے کر کے ان کے مخالف لفظوں کی مکمل مستند طریقے سے تردید کر دی ہے۔ موجودہ زمانہ اور ایسے حالات میں اس کتاب کی اشد ضرورت ہے۔

خداوند کریم مصنف مولوی محمد بخش صاحب قریشی کو اپنے ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے اور اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سیّد عارف شاہ بقلم خود

16 جولائی 1973ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت عزت مآب

جناب ڈاکٹر سیّد رمضان علی شاہ صاحب

علی ہسپتال 21 ٹمپل روڈ، لاہور

مکرمی مولانا محمد بخش صاحب السلام علیکم!

یہ ایک حقیقت ہے کہ بی بی پاکدامنہ کا تعلق رسول مقبول ﷺ کے پاک گھرانے سے ہے۔ یعنی بی بی پاکدامنہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی صاحبزادی اور حضرت عباس علیہ السلام علمدار کی ہمشیرہ صاحبہ ہیں۔اس حقیقت کے پیش نظر اس خطہ ارض میں ان سے بڑھ کر کوئی بزرگ ہستی نہیں۔ حضرت داتا گنج بخش اپنے وقت میں بی بی پاکدامنہ کے مزار پر حاضری دینے کے لئے جوتے قلعہ گوجر سنگھ کے قریب چھوڑ آتے تھے۔ بندہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کتنا احترام داتا صاحب ان پاک ہستی کا کرتے تھے۔ کہ ننگے پاؤں ان کے مزار مبارک کا طواف کرتے تھے، خدا معلوم کہ ان پاک ہستیوں کی برکت سے پاکستان بنا ہے اور ان ہی کی بدولت قائم رہے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس خطہ ارض میں سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے وارثہ بی بی پاکدامنہ ہیں۔ اور یہی امام مظلوم کی شہادت کے دن پرسہ کی حقدار ہیں۔ ذوالجناح دسویں محرم کو انہی کی بارگاہ پر حاضر ہونا چاہیے۔

خاکپائے اہلبیت

رمضان علی

7 دسمبر 1975ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محب اہل البیت اطہار، فخر ملت اعلیٰ مرتبت جناب مولانا **مولوی زوار حسین** صاحب
سلطان الفاضل، مقرر خوش بیان، حکیم حاذق خطیب انجمن وامام بارگاہ حیدریہ (رجسٹرڈ)
امین پور بازار لائل پور کی تصدیق وتقریظ وقدر افزائی وتحسین ومحبت وخلوص

بخدمت جناب اعلیٰ مرتبت محب خاندانِ رسالت واولیاء اللہ واجب الاحترام مولوی محمد بخش شاہ قریشی صاحب دام ظلہٗ سلام مسنون وتحفہ یا علی مدد۔ اُمید ہے مزاج عالی بخیریت بہ صحت ہوں گے۔ صورت احوال آنکہ محترم المقامہ جناب گلزار حسین علوی صاحب مبلغ ابراہیم حنیفا سے سن کر فرحت وشادمانی کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے ایک ضروری فلاح وہدایت کے لئے گم گشتگانِ راہِ ہدایت پر احسان کرتے ہوئے اہلِ اسلام خصوصاً اہل ایمان کے اذہان کی عکاسی کی ہے، جو کہ تاریخ بیبیاں پاکدامناں مرتب وتالیف کرنے سے سب مفہوم ومقصدِ بالاعیاں راچہ بیان کے مصداق ہے۔ اگر میں آپ کی اس تحقیق عمیق کے متعلق خانہ فرسائی کروں تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے کیونکہ آپ جیسے محقق کی تحقیق تبصرہ، تنقید سے بالاتر ہے، جہاں تک مولا سے عطا شدہ فراست ومعرفت کا تعلق ہے یہ چراغ یعنی تاریخ بیبیاں پاکدامناں ہر مکتبہ فکر وخیال کے لئے یقیناً دین ودنیا دونوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اور آپ نے شبہات واعتراضات کا مدلل جواب قیامت تک ہر اہل ہدایت وایمان کے لئے یقیناً صراط مستقیم تک پہنچنے کا زینہ بنا دیا ہے۔ اور اس سعی جمیل اور محنتِ شاقہ کا صلہ آپ کو دربار عالیہ محمدؐ وآل محمد ﷺ سے یقیناً یقیناً یقیناً اپنی شان کے مطابق عطا کریں گے جو نجات دینی ودنیاوی دونوں کے لئے کافی ووافی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے مسائل پر روشنی فرما کر طالبانِ حق پر احسان کرتے رہیں گے۔ فقط والسلام

خادمِ آلِ یسین

(مولوی زوار حسین)

مولوی فاضل منشی فاضل سلطان الافاضل حکیم، حاذق، خطیب جامع مسجد وامام بارگاہ حیدریہ امین پور بازار لائل پور۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ قدر شہباز خطابت فاضل نوجوان مداحِ آلِ محمدؐ

جناب مولانا مفتی ریاض حسین ریاض (گولڈ میڈلسٹ)

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

میں نے قبلہ مولوی محمد بخش صاحب کی کتاب کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔اس کا ایک ایک لفظ اُن کی بلند فکری اور جانفشانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اُنہوں نے اس کتاب کے آغاز سے اختتام تک حق گوئی اور بیبا کی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا،انہوں نے اس میں چند تلخ حقائق کو بھی کچھ اس انداز سے سمودیا ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔اب تاریخ کا ہر طالب علم یقیناً اس سے استفادہ کر سکے گا اور قریشی صاحب کی کاوشِ پیہم کا معترف ہوگا۔میرا ایمان ہے کہ دراصل یہ پاک بی بی کا کرم ہے، جنہوں نے اپنی صداقت کا معجزہ دکھایا ہے، مصنف کی اس محنت کو پاکستان کے مکتبِ فکر نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔اور عزت کی نگاہوں سے دیکھا ہے،لیکن میں نے اس امر کا شدت سے احساس کیا ہے، کہ ایک طبقہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہ گیا ہے اور اس فرض کی ادائیگی کئے دیتا ہوں،اور یہ میری خوش نصیبی ہوگی، وہ طبقہ نوجوان نسل ہے جو ہر قوم کی جوانی مستقبل کی امین اور دلوں کی دھڑکن ہوا کرتا ہے۔میں قوم کے پورے نوجوانوں کی طرف سے قریشی صاحب کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں جنہوں نے پوری شیعہ قوم اور خصوصاً نوجوان نسل کو مستقبل میں تاریخی تحفظ فراہم کیا ہے۔میری دُعا ہے کہ اُنہیں اس محنت جاوداں کا صلہ دربارِ محمدؐ وآلِ محمدؐ سے عطا ہو۔آمین ثم آمین۔

دعا گو

مفتی ریاض حسین ریاض بی اے

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ سابق جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین

گورنمنٹ کالج لائل پور مورخہ 28 نومبر 1975ء

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ واجب الاحترام والعظمت فدائے اہل البیت والطہار علیہم السلام ومحب چہاردہ المعصومین ہمدرد فخر قوم رئیس اعظم اعلیٰ مرتبت عالی جناب مرقع خلوص وایثار

جناب نواب کبیر خاں صاحب

جھنگ سیال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنائے پروردگار عالمین معروض ہوں کہ آج مورخہ 13 نومبر 1975ء مسودہ کتاب تاریخ بی بی پاکدامن علیہا السلام مؤلفہ ومصنفہ مولوی محمد بخش القریشی جعفری صاحب دیکھنے اور پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ مؤلف موصوف نے فی الحقیقت عرق ریزی و جانفشانی و تجسس و تحقیق ومحنت وکاوش سے اس گلدستہ ایمان افروز وروح پرور کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر عظیم قومی خدمت اور عظیم ترین کارنامہ ادا کیا ہے۔ موصوف نے رد باطل کر کے دندانِ حرف گیران بند کر دیئے ہیں اور باطل کی مقدر شکست اس کی جھولی میں ڈال دی ہے۔ یہ کتاب ہمارے آنے والی نسلوں کے لئے بھی مشعلِ راہ کا کام دے گی، اور شناورانِ بحرِ تحقیق کے لئے رہنمائی و رہبری ہے۔ مومنین کے لئے قطب نما ہے۔ بیبیاں پاکدامناں موصوف کا یہ نذرانہ......اور گلدستہ......کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

نیز ہم سب پر فرض ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے بھرپور تعاون کریں، اور اعانت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ تاکہ موصوف روضہ اقدس پر آنے والوں کے لئے بھی کچھ انتظام کر سکیں۔ مخیّر حضرات بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ایمانی فریضہ سمجھیں اور عملی جامہ پہنا کر خوشنودی بیبیاں پاکدامناں پنجتن پاک حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ موصوف نے اپنا فرض نبھا دیا ہے۔ اب ہماری باری ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔

نواب کبیر خاں سیال

ضلع جھنگ 13 نومبر 1975ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب ہذا کے مرتب کرنے کے صلہ میں سادات عظام نے عقب دربار بیبیاں پاکدامناں اپنی قبروں کے ساتھ مجھے اپنی قبر کی جگہ عطا فرمائی اور مندرجہ ذیل تصدیق تحریر فرمائی ہے۔

تصدیق وتقریظ جناب قبلہ سیّد ظریف حسین شاہ اور انکے صاحبزدگان حضرات

ساکن محلہ بی بی پاکدامنہ لاہور، مورخہ یکم اگست 1975ء

کتاب تاریخ حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا لاہور حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام مصنف ومؤلف مولوی محمد بخش صاحب قریشی جو ہمارے پڑوس میں رہتے ہیں آج مکمل طور پر مطالعہ کیا گیا ہے۔ چونکہ ہم قدیم سے لاہور کے باشندے ہیں۔ اور عقب دربار پاک میں رہتے ہیں، اس لئے 1960ء سے ہمارے پاس مولوی صاحب گاہے بگاہے آکر اس میں ہم سے معلومات بھی حاصل کرتے رہے ہیں اور ہم سے مشورہ بھی کرتے رہے ہیں۔ ہم نے معلومات سے ان کو آگاہ بھی کیا ہے۔ اس کتاب میں ہمارے مشورے شامل ہیں، دس بارہ سال سے جس قدر مولوی صاحب نے اس کتاب کو لکھنے میں محنت کی ہے۔ ہمیں سب معلوم ہے، اس سے پیشتر کسی صاحب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی تھی اور یہ مسئلہ متنازعہ بن چکا تھا، کہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی نے اپنی کتب میں اس دربار پاک کو سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران کا دربار ہونا لکھ دیا تھا، اور ایک خودساختہ کہانی تیار کر کے اپنی کتب میں لکھ دی، اور کئی لوگوں کو مشکوک اور متذبذب کیا تھا اور تنازعہ پیدا کر دیا، مگر مولوی محمد بخش صاحب قریشی نے یہ تاریخ بی بی پاکدامنہ لکھ کر بڑی عمیق تحقیق سے نامی صاحب کی اس خودساختہ کہانی کو خود اُن کی کتاب تاریخ جلیلہ سے غلط ثابت کر دیا ہے اور کمال کر دیا ہے کہ جن بی بی حاج وبی بی تاج دختران سیّد احمد شاہ توختہ کا نامی صاحب دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا بتاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کی وفات کا ہونا 573 ہجری اُن کی ہی کتاب تاریخ جلیلہ صفحہ 69-68 سے لکھا ہوا ثابت کر دیا ہے۔ تو پھر بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کا دُعا طلب کر کے لاہور 615 ہجری میں زندہ زمین میں سما جانے کا سوال ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیدا نہیں ہوتا۔اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ جو بی بی کیچ مکراں میں وفات پائے اُسے لاہور لا کر دفن کیا جا سکے جبکہ اُس زمانہ میں موٹر گاڑی ہوائی جہاز نہ تھے۔

چنانچہ یہ غلط کہانی ہے اور دوسری دختر سیّد احمد شاہ توختہ صاحب کی شادی شاہ زید سے لاہور میں ہوئی تھی اس کے متعلق بھی انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اُن کی روانگی بحکم سیّد احمد شاہ توختہ صاحب یو۔پی کو ہوئی۔اور وہ تبلیغ اسلام کرتے رہے۔آخر میں بستی سوانہ میں برہمنوں کے ہاتھوں وہ شہید ہوئے،اُن کی اولاد وہاں موجود تھی جو پاکستان کے بننے پر پاکستان آچکی ہے۔کتاب صوفیائے پنجاب میں بی بی تاج اور شاہ زید صاحب کے حالات ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔

یہ سب کتب تاریخ کے ثبوت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔کتابیں مولوی صاحب کے پاس موجود ہیں جو اس وقت ہمارے سامنے پڑی ہیں اور کئی قسم کے ثبوت اور دلائل ہم دیکھ رہے ہیں کہ نامی صاحب کی کہانی کی اس طرح بیخ کنی کی گئی ہے کہ اب کسی معترض کو اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں کہ ان صاحب نے اُن کی تمام تر کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔آپ کی اس محنت اور قابلیت اور خدمت اہلبیت النبوت کی ہم داد دیتے ہیں۔اور ہم سب بہت خوش ہیں،مولوی صاحب نے کسی مقام پر بھی انصاف وعدل کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے اور ہر بات کو سند و ثبوت سے تحریر کیا ہے۔ان کی تحریر حقیقت و صداقت پر مبنی ہے۔

مولوی صاحب پر پنجتن پاک اور بی بی پاک کی خاص مہربانی ہے،اُنہوں نے اس قدر محنت کر کے تمام مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے اور اس مسئلہ کو اس اُلجھن سے نکال کر روزِ روشن کی طرح خلقِ خدا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ہماری دُعا ہے،خداوند کریم مولوی صاحب کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کا اجرانہیں عظیم عطا فرمائے اور کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

اس خدمت کے صلے میں اور مولوی صاحب کے مطالبہ پر ہم نے جوز مین دربار پاک اور امام کوٹ اور مسجد وقف کے جنوب کی جانب قبرستان والی ہے اور وہاں شمال جانب مسجد اور امام کوٹ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے 144 فٹ 16 مرلے زمین وقف والدہ سیّد کاظم قطب سیّدہ فاطمہ صاحبہ ہے، جس کے مولوی محمد بخش صاحب مختار عام بھی ہیں، اس کے ملحقہ جنوب جانب ہماری قبریں موجود ہیں۔ مولوی صاحب کو اپنی قبر بنانے کی جگہ دے دی ہے اور یہ اپنی زندگی ہی میں وہاں ہماری قبروں کے ساتھ اپنی قبر پختہ تیار کر سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے ہم نے ان کو یہ عطیہ کیا ہے اور پیشتر بھی ہم نے ان کو ایک تحریر کردی ہے۔ خدا مولوی صاحب کو ایسے نیک کاموں اور نیک ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ اگر مولوی صاحب مختار عام اور متولی اس مسجد اور امام کوٹ کے رہیں تو ہمارا چونکہ مولوی صاحب پر مکمل اعتماد ہے اس صورت میں ہماری قبریں مسجد و امام کوٹ اندر کرلیں۔ بشکر طیکہ ہماری قبریں بدستور قائم اور پختہ رہیں منہدم نہ کردی جائیں۔ اور ہماری قبروں کے اردگرد بیٹھ کر فضائل و مصائب اہلبیت النبوت سنیں اور سنائیں اور نمازیں پڑھی جائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہماری جگہ ہماری ہی رہے۔

نوٹ: ہماری قبروں کی جگہ ناپ کر صحن کے اندر کرلیں، تا کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہماری جگہ تصور ہو اور 16 مرلے امام کوٹ اور مسجد کی جگہ ہے وہ امام کوٹ کی ہوگی تا کہ دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی جگہ حاصل کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے اور اس کی تحریر بھی علیحدہ کرلی جاویگی۔ اور متفقہ طور پر اقرار نامہ بھی تحریر کرلیں گے۔ ہماری قبریں قیامت تک قائم رہیں گی اور محفوظ رہیں گی، مسجد اور امام کوٹ میں ہماری قبروں کا آجانا بڑی فضیلت ہے یہ ہمارا اعتقاد ہے۔

اور مولوی صاحب کے یہاں قبر بنانے کی بھی یہی تمنا ہے کہ اس ذریعہ سے میری نجات ہو جائیگی۔ اس لئے ہم نے ان کو اپنی قبروں کے ساتھ بہ جنوب مغرب قبر بنانے کی اجازت دیدی ہے۔

سیّد ظریف حسین شاہ بخاری بقلم خود

شجاعت علی شاہ صاحب بخاری بقلم خود، خادم حسین شاہ بخاری بقلم خود

ولد سیّد ظریف حسین شاہ مورخہ 18 ستمبر 1973ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت وفخرِ ترمذیان وواجب الاحترام وعالی وقارِ محسن

اثناعشریاں وکامل نمونہ وفاوبانی مجلس تعمیرِ ملت جعفریہ پاکستان لاہور

جناب السیّد ڈاکٹر محمد علی ترمذی صاحب مدظلہٗ عالی پسر ارشد السیّد حشمت علی ترمذی مرحوم ومغفور

فخر السادات ترمذ بانی دربار حسینؑ جناح پارک شیخوپورہ ازاولادِ بی بی تاج دخترِ

حضرت سیّد احمد شاہ توختہ وسیّد زید برادرزادہ سیّد احمد شاہ توختہ

الشہید، سوانہ بستی، یو-پی۔ ہندوستان (بھارت)

جناب المعظم والمکرم واجب الادب وتسلیمات صاحب کمال فخرِ ہاشمیان واثنا عشریاں الحب اہلبیت علیہم السلام وشناور بحرِ حقیقت ومعرفت ومحقق النظیر ونگہبان شجر المحترمہ والسیدہ والعلویہ رقیہ سلام اللہ علیہا بنت بابائے بسم اللہ علی المرتضیٰ ازبطنِ المعظمہ مادرِ وفا وایفا فاطمہ کلابیہ سلام اللہ علیہا المشہور بی بی پاکدامنہ المعروفہ بی بی حاج سلام اللہ علیہا ومؤلف ومصنف تاریخ بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا نیاز مندانہ سلام کے بعد عرض رساں ہے کہ آپ کی مذکورہ تصنیف تالیف کا احقر نے بغور مطالعہ کیا۔ آپ کی عمیق تحقیق ومحنت وایثار واحسان برگردنانِ ماہمہ قابلِ داد ہے لاریب، آپ کا یہ کارِ عظیم ثابت کرتا ہے کہ آپ کی مثال اس دور میں ملنی ناممکن ہے۔ آپ کی تجسس قابلِ تحسین ہے بلاشک وشبہ۔ (محمد علی ترمذی)۔

واقعی آپ کی تصنیف وتالیف یعنی تاریخ بی بی پاکدامناں علمی، ادبی اور تاریخی تحقیق وتجسس و تفکر کا کامل مجسمہ اور لازوال وانمول خزانہ ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ جوئے شیر لانے سے بھی افضل تر ہے، احقر محمد علی ترمذی کے پاس الفاظ نہیں جو آپ خداداد قابلیت وتجسس کی تعریف کر سکے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اپنی دائمی مثال آپ ہی رہے گا۔ شاید ہی کوئی دوسرا رازدان آئے۔ (محمد علی ترمذی)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جن راہوں پر چل کر آپ نے یہ خدمت وعبادت کی ہے شاید ہی کسی اور کے قدموں کی نشان کوئی دیکھ سکے۔ الختصر آپ کی تحقیق حق وصداقت پر مبنی ہے۔ آپ نے کسی شپرہ چشم کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور معترضین کی زبانوں پر ہمیشہ کے لئے تالے لگا دیئے ہیں۔ (محمد علی ترمذی)

بی بی پاکدامنہ لاہور کے متعلق کچھ لوگوں نے یہ من گھڑت کہانی بنا کر عوام کو مشکوک و متذبذب کرنے کے لئے اور اس دربار مقدس کے متولی بننے کے خاطر انہیں سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران ارجمندات ثابت کرنے کی طمع وحرص پر مبنی کوششیں کیں۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جو سیّد احمد شاہ توختہ کے مزار کی مرمت کر کے سجادہ نشین مقرر ہو گئے۔ انہوں نے محلّہ والوں کی وساطت سے سیّد احمد شاہ توختہ کے مزار پر قبضہ دائی کر لیا۔ انہیں لوگوں نے تاریخ میں سیّد احمد شاہ توختہ کے دوصاحبزادیوں کے نام بی بی حاج وہ بی بی تاج بھی پڑھ رکھے تھے۔ لہٰذا انہوں نے کوشش کی کہ دربار بی بی پاکدامنہ واقعہ گڑھی شاہو کو دختران سیّد احمد شاہ توختہ ثابت کر کے دربار پر قبضہ کر لیں اور سجادہ نشین مقرر ہو جائیں لیکن وہ یہ فراموش کر بیٹھے کہ زمانہ جانتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، زمانہ بہت بڑا نقاد ہے اور اس دور قمری میں تحقیق کے دروازے صرف صداقت وحقیقت کے لئے کھلے ہوئے ہیں اور جھوٹ کا گزر بند ہو چکا ہے، دوسرے مثل مشہور ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد! حریص لوگوں نے اپنے ہاتھ پہلے ہی کٹوار کھے تھے چونکہ جناب نامی نے اپنی تاریخ جلیلہ کے صفحہ 68/69 پر بی بی حاج کی وفات لکھا ہے، جبکہ بی بی حاج جن کا مزار گڑھی شاہو لاہور میں ہے کی وفات نہیں ہوئی بلکہ زندہ زمین میں سما گئیں اور یہ تعداد میں دو نہیں تھیں چھ تھیں۔

دوسرے اگر بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ لاہور میں دفن ہے تو کیچ مکران میں مدفون بی بی حاج دختر احمد شاہ توختہ کون ہے اور بی بی تاج زوجہ سیّد زید شہید جن کا مزار سیوانا بستی میں ہے کون ہے۔ کیچ مکران میں دفن ہونے والی بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ ہے اور ان کی وفات 573ھ میں ہوئی جبکہ بی بی پاکدامنہ 62 ہجری میں زندہ سمائی ہوئی ہیں۔ کیچ مکران میں 573 ہجری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں وفات پانے والی کیسے ممکن ہے کہ وہ 62 ہجری میں زندہ زمین میں سمائی۔اس سلسلہ میں جناب نامی کی اپنی کتاب تاریخ جلیلہ کا صفحہ نمبر 168 شاہد ہے اور ان کے ڈھول کا پول کھول رہا ہے۔ پھر دوسرا جھوٹ خود جناب نامی یہ لکھتے ہیں کہ بی بی حاج کی وفات کا سن ۵۷۳ ہجری ہے۔ یہی بی بی حاج اور ان کے ساتھ بی بی تاج ایک کیچ مکران کے قبرستان سے اور دوسری ہماری جدہ ماجدہ سوانہ بستی کے قبرستان سے نکل کر 614 ہجری میں لاہور آ کر کیسے زندہ زمین میں سما گئیں۔ طمع راسہ حرف است وہر سہ تہی، زندہ سمائی کے لئے اس وقت زندہ ہونا بھی ضروری ہے، من کہ سیّد محمد علی ترمذی ولد سیّد حشمت علی ترمذی مرحوم پورے علم ویقین وثوق اور ترمذی ہونے کی حیثیت سے حقائق کو جانتے ہوئے عدل وحقیقت پر مبنی فیصلہ کرتا ہوں کہ ہمارے اباء سیّد زید شاہ شہید کی زوجہ المطہرہ بی بی تاج محمد نگر میں دفن نہیں ہیں نہ زندہ سمائی بلکہ ان کا مزار سوانا بستی میں اب بھی موجود ہے اور ہم بھی اور سب تعلیم یافتہ باخبر ترمذی بھی جانتے ہیں اور تاریخ جلیلہ کا مصنف بھی اس حقیقت کو نہ چھپا سکا کہ بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ نے 573 ہجری میں کیچ مکران وفات پائی اور ان کی قبر وہاں موجود ہے۔ ان کا جنازہ پڑھا گیا، قبر بنائی گئی اور ہزار ہا لوگوں کی موجودگی میں دفن کیا گیا۔ پھر یہ کوئی گمنام اور معمولی حیثیت کی حاملہ نہ تھیں کیچ مکران کے حکمران والی سلطنت سلطان بہاوالدین ولد قطب الدین محمد کی زوجہ وملکہ تھی۔ القصہ مختصر مولوی محمد بخش قریشی صاحب کی تصدیق وتحقیق تاریخی وروایاتی وجوہ و واقعات کی روشنی میں حقیقت پر مبنی ہے اور ان کے مقابلہ میں جملہ معترضین نہ صرف اولاد علی علیہ السلام کے شجرہ نصب سے لاعلم ہیں بلکہ سیّد احمد شاہ توختہ کی بیٹیوں کو بھی نہیں جانتے۔ اور اگر جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں تو حدیث نہ بھولیں اور توبہ کریں۔ میں (محمد علی ترمذی) ان ثوابت کو تقویت پہنچانے کے لئے اپنا شجرہ نسب پیش کر رہا ہوں جو اس بات کی تصدیق ہے کہ جو بات اولاد یا نسل کو معلوم ہوتی ہے۔ اغیار اس سے قطعاً نابلد ہوتے ہیں۔ ہر ذی فہم اور مورخ ومحقق مستقبل میں قریشی صاحب مذکور کا ذکر خیر کے ساتھ مع خراج تحسین کرتے رہینگے۔ موصوف نے علویوں، فاطمی، علویوں اور ہاشمیوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی لازوال اور پُرخلوص مودت و وکالت و خدمت کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل پنجتن پاک علیہم السلام بی بی پاکدامنہ کے حقوق کی عادلانہ وتحقیقانہ وکالت کا عالمین میں اجر خیر دے۔ اوران کے حقوق کے تحفظ کے طفیل مع اہل وعیال صدا شاد وآباد رکھے اور موصوف کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر صحت وعلم کے ساتھ قائم دائم رکھے۔ اور آپ کی جملہ حاجات دینی ودنیوی پوری فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

خادم ملت جعفریہ

ڈاکٹر محمد علی ترمذی

مورخہ 5 مئی 1975ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ جناب سیّد علی بخش شاہ سجادہ نشین جمن شاہ

ڈاکخانہ جمن شاہ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

بعد ثنائے کردگار آئمہ اطہارین عارض ہوں کہ بندہ نے آج کتاب تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا مصنفہ مولانا محمد بخش قریشی بہ نظر تحقیق مطالعہ کیا ہے دیکھ کر دل میں بڑی خوشی ہوئی۔ مصنف نے بڑی عمیق تحقیق سے یہ کتاب لکھی ہے اور محبانِ اہلبیت پر عظیم احسان کیا ہے۔

بندہ بحیثیت دُعا گوان کے لئے توجہ قلبی سے بارگاہ الٰہی میں دُعا طلب کرتا ہے کہ خدا انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سیّد علی حسین بخش شاہ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصدیق وتقریظ اعلیٰ مرتبت السیّد انوار الحسن صاحب بخاری ایم اے

پسر ارشد مرحوم ومغفور پروفیسر السیّد فقیر حسین بخاری

فیصل آباد

I, the undersigned, feel great pleasure in penning down that Maulana Molvi Muhammad Bakhash sb. is known to me in person. I am lucky that he knows me. Between us, he is not only god-fearing, far-sighted, noble, man of letters, honest, just simple true, soft hearted, sociable, generous and meek of heart but also a paragon of noble qualities whenever the condition of any one is like the sailor who loses his compass in the heart of a stormy ocean while it is rough, the sky over-cloudy and his destination beyond the horizon, he stands by without making any difference between the high or the low. He dislikes air or flattery. He never eats humble pie before the monsters of ills or iniquities. He is not greedy or fond of worldly greatness. He is a saint beyound any doubt. Accordingly, he is in the good books of those who ward off evil. His knowledge of Islam, its implication in social life and its dynamic role, in reshaping the history of humanity, which at present has gone astray, is unique and unequalled.

I feel that he knows the technique of peeping through the soul of history and bringing people round to his view point. In addition, I can say that he has in him a great potential for devasting a universal brother-hood base on glorious principles of humanity and religion of

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Abraham, the upright. Qureshi Sahib's knowledge of history and Islam is superb. His zeal and missionary spirit is rare. It is, indead, praiseworthy.

I conclude that if such noble people as Molvi Muhammad Bakhash Qureshi Sb. go on with a missionary zeal. The understanding of truthfulness will become easy, interesting and arresting. Qurreshi Sahib's foot-prints will, surely, be the pole star for the noble minds of all stages and ages.

Molvi Sahib has tried to widen the knowledge and broaden the outlook of all those, who are fond of gaining true knowledge of history. History of "BIBIAN PAK DAMNAN" by the learned writer is not only masterly, but also highly illuminating and superb. In short, his method of imparting knowledge to others is praiseworthy and matchless indeed. He is an examplary research scholar indeed.

Finally, it is my unreserved opinion that Qureshi Sahib is an embodiment of unique qualities and his work is based on truthfulness and reality undoubtedly. May he live long! Ameen!

Sayyed Anwar-ul-Hassan Bokhari,M.A.

S/o

The late professor

S. Faqir Hussain Bokhari

Faisalabad.

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختصر تعارف مولف وتصدیق کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم،

از قلم حکیم سیّد ضمیر حسین شاہ نقوی البخاری

متولی امام بارگاہ خیمہ سادات گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

کتاب تاریخ بی بی پاک دامناں سلام اللہ علیہا مصنفہ موٴلفہ جناب مولوی محمد بخش صاحب قریشی مدظلہٗ العالی کا بغور مطالعہ کیا۔ معلومات کا مجموعہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں، اور ان کی اس قدر محنت اور مجاہدانہ کاوش کو دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ خداوند کریم نے اس شخص پر کمال درجہ کی مہربانی فرمائی ہے اور کوئی ایسا کام خداوند پاک کو ان کا پسند آیا ہے کہ ذات ذوالجلال نے ان کے ہاتھوں کئی اعلیٰ درجہ کے کاروبار دینی سر انجام فرمائے ہیں۔ (دل میں آتا ہے کہ قبلہ مولوی صاحب مدظلہٗ العالی کے ایک ایک گذشتہ کارہائے نمایاں بھی بطور تعارف درج کردوں) میرے خیال میں ان کارناموں کی بدولت ہی آل محمد علیہم السلام نے ان پر کرم نوازی فرمائی ہے۔

وهو هذا

مولوی صاحب ایک عالم فاضل نیک طبع نماز روزہ کے پابند خوش خلق دینی کاموں میں بڑی دلچسپی اور دلیری رکھنے والے ہیں اور خاندان قریش سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلے یہ سنت والجماعت تھے اور ان کے خاندان میں پیری مریدی کا سلسلہ بڑے عروج پر جاری ہے۔ انکے بھائی مولانا پیر غلام محمد جن کا مزار ڈھڈی والا لائل پور میں ہے کے ہزارہا مریدین ہیں۔

پہلے یہ پیر محل ضلع لائل پور کے رہائشی تھے۔ پاکستان بننے سے کئی سال پہلے امرتسر کاروبار کے سلسلہ میں چلے گئے پاکستان بننے سے چند ماہ پہلے انہوں نے اہل وعیال کو گڑھ مہاراجہ جہاں ان کے شیعہ مشرب کے سسرال تھے خطرہ کے تحت بھیج دیئے پاکستان کے اعلان ہونے پر یہ وہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطرناک دور میں امرتسر پھنس گئے، کئی ماہ بعد اپنا سب کچھ وہاں لٹا کر مہاجرین کے قافلہ کے ساتھ جھنگ پہنچے اور وہاں سے اچانک جبکہ ان کے بال بچے اور رشتہ دار سخت پریشان اور مایوس تھے وہاں آ گئے، کئی روز بعد یہ اپنے پرانے وطن پیر محل جانے کے لئے تیار ہو گئے تو شہر کے لوگوں نے ان کی ذہانت اور دیانتداری کی وجہ سے نہ جانے دیا بلکہ گڑھ مہاراجہ میں رہنے کے لئے مجبور کیا کہ آپ یہاں رہیں تاکہ اصلاح واحوال کریں۔ کیونکہ آپ بڑے قابل اور لائق تھے۔ اہالیانِ گڑھ مہاراجہ کے کہنے پر اور خاص طور پر میاں نوردین لنگاہ کے سخت مجبور کرنے پر جو اُس وقت صدر مسلم لیگ گڑھ مہاراجہ تھے وہاں رہنے پر رضا مند ہو گئے۔ اور پیر محل جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ پیر محل میں کوئی سکنی جائیداد بھی ان کی نہ تھی۔ بعد میں ان کی درخواست پر ڈی سی صاحب جھنگ اور ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر صاحب اور شاہ ولی خان تحصیلدار صاحب شورکوٹ نے بڑی بحث اور تمحیص اور تحقیق کے بعد اور بحکم وزیر بحالیات انہیں مہاجر تصور کرتے ہوئے ایک مکان اور دُکان بطور مہاجر حسب ضابطہ الاٹ کر دیا اور انہوں نے وہاں رہائش اختیار کر لی۔

تو سب سے پہلے اپنی قوم قریش نے ان کو اپنا صدر مقرر کیا۔ اس کے بعد چونکہ یہ اہلسنت مذہب رکھتے تھے انہوں نے اہلسنت کے مقامی اور مہاجرین کو منتظم کیا اور انجمن اہلسنت والجماعت کی تشکیل کی اور اہلسنت حضرات نے ان کو انجمن کا صدر مقرر کیا۔ تو انہوں نے جامعہ مسجد اور درس گاہ اہلسنت بنانے کی اپیل کی تو اہلسنت عوام نے آپ کی آواز پر لبیک کہا تو شہر کے عین وسط میں جو پہلے ایک چھوٹی سی مسجد تھی اسے شہید کر کے اردگرد ہندوؤں کے مکان تھے، سب گرا کر مسجد میں شامل کر دیئے۔ اور چونکہ ابھی ہندوؤں کے کئی مکان خالی تھے گرا کر سب عمارتی سامان اکٹھا کر کے اور چندہ فراہم کر لیا گیا۔ سابقہ قابضین مسجد شیخ اقوام کا قبضہ بھی توڑ کر صرف مقبوضہ اہلِ اسلام مسجد تیار کی اور مسجد کے اردگرد پندرہ سولہ دکانیں بنوا دیں جن کا کرایہ انہوں نے خود وصول کرنا شروع کیا اور وہ مسجد پر خرچ ہوتا رہا اور خان نوازش علی خان صاحب رئیس اعظم گڑھ مہاراجہ جو کہ نواب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور نہایت ہی دین پرست ہیں اور غربا کی اور اپنی رعایا کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک سے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ اُنہوں نے اس شہر کی مرکزی مسجد کو دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اس جامعہ مسجد اہلسنت والجماعت کو ڈیڑھ مربعہ رقبہ وقف جاری کر دیا جو آج تک مسجد کے نام انتقال ہے سابقہ قابضین مسجد شیخ اقوام گڑھ مہاراجہ نے اپنا قبضہ بحال رکھنے کی سر توڑ کوشش کی لیکن بے سود ہوئی، مسجد اسلام اور انجمن اہلسنت، کا قبضہ انہوں نے جما ہی لیا۔ اور اہلسنت جماعت کی طاقت زبردست بن گئی۔ اور یہ سب کامیابی اہلسنت والجماعت کی اس شخص کی بدولت اور تردّد سے ہوئی۔

مولوی محمد بخش صاحب کے شیعہ مذہب اختیار کرنے کا اعلان

اس کے بعد 1952ء میں انہوں نے جناب مبلغ اعظم حضرت مولانا اسماعیل دیوبندی کے گڑھ راجہ آنے پر جلسہ عام میں اپنے شیعہ مذہب اختیار کرنے کا اعلان کر دیا تو ان کی تقریر سے ان کے ساتھ وہاں کے کئی آدمی شیعہ ہو گئے۔ اس وقت گڑھ مہاراجہ میں شیعوں کی کوئی جامعہ مسجد نہ تھی اور نہ ہی کوئی تنظیم تھی۔

مولوی صاحب قبلہ نے فوراً شیعانِ حیدرِ کرار کی تنظیم پر توجہ دی اور انجمن حسینیہ کی تشکیل کی تو شیعہ حضرت نے بھی ان کو اپنا صدر چن لیا تو انہوں نے سب سے پہلے نماز روزہ کے پابند ہونے کی تلقین فرمائی اور جامع مسجد اثنا عشرہ بنانے کی تجویز پیش کی تو ایک مہاجر نواب دین اعوان صاحب نے کہا کہ اگر تھانہ گڑھ مہاراجہ کی مغربی زمین میرے نام الاٹ ہو گئی تو میں اُسے مسجد کے لئے جگہ وقف کر دوں گا۔

تو انہوں نے امام کوٹ گڑھ مہاراجہ میں اُسی وقت توجہ قلبی سے دُعا طلب کی تو خداوند کریم نے اُنہیں وہ طلب کردہ زمین دے دی کہ اُن کے نام الاٹ ہو گئی۔

تو نواب دین صاحب اعوان نے دو کنال رقبہ برلب شاہراہ مین بازار برائے مسجد وقف کر دی، بڑی موقع کی جگہ تھی، مولوی صاحب انجمن حیدریہ کے صدر تھے اور میں خزانچی تھا۔ جب ابتدا میں پکی اینٹوں کی ہی مسجد تیار کرنے کا ارادہ ہوا، اور دیواریں تیار کرنے لگے تو چونکہ وہ جگہ جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسجد کو وقف ہوئی تھی تمام شہر کی بیت الخلا بنی ہوئی تھی۔اس واسطے کوئی مزدور بھی اس کی صفائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوا گو کتنی اُجرت دینی کی گئی مگر مزدور بھاگ گئے تو اُس وقت مولوی صاحب قبلہ نے مجھے کہا شاہ جی آپ سیّد آلِ رسولؐ ہیں اور میں قریشی ہوں اگر یہ کام اللہ کی خوشنودی کے لئے ہم دونوں اپنے ہاتھ سے کرلیں تو شاید خدا پاک یہ ہمارا عمل قبول فرمائے گا اور یہی ہماری نجات کا موجب بن جائے گا، کہ ہم خدا کا گھر تیار کرنے کے لئے ایسی گندگی کو ہٹا کر صاف کریں جس سے مزدور بھی نفرت کر گئے ہیں اور مسجد بن جائے اور یہاں ہی اللہ اکبر کی آواز کی گونج آنے لگے۔تو بندہ اِن کے کہنے پر تیار ہو گیا اور ہم دونوں نے وہ زمین کسیوں سے اور جھاڑووں سے صاف کی اور اس کے بعد مزدوروں کو کام پر لگایا گیا۔

چونکہ اُس وقت گڑھ مہاراجہ میں کسی ہندو کا مکان خالی نہ تھا کہ ہم پہلی اہلسنت مسجد کی طرح اس پر بھی ہندوؤں کے مکانوں کا سامان لگا سکتے۔اس لئے یہ مسجد ہم نے چندے فراہم کر کے تیار کی۔اُس وقت اہل شیعہ حضرات نماز روزہ کے بہت کم عادی تھے مگر مولوی صاحب کے پیش امام مقرر کرنے اور عام علماء حضرات سے نماز روزہ کی تلقین کرانے سے اس قدر اثر ہوا اور ترقی ہوئی کہ آج کل جامعہ مسجد حسینیہ گڑھ مہاراجہ ایک مثالی مسجد ہے۔اس قدر نمازیوں کی کثرت ہے اور درس شروع ہے جمعہ پڑھا جاتا ہے۔باقاعدہ جماعت ہوتی ہے تو اس مسجد کو جناب نوازش علی خان صاحب سیال ایم۔پی۔اے نے ایک مربعہ زمین وقف فرمائی تھی۔اور جناب مولوی محمد بخش شاہ قریشی صاحب نے اپنی ذاتی ایک عدد دُکان نئی تیار کرا کر مسجد جعفریہ کو وقف کر دی ہے۔سنگِ مرمر کا وقف کا بورڈ اور علم بھی لگوایا ہے۔

(نتیجہ)

وقف کردہ دُکان درِ مسجد جعفریہ کے سامنے ہے۔میرے خیال میں مولوی صاحب کے ایسے ہی کسی کام کو خدا پاک نے قبول فرمالیا ہے اب انہوں نے یہاں لاہور میں بھی رہائش رکھ لی ہے،اب یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونوں جگہ رہتے ہیں، گڑھ مہاراجہ اور کبھی لاہور۔

اب اس جگہ لاہور میں جو کارنامہ خدا نے ان کے ہاتھوں سرانجام دیا ہے کمال ہوا ہے کہ جو تاریخ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کی انہوں نے لکھی ہے، چودہ سو سال میں کسی نے نہیں لکھی تھی وہ لکھ دی ہے کہ دس بارہ سال کی کوشش سے اب خلقتِ خدا کا اس طرف رجوع ہو گیا ہے، اور وہ ان کے اخباروں اور اشتہاروں میں مضمون دینے سے ہوا ہے۔ اور ذاکروں کو مضمون دینے سے ہوا ہے۔ جب یہ کتاب چھپ کر منظرِ عام پر آ جائیگی تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ دربار پاک تمام پاکستان کے درباروں سے زیادہ پُر رونق اور زیارت گاہ شمار ہوگی اور حق غالب اور باطل خود بخود مغلوب ہو جائے گا۔ خدا مولوی صاحب کو اس کارنامہ کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ یہ ہماری دُعا ہے خدا قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سیّد ضمیر حسین شاہ بقلم خود

گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

مورخہ یکم جولائی 1973ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعارف مؤلف و مصنف و کتاب تاریخ

بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا

بسم اللہ! ہر قسم کا علم رکھنے والے اور سمجھنے والے عظیم انسان جسے میں ایک ایسا قیمتی موتی سمجھتا ہوں جو سطح زمین پر بہت مشکل سے اتفاقاً ہاتھ تو لگ سکتا ہے اور جو ابن الوقت اور سُبک سر نہیں ہیں، نیز جو شجرہ جاننے کے علم میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور جسے اپنی اور خدا کی پوری پہچان ہے، اور جو ایسی باتیں جانتا ہے جسے عام لوگ اور علماء نہیں سمجھ سکتے ہیں اور جسے مصطفیٰ ﷺ اور اُس کی آل سے جس کا کائنات پر احسان ہے بدرجہ کمال نہ صرف محبت بلکہ عشق ہے، اور سچ اور جھوٹ کی پہچان کر سکتا ہے۔ جس نے تلاش کر کے حق اور راہ حق کو پالیا ہے اور جو بنی نوع انسان کے لئے اچھے جذبات رکھتا ہے اور مخلص انسان ہے بلکہ انسانی فلاح کے لئے قربانی بھی کر سکتا ہے اور جس کی زندگی حق و باطل کی تمیز کرنے اور حق کی تلاش میں اس ملاح کی طرح گذری جو سمندروں میں خود تیر کر دریافت کرتا ہے اور جس کی نظر سطحی نہیں اور جو ہر خاص و عام سے صلح چاہتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے پہچاننے کی قوت عطا کر رکھی ہے اور جو جس کام کو کرتا ہے اُس کے جزا کی تمنا نہیں رکھتا اور جو محنت سے نہیں گھبراتا اور جسے اللہ تعالیٰ نے اچھی صفات عطا کر رکھی ہیں۔ اور جو غور کر سکتا ہے اور مشکل میں ہمت نہیں چھوڑتا، اور شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت کی منزلیں طے کئے ہوئے ہے اور نیک لوگوں کی راہ کو جاننے والا ہے جو دل کی بینائی رکھنے والا ہے اور جس کے مرشد کی زبان نے بھی موصوف کی تعریف کی ہے اور بہت بلند خیالات رکھتا ہے اور جس کا ارادہ پہاڑ کی مانند اٹل اور جو ایسی دلیلیں جانتا ہے جو باطل کو کاٹ سکتی ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ بوجھ عطا کر رکھی ہے۔ اور جسے ایسا سورج کہا جا سکتا ہے جو جب آنکھ کھولے تو اندھیرا غائب ہو جائے اور جو اپنے جدامجد حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جیسی صفتیں اور خوبیاں رکھتا ہے اور جس محفل میں جا بیٹھے رونق بڑھا دے، اور جسے اللہ تعالیٰ نے ایسا علم عطا کر رکھا ہے جو ماں اور بیوی کے مابین کیا فرق ہے سکھاتا ہے اور جو اپنی اور پرائی شے کی پہچان بتاتا ہے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ کہ موصوف اولیاء اللہ اور محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل سے صحیح محبت رکھنے والوں کے لئے باعث فخر ہے اور یہ کہ موصوف کا تعلق معزز قریشی گھرانے سے ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں تو بجا ہوگا کہ اس کی شخصیت پر قریشی قوم جس قدر ناز کرے کر سکتی ہے کم ہوگا۔ نیز یہ کہ موصوف جسے عام و خاص سے ملنے کے آداب آتے ہیں اور جو ایک اچھا مہمان نواز بھی ہے، سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ موصوف بیحد تعظیم کے قابل ہے۔ چونکہ یہ بیبیاں پاکدامناں علیہ السلام کی بے لوث خدمت بجالانے والا صحیح محافظ اور کامیاب وکالت کرنے والا ہے۔ موصوف حضرت سلمان فارسی کی سی صفتوں کا مالک ہے، چونکہ جس طرح سلمان فارسی کو آیات اللہ یعنی حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام و محمد ﷺ و علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام کی پوری پہچان تھی عین اُسی طرح موصوف کو بھی بیبیاں پاکدامناں علیہ السلام جو کہ بلا شک وشبہ اللہ کی آیات ہیں اور جن کا اصلی وطن مدینہ اور لاہور کی زمین میں اصحاب کہف کی مانند سورہی ہیں (مری نہیں) اور اصحاب کہف کی مانند اللہ کی ایسی عجیب آیات ہیں جسے عوام بلکہ اکثر خواص بھی نہیں جانتے، اسی طرح جانتا ہے جس طرح حضرت سلمان فارسی پاک کو مؤلف جانتا ہے کہ بیبیاں پاکدامناں زندہ سمائی ہوئی ہیں۔ نہ مردہ ہیں نہ دفن نہ ان کا جنازہ اٹھا نہ غسل دیا گیا نہ کفن اور نہ قبر کھودی گئی۔ یہ اطہر ہستیاں زندہ ہیں فقط زندہ زمین میں سورہی ہیں اور جن کو تراب لاہور یعنی لاہور کی زمین نے پہچان لیا، اور جب کافروں سے تنگ آکر اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اللہ ہمیں کافروں سے بچا تو فوراً کسی انسان نے تو نہ پہچانا لاہور کی مٹی نے ابوتراب کی بیٹیوں کو پہچان لیا۔ حیادار مٹی نے ابوتراب کی بیٹیوں سے وفاداری کی اور اپنی آغوشِ محبت میں چھپا لیا تاکہ دشمن ان بیچاری درد کی ماری مسافرات مدینہ کو ایذا نہ پہنچا سکے (تراب کا تعلق بھی ابوتراب سے ہے) اور ان پاکدامناں میں ایک ابوتراب کی بیٹی اور پانچ بھتیجیاں ہیں کو بھی ابوتراب سے نسبت قریبی ہے۔ تراب نے بوترابیوں کو پہچان لیا اور ایفا کی یعنی وہ وعدہ جو ازل کے روز کیا تھا نبھا دیا۔ کم ظرف سے وفا نہیں عالی ظرف سے خطا نہیں، مؤلف موصوف کو خداتعالیٰ نے عالی ظرف اور عالی مقام بنایا ہے۔ کم ظرفوں کو یہ مقام ہرگز نہیں مل سکتا۔ اللہ نے مؤلف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں وفا کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اس وجہ سے اچھی صفات کا حامل ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ موصوف اس دور کا محقق ہے اور جو کام ایک محقق تنہا کم از کم وقت میں کر سکتا ہے۔ ہزار ہا علماء مل کر زیادہ سے زیادہ وقت میں بھی نہیں کر سکتے۔ میں اسے مکرم و معظم و اعلیٰ مراتب رکھنے والا اور عزت و احترام کے قابل سمجھنے پر اس لئے مجبور ہوں کہ موصوف عدل کو پہچانتا ہے اور ظلم کو بھی، اور ان میں تمیز بھی کر سکتا ہے، اور ظلم سے مؤلف کو نفرت ہے اور عدل کو موصوف نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے یہ اس لئے ہے کہ حق و باطل کی اسے اللہ نے پہچان عطا کر رکھی ہے جس کی وجہ سے باطل کے تمام قلم حق پرست قریشی کے سامنے عاجز اور کچھ حیثیت نہیں رکھتے، چونکہ جناب مولانا مولوی محمد بخش شاہ قریشی صاحب نے وہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل روحوں سے ولائے علی علیہ السلام کا لیا تھا کو یاد رکھا اور حق کا ساتھ دے کر ایفا کر دیا ہے۔ میں موصوف کو مولانا مولوی کے علاوہ موفی بھی لکھ رہا ہوں۔ (موفی۔ ایفا کرنے والا)

موصوف و مؤلف کی تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا (جن کا اصلی وطن یعنی اپنا دیس مدینہ اور جو لاہور شہر میں آ کر زندہ سمائیں) میری نظر میں یہ تاریخ جس کی مثال نہیں فرعون کے درباری جادوگروں جیسے لوگوں کے لئے حضرت موسیٰ کے عصا کی حیثیت رکھتی ہے اور باطل جس طرح نعرہ حیدری سے خائف ہے اس سے بھی خائف رہے گا۔ اور حق کی راہ میں چلنے والوں مسافروں کے لئے اور ایمانداروں کے لئے اور صراط مستقیم پر گامزن لوگوں کے لئے قطب نما کا کام دیگی۔ اور نیز وہ اونچا ستون ہے جس پر رات کو مسافروں کے لئے چراغ روشن کر کے رکھ دیا جاتا ہے تاکہ کوئی مسافر رستہ بھول نہ جائے، موصوف کے ساتھ احقر کے عرصہ دراز سے محبت اور خلوص سے پُر تعلقات ہیں۔ اس لئے میں خوب جانتا ہوں کہ موصوف نے کس طرح بڑھاپے میں نوجوانوں کی طرح چودہ برس متواتر ناپ تول کر اور سنبھل سنبھل کر بخوشی کمر کس کر سفر کی تکلیفیں اور زحمتیں اٹھا کر کس طرح ڈھونڈ ڈھونڈ کر یہ بے مثال کتاب تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا لکھ کر ان کے حقوق و عظمت و شان کی حفاظت کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ پاک بیبیاں جن کی کسی نے دلجوئی نہ کی اور جو اپنے عزیزوں اور گھر سے دور دورِ یزیدی کے ستموں کا مقابلہ کرتی ہوئیں کس طرح لمبے سفر کے بعد جن کے قمر بنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاشم اور حسین علیہ السلام اور اکبر و عون و محمد علیہم السلام جیسے سورج اور ستارے گم ہو گئے تھے۔ اور تاریخ میں یہ بھی تعارف کرایا گیا ہے کہ یہ مخدرات عصمت بولتے ہوئے قرآن جو کربلا میں منتشر ہو گیا، اور جس کی بوٹیاں بوٹیاں کر دی گئیں کی بکھری ہوئی پنکھڑیاں ہیں اور علویوں اور ہاشمیوں اور فاطمیوں کو جان سے پیاری تھیں بلکہ ان کے دل کا آرام تھیں۔ یہ بیبیاں آل ابی طالب علیہ السلام ہیں جس کا پورے اسلام کی گردن پر احسان ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی محسن ہے، جس کے احسان اور ایثار اور قربانیوں پر ہاشمیوں اور اہلِ ایمان کو ناز ہے۔ یہ بیبیاں اُس ابوطالب علیہ السلام کی پوتیاں ہیں (اور ابوطالب علیہ السلام کا تعارف کرایا ہے چونکہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے) کون ابوطالب علیہ السلام؟ وہ ابوطالب علیہ السلام جسے ناز ہے کہ وہ بائے بسم اللہ کا والد ماجد ہے (جس درخت کا پھل بائے بسم اللہ ہو وہ درخت کتنا عظیم ہوگا، درخت کی جڑ پھل سے عظیم ہوتی ہے مگر جڑ اور پھل ایک ہی ہوتے ہیں، اگر حضرت ابوطالب علیہ السلام کو وجود پاک نہ ہوتا تو نہ صرف قرآن بلکہ بسم اللہ کا نقطہ جو آغاز ہے بھی نہ ہوتا۔ یعنی نہ قرآن ہوتا نہ ایمان نہ اسلام اور یہ دنیا کفرستان ہوتی۔ بسم اللہ کا نقطہ علی ہے یہ نقطہ جس نقطہ سے نکلا وہ کس قدر عظیم ہوگا، اس لئے اس نقطہ کو فلک کے نقطہ قطب ستارہ میں رکھا۔ پھر زمین کے نقطہ کعبہ میں رکھا، چونکہ نقطہ نقطہ میں ہی سما سکتا ہے۔ علی ابیطالب علیہ السلام کا جز ہے اور ابی طالب علیہ السلام کُل ہے۔ ابوطالب علیہ السلام جلال مظہر اللہ یعنی علی علیہ السلام کا والد ماجد ہے اور معنی ذبح عظیم یعنی حسین علیہ السلام کا جدِ پاک ہے بلکہ ابوطالب علیہ السلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کرنے والا ہے اور ڈھال۔ ابوطالب علیہ السلام کی زوجہ المحترمہ فاطمہ بنت اسد جسے اللہ نے یہ شرف عطا کیا کہ کعبہ کا رتبہ اس کے کعبہ میں جانے سے بڑھ گیا۔ اور بت خانہ، خانۂ خدا بن گیا، اور جس جگہ اس کے پاؤں لگے، اس طرف دُنیا جھکتی ہے۔ فاطمہ بنتِ اسد حیدر و صفدر اللہ کے دائیں ہاتھ اور کعبہ کے مولود دروازۂ شہر علم اور دروازۂ دارالحکمت اور راسخ فی العلم اور علوم ظاہری اور باطنی اور علم لدنی جاننے والے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلطان النصیر انجات کا گھر اور باعثِ نجات اور قدیم الایام اور اللہ کی زبان اور اللہ کا چہرہ اور اللہ کی آنکھ اور یہ کہ علی علیہ السلام وہ ہے جسے چاہے جنت میں بھیجے جسے چاہے دوزخ میں، اور نیز یہ کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام نبی نوح انسان اور جنوں کا بھی امام ہے اور یہ کہ علی علیہ السلام ہی اُس کا وصی ہے۔ یہ کہ علی علیہ السلام کے چہرہ کی طرف دیکھنا محبت رکھنا اور علی علیہ السلام کا ذکر کرنا عبادتِ عظمیٰ ہے اور اللہ کو مقبول ہے، نیز یہ کہ علی علیہ السلام میرا جسم ہے جان ہے، روح ہے گوشت ہے نفس اللہ ہے۔ ایمان کی روح ہے اور میرے نور کا جز ہے۔ یعنی علی علیہ السلام کی مان ہے۔ اور علی علیہ السلام رسول ﷺ کی طرح ملت ابراہیم کا پیرو ہے (ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت تارح (آذر کہنا گناہِ عظیم ہے) اور کسی کو کسی کے نسب سے خارج کرنے یا داخل کرنے والے کو محمد مصطفےٰ ﷺ نے لعین قرار دیا ہے۔ آذر نمرود کے بتخانے کا سرپرست اور مہاں پروہت تھا۔ اب کہ معنی سرپرست یا پیر پادری یا بڈھا اور آذر کے معنی بت اور بت خانہ کے بھی ہیں) بیبیاں پاکدامناں کو امام حسین علیہ السلام نے ۶۱ ہجری میں شب عاشور (خون میں لت پت ہو کر بنیادِ اسلام ولا الا کو مستحکم کرنے سے پہلے) امام حسین علیہ السلام نے جسے نبوت کے کندھوں کی سواری کا شرف حاصل ہے اور جو نبیوں کی شان اور جس پر عارفوں اور ولیوں کو ناز ہے اور صاحبِ علم لدنی کا وارث اور پروردگار درد و صبر و شکر و رضا ہے نے جب دیکھ لیا کہ ساری کی ساری مملکتِ اسلام لعینوں اور ملعونوں اور فاسقوں اور فاجروں اور محسن کشوں اور احسان کو بھول جانے والے یزید پرست منافقوں کے قبضہ میں ہے اور مسند اسلام پر بدکار یزید اور باطل پرست شیطانی گروہ جو بے حیا اور کفر کی طرف لوٹ چکا ہے قابض ہے اور مکہ و مدینہ و عراق و شام و مصر کی فضا (سوائے ایران) ہاشمیوں، علویوں، فاطمیوں اور دل سے کلمہ پڑھنے والوں کے حق میں اور خاص کر کنواریوں اور ایسی بیواؤں کے حق میں جو ابھی بوڑھی نہ ہوئی ہوں مخدوش و خطرناک اور سخت مخالف ہے۔ (امام حسین علیہ السلام کو فاسقوں کی نیتوں اور بُرے ارادوں کا علم تھا) (واقعہ حرہ، مدینہ، کعبہ پر سنگ باری امام حسین علیہ السلام کے اعوان و انصار کا قتل اور زینب علیہ السلام و کلثوم علیہ السلام کا قید ہونا گواہ اور ثبوت ہیں) اس لئے تمام نوجوان عورتوں اور جوان سال بیواؤں کو شب عاشور حفاظ کے ساتھ مختلف سمتوں میں روانہ کر دیا تا کہ یزید لعین کی دست رس سے دور نکل جائیں۔ بیبیاں پاکدامناں علیہ السلام جب شب عاشور روانہ ہوئیں تو اُداس اور مضطر تھیں۔ آنکھوں میں آنسو اور دل سے آہیں اُٹھ رہی تھیں،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عزیزوں کی جدائی کا غم تھا سوئے فلک دیکھا اور محملوں کی طرف قدم اُٹھائے جب بچھڑ کر چلنے لگیں چل چل کے رُکیں رُک رُک کے چلیں دل بھر آئے، کچھ کہنا چاہا مگر کہہ نہ سکیں۔ الوداع بھی اشارے سے کہا۔ دوسری طرف مسافرانِ مدینہ کے خیام میں زینب علیہا السلام وکلثوم علیہا السلام وفضہ علیہا السلام وسکینہ اور بچے رونے لگے اور سب کی حالت بن پانی مچھلیوں کی طرح تھی۔ امام حسین علیہ السلام نے دلجوئی کی، منظر یہ تھا کہ جب تک سادات کے خیمے نظروں سے اوجھل نہ ہوئے پاکدامناں بیبیوں علیہا السلام کی گردنیں پیچھے کی طرف مڑی رہیں اور نگاہیں خیموں کی طرف سے نہ ہٹیں۔ جب خیام آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ پڑھ کر ہند کی طرف رُخ پھیرے تاکہ خاکِ ہند میں مملکتِ اسلام ولا الا اور پاکستان کی بنیاد رکھ سکیں (تصور وحقیقتِ پاکستان) اس طرح یزید پلید کی زیادتیوں سے بچنے کا موقع بھی مل گیا۔ دوسری طرف کربلا میں روز عاشورا امام حسین علیہ السلام نے اپنے خون میں لت پت ہو کر صحرا میں اِلا اللہ کا نقش کر کے بنیاد لا الا کو مضبوط بنا کر بنائے لا الا کی تیاری شروع کر دی)

لیکن وائے حسرتا بیبیاں پاکدامناں علیہا السلام اپنے سفر کی وجہ سے روزِ عاشور قاتلوں کا رقص اور نیم جان ہاشمیوں کا تڑپنا نہ دیکھ سکیں۔

چنانچہ معظمہ وسفیرہ ومبلغہ بی بی رُقیہ علیہا السلام یعنی بی بی حاج مجسمہ صبر وشکر ورضا وغم اور تاجدارِ وفا وایفا وحیا قمر بنو ہاشم عباس علمبردار کی پیاری بہن ومولائے کائنات امام الانس والجنہ کی دختر بی بی حاج جو پاک مائی ام البنین فاطمہ علیہا السلام کلابیہ کے بطنِ پاک سے تھی نہ تو سرتاج مسلم بن عقیل کا کٹا ہوا سر دیکھ سکی اور نہ اپنے پیارے بیٹوں ابراہیم ومحمد علیہم السلام کی انتظارِ مادر میں آدھی کھلی ہوئی آنکھوں کو بوسہ دے سکی، نہ نوجوانانِ ہاشمیوں کے کٹے ہوئے سروں کا نظارہ کر سکی اور نہ ہی تین کونوں والا تیر پیاسے اور معصوم اصغر علیہ السلام کے ننھے اور نازک گلے میں پیوستہ دیکھنے کا موقعہ ملا، نہ ننھی سکینہ علیہا السلام آرام جانِ حسین علیہ السلام کے زخمی اور پھٹے ہوئے بن بندوں کے کان دیکھ سکی، نہ اپنی بہنوں زینب علیہا السلام وکلثوم علیہا السلام اور ضعیفہ ووفادار فضہ علیہا السلام کو ننگے سر دشمنوں کی قید میں دیکھنے کا موقع ملا، نہ عون علیہ السلام ومحمد علیہ السلام وقاسم علیہ السلام واکبر علیہ السلام اور شہداء کے سر دیکھنے نصیب ہوئے اور نہ ان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روندی ہوئی لاشیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بیچاری درد کی ماری یہ بھی نہ دیکھ سکی کہ کس طرح ہاشمی چاند چھپا اور کس طرح کمینہ خصلتیں رکھنے والوں نے کمین گاہوں سے نکل کر محافظ حسین علیہ السلام کے پر کاٹے اور نہ ہی بھائیوں کے بازوؤں کو دیکھنے اور چومنے کا موقعہ ملا نہ بوریدہ مشکیزہ دیکھ سکی، نہ اصغر کی تشنہ دہانی کا نظارہ کر سکی، نہ بیمار عابد علیہ السلام کو لباسِ طوق و سلاسل پہنے ننگے پاؤں تپتی ریت پر چلتے دیکھ سکی، نہ زینب علیہا السلام و کلثوم علیہا السلام و فضہ علیہا السلام و سکینہ علیہا السلام کے ہاتھوں میں حیاتِ اُمت رسول کی پہنائی ہوئی ہتھکڑیاں دیکھ سکی اور نہ بچوں کے بندھے ہوئے ہاتھ دیکھنے کا موقعہ ملا، نہ پروردگارِ درد و رحم حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی لاشوں پر گھوڑے دوڑانے کا منظر دیکھ سکی، نہ اُم کلثوم علیہا السلام کے چہرے پر پڑتے ہوئے طمانچے دیکھ سکی، نہ سفر شام اور دربار لعین میں دُرّوں کی بارش دیکھ سکی، نہ راکب دوش محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نوکِ نیزہ پر قرآن کی تلاوت کرتے سن سکی، اور نہ لعین کے دربار کا منظر دیکھا، نہ بے حیاؤں کو خیام کو آگ لگاتے اور لوٹتے دیکھا، نہ قیدیوں پر پتھروں کی بارش برستی دیکھی، نہ بے چاری سکینہ علیہا السلام جو امام حسین علیہ السلام کے دل کا چین تھی جو شام کے قید خانہ میں تھکاوٹ کی زیادتی و صعوبات سفر اور نیزوں کی انیوں اور دُرّوں کے خوف سے ابدی نیند سو گئی کو نہ دیکھ سکی، نہ چوم سکی اور نہ یہ پوچھ سکی کہ ننھی بھتیجی کربلا سے شام کا سفر کیسا رہا؟

درد مندانِ وفا کی ہائے اے مجبوریاں
دردِ دل دیکھا نہ جاتا تھا مگر دیکھا کیے
(فانی)

لیکن صد حیف وائے حسرتا۔

ظالم تمہیں زیرِ زمیں چین سے رہنے نہیں دیتے
اور صدمے جو گذرے ہیں ہمیں کہنے نہیں دیتے
(علوی)

القصہ: مبلغہ دینِ فطرت یعنی اسلام یعنی ابراہیم کی ملت کا اتباع کرنے والی رقیہ کبریٰ علیہا السلام علویہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام کی بیٹی اور ہاشمیوں کے چاند (جس کے چھپتے ہی حسین علیہ السلام پکار اٹھے کہ آج میری دنیا اندھیر ہوگئی اور کمر ٹوٹ گئی) عباس علمبردار علیہ السلام کی بہن حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی پانچ بیٹیوں بی بی تاج و بی بی نور و بی بی حور و بی بی گوہر و بی بی شہناز سلام اللہ علیہا اور حفاظ کی معیت میں ۶۱-۶۲ ہجری میں لاہور میں تبلیغ حق سرانجام دے کر اپنی چادر کو علم بنا کر اپنے مرقد پر لہرا کر ثابت کردیا کہ رقیہ کبریٰ علیہ السلام یعنی بی بی حاج اسلام کی علم دارہ بلاشک وشبہ علمدار قمر بنو ہاشم علیہ السلام کی بہن ہے۔ نیز فرائض سفیر ادا کر کے یہ مہر ثبت کردی کہ اگر مسلم بن عقیل حسین علیہ السلام کا سفیر ہے تو اس کی زوجہ بھی حسین علیہ السلام کی سفیرہ ہے۔ بی بی پاکدامنہ علیہ السلام کے پائے استقامت اور وفا میں قطعاً لغزش پیدا نہ ہو سکی۔

تراب لاہور تحسین کی مستحق ہے جس نے ابوتراب کی بیٹی کو پہچان لیا (جس طرح سنگ اسود نے امام زین العابدین علیہ السلام کو پہچان لیا تھا) لیکن صد حیف! علمائے سوو پیرانِ سونہ پہچان سکے، لیکن کچھ فرق نہیں پڑتا ہے!

مثل مشہور ہے کہ نیک لوگوں کو نیکوں کی پہچان ہوتی ہے۔ عارف کی بات اور عارف کو عارف ہی جان سکتا ہے۔ اولیائے لاہور خصوصاً داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فقط مخدرات عصمت کو پہچانا بلکہ ہر جمعرات بیبیاں پاکدامناں علیہ السلام کے مرقد کی زیارت کے لئے حاضر ہو کر تصدیق کردی کہ دربار بی بی پاکدامنہ علیہ السلام قابلِ زیارت ہے، ان کا ادب تعظیم اور تکریم اور تقدیس ہر فردِ اسلام کے لئے لازم ہے اور میرے ماننے والوں پر واجب ہے! داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس وظیفہ کو چار سو پینسٹھ (465) ہجری تک آخری دم تک قائم رکھا۔ جو لوگ شور و غل مچا کر بی بی پاکدامنہ علیہ السلام کے خوابِ استراحت میں مخل ہوتے ہیں، اُن کا یہ فعل ناشائستہ اور ناروا ہے انہیں یہ حرکت زیب نہیں دیتی۔ فو فو لِیقوُ فو فو لِیقوُ کا شور برپا کرنے والوں کو بھولنا نہیں چاہئے کہ قیامت کا دن جو عدل و انصاف کا ہے دور نہیں ہے، مکاری اور شعبدہ بازی سے بقائے دوام ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی بڑے بڑے نامی گرامی متکبر زمین میں دفن ہو گئے اور اُن کا نشان تک مٹ گیا۔ اگرچہ مصنف کا رہوارِ قلم تعصب و حسد و کینہ و بغض اور دشمنی کے تازیانہ کی ضربوں سے بیتاب ہے لیکن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس کی لگام مؤلف نے مضبوطی سے تھام رکھی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اگر کج فہموں نے اپنی طبیعتوں کے تقاضوں کے تحت ایک بھی اور تازیانہ لگا دیا تو ڈر ہے کہ رہوارِ قلم لگام کو توڑ کر بے قابو نہ ہو جائے، مؤلف بی بی پاکدامنہ کے منہ میں زبان بھی ہے اور اس کا قلم لکھنا بھی جانتا ہے لیکن موصوف نے صبر کو اپنا کر تفصیل سے لکھا ہے کہ بیبیاں پاکدامناں علیہا السلام کیوں آئیں؟ کب آئیں؟ کون تھیں؟ کس نے بھیجا؟ مدینہ یا مکہ کیوں نہ گئیں؟ کفرستان میں کیوں آئیں؟ مؤلف موصوف نے تفصیل و تحقیق کے ساتھ کاٹنے والے دلائل پیش کر کے مستند طریقے سے عدل و انصاف سے باطل کی قلم کو مروڑا اور معترضین کی زبان اور دانت بند کئے ہیں۔ اگر باطل کو ذرا شعور ہوتا تو یہ پُر از جفا خطا نہ کرتا کسی کلمہ گو کو لعین ابن زیاد مسند کی سنت زیب نہیں دیتی۔ اگر معترضین توبہ کر لیں تو رب العزت غفور والرحیم ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ مصنف موصوف کا قلم تعمیر پسند ہے۔ نیز موصوف کو صلح کل اور مومن مرد پاتا ہوں۔ موصوف کا مُدعا تخریب وفساد نہیں ہے بلکہ تعمیری کام کے لئے قلم کو ہاتھ میں پکڑا ہے تعصب اور حسد اور جہل پر ہی لکیر پھیری ہے اور انتہائی غور و فکر و تجسس اور تحقیق کے بعد حق لکھا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ مؤلف نے نہ فقط بی بی پاکدامنہ کے حقوق اور عظمت و تقدیس و تکریم کا تحفظ کیا ہے بلکہ اسی کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ علیہا السلام میں داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حقوق مقام تقدیس اور تکریم کا بھی تحفظ کیا ہے۔ یہ مستحسن روش لاجواب ہے۔ اس وجہ سے اہلِ تسنن اور اہلِ تشیع میں سے دانا لوگ ضرور تعریف کریں گے۔ بلا شک و شبہ یہ تالیف مومنین کے دل کا چین اور اتحاد المسلمین کی کڑی ہے خاص کر ان لوگوں کے لئے جو ولیوں کو ماننے والے ہیں ہدایت ہے۔ مؤلف کے قلم نے علمائے حق کی قطعاً دل آزاری نہیں کی بلکہ علمائے حق کے لئے باعثِ تسکین ہے۔ لیکن مؤلف نے علمائے سو کی کوئی اعانت نہیں کی، بہت خوب کیا ہے اولیاء اللہ کی طرفداری ضروری ہے، اور یہ طرفداری حق پر مبنی ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اولیاء اللہ کی طرفداری اور پیروی بھی کرے۔ کسی بھی فرقہ کے مُلاں کی طرفداری نہیں کی شاید ہر فرقہ کا ملاں گھبرا جائے کہ ایں چہ شد!

علم وادب و تحقیق کے چشموں کے متلاشیوں کے لئے موصوف نے جو دودھ کی نہر کوہکن کی طرح سالہا سال کی محنت کے بعد کھودی ہے، باعثِ تسکین ثابت ہوگی۔ حق پرست اس دودھ کی نہر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے اپنی پیاس بجھا کر ایمانی اور روحانی لذتیں حاصل کرتے رہیں گے۔ بی بی پاکدامنہ علیہا السلام کے بے غرض شاہین اور وکیل نے تمام اولیاء اللہ کی بھی وکالت کر کے بلا شک وشبہ عظیم کارنامہ ادا کیا ہے۔ بلند پرواز شاہین نے عادلانہ محققانہ وعالمانہ اور فاضلانہ روشوں پر چل کر اس طرح بادِ مخالف کو اپنے پاؤں کے نیچے دبا دیا ہے کہ میرا قلم خود بخود یہ رقم کرتا ہے کہ اے ابن عکاشہ رحمۃ اللہ علیہ تیرے کمالات کیا بیان کروں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدنظر سے بچائے!

اگر بادِ مخالف شاہین بیبیاں پاکدامناں موصوف کی بلند پروازی کو جانتی تو ہرگز نہ چلتی۔ دراصل بادِ مخالف اس حقیقت سے بے خبر تھی کہ اُس کی مخالف اور تندی شاہین کے لئے سازگار ہوتی ہے اور مددگار، کیونکہ شاہین کے پر تندی بادِ مخالف سے تقویت حاصل کرنے کی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں اور فطرتاً اس وظیفہ کو ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ تنگ نظر کرگسوں کی یلغار کو شکست دے کر شاہین بی بی پاکدامنہ علیہا السلام نے کماحقہٗ حق مودّت ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ موصوف نے یہ کارِ عظیم اور نیک جوذاکرین و متکلمین دواعظین و مؤلفین وعلماء وفضلاء واُدَباء ومورخین ومحققین دورِ حاضرہ کی دسترس سے بلند وبالا تھا۔ زمانے کی داد وتحسین سے بے نیاز ہو کر سرانجام دیا ہے۔ لیکن ہر صاحبِ بصیرت دیکھ سکتا ہے کہ داد وتحسین اپنے ہاتھوں میں عقیدہ کے گلدستے لئے ہوئے گلی گلی اور جابجا شاہین کی تلاش میں ہیں اور مؤلف مذکور ستائش افلاک پر بھی سنی جا سکتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خلد میں حوریں اور فرشتے اور عرش معلّٰی کے رہنے والے اور جنت کے باسی مؤلف کی عبادت دیکھ کر مرحبا سبحان اللہ اور صل علیٰ پڑھ رہے ہیں۔ فضا اور ہوا میں پرندے بھی یہی وظیفہ کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو میں شاد وفرحاں دیکھتا ہوں۔ کوثر وتسنیم اور زمزم کے مے خانوں کو وفورِ مسرت میں سرشار ومواج پاتا ہوں۔ نعمتوں والے بہشت کے باغ کی ہوا دریچے کھول کر مؤلف کے طواف کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ مؤلف کے جذبات تمام پاک روحوں کو بے حد بھائے ہیں۔ بیبیاں پاکدامناں علیہا السلام کے مرقد اقدس سے بھی تحسین ومرحبا کی صدا آتی ہے۔ لیکن مخالفین کی روح کو مغموم اور مرجھائی ہوئی دیکھتا ہوں، جس نے تعصب وحسد وہوا وزن وبغض اور دشمنی کی بنا جو اُسے بیبیاں پاکدامناں علیہا السلام کے ساتھ تھا اور جس نے ان پاک ہستیوں کی توہین وتکفیر مکذیب جو یکسر مہمل اور مضحکہ خیز تھی کو پارہ پارہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھتا ہوں۔ نیز مخالفین کے حامیوں جنہیں میں بغض وحسد کے مددگار کہوں گا اور جو یہ برے ارادے رکھتے تھے کہ بی بی پاکدامنہ علیہا السلام کا مرقد مرجع خلائق نہ ہو، اور دن رات کوششیں کرتے رہے کہ ان مخدرات عصمت کی توقیر و تقدیس و تکریم اور احترام مشکوک و مشتبہ ہوتا کہ زائرین اور معتقدین متذبذب ہوں۔ لیکن اس حقیقت کو بھولے ہوئے تھے کہ جو خبر ایک گلیم پوش درویش کو ہوتی ہے صاحب کلاہ کو ہرگز نہیں ہوتی ہے کو مردہ اور افسردہ دیکھتا ہوں۔ لوگ اس حقیقت سے بھی نابلد تھے اور ہیں اور رہیں گے کہ صرف خدا ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلت ہے۔ اور یہ کہ اللہ مفسدین کو پسند یا محبت ہرگز نہیں کرتا ہے۔ اللہ کو تو صادقوں محسنوں اور عادلوں سے پیار ہے اور ان کا مددگار بھی ہے، نیز یہ کہ ظالم اور زیادتی کرنے والے کا مقدر خسارہ ہے۔ کج فہم لوگ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نصیحت بھی فراموش کر چکے تھے کہ "اس زمین کے نیچے بڑے بڑے نامی دفن ہیں جن کے نشان تک بھی مٹ گئے ہیں لیکن نوشیروان کا نیک نام عدل کے کارناموں کی وجہ سے آج بھی زندہ جاوید ہے" حالانکہ اُسے بھی دنیا سے سدھارے ہوئے مدتیں گزر چکی ہیں، حسد و بغض و تعصب و حرص و ہوا کے اسیروں اور پرستاروں کو چاہیئے کہ چمکتے سورج سے پوچھیں کہ بیبیاں پاکدامناں علیہن السلام جو 61/62ھ سے لاہور کی تراب میں اصحاب کہف کی مانند سو رہی ہیں (جو کہ مردہ یا دفن نہیں ہیں) کون ہیں؟ آیا یہ آیت اللہ ہیں یا نہیں۔ کیونکہ آیات اللہ کو آیات اللہ کی پہچان ہوتی ہے یا ایمان والے لوگوں کو، سورج بھی ایک ایت ہے، لیکن اللہ کی آیات دنیا کے طالبوں کی پہنچ اور ذہنوں سے بلند اور بعید ہوا کرتی ہیں۔ پیر جی کا من گھڑت قصہ اور اس کے طرفداروں اور چیلوں کی ریت کی دیوار کو مؤلف نے ان کی کتابوں سے جھوٹا ثابت کر کے اور ثبوت پہنچا کر بلاشک و شبہ لاجواب و لازوال اور عظیم کام کیا ہے۔ حافظہ نہ رکھنے والوں نے جو ظلمات اور طلسمات کی بے بنیاد دیوار بنائی تھی گلیم پوش قریشی کی ایک ضرب سے نیست و نابود ہو گئی ہے اور وہ سارا گرد و غبار اور کوڑا کرکٹ جو انہوں نے مرقد اقدس بی بی پاکدامنہ علیہا السلام پر ڈالنے کے لئے جمع کیا تھا بیبیاں پاکدامناں علیہن السلام کے شاہین نے اپنے پروں سے منتشر کر کے اُن کی جھولی میں ڈال دیا ہے اور روضۂ اقدس کو پہلے سے نمایاں تر کر دیا ہے۔ ہیچ دانوں نے دعویٰ ہمہ دانی لایعنی و بے معنی کیا تھا۔ مؤلف موصوف نے اُن کے غلط کاغذ پھاڑ دیئے ہیں اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جھوٹے قلم توڑ دیئے ہیں، زندہ و پائندہ بادشاہیں وفادار و کامیاب وکیل بیبیاں پاکدامناں علیہا السلام اولیاءِ حق ہے۔

روزِ بے ترا بیداد گراں ہم داد خواہند داد

(ایک نہ ایک دن ظالموں کے قلم بھی تیری حق بیانی پر عش عش کر اُٹھیں گے) چونکہ تو ایسا راز دان اور واقف اسرار ہے جن کی شان میں حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے۔

رازِ درونِ پردہ زِ زندانِ مست پرس
کیں حال نیست صوفی عالی مقام را

اور یہ بھی لکھا ہے کہ۔

اسرار یا راز کی باتیں ممبروں پر بیٹھنے والے نہیں جانتے یہ مست حال لوگوں سے پوچھی جائیں۔

عاقلاں دائرہ پرکار ولے اند
عشق داند کہ در ایں دارہ چیست

عقل صرف چکر بازی میں ماہر ہوتی، دائرہ میں کیا ہے عشق کی آنکھ ہی خبر رکھتی ہے۔(یعنی نقطہ، یعنی جائے بسم اللہ دائرہ کا مرکز ہے اسے عشق کی آنکھ جان سکتی ہے کیونکہ عشق کی آنکھ کا نقطہ صحیح ہوتا ہے) یہ عقل کا کام نہیں۔ علامہ جیسے صاحبانِ عشق یا قریشی موصوف جیسے صاحب عشق کا ہی کام ہے کہ بائے بسم اللہ اور اس کے اجزاء کو پہچان سکیں۔

حال حدیثِ دل کلاہ پوش قیل وقال والے نہیں جانتے، یہ صرف صاحبانِ حال ہی کا حصہ ہے دُعا ہے کہ یہ نذرانہ عقیدت بارگاہِ مخدرات علیہا السلام عصمت میں گر شرف قبولیت حاصل کر سکے تو رہے عز و شرف۔

ایم گلزار حسین علوی اعوان

خاکپائے معصومہ و مظلومہ خوابیدہ
در زندانِ شام آرام جانِ الحسین علیہ السلام
بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران کا دربار ہے۔ان کا دعویٰ انکی نادانی اور کم علمی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اُن کے ہم مذہب صاحبِ انصاف لوگ بھی لکھ رہے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ دعویٰ غلط ہے اور اُنہوں نے ظلم کیا ہے ناظرین حضرات خود ملاحظہ فرمائیں۔ مندرجہ ذیل حضرات نے میرے موقف کی تصدیق کی ہے۔

کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ پر اہلسنت والجماعت حضرات کی تصدیقات وتقریظات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ جناب سیّد اقبال حسین شاہ بخاری ولد سیّد مہر علی شاہ صاحب بخاری بھانجہ پیر سائیں قبلہ سیّد شیر محمد شاہؒ گیلانی اہلسنت والجماعت فتح شریف ضلع ساہیوال۔	اہلسنت و الجماعت
۲۔ اعلیٰ مرتبت جناب مولانا عمر الدین صاحب اعوان جالندھری خطیب اعظم جامعہ اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی چشتی ،قادری چک نمبر ۳۰۱ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور۔	اہلسنت و الجماعت حنفی
۳۔ اعلیٰ وقار جناب محمد نعیم خورشید صاحب اہلسنت والجماعت بی اے۔ایل ایل بی ایڈووکیٹ خلف الرشید چوہدری فخر الدین راجوری آنجہانی جنت مکانی ادارہ عالیہ دارلفرقان بیگم پورہ، لاہور۔	اہلسنت و الجماعت حنفی
۴۔ پیرو مرشد اہلسنت والجماعت حنفی پیر کامل السیّد صفدر حسین شاہ صاحب نقوی القادری خلیفہ اعظیم پیر سائیں غلام محمد شاہ قریشیؒ المشہو ر امام جلوی لائل پور۔	اہلسنت و الجماعت حنفی
۵۔ اعلیٰ مرتبت پیر شریعت وطریقت جناب صاحبزادہ صاحب پیر محمد نیاز حسین شاہ صاحب قریشی فارغ التحصیل سجادہ نشین دربار اقدس پیر سائیں غلام محمد شاہ صاحب قریشی المشہو ر امام جلوی نزد کوہِ نور ملز برلب سٹرک جڑانوالہ لائل پور۔	اہلسنت و الجماعت
۶۔ جناب نذیر احمد راہی صاحب اہلسنت والجماعت پبلک لائبریری لاہور۔	حنفی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۔ جناب مولوی محمد بخش صاحب لنگاہ ساکن گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ اہلسنت والجماعت۔	حنفی
۸۔ جناب ملک عطا محمد صاحب اکاؤنٹ میسرز کاکا خیل انڈسٹریز لائل پور اہلسنت والجماعت	حنفی
۹۔ پیر طریقت جناب شیخ غیاث الحق ذوالقرنین صاحب اہلسنت والجماعت چنیوٹ بازار لائل پور۔	حنفی
۱۰۔ اعلیٰ مرتبت عزیزی صاحبزادی شرف الٰہی صاحبہ ولد پیر سائیں حضرت قبلہ غلام محمد شاہ صاحب قریشی المشہور امام جلوی نزد کوہ نور ملز لائل پور اہلسنت و الجماعت۔	حنفی
۱۱۔ جناب برادرم محترم شیر خان میو ساکن گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ اہلسنت والجماعت۔	حنفی
۱۲۔ گرامی قدر جناب صوفی محمد بخش صاحب قادری چشتی سلطانی گولڑوی اہلسنت والجماعت لائل پور۔	حنفی
۱۳۔ اعلیٰ مرتبت جناب صوفی عبدالحق صاحب قادری چشتی صابری سلطانی گولڑوی لائل پور، پھاٹک نمبر ۱۸ اہلسنت والجماعت۔	حنفی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶
۱۱۰-۹۲

اظہارِ تشکّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احقر و خادم اہلبیت النبوت بندہ محمد بخش شاہ قریشی ادب و احترام و انکساری و نیاز مندی و احسان مندی کے ساتھ اپنے مندرجہ ذیل محسنین الکرم والاعظام کا شکریہ ادا کرتا ہے جن حضرات نے میری اس کتاب میں تصدیقات و تقریظات تحریر فرمائی ہیں اور مجھے مشورے دیئے ہیں اور معلومات تاریخی حاصل کرنے میں مدد فرمائی ہے اور حوصلہ افزائی کی ہے۔

۱۔ اعلیٰ مرتبت فخرِ ملتِ ابراہیم حنیفاً، خطیب آلِ محمدؑ، آئینہ کمالات و جمالاتِ حیدر و مصطفےٰؐ، سرمایہ محبانِ اہل البیت الطہار و اولیاء اللہ، شناورِ حق و حقیقت، جزوِ صاحب قوتِ تمیز و ممیز نگہبانِ رسالت والمحسن الاسلام نوازش فرما جناب عالی وقار مولانا سیّد اظہر حسن زیدی صاحب قبلہ کی تقریظ و تصدیق و قدر افزائی و تحسین و غلام نوازی و محبت۔ کا شکریہ

۲۔ السیّد مخدوم عطا حسین شاہ صاحب و جعفر حسین شاہ صاحب کی حوصلہ افزائی تصدیق و تعاون و محبت و ایثار و خلوص و شجرہ قریش و تاریخ بی بی پاکدامنہ کی تصدیق۔ کا شکریہ

۳۔ عزت مآب قبلہ السیّد افتخار حسین شاہ صاحب ایکسین ریلوے ۵۳/ اڈرگ کالونی کراچی کے مفید مشوروں تعاون تصدیق ایثار و خلوص و نیک خواہشات اور محبت و قلبی دُعاؤں۔ کا شکریہ

۴۔ جناب قبلہ السیّد ضمیر حسین شاہ صاحب نقوی البخاری گڑھ مہاراجہ جھنگ کا دائمی ایثار و پیار و حوصلہ افزائی و بندہ نوازی و تحسین و خلوص و تصدیق و تعارف، امداد و خلوص و محبت و نوازشات و قدردانی۔ کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۔ اعلیٰ حضرت قبلہ حاجی وزوار السیّد محمد عارف حسین شاہ صاحب جو گے نو بہار شاہ حال وحدت کالونی کی تصدیق و تحسین و تعاون و تعریف و ہمدردی۔ کا شکریہ

۶۔ جناب السیّد مخدوم اعلیٰ مرتبت جعفر حسین شاہ صاحب کی دلجوئی خوش اخلاقی و سلوک پیار و غلام شناسی و قدردانی و تصدیق و تعاون۔ کا شکریہ

۷۔ السیّد قمر علی شاہ شمسی سبزواری صاحب کی دلجوئی خوش اخلاقی و سلوک و پیار و غلام شناسی و تصدیق و تعاون۔ کا شکریہ

۸۔ السیّد مخدوم عطاء الرحمٰن شاہ صاحب سجادہ نشین اُچ بلوٹ شریف کا خلوص و مروّت وانس و ہمدردی و تعاون شجرہ قریش و تاریخ کی تصدیق۔ کا شکریہ

۹۔ السیّد کریم حیدر شاہ صاحب اوچ بخاری کی محبت و عطاو نیک تمناؤں اور دُعاؤں و تحقیق و تصدیق شجرہ قریش و کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ۔ کا شکریہ

۱۰۔ اعلیٰ حضرت عزت مآب فخر قوم و ملت جناب مظفر علی شمسی صاحب کی ہمدردی محبت تعاون تصدیق و کرم نوازی و قدردانی محبت قلبی و تعاون۔ کا شکریہ

۱۱۔ جناب شیخ اقبال حسین صاحب ڈی ایس پی ریٹائرڈ کوٹھی نمبر ۲۰ پریم نگر کے تعاون و فراہمی کتب تاریخ و خلوص و ایثار و تصدیق و دُعاؤں و ہمدردیوں بی بی پاکدامنہ کی کرامت سے بطور معجزہ میری انکساری پر ان سے کتابیں ملنے۔ کا شکریہ

۱۲۔ اعلیٰ حضرت جناب استادِ گرامی مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیوبندی مناظرہ و مبلغ اعظم کی تصدیق و خلوص و عزت افزائی و احسان و تحسین و تسلی و تشفی و دلجوئی و داد و تفریضات۔ کا شکریہ

۱۳۔ جناب عزت مآب لفٹنٹ کرنل مشتاق حسین مرحوم و مغفور جنت مکانی کی قبل از رحلت تصدیق و رفاقت و داد و خلوص و ایثار و محبت و تعاون۔ کا شکریہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴۔ عزت مآب جناب سیٹھ محمد رفیق صاحب صراف مالک رضا جیولرز دھرم پورہ لاہور کے ایثار و مروّت و خلوص و تعاون۔ کا شکریہ

۱۵۔ اعلیٰ مرتبت جناب نوازش علی خان صاحب ایم پی اے گڑھ مہاراجہ جھنگ کی تحسین و مروّت و نیک نیتی و قیمتی مشوروں و داد و خلوص و ایثار و امداد و قدر دانی و شفقت کا شکریہ

۱۶۔ جناب سید اقبال حسین شاہ صاحب بخاری ساکن فتح پور شریف ضلع ساہیوال کے مفید مشورے محبت و تصدیق و تحقیق و تعاون تسلی و تشفی و دلجوئی۔ کا شکریہ

۱۷۔ اعلیٰ مرتبت اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ جناب السیّد محمد الرضی الرضوی مدرسۃ الصدر النجف اشرف العراقیہ کی قدر شناسی ذرہ نوازی خلوص و سخا و عطا و قلبی دُعا اور اپنے ساتھ اپنی کتاب میں احقر کی تصویر شامل کرنے کا شکریہ

۱۸۔ جناب السیّد کلب حسین شاہ صاحب کی دُعائیں و تعاون و نیک مشورے کی بہم رسانی و تصدیق و تقریظ۔ کا شکریہ

۱۹۔ اعلیٰ مرتبت فدائے پنجتن پاک، سرمایہ اہل تفکر و تحقیق، ماہر السند براگے پیوستہ شجر ابی طالبؑ مولانا ایم گلزار حسین علوی صاحب مبلغ ملت ابراہیم حنیفا، و محقق وزوارو سابق پرنسپل ٹرانسلیٹر اینڈ ایگزامیز جنرل اسٹاف انٹیلیجنس سنٹر و انٹرنیشنل ڈیپیٹری ایم ایف اٹلی ایران، عراق، شام، فلسطین و مصر و مستند عارف توریت و اناجیل اربعہ و صحف انبیاء کی تقریظ و تصدیق بالتحقیق و تحسین و تعارف و خلوص شب بیداری و اصلاح و اتحاد و نصرت و نظر ثانی و عزت افزائی و معاونت علمی و ادبی و ہمدردی و محبت۔ کا شکریہ

۲۰۔ فدائے اہل البیت جناب رانا امیر مختار علی خان صاحب جنرل سیکرٹری تحفظ حقوق شیعہ ڈسٹرکٹ لائل پور جنرل سیکرٹری انجمن امام بارگاہ حیدریہ رجسٹرڈ لائل پور کی ہمدردی خلوص و ایثار و مروت و حوصلہ افزائی برائے ادبی و علمی و قلمی خدمات و فراہمی معاون۔ کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۱۔ اعلیٰ مرتبت و مداح رسول الکریمؐ واہل البیت عظام والصحابہ والاولیاء اللہ جناب مولوی عمرالدین اعوان صاحب لطیف علوی صاحب جالندھری خطیب اعظم جامعہ اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی چشتی قادری چک نمبر ۱۰۳ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور کی تصدیق وتقریظ و تحسین واتفاق رائے وخلوص و ہمدردی وایثار و محبت قلبی۔ کا شکریہ

۲۲۔ عالی وقار اعلیٰ مرتبت جناب محمد نعیم خورشید صاحب اہلسنت والجماعت بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ خلف الرشید چوہدری فخر الدین راجوری آنجہانی جنت مکانی ادارہ عالیہ دارالفرقان بیگم پورہ لاہور کے مشہور تصدیق وعقیدت مندی وحسن سلوک وتعاون واعانت وتحسین وخلوص وعدل وایثار ومروت ومدد وخورداری، حوصلہ افزائی ونیازمندی، انصاف پسندی۔ کا شکریہ

۲۳۔ اعلیٰ مرتبت جناب السید محمد رمضان شاہ گردیزی صاحب رئیس اعظم ملتان کے خلوص وایثار ومروت وحوصلہ افزائی وقدردانی وہمدردی۔ کا شکریہ

۲۴۔ عزیز القدر، عزیزم محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے جٹ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے مفید مشوروں تعاون ومحبت واصلاح ومحبت وعلمی وادبی خدمات ونیازمندی۔ کا شکریہ

۲۵۔ پیر مُرشد اہلسنت والجماعت حنفی اعلیٰ حضرت پیر کامل جناب السیّد صفدر حسین شاہ نقوی القادری صاحب خلیفہ اعظم پیر سائیں قبلہ حضرت غلام محمد شاہ قریشیؒ لائل پور کی تصدیق وتقریظ وحق شناسی واتفاق رائے وتحسین وخلوص وہمدردی۔ کا شکریہ

۲۶۔ مشفقیم اعلیٰ مرتبت جناب ملازم حسین صاحب اختر ایم اے ایجوکیشن سکینڈ، ماسٹر صاحب سنٹرل ماڈل سکول کے مفید مشوروں وفراہمی کتب تاریخ وتعاون وعلمی و ادبی خدمات وہمدردی برخورداری۔ کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۷۔ اعلیٰ حضرت عالی وقار جناب قبلہ ڈاکٹر سیّد محمد علی صاحب ترمذی خلف الرشید سیّد حشمت علی ترمذی مرحوم بانی دربار حسینؑ جناح پارک قلعہ شیخوپورہ کی کرم نوازی، حق پسندی، تصدیق وتقریظ اور عدل پسندی ہے از اولاد حضرت سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی ہوتے ہوئے، پیر غلام دستگیر نامی کے دعوہ کو غلط ثابت کرنا کہ بیبیاں پاکدامناں لاہور نہ تو احمد شاہ توختہ ترمذی کے خاندان سے ہیں نہ یہ ان میں سے کسی کا مزار ہے۔ کاشکریہ

۲۸۔ سیّد ظریف حسین شاہ صاحب بخاری و صاحبزادگان شجاعت علی شاہ صاحب بخاری وخادم حسین شاہ ومنور حسین شاہ صاحب وسجاد حسین شاہ صاحب ساکن محلہ بی بی پاکدامنہ لاہور کی قدر شناسی وذرہ نوازی وخلوص وسخاوعطا وتعاون و ہمدردی اوراپنے آبائی قبرستان میں احقر کودفن کیلئے جائے قبر عطا فرمانے۔ کاشکریہ

۲۹۔ جناب نذیر احمد راہیؔ صاحب پنجاب پبلک لائبریری لاہور ۶۲/۱۱/۵ کی تصدیق کتب کی تلاش میں مدد اور نیک مفید مشوروں۔ کاشکریہ

۳۰۔ جناب مولوی محمد بخش صاحب لنگاہ گڑھ مہاراجہ کے مفید مشوروں تصدیق تعاون و ہمدردی ونظر ثانی کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ۔ کاشکریہ

۳۱۔ جناب مولانا عبدالحکیم صاحب سابق بی ڈی محلّہ محمد نگر لاہور کے مفید مشوروں و تصدیق و ہمدردی وخلوص وانصاف پسندی وحق گوئی ایمانداری وحق شناسی وحسن سلوک واتفاق واتحاد وتعاون وامن پسندی ودلجوئی وفاداری مستقل مزاجی۔ کاشکریہ

۳۲۔ اعلیٰ حضرت جناب مخدوم محمد نواز شاہ صاحب قریشی سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت پیر عبدالرحمٰنؒ صاحب قریشی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔ کاشکریہ

۳۳۔ اعلیٰ مرتبت عزت مآب رجسٹرڈ نمبر ۲۲۳۴۱ فزیشن اے مائیکل ایل اے ایم ایس ایکس اسسٹنٹ ڈاکٹر اے جے الیگزینڈر ایم ڈی مشن ہسپتال کی تصدیق وتقریظ اور حق پرستی اور نیک خواہشات۔ کاشکریہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴۔ ملک عطا محمد صاحب چیف میسرز کا کا خیل انڈسٹریز لائل پور کی عقیدت و محبت وحق شناسی و بدستم قبولیت عقیدہ اثنا عشریہ و نیاز مندی۔ کا شکریہ

۳۵۔ اعلیٰ مرتبت فدائے اہل البیت الطہار و فخر قوم و واجب الاحترام نواب کبیر خان صاحب جھنگ سیال کی ہمدردی و خلوص وایثار و قربانی و داد و تحسین و تعاون و دلجوئی و حوصلہ افزائی و قدر دانی۔ کا شکریہ

۳۶۔ پیر طریقت جناب شیخ غیاث الحق ذوالقرنین صاحب چنیوٹ بازار لائل پور کی ہمدردی، خلوص و تقریظ تصدیق و تعاون و محبت نیز سیّد منظور حسین شاہ صاحب ساکن سودھرا تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ کا شکریہ

۳۷۔ عزیزم اعجاز حسین بٹ ولد جعفر علی بٹ صاحب محلہ بیبیاں پاکدامناں کے خلوص و مروت و ہمدردی و تعاون۔ کا شکریہ

۳۸۔ ذاکر اہل البیت الطہار جناب جعفر علی بٹ صاحب محلہ بیبیاں پاکدامناں کے خلوص وایثار و محبت و ہمدردی و تعاون۔ کا شکریہ

۳۹۔ جناب محمد اسمٰعیل بٹ صاحب محلہ بیبیاں پاکدامناں دھوبی گھاٹ کی ہمدردیاں و خلوص و تعاون و محبت۔ کا شکریہ

۴۰۔ جناب آغا غلام رضا صاحب قزلباس ولد آنجہانی آغا محمد صادق قزلباش محلہ بی بی پاکدامنہ کے خلوص وایثار و ہمدردی۔ کا شکریہ

۴۱۔ تمام مومنین محلہ بی بی پاکدامنا جو بفضل خدا میرے ساتھ ہر امر میں تعاون ہمدردی محبت رکھتے ہیں ان سب کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ کا شکریہ

بندہ ناچیز کو 1960ء میں پہلی بار زیارت فیض بشارت دربار اقدس حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا شرف حاصل ہوا۔ روحانیت کا کمال دیکھا گیا، مگر غربت و بیکسی کا حال دیکھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر دل سخت مجروح ہو گیا کہ شہنشاہِ حضرت علی علیہ السلام شیر خدا مشکل کشا عرفان کی سلطنت کے شہنشاہ گنجینۂ ولایت کے مالک قسیم النار والجنتہ فاتح خیبر مددگار انبیاء والاولیاء کی صاحبزادی کی اس قدر سادہ سی قبر اور بغیر سایہ کے اتنی بوسیدہ صدیوں کی تعمیر شدہ خستہ حالت میں دیکھ کر بندہ زار و قطار رونے لگا اور بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اور اُسی وقت بارگاہ ایزدی میں عاجزانہ حالت سے دُعا طلب کی کہ یا مولا میرا دل یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کی تربت اس طرح بیکسی کی حالت میں ہو اور ان کے غلاموں کے روضوں پر جو پاکستان میں موجود ہیں ان پر لاکھوں روپے کے سونے و چاندی کے دروازے اور کلس لگے ہوئے ہوں۔ اُسی وقت بدرگاہِ الٰہی میں دُعا طلب کی کہ یارب العلمین میں ان کے عالیشان روضے دیکھنے چاہتا ہوں اور لوگوں کی آمد و رفت اور چہل پہل اور رونق دیکھنے کا متمنی ہوں۔ میں اس قدر ان کی گمنامی دیکھنا نہیں چاہتا۔ میرے آقا یہ کیا ماجرہ ہے کہ لوگ خاندانِ رسالت آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولادِ علی علیہ السلام سے اسقدر روگرداں اور منحرف ہو گئے ہیں کہ اس طرف کوئی خیال تک نہیں کرتا اور حکومت موجودہ کا بھی اس طرف کوئی خیال نہیں ہے۔ اس وقت میں اکیلا دربار پاک پر موجود تھا اور کوئی آدمی نہ تھا۔ اِکا دُکا آدمی دربار پاک پر حاضر ہوتا تھا، اور متذبذب خیال تھے کیونکہ ان بیبیوں کے تاریخی حالات سے لوگ کما حقہٗ آگاہ نہ تھے۔ نیز مخالفین نے ان کے متعلق کئی قسم کے مہمل قصے تیار کر کے مشہور کئے ہوئے تھے اور لوگوں کے دلوں کو اُلجھایا ہوا تھا اور منحرف کرنے کی کوشش کر رکھی تھی بندہ کے دل میں ایسی کشش پیدا ہو گئی کہ میں ہر صبح دربار اقدس پر حاضر ہونے لگا اور ان کی تاریخ لکھنے کی کوشش بھی شروع کر دی۔ مگر جستجو کرنے پر پہلے مجھے کوئی کتاب دستیاب نہ ہو سکی جس کے حوالہ جات سے میں تاریخ لکھتا تین سال متواتر سرگردان رہا۔ آخر تنگ آ کر دربار پاک پر بڑی آہ و بکا کی اور بہت رویا اور چیخا اور عرض کیا کہ مشکل کشاء کی صاحبزادی آپ میرے دل کو دیکھ رہی ہے کہ میرے دل میں کوئی دنیاوی لالچ ہے تو میرے امداد ہرگز نہ کریں اور اگر میرے دل میں خلوص اور صرف اور صرف آپ کی ذات کی ہمدردی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خدمت کرنا ہی مطلوب ہے تو میری خود مدد فرمائیں اور مجھے خود بتلائیں اور ایسی کتابیں دلائیں جن میں آپ کا تاریخی حال درج ہو، بے حد عاجزی سے رویا اور واپس گھر آ گیا، میری دُعا قبول ہو گئی اور دوسرے روز ۸ بجے صبح کے وقت مجھے سید مظفر علی غضنفر زیدی کی معرفت شیخ اقبال حسین صاحب پی ڈی ایس پی پریم نگر نمبر ۲۰ لاہور کا خط آ گیا۔ میں فوراً اُن کی خدمت میں حاضر ہوا وہ صاحب مجھے بڑے خلوص ومحبت سے پیش آئے۔ اور بطور معجزہ چھ کتابیں الماری سے نکال کر دے دیں باقی حوالے بتائے جن کی عبارتیں لفظ بلفظ میں نے نقل کر لیں اور وہ سب کتاب ہذا میں درج کر دی ہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور یہ ایک معجزہ ہے جس کے لئے میں شیخ صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ یہ میری دُعا اور مشکل بطفیل بی بی پاکدامنہ خدا نے بذریعہ شیخ صاحب حل فرمائی۔

۴۲۔ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت عالی وقار جناب شیخ اقبال حسین پی ڈی ایس پی صاحب پریم نگر نمبر 20 لاہور کا شکریہ لاہور کے کچھ لوگوں نے دیکھا کہ احقر ایسے تردّد کرنے میں مشغول ہو گیا ہے تو کہنے لگے کہ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا خود بخود اپنی شان وشوکت اور روضے تعمیر نہیں کرانے دیتی ہیں اور کوئی رونق وغیرہ نہیں بنانے دیتی ہیں، میں حیران ہو گیا تو بھی میں نے دربار پاک پر بڑی عاجزی آہ وبکا کی اور عرض کیا کہ میں جانتا ہوں، آپ کے روضے سونا وچاندی کے بہشت میں موجود ہیں، آپ کو دنیاوی شان وشوکت کی کوئی ضرورت نہیں ہے مگر آقا زادی مجھ ناچیز سگ دربار کے شوق وعشق کے لئے ہی کہ مجھے آپ کے عالیشان روضے اور رونق دیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ آپ کی یہ بیکسی کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا سکتی۔ اس لئے مجھ غریب کی تمنا اور آرزو کو مدِنظر رکھ کر اپنے عالیشان روضے تعمیر کرانے کا کسی مردِ مومن کے دل میں شوق اور توفیق عطا فرما تا کہ میری یہ تمنا پوری ہو جائے تو خدا پاک نے میری یہ دُعا حکیم خادم اسلم اور شیخ عبدالمجید کی معرفت پوری کر دی ہے۔ کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۳۔ گرامی قدر مردِ مومن و مخلص محب اہلبیت النبوت جناب حکیم خادم اسلم صاحب نزد لاہور ہوٹل، اس کے بعد شیخ عبدالجید صاحب نے حکیم صاحب کے تعمیر کرائے ہوئے مزار اقدس سے چینی کی اینٹیں اُتار کر سنگِ مرمر کی اینٹوں کا مزار اقدس تعمیر کرایا ہے اور روضہ اقدس عالیشان تعمیر کرایا ہے۔ فرش بہترین بنوایا، بجلی کا خوشنما انتظام کرایا کہ دربار جگمگ ہو گیا ہے باقی ہر طرح کا خیال کیا ہے جو دربار پاک تک محدود ہے اور یہ صاحب ہر وقت اب اس دربار پاک کی خدمت میں مصروف ہیں اور ان کے دل میں ایسا عشق پیدا ہو گیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے ہیں، دربار پاک کو پانی سے صاف کرتے ہیں، اب خدا کے فضل و کرم سے دربار اقدس بڑا پُر رونق ہے اور اس مخلص کے خلوص اور محبت اہلبیت کے نتیجہ پر یہ ایک معجزہ ظاہر ہوا ہے کہ جو سنگ مرمر کی اینٹیں شیخ صاحب نے مزار اقدس پر لگوائی ہیں۔ قدرت خدا سے ان میں حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی اور حضرت علی علیہ السلام کا اسم گرامی ظاہر ہوا ہے، یہ ان کی بہترین نیت کا ثمر ہے جو قیامت تک تاریخ میں موجود رہے گا۔ اور مومنین ان کی زیارت سے فیض حاصل کرتے رہیں گے میں نے جہاں تک ہو سکا ہے، اخباروں اشتہاروں کے ذریعے ان بیبیوں کے مستند تاریخی حالات کی خبر پہنچائی ہے اور ذاکرین و علماء حضرات کی معرفت دُنیا کے کونہ کونہ تک خبر پہنچائی ہے۔ یہ دُعا بھی میری خدا نے قبول فرمائی ہے کہ اس وقت قافلے کے قافلے زائرین کے آ رہے ہیں اور دربار پُر رونق ہو گیا ہے، میں ان حضرات کے لئے رات کے بعد تہجد اللہ پاک سے دُعا طلب کرتا ہوں کہ خدا انہیں دنیا و آخرت میں باعزت رکھے۔ آمین ثم آمین

کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۴۔ اعلیٰ مرتبت گرامی قدر عالی وقار مرد مومن مخلص اہلبیت النبوت شیخ عبد المجید صاحب 9 پارک لٹن روڈ نزد مزنگ تھانہ لین بیکری لاہور۔ کا شکریہ

۴۵۔ اعلیٰ مرتبت عالی وقار اعلیٰ حضرت جناب سیّد مظفر علی غضنفر زیدی صاحب کی ہمدردی تعاون وتلاش کتب میں مدد کرنے کا شکریہ

۴۶۔ جناب نفیس الذاکرین وبلند پایہ شاعر وشیرین زبان وفصیح کلام اعلیٰ وارفع تخیلات شاعر فضائل اہلبیت النبوت مشفقتم عاشق حسین بی اے کی فرمانبرداری برخورداری ہمدردی تعاون بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے تاریخی حالات کو شاعرانہ انداز میں پاکستان کے کونے کونے میں بیان کرکے میری اس دلی تمنا کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کرنے کا اور وعدہ وفائی کرنے کا شکریہ

۴۷۔ اعلیٰ حضرت عالی وقار اعلیٰ مرتبت عزیزم صاحبزادہ پیر محمد نیاز حسین شاہ صاحب قریشی سجادہ نشین دربار عالیہ قبلہ مولانا پیر سائیں غلام محمد شاہ صاحب قریشیؒ نزد کوہ نور ملز برلب سڑک جڑانوالہ لائل پور کی تصدیق وتقریظ وتعاون وتابعداری برخورداری وحق پرستی وحق گوئی وانصاف پسندی ومذہبی تعصب سے پاکیزگی عادلانہ ومحققانہ تحقیق ودور اندیشی واعلیٰ سیرت ومحبت اہلبیت النبوت کے تحت طرفداری حق کا شکریہ

۴۸۔ عالی مرتبت وعالی وقار جناب حاجی محمد خان صاحب بھٹی مجاور دربار حضرت بی بی پاکدامنہ لاہور کی حق گوئی انصاف پسندی ہمدردی وتعاون وسچائی ومذہبی تعصب سے پاکیزگی کے تحت کتاب بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا میں کرامات بی بی پاکدامنہ کے تحریر کرانے اور تمام سال میں دربار اقدس پر شیعہ وسنی دونوں فرقوں کے اپنے اپنے مذہب کے مطابق اظہار عقیدت وادائیگی رسومات کا مقررہ تاریخوں میں پروگرام تحریر کرانے اور صحیح صحیح حالات بیان کرنے اور اجازت روبرو چند معززین کے تحریر کرا کر دستخط کرنے اور اس پروگرام کو کتاب میں درج کرنے کے لئے فرمانے کا شکریہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۹۔ تمام معززین عالیہ قوم بھٹی مجاورین دربار اقدس حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا لاہور کا اپنے خاندان کے شجرہ نسب عطا کرنے کا میں شکر گزار ہوں جس شجرہ نسب کو سید و قریشی کے شجروں کی تعداد کے مطابق ثابت کر کے بندہ ناچیز نے ان بیبیوں کے زندہ زمین میں سما جانے کے واقعہ کی مدت و زمانہ اور سال بآسانی معلوم کر سکا ہے کہ یہ خاندان راجپوت باقی تمام ہندوستانی راجپوتوں سے پیشتر پہلی صدی ہجری یعنی چودہ سو سال کا مسلمان ہے اور 39 / 41 پشت سید و قریشی کی پشتوں کے مطابق اس ہندوستانی راجپوت قوم بھٹی کی پشتیں بھی ثابت ہیں اور ان کے مورث اعلیٰ بابا خاکی کی وفات 101 ہجری میں ہوئی ثابت کی ہے اور پہلی صدی ہجری میں سوائے اس بابا خاکی شاہ کے خاندان کے لاہور میں کوئی راجپوت خاندان مسلمان ہوا؟ ان کو کس نے مسلمان کیا؟ آیا توختہ ترمذی نے یا خواجہ نے یا میاں میر صاحب نے اور ان سے پوچھئے اس واسطے باقی ہندوستان کے سب راجپوتوں کی مسلمان ناموں سے 24 / 25 پشتیں ثابت ہوتی ہیں تو لامحالہ ماننا پڑتا ہے کہ بھٹی راجپوت مجاوروں کا مورث اعلیٰ پہلی صدی ہجری کا مسلمان ہے۔ تو یہ بیبیاں حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیاں ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں ہے۔ یہ اعلیٰ اور قوی دلیل خدا نے مجھے مجاور صاحبان کے شجرہ کی مطابقت کرنے سے عطا فرمائی ہے۔ جس کو کوئی شیعہ و سنی صاحب رد نہیں کر سکتا ہے۔ یہ میرا چیلنج ہے اس لئے میں تمام مجاور صاحبان کا شکر گزار ہوں۔

۵۰۔ جناب برادرم محترم شیر خان صاحب میوگڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کی تصدیق و تقریظ کا شکریہ

۵۱۔ گرامی قدر جناب صوفی محمد بخش صاحب قادری چشتی صابری سلطانوی گوگڑوی کے تعاون تصدیق و تقریظ کا شکریہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۲۔ اعلیٰ مرتبت اعلیٰ وقار واعلیٰ درجات و عالی ذہن معظمہ عالمہ فاضلہ شاعرہ عزیزی صاحبزادی صاحبہ شرف الٰہی کے تخیلات شاعرانہ عالمانہ ومحققانہ ومخلصانہ ومحبانہ عقیدہ سے فضائل پنجتن پاک کے بیان کرنے اور مذہبی تعصب سے ہٹ کر منصفانہ طور پر کتاب ہذا کی تصدیق وتقریظ لکھنے اور قدر دانی انصاف پسندی و برخورداری وہمدردی وتعاون کا شکریہ

۵۳۔ اعلیٰ مرتبت جناب صوفی عبدالحق صاحب قادری چشتی صابری سلطانی گولڑوی لائل پور کی تصدیق وتقریظ کا شکریہ

۵۴۔ اعلیٰ مرتبت فخر ملت ابراہیم حنیفہ خطیب آل محمدؐ آئینہ کمالات و جمالات حیدریہ و مصطفیٰؐ سرمایہ محبانِ اہلبیت الطہار واولیاء اللہ شناور حق وحقیقت جز وصاحب قوت تمیز ومتمیز نگہبان رسالت والمحسن الاسلام نوازش فرما جناب عالی وقار اعلیٰ حضرت السید آغا مہدی لکھنوی صاحب کراچی کے اہم سوال کے مستند طریقہ سے جواب دینے پر ان کی مکمل تسلی کا ہونا اور جواب میں بندہ ناچیز کو دُعائیں دینا اور تاریخ بی بی پاکدامنہ مرتب کرنے میں نیک اور مفید مشوروں کے عطا فرمانے کا شکریہ

۵۵۔ اعلیٰ مرتبت فخر ملت ابراہیم حنیفہ آئینہ کمالات و جمالات حیدریہ و مصطفیٰؐ سرمایۂ محبانِ اہلبیت الطہار واولیاء اللہ شناور حق وصداقت جناب حضرت السید قبلہ محمد ارلرضی الرضی مدرستہ الصدر النجف الجمہوریۃ العراقیہ کی کرم نوازی یاد آوری غریب پروری محبت وقدر افزائی وتحسین اور اپنی کتاب میں میرے مضمون میرے فوٹو کے شامل کرنے اور دُعائیں فرمانے اور میرے صوفی خطاب کو بدل کر مولوی وموفی عطا فرمانے اور شفقت اُلفت اور تعاون کا شکریہ

گر قبول افتدز ہے عزو شرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُعا ہے کہ رب العزت بطفیل پنجتن پاک و چہاردہ معصومین علیہم السلام وشہدائے کربلا واسیران کربلا و مدینہ معہ اہل وعیال و مال وایمان وایقان سلامت وخوش وخرم اور شاد و آباد رکھے۔ وسوائے غمِ حسین علیہ السلام ومظلومان آپ کو کوئی غم نہ دکھائے۔ آپ سب کی نیک حاجات ہر اقسام بر لائے، اور دختر حضرت علی علیہ السلام اپنے خادم کی نصرت واعانت وحوصلہ افزائی کرنے والوں کے حق میں عرض کردہ دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے! بار بار آپ سب کا شکریہ ادا کرنے کو جی چاہتا ہے اور دل سے لاکھوں دُعائیں اُٹھتی ہیں جو اگر لکھوں تو ایک اور کتاب بن جائے، بالآخر دُعا ہے کہ مولا کائنات آپ کا حامی و مددگار رہے اور دنیا میں اور آخرت میں آپ کو عزت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ممنون کرم

احقر الکونین خادمِ اہل البیت النبوت

خاکپائے دربار حضرت بیبیاں پاکدامناں

مولوی محمد بخش قریشی

سئیر نائب صدر سُنی شیعہ کانفرنس

مؤلف ومصنف

تاریخ بیبیاں پاکدامناں بیت القریش

قزلباش روڈ، لاہور۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ حضرت جناب مخدوم علی حسین شاہ صاحب قریشی
رئیس اعظم جائی وھن ضلع جھنگ کے علمی مشوروں اور فضائل پنجتن پاک کے حق وشان میں گرونانک مہاراج کے اشعار جن سے فضیلت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و نیز ان کہ وجہ بنائے کائنات ثابت ہوتی ہے مہیا کرنے کا بیحد شکریہ از تہِ دل

....

المعظم والمکرم ابوالحقائق السید امانت علی شاہ مرحوم ومغفور
کا سفر آخرت سے پہلے (آپ کا روضہ اقدس مغلپورہ گنج لاہور) تعاون ہمدردی، تصدیق اور اپنا شجرہ شامل کتاب کرنے کا شکریہ، (خدا آپ کے مرقد پہ اپنے انوار کی تجلیات برسائے آمین)

....

عزیزم السید مروت حسین شاہ ولد السید مختار حسین شاہ
(محلہ بیبیاں پاکدامناں لاہور سلام اللہ علیہا) کے خلوص وایثار ومروت وتعاون کا شکریہ

....

جناب مسٹر خادم حسین ولد میاں اللہ دتا قریشی گڑھ مہاراجہ جھنگ کا شکریہ

....

جناب چوہدری محمد اکبر صاحب (جٹ) از کمالیہ کا شکریہ

....

السید المعظم جناب انوار الحسن بخاری صاحب ایم اے پسر ارشد
عالی جناب جنت مقام مرحوم ومغفور السید پروفیسر فقیر حسین بخاری
فیصل آباد کی تقریظ وتصدیق وتعارف نویسی درزبان انگلیسی کا بیحد شکریہ

....

السید جناب نذر حسین نقوی صاحب فاضل اوٹی ومبلغ دین حقا واعظ وعارف ساکن واربرٹن ضلع شیخوپورہ کی نظر ثانی کرنے کا شکریہ۔

....

برگ از شجر مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ از اولاد حضرت بی بی رقیہ علیہا السلام بنت حضرت علی علیہ السلام المعروفہ بی بی پاکدامنہ عالی مرتبت المعظم جناب فضل حسین شاہ صاحب (عقیل ہاشمی) ساکن کوٹ بہادر تحصیل شورکوٹ جھنگ کے شجرہ ارسال کرنے کا بہت شکریہ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوئم

دُعا بدرگاہِ خداوند کریم

مولائے کریم بندہ ناچیز احقر الکونین تیرے حبیب جنابِ سرور کائنات فخر موجودات، سیدالمرسلین، خاتم النبین رحمۃ للعالمین اوراُن کے اہلِ بیت کے فضائل تیرے حضور میں پیش کرتا ہے اور صمیم قلب سے شکرگزار ہے کہ تو نے اس کی طباعت اوراشاعت کی مجھے توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں اب اِس کی اشاعت کی تیاری میں مصروف ہوں۔

اے پروردگارِ عالم اگر تیرا فضل میرا شاملِ حال نہ ہوتا تو میں ایسے مشکل کام کو ہرگز ہرگز انجام نہیں دے سکتا تھا، اے خلاقِ عالم تیرے فضل وکرم اور عنایات کا شکرگزار ہوں اور تیری اس قدر رحمت پر فخر بھی کرتا ہوں کہ تو نے مجھ ناچیز حقیر کثیرالتقصیر پر ایسا کرم فرمایا ہے کہ چودہ سو سال کے بعد ان بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا دخترِ حضرت علی علیہ السلام کے کربلا سے روانہ ہوکر لاہور میں تشریف لے آنے کے حالات کا علم مجھ کو عطا فرمایا ہے۔

میرے آقا یہ محض تیری کرم نوازی ہے۔میرے مولا تجھ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مجھ ایسے گناہ گار نے تیرے عطا کئے ہوئے علم،کو پوری صحت کے ساتھ طبع کرانے میں کس درجہ سعی وکوشش کی ہے۔میری تمنا یہ رہی ہے کہ میں آپ کی عطا کی ہوئی معلومات میں معمولی سی غلطی بھی نہ رہنے دُوں۔ تو شاہد ہے کہ میں اس کوشش میں متواتر پندرہ سال مصروف رہا ہوں اور جس قدر بھی اخراجات ہوئے ہیں،اُن میں ذرا بھر بخل نہیں کیا ہے،اور تصحیح کے لئے اُن علماء کرام کی خدمت میں پہنچ کر تصدیقات تحریر کرارہا ہوں جو تیرے حبیب پاک کی اولاد ہیں اور یا اہلبیت النبوت کے ثنا خوان ہیں۔اوراس کام کی تصدیق کے لئے موزوں ہیں۔لیکن اگر پھر بھی کچھ خامیاں رہ گئی ہیں تو انہیں اپنی ستاری اور غفاری کے دامن سے ڈھانپ دے۔میں نے ہر آیت پاک اور حدیث کے معنی تیرے حبیب کے اہلبیتؑ کے فرمان کے مطابق تحریر کئے ہیں۔میرے آقا عزت وذلت کا دینے والا صرف تو ہی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر تو کسی کو عزت نہ دے تو وہ عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو ذلیل کرے تو کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا، اور اگر تو کسی گناہ گار کے کسی فعل پر راضی ہو جائے اور فضل و کرم کر دے اور اپنی مخلوق کے دل میں اُس کی ہر دلعزیزی پیدا کر دے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ میرے مولا مجھے یقین کامل ہو چکا ہے کہ میرا یہ عمل تیری بارگاہ میں قبول ہو چکا ہے، کہ تو نے مجھ ایسے ناچیز کی لوگوں کے دلوں میں عزت پیدا کر دی کہ لوگ مجھے بڑی محبت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ میرا علم و کمال نہیں ہے بلکہ یہ محض تیری ذات پاک کا عطیہ ہے جسے لوگ میرا کمال تصور کرتے ہیں۔ ورنہ میرا اس میں کیا کمال ہے۔ یہ تیری ذات پاک کے دیئے ہوئے معلومات ہیں، جو میں نے قلم بند کر دیئے ہیں۔ یہ تیری ذات کی کرم نوازی ہے۔

یا ارحم الراحمین ہم سب مسلمانوں کو توفیق عطا فرما تا کہ ہم سب مسلمان آپ کے حبیب کے اہلبیتؑ کے فضائل کو کما حقہٗ تسلیم کریں اور فضائل اہلبیت النبوت کو بغور پڑھیں اور بنظر انصاف سوچیں اور درجات اور فضائل کو عام نہ کریں درجہ بدرجہ رکھیں اور مستحقین سے مختص رکھیں۔ میرے مولاؐ سب مسلمانوں کے دل میں محبت اہلبیت النبوت اور فرمانبرداری کی طاقت عنایت فرما۔ آمین ثم آمین۔

اے پروردگارِ عالم تو گناہ گار پر نظرِ لطف و کرم فرماتے ہوئے میری معلومات میں اضافہ فرما کہ میں نے تیرے حبیب کی اہلبیت کے فضائل کی جس قدر کتابیں لکھی ہیں ان کے شائع کرنے میں مجھے کوئی دقت پیدا نہ ہو اور تیرے دین کی خدمات انجام دیتا رہوں۔ تیرے حبیب کے اہلبیت کے فضائل و حقائق اور اصل واقعات و مصائب پر تیرے کچھ لوگوں نے طرح طرح کی سیاست سے پردے ڈالنے کی کوششیں کی ہیں ان کو افشا کرتے ہوئے اُن مقامات پر پہنچا سکوں جہاں اب تک نہیں پہنچا سکا ہوں۔ اہلبیت کا صدقہ! اے غفور الرحیم میرے والدین کو بخشش دے اور میری اولاد کے دل میں محبت فرمانبرداری اہلبیت النبوت بھر دے اور انہیں احکام الٰہی کے بجالانے کی توفیق عطا فرما، اور انہیں نمازی بنا دے اور اہلبیت النبوت کا پیروکار بنا دے۔ اور ان کے عادات و خصائل کو حمیدہ اور پسندیدہ بنا دے۔ میرے مولا میری آنے والی نسل کے دل میں محبت اہلبیت النبوت اور عزاداری امام حسین علیہ السلام مکمل موجود رہے۔ یا آقا! میری نسل سے کوئی ایسا فرد پیدا ہی نہ ہو جس کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دل میں محبت اہلبیت نہ ہو۔اے مجیب الدعوات میری دُعا کو شرف قبولیت عطا فرما! اے خلاقِ عالم! اے صفتِ غفاری وستاری کے مالک کرم ورحم کرنے والے تو ان صفات میں اکمل ہے اور میں عصیاں میں کمال کو پہنچ چکا ہوں مگر تیری رحمت میرے گناہوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر دل آزردہ کبھی تو نے ہمارا نہ کیا
جہنم میں جانے کی ہم نے بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا
میرے مولا تو جو مشہور ہے ستاری میں
میں بھی یکتائے زمانہ ہوں گناہ گاری میں
میں جو چاہوں تو ابھی دل سے ہی توبہ کرلوں
پر داغ لگ جائیگا مولا تیری غفاری میں

☆

فعل ہے گناہ میرا کیونکہ گناہ گار ہوں میں
تو، تو خود کہتا ہے قرآن میں غفار ہوں میں
اپنی رحمت کو تو دیکھ میرے گناہوں کو نہ دیکھ
ہوں تو تیرا ہوں اگرچہ سیاہ کار ہوں میں

☆

اے مددگارِ غریباں اے پناہِ بے کساں
اے نصیر عاجزاں اے مایۂ بے مایگاں
کارِ ما صبر وتحمل کا ہوا دل سے رواں
کہنے آیا ہوں میں اپنے دردِ غم کی داستاں
خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی اُمت میں ہیں
رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں مولا تو نہ ہم کو بھول جا
حق پرستوں کی اگر کی تو نے دل جوئی نہیں
طعنہ دینگے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں
اے دعا ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رُخ گردشِ ایام کے

احقر الکونین خادم اہلبیت النبوت

مولوی محمد بخش قریشی

(بقلم خود مورخہ یکم جنوری 1963ء)

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دُعا بحضور حضرت محمد مصطفیٰؐ سرکارِ مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے حبیب خدا! اے رحمتہ للعالمین! اے نورِ اوّل! اے سیّد المرسلین! اے مدینہ کے تاجدار! اے مسکینوں کے مددگار! اے دوعالم کے مختار! آپ پر مجھ ناچیز کی جانب سے درود و سلام۔ آمین!

آپ حضور ﷺ نے دین مبین کی اشاعت اور ہم گناہ گاروں کی اصلاح اور نجات کے لئے جو جو تکلیفیں اور اذیتیں برداشت فرمائیں اُنہیں آپ ﷺ کی اُمت کے وفادار لوگ کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اللہ پاک مقنن دین ہے اور آپ ﷺ مبلغ دین ہیں اور آپ کی اہلبیت محافظِ دین۔ آپ نے تبلیغ کا مکمل حق ادا کر دیا کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے احکام نازل ہوئے آپ نے خلقتِ خدا تک پہنچا دیئے۔ حتیٰ کہ دین کے مکمل اور اکمل ہونے کی سند نازل ہو گئی۔

آیۂ کریمہ : اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(دیکھو مسند ابوداؤد طیالسی ص 23 تفسیر در منثور ص 76 تذکرہ سبط ابن جوزی ص 18)

مگر بعد میں مسلمانوں نے آپ ﷺ کے سب احسان بھلا دیئے اور آپ ﷺ اور آپ کی اولا پر طرح طرح کے ظلم کئے اور آپ ﷺ کی اولاد کو ختم کرنے کے منصوبے تیار کئے۔ ان کی قبریں بھی مٹانے کی کوششیں کیں۔

جب ملوکیت نے زور پکڑا اور وہی دین خطرہ میں پڑ گیا اور نقشہ ہی بدل دیا گیا۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی کمائی اور آپ کی محنت اور کوششوں سے پھیلایا ہوا اسلام تباہ و برباد ہوتا ہوا حضرت حسین علیہ السلام جو حقیقی محافظ دین تھے کو نظر آیا۔ تو اُنہوں نے اس اُجڑے ہوئے گلستان کو اپنا اور اپنے اہل و عیال اور انصار کا خون دے کر سرسبز اور از سرِ نو زندہ کر دیا۔ افسوس! صد افسوس! کہ مسلمانوں نے آپ کی تعلیمات کو دل سے بھلا دیا۔ اور آپ ﷺ کے جگر گوشۂ بتول کو تین دن بھوکا پیاسا رکھ کر بے حد ظلم و ستم سے شہید کر دیا۔ حسین علیہ السلام کے تمام خویش و اقارب اور دوست عقیدت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مندوں، مہمانوں اور کمسن بچوں تک کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ لاشوں پر گھوڑے دوڑا کر پائمال کیا۔ سر اقدس کو نیزوں پر سوار کیا، مخدرات عصمت کے سروں سے چادریں اُتار دیں اور جلوس کی شکل میں طویل سفر کی منزلیں طے کرا کے کوفہ و شام تک بڑی بے دردی سے یزید لعین بے دین کے دربار میں لے آئے اور کنبہ رسول ﷺ کو قید کیا۔ حسین علیہ السلام نے یہ تمام مصائب جھیل کر آپ ﷺ کے اُجڑے ہوئے دین کو ازسرِ نو سرسبز کر دیا۔ اس مقام پر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کارِ کہ حسینؑ کارِ کردی   در گلشنِ مصطفےٰؑ بہار کردی
از ہیچ پیغمبر نہ آید ایں کار   واللہ ، اے حسین تو کارِ کر دی

اے حبیب خدا آپ کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر دشمن بھی دوست بن جاتے تھے لیکن ہماری بداخلاقی کا یہ حال ہے کہ دوستوں کو بھی ہم دشمن بنا رہے ہیں۔ آپ کی خوش معاملگی نے آپ کو امین کا لقب دلوایا۔ لیکن ہماری بدمعاملگی آج ہم کو اپنوں اور غیروں میں ذلیل و رسوا کر رہی ہے۔ ہر برائی سے ہم مانوس ہیں۔ ہر بھلائی کو ہم نے ترک کر دیا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ مذہبوں، ذاتوں، رسموں، رواجوں اور نیچ اُونچ کے اختلاف نے ہمیں ایک دوسرے سے کوسوں دُور کر رکھا ہے۔ آپ کی اُمت کے بہتر (72) فرقے بن چکے ہیں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ خلوص و محبت مطلق باقی نہیں رہا۔ انہی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے آپس میں اختلاف ہونے پر باقی قومیں اسرائیلی، عیسائی، ہندو وغیرہ ہم پر غالب آ رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی دنیا میں اکثریت ہے مگر لوگوں نے آپ کے اور آپ کے خدا کے فرمان کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔ قدم قدم پر آپ کے احکام کی نافرمانی کی جا رہی ہے، مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو چکے ہیں۔ چال گفتار رفتار دستار شکل و صورت اور لباس تک میں انگریزی طور طریقہ سے بے حد مانوس ہیں اور اسلامی طور طریقے اور اصول کے سخت خلاف ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ آج کل اپنے بچوں کے نام بھی آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اہلبیت کے فرمان کے مطابق نہیں رکھتے نئے طرز کے نام رکھے جا رہے ہیں۔ کسی حال یا فعل میں آپ ﷺ سے نسبت نہیں رکھتے۔ چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے میں آپ کے احکام کی کھلی نافرمانی کی جارہی ہے اور دین اسلام کا طریقہ اُلٹ پلٹ کر دیا گیا ہے۔ آج کل سوسائٹیوں، بیاہ، شادیوں اور دعوتوں میں کھڑے ہو کر کھانا کھایا جارہا ہے، کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاتا ہے۔ طہارت کا کوئی خیال تک نہیں رہا۔ اسی طرح سے کپڑے ہر وقت ناپاک رکھتے ہیں۔ پاکستانی مسلمان اور ایسی حرکات، پاکستان کے نام کی لاج رکھیے! جس کلام کو اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں آپ ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔ جس میں ہماری دینی و دنیاوی فلاح و بہبود تھی اُس سے لوگ اس قدر غافل ہو چکے ہیں کہ اُس کو پڑھنا بھی پسند نہیں کرتے جو پڑھتے ہیں تو اپنی مرضی کے معنی کر کے بہتر (72) فرقے بنا دیئے ہیں اور قرآن پر غور و فکر بالکل نہیں کرتے اور اختلافِ مذاہب کی خلیج گہری اور وسیع ہوتی چلی جارہی ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ کفر اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے۔ سالہا سال سے اسلام خطرے میں پڑ چکا ہے اور مسلمانوں کے گھروں میں عموماً دین اسلام کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا ہے۔ پاکستان کے مسلمان جس قدر آسودہ حال ہوئے ہیں اُسی قدر اسلام سے دُور ہوتے جارہے ہیں۔ پردہ کی پابندی ایک پرانی رسم اور دقیانوسی خیال کی جارہی ہے۔ مذہب غرباء طبقہ کے مسلمانوں کا حصہ تصور کیا جارہا ہے اور غریب مسلمانوں کا پرانا نشان خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے آج کل کی نوجوان لڑکیاں عام طور پر بے پردہ رہتی ہیں اور بوڑھی عورتوں کے سر پر بُرقعہ رہ گیا ہے۔ بچوں کو شروع سے انگریزی کی تعلیم دی جاتی ہے، مذہبی دینی تعلیم کا خیال تک نہیں ہے۔ اس لئے امراء طبقہ کے بچوں سے اگر کہا جائے کہ کلمہ تو سناؤ تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں اُنہیں یہ پتہ تک نہیں ہوتا کہ کلمہ کہتے کس چیز کو ہیں۔ ان کے گھر کا کوئی آدمی مر جائے پھر کہتے ہیں بلاؤ مولویوں اور غریب لوگوں کو کہ اب اسے کس طرح ٹھکانے لگایئے اور اس کے ساتھ کیا کچھ کرنا ہے؟ نیز بیاہ شادیوں کے رسومات دیکھ سن کر انسان حیران ہو جاتا ہے جو قابلِ تحریر نہیں ہیں۔ نام کے مسلمان رہ گئے ہیں عمل کے نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر　　　زمانہ مدت سے اسے مٹانے کے درپے ہے

(علامہ محمد اقبال)

آج کل کے نوجوان عام طور پر نماز کے نزدیک تک نہیں جاتے، بھولے سے بھی مسجد میں داخل نہیں ہوتے، رسمی طور پر سال کے بعد عید کے موقع پر مسجد میں تفریحاً اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جب کبھی خانۂ معبود میں دیکھا ہم نے　　　سر بسجدہ دو چار مسلماں نکلے

ہم تو سمجھے تھے مسلمان بہت کم ہیں لیکن　　　عید کے دن تو مسلماں ہی مسلماں نکلے

اے حبیب خدا رحمۃ للعالمین اے سیّد المرسلین تیری خاطر خلاق عاملہ نے کائنات کو پیدا کیا ہے۔ تو ہی ہم گناہ گاروں کا شفیع روز قیامت ہے، تو ہی دُنیا و آخرت کا ہمارا کامل وسیلہ ہے۔ ہم تیری گناہ گار امت ہیں اور اس حال موجودہ میں سرگردان ہیں۔ تو ہی ہمیں ہدایت عطا فرما اور عمل صالح بجالانے کی توفیق عطا فرما دے اور ہمارے موجودہ بگڑے ہوئے حالات کو درست فرما دے۔ آمین!

ہدیۂ عقیدت

میں اپنی اس تصنیف کو حضورِ پُر نور، فیض گنجور، مرقعِ انوار، سراپا رحمت، ابرِ کرامت، کوہِ حلم، بحرِ علم، منبعِ فیوض و برکات، والا شان، ناصرِ بیکساں، ملجاء و ماوائے بیچارگاں، منبعِ فیض و سخا، بحرِ جود و عطا، مخدراتِ عصمت حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام مرتضےٰ شیرِ خدا، المشہور حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں نذر کرتا ہوں۔

میرے آقا

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دربار ایک بہت بڑا دربار ہے، یہاں روحانیت کو کمال حاصل ہوتا ہے۔ جہاں سے بڑے بڑے بزرگانِ تصوف حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضر ہو کر فیض روحانی حاصل کرتے رہے ہیں جس کی تاریخ شاہد ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا بی بی پاکدامن

میں نے بھی اس تیرے پاک دربار میں حاضر ہو کر معرفت خدا و بصیرت و برتری کی بھیک مانگی۔ آپ نے مجھے بہت کچھ عطا کیا۔ میں پست تھا مجھے بلند کیا۔ میں مفلس تھا مجھے غنی کیا۔ میں جاہل تھا مجھے علم عطا کیا۔ میں مجموعہ برائی تھا، مجھے مرکزِ بھلائی بنا دیا۔ میں بے قرار تھا، مجھے سکونِ قلب عطا کیا۔ حتیٰ کہ مجھ احقر الکونین کو دنیا کی ہر نعمت عطا کی۔ جو کچھ ملا ہے وہ ارباب نظر کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ تیری سرکار کا فیض ہے۔ اس میں میرا کوئی کارنامہ نہیں مجھے اپنی کوتاہیوں اور کم علمی کا اعتراف ہے۔ اُمید ہے معاف کیا جاؤں گا۔

میں غلام غلامانِ سادات ہوں اور میرے لئے یہ تاج سکندری ہے۔ بی بی پاک میری اس مجموعہ کو قبول فرمائیں اور دُنیا اور آخرت میں مجھے غلامی میں رکھیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

احقر الکونین

خادم اہلبیت النبوت سگِ دربار حضرت بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا ناچیز ابوالظفر

مولوی محمد بخش شاہ قریشی

ساکن عقب دربار بی بی پاکدامن، لاہور۔

بقلم خود 20 اکتوبر 1963ء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

التماس

.......☆.......

تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا میں احقر نے بفضل رب العزت ان کے لاہور آ کر زمین میں زندہ سمانے و نیز ان مخدرات عصمت کے دختران علیؑ و عقیل بن ابی طالب ہونے کے ثوابت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اسناد و براہین و تحقیق کے علاوہ دوطرفہ بیانات و واقعات کے ساتھ ساتھ علت ہائے واقعات کی وقعت اور پسِ منظر کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے۔ ماخذ ہائے تاریخ کو ذہن سے دور نہیں ہونے دیا اور وجوہات و واقعات و نتائج کے علاوہ حاصلِ واقات کو خاص اہمیت دی ہے۔ دوران تجسس و تحقیق حق کو سامنے رکھا اور روایات کی صداقت کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھا۔ نتیجتاً ان اللہ معہ الصادقین و نصر من اللہ و فتح قریب نے ڈھارس بندھائی۔ واللہ یحب المحسنین نے سہارا دیا۔ لا نضیع اجر المحسنین نے استقامت بخشی و سنزید المحسنین نے باطل پر ضربِ کاری از قلم لگانے کی قوت عطا کی۔ باطل و حق کے انجام کی پہلے ہی خبر تھی چنانچہ محسنین اسلام کی اعانت کے لئے سینہ سپر ہو کر احقر نام خدالیکر نامی صاحب کے غلط دعویٰ میں جوابِ دعویٰ جو حق و صداقت پر مبنی ہے پیش کر رہا ہے۔

بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا شب عاشور سن ۶۱ (اکسٹھ) ہجری از کربلا بہ حکم امام حسین علیہ السلام مع حفاظ عازم ہندوستان ہوئیں اور لاہور کو مسکن بنا کر تبلیغ اسلام شروع کی۔ راجہ مہاں برن بھٹی کا زمانہ تھا۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے بت پرست ہندو تھا۔ تبلیغی سرگرمیوں کا سن کر گرفتاری کا حکم صادر کیا۔ مخدرات عصمت نے اللہ کی پناہ طلب کی، دست دُعا بلند کئے، زمین شق ہوئی اور زندہ زمین میں سما گئیں۔ اس واقعہ نے امام حسین علیہ السلام کی اُس پیشن گوئی کی صداقت کی بھی تصدیق کر دی جو آپ نے کوفہ کے بازار میں نوکِ نیزہ پر فرمائی تھی کہ (میری روئیداد اصحاب کہف سے عجیب تر ہے)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحاب کہف کو دیکھ کر لوگوں کا ایمان ابھرتا تھا۔ اصحاب کہف آیات اللہ اسی طرح ایناں بیباں پاکدامناں آیات اللہ اوران کا زندہ زمیں میں سمانا ایک ابدی تبلیغ ہے۔ لیکن علی المرتضیٰ علیہ السلام اور اولادِ علی علیہ السلام سے بغض وعناد رکھنے والے ہر جگہ ہر زمانے میں اور مودت و پیار رکھنے والے بھی ہر جگہ ہر زماں متوازی خطوط کی طرح قیامت تک ساتھ ساتھ رہیں گے۔ مگر دو متوازی کبھی آپس میں مل نہیں سکتے۔ چونکہ حق باطل دو متوازی خطوط کی مانند ہیں۔

......☆......

منکرینِ آیات اللہ کو قرآن مجید میں اصحاب النار کہا گیا ہے

کربلا اور اس سے متعلقہ واقعاتِ کربلا آج تک بھی کما حقہٗ

منظر عام پر نہیں آ سکے، اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اس المناک سانحہ کے بعد بھی حکومت یزید پلید کے قبضہ میں تھی۔ اُس کے پیروکار اور عمال واقعات پر پردہ ڈالنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ واقعات کربلا کے بیان پر سخت پابندیاں اور سنسر عائد کر دی۔ درسگاہوں اور مساجد میں یزید پرست واموی نواز اٹھارہ ہزار علما پہلے ہی یزید کے حق میں اور آلِ ابی طالب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں ہمہ تن مصروف تھے۔ اُن کی سرگرمیوں کو اور تیز کر دیا گیا۔ ذرائع ابلاغ پر یزید کا مکمل قبضہ تھا۔ اموی حکومت کی درسگاہوں سے فارغ التحصیل طلبہ کو ہی مساجد میں خطیب کا عہدہ مل سکتا تھا۔ اور آپ سوچیں کہ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ یزید نے جاسوسوں کا جال بچھا رکھا تھا اور آل ابی طلب علیہ السلام کے حق میں بات کرنے والوں کے گلے گھونٹنے اور اہلبیت کے حق میں لکھنے والوں کے ہاتھ کٹوانے کے یزید نے مکمل انتظامات کر رکھے تھے۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آل ابی طالب علیہ السلام) کے فضائل بیان کرنے والوں کی زبانیں کٹوانے کے تمام سامان موجود تھے۔

یزیدی واموی دور ختم ہوا تو عباسی دور کا آغاز ہوا۔ عباسی دور میں بھی یہی حال رہا جیسا کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ عباسی حکمرانوں اوران کے عمال نے یزیدیت میں اضافہ کیا۔ آلِ محسن اسلام کی اولاد کا قتل اور زندہ دیواروں میں چنوانا مباح قرار دیا گیا، چنانچہ کوئی فاطمی، ہاشمی یا علوی اور اُس کا بچہ یا محب اہل البیت محفوظ نہ تھا۔ نام علی علیہ السلام لینے یا علی علیہ السلام کہنے یا علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے والے کے لئے عباسی تلواریں ہر وقت بے نیام تھیں۔ تاریخ میں یہ سب کچھ موجود ہے مگر بہت کم لوگ پڑھتے اور جانتے ہیں، حالات اس قدر مخدوش و پرخطر تھے کہ آلِ ابی طالب علیہ السلام نے اپنا حسب نسب چھپالیا (دیکھئے تاریخ وزمانہ بنوعباس خصوصاً متوکل عباسی)۔

جب کہ فاطمی، علوی، ہاشمی یا علوی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے تھے اور آلِ ابی طالب علیہ السلام کو سانس لینا بھی دشوار تھا تاریخ بنو ہاشم علیہ السلام یا آلِ ابی طالب علیہ السلام کون لکھتا۔ ان کی قبریں کہاں تھیں، ان پہ کیا گزری نہ صرف آلِ ابی طالب علیہ السلام کے دلوں میں بلکہ خواص و عوام کے سینوں میں بھی محفوظ تھا۔ وقت آنے پر لوگ ظاہر کرتے رہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ یہود و نصاریٰ و آتش پرست اور بت پرست بھی جملہ حقائق سے باخبر تھے مگر بیان پر پابندیاں تھیں جو حکومتوں نے عائد کر رکھی تھیں۔ جب ظالم حکمرانوں کو زمین نے بلا لیا۔ عدل و حقائق ابھرے جو ظالموں نے دبا رکھے تھے۔ یاد رہے کہ اپنوں کا اپنوں کو یا مودّت رکھنے والے وفاداروں کو پتہ ہوتا ہے۔ مورخین اور کچھ لوگ اپنے طور پر حالات قلم بند کر کے محفوظ کر لیا کرتے ہیں یہ بھی خیال رہے کہ ظالم لوگ صحیح باتوں میں تبدیلیاں بھی کرنے کے عادی ہوتے ہیں ایسے لوگ حریص (بکاؤ) مال بھی ازل سے ابد تک موجود رہیں گے۔

معزز قارئین کرام! کچھ لوگ ذاتی اغراض تعصب اور بغض و حسد کی بنا پر بھی اصل واقعات کو موڑ توڑ، ردوبدل کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ دربارِ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کی سجادہ نشین کی ہوس اور اس دربار پر تعزیہ داری اور ماتم روکنے کے پیشِ نظر سید احمد شاہ توختہ ترمذی کے گدی نشین غلام دستگیر نامی نے اپنی کتاب میں اس دربار کو بھی توختہ ترمذی کی بیٹیاں بنانے کی ناکام کوششوں کا جال بنا۔ مگر اپنے لگائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے دام میں صیاد آ گئے پاؤں کیسے نکالتے۔

کتاب ھذا میں احقر نے عادلانہ ومحققانہ براہین نیز مستند دلائل وثوابت فراہم کر کے باطل کی مقدر شکست باطل کی جھولی میں ڈال دی ہے اور حق پرستی کے انمول رتن اتھاہ مہا ساگر سے نکال کر نذر کر رہا ہوں گر قبول افتد!

نمبر	نام کتب تاریخ بمع مصنف وصفحہ جن کے حوالہ جات سے تاریخ بیبیاں پاکدامناںؒ لکھی گئی ہے۔	حوالہ جات
۱	انگریزی کتاب سینکس آف لاہور مولفہ ڈی دوٹ اے	ذکر بی بی پاکدامن کا شب عاشورہ
۲	تحقیقات چشتی مصنفہ مولانا نور احمد المتخلص بہ چشتی	کربلا معلّٰی سے روانہ ہو کر لاہور تشریف
۳	نقوش لاہور نمبر	لانا اور دعا طلب کر کے زندہ زمین میں
۴	یادرفتگانِ نوترمیم مصنفہ ومولفہ منشی محمد دین صاحب فوق	سما جانے کے مکمل حالات
۵	اولیائے لاہور مصنفہ محمد لطیف ملک ایم اے	
۶	باغِ سادات	ایضاً
۷	تحفۂ حمیدیہ	ایضاً
۸	بزرگانِ لاہور مصنفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی	حالات سیّد احمد شاہ توختہ اور انکی دختر
۹	ذبحِ عظیم	بی بی حاج وفات در کیچ مکران
۱۰	تاریخ اسلام جلد سوئم مصنفہ عبدالرحمٰن شوق امرتسری	
۱۱	تاریخ آئمہ	
۱۲	خزینۃ الاصفیاء (فارسی)	
۱۳	سکینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ ابنِ شاہجہان	
۱۴	تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام صفحہ 298 بھی ثابت کرتا ہے کہ بی بی رقیہ کبریٰ مدینہ میں واپس نہیں ہوئیں	
۱۵	مشکوٰۃ شریف مطبوعہ لاہور جلد 8 صفحہ 140	پیدائش حسینؑ اور رسول پاک کی پیشگوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶ اوراقِ غم مولفہ علامہ ابوالحسنات قادری صدر مرکزی	حضرت حسینؑ کے سر مبارک کا
جمعیۃ العلماء پاکستان ناشر مکتبہ نعیمیہ چوک وال گراں لاہور صفحہ 286	قرآن پڑھنا
۱۷ ارجح المطالب صفحہ 242 تیسرا باب	حسینؑ پاک کے سر مبارک کا
۱۸ نور العین فی مشہد الحسین رضی اللہ عنہ تالیف الاستاد	قرآن پڑھنا
۱۹ ابی الحق صفحہ 59	سورۃ کہف کا پڑھنا اور فرمانا کہ میری روئیداد
۲۰ تاریخ کامل	اصحاب کہف سے زیادہ تعجب انگیز ہے۔
۲۱ تفسیر مقاتل	
۲۲ قرآن مترجم، سیّد مقبول احمد شاہ صاحب	قصہ مکمل اصحاب کہف
۲۳ تاریخ جلیلہ مصنفہ پیر غلام دستگیر نامی صفحہ 68/69	بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ کی
۲۴ تذکرہ صوفیائے پنجاب از اعجاز الحق ناشر قدوسی ناشر سلیمان اکیڈمی	وفات کیچ مکران میں
مطبوعہ ایجوکیشنل کراچی نشانِ حق نمبر ۳۰ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی	دوسری دختر بی بی تاج
کراچی نمبر 5 صفحہ 331	دونوں دختران کی وفات لاہور سے
۲۵ کتاب عربی الامامۃ والسیاسۃ	باہر ہوئی مکمل ثبوت
۲۶ جذبۂ انتقام مصنفہ سیّد عنایت علی شاہ صاحب در نجف	حالات واقعہ
۲۷ منتہی الامال	شجرہ اولادِ علی
۲۸ تحفۃ الواصلین ذکرِ بی بی پاکدامنانؑ داتا گنج بخش کا دربار پر تشریف لانا درج ہے۔	بحوالہ خزینۃ الاصفیاء

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثبوت: مندرجہ ذیل تاریخوں کی مطابقت سے دیئے گئے ہیں

......☆......

سال وفات حضرت سرورکائنات ﷺ	سن ۱۱ ہجری
واقعہ کربلا شہادتِ حسین علیہ السلام	61 ہجری دس محرم
واقعہ حُرہ مدینہ کے لوگوں کا قتلِ عام	63 ہجری میں یزید نے حاکم مسلم بن عقبہ کو مدینہ روانہ کر کے قتلِ عام کرایا۔
موتِ یزید لعین	63ھ بذریعہ زہر بموقعہ شکار جنگل میں ہوئی زہر بدست بی بی سلمیٰ عدی کی پوتی کے ملی اس نے اپنے باپ کا انتقام یزید سے لیا شہد کے شربت میں زہر دیکر گھوڑا پر سوار ہو کر واپس گھر دادا عدی کے پاس پہنچ گئی دادا کے مشورہ سے یہ کام کیا۔
خلافت عبدالملک بن مروان	66ھ سے 73ھ تک رہی۔ 66ھ یا 68ھ میں عبدالملک نے اہلبیت کو دوبارہ قید کا حکم دیا۔
وفات باباخاکی ولی عہد راجہ مہاں تری یا مہاں برن	101ھ میں ہوئی جو موجودہ مجاوروں کے جدامجد ہیں جن کی مزار مسجد کے مشرق جانب موجود ہے۔
تعمیر مسجد نور نزد دربار حضرت بی بی پاکدامنہؒ	101ھ سے پہلے ولی عہد راجہ بکرما سہائے کی زندگی میں ہوئی، یعنی باباخاکی نے تعمیر کرائی۔
حملہ سلطان محمود غزنوی ہندوستان پر	410ھ میں ہوا جب اُسے معلوم ہوا کہ یہ دربار علی علیہ السلام کی دختر کا ہے تو برآمدہ بنوایا اور حویلیاں بنوائیں اور مزاریں بنوائیں۔
وفات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	465ھ میں داتا صاحب پاپیادہ دربار حضرت بی بی پاک پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ بحوالہ تحفۃ الواصلین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہاجرنی راجپوتوں مجاوروں کے شجروں کی پشتیں عرب سے آمدہ فاطمی سادات، علویوں و قریشوں کی طرح 39/41 مسلمان ہیں چونکہ یہ پہلی صدی ہجری کے مسلمان ہیں۔ باقی راجپوتوں کی اس وقت 30/32 پشتیں مسلمان ہیں۔ کیونکہ باقی ہندوستانی راجپوت تبلیغ اسلام بزرگانِ دین 400یا500ھ میں مسلمان ہوئے ہیں۔

نیز شجرہ قریشیاں کنز السعادت از علی بن جعفر حمزہ اوّل العراقی البغدادی مطبوعہ ایران انساب اقوام النزلی از احسان الحق بن عبد الکریم مطبوعہ ایران و میزان ہاشمی مطبوعہ ایران۔

نوٹ: لاہور میں سوائے بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے پہلی صدی ہجری میں کوئی اور بزرگِ خدا تشریف نہیں لایا ہے جس کی تبلیغ سے خاندان بھٹی مجاور کے مورث اعلیٰ نے اسلام قبول کیا ہو مگر شجرہ کی مطابقت سیّد و قریشی و اعوان و نیکوکارو کی تعداد کے 40/41 پشت سے مسلمان کے برابر ہونے سے ثابت ہوا ہے کہ یہ خاندان ہندوستانی بھٹی مجاور بھی چودہ سو سال سے مسلمان چلے آرہے ہیں مگر باقی تمام بزرگِ خدا 400/500 ہجری میں تشریف لائے ہیں چنانچہ یہ میری دلیل ہر معترض کو انشاء اللہ عطا کردہ علم اہلبیت العصمت تسلیم کرنے کی طرف مجبور کردیگی، کہ یہ دربار اقدس بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقتباس از کتاب ذبح عظیم صفحہ 147 تا 148 پر درج ہے کہ بی بی رُقیہ کبریٰ حضرت عباسؑ کی سگی بہن ہے

......☆......

کتاب ذبح عظیم صفحہ 147 / 148 صفحہ 147 کی آخری سطر تا صفحہ 148 کی پہلی سطر سے لے کر چھبیسویں سطر تک امیر المومنین جناب علی علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت عباس علیہ السلام علمبردار کی حقیقی بہن کا ذکر درج ہے۔ جو امیر مسلم بن عقیل بن ابیطالب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ تھی اور جن سے دو بچے ابراہیم علیہ السلام و محمد علیہ السلام شہیدان کوفہ ہیں۔

مندرجہ بالا صفحات پر یہ درج ہے

جناب امیر المومنین علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت عباس کی حقیقی بہن اور زوجہ مسلم بن عقیل دو محاسن اخلاق اور عادات مستودہ صفات کے حالات ہمارے سلسلہ بیان میں عنقریب آنے والے ہیں جن سے ہر شخص بخوبی سمجھ لے گا کہ اہلبیت طاہرین میں ان مقدس بزرگواروں کے علاوہ جو منجانب اللہ معصوم تھے اور دوسرے حضرات بھی شرعی معاملات میں اپنی احتیاط اور اپنا محفوظ الخطا ہونا ثابت فرماتے تھے۔ اب ہم حضرت مسلم کے احوال بھی زیادہ تر رسالہ البلاغ المبین اور اصلاح النشائین کی عبارت سے ذیل میں قلمبند کرتے ہیں۔ صاحب رسالہ البلاغ المبین لکھتے ہیں یہ امام عالی مقام نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل سے فرمایا کہ نامہ بروں کے ساتھ کوفہ جائیں اور وہاں کے حالات سے آپ کو مطلع کریں۔ حضرت امیر مسلم اپنے دو صغیر السن صاحبزادوں ابراہیم و محمد کو ہمراہ لیکر راہی کوفہ ہوئے اور چند روز میں کوفہ پہنچ کر مختار ابن عبیدہ ثقفی کے یہاں فروکش ہوئے۔ ہمارے معزز ہمعصر نے سفر کی کوفت سے صرف نفس واقعہ کو اپنے مدعائے بیان کے لئے کافی سمجھا ہے، اور جو احوال راستہ میں حضرت مسلم بن عقیل پر گذرے ان کو ضرورت سے زیادہ خیال فرما کر چھوڑ دیا ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چونکہ ہمارے مدعائے تالیف تمام حالات کی تفصیل کا ابتداء سے ذمہ دار ہے۔اس لئے ہم کو ضرورت ہے کہ ہم ان حالات کو بھی اسی تفصیل سے قلم بند کریں۔

نوٹ نمبر ۱ :۔یہ بعید از عدل ہوگا، اگر میں یہ حقیقت نہ لکھوں کہ جب بڑے بڑے قلم رک رہے تھے اور تھرا رہے تھے لوگ متذبذب تھے۔ ہر منقارِ گل و منقار قار متحیر و مشکوک، جب ایسا آڑا وقت تھا لجپال علی علیہ السلام کی لختِ جگر معظمہ بی بی پاکدامنہ رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا نے کرم نوازی کی ایک مجلس کے دوران بی بی پاک نے اپنے خاندان سے ایک مددگار ملا دیا جس نے بڑے وثوق سے بے خوف و خطر ہو کر کہا، ''بس اتنی سی بات تھی'' چنانچہ یعسوب الدین کے جزو سے مل کر مجھے اصلی شہد مل گیا، جس کی مجھے تلاش تھی اور جو اس وبا کا واحد علاج تھا، جس نے الناس کو متذبذب کر رکھا تھا جزوِ یعسوب الدین نے میری جھونپڑی کو پسند کر کے چھتہ لگا لیا، اب شفا میری جھونپڑی میں تھی۔شجر ابی طالب علیہ السلام کے برگ نے اپنی جڑ سے لے کر ہر ثمر ہر گل اور ہر کلی کی تصدیق جو اس کے سینہ میں اور گھر میں تھی میرے سامنے رکھ دی پھر قدرت نے مجھے ۲۷، کی بھولی ہوئی باتیں بھی یاد دلا دیں، اور یہ تصدیق میری مندرجہ بالا تحقیق کے مطابق ہے۔

نوٹ نمبر ۲ :۔رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کو رُقیہ کبریٰ کیوں کہا جاتا ہے محض رُقیہ کیوں نہیں کہا جاتا ہے۔ہمارے ہاں اگر دو بیٹیاں ہوں تو ہم ایک کو چھوٹی اور دوسری کو بڑی پکارتے ہیں۔عرب میں بھی اسی طرح ہے وہاں صغرا و کبریٰ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام کی دو بیٹیاں جو فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بطن پاک سے عالم وجود میں آئیں۔ بڑی کو زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا اور اُس سے چھوٹی کو زینب صغرا سلام اللہ علیہا عامۃ الناس زینب صغرا سلام اللہ علیہا کو اُم کلثوم کنیت سے ہی جانتے تھے۔سیدۃ العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد جناب حضرت علی علیہ السلام نے ایک شادی فاطمۃ الزہرا کی وصیت کے مطابق فاطمہ بنتِ حزام بن خالد بن دارم کلابی یعنی اُم البنین سلام اللہ علیہا سے کی۔اُم البنین کے بطن سے چار بیٹے عباس علمبردار و جعفر و عبداللہ و عثمان پیدا ہوئے اور ایک بیٹی رقیہ کبریٰ پیدا ہوئی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی علیہ السلام کی ایک اور زوجہ محترمہ اُم حبیبہ سلام اللہ علیہا بنت ربیعہ کے بطن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ بیٹے کا نام عمر رکھا اور بیٹی کا نام رقیہ صغرا رکھا گیا۔ ایک رقیہ عمر بن علی علیہ السلام کی سگی بہن ہے، اور دوسری رقیہ کبریٰ عباس علیہ السلام علمبردار کی سگی ہمشیرہ ہے۔

بی بی رقیہ کبریٰ واپس مدینہ گئی یا نہیں

تذکرۃ الاکرام تاریخ خلفائے عرب والسلام

......☆......

بحوالہ صفحہ 298 سے ثابت ہے کہ جب مخدرات عظمت شام کی قید سے رہائی کے بعد مدینہ منورہ پہنچیں تو اُن میں جناب رقیہ سلام اللہ علیہا نہ تھیں۔ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 292 سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے کچھ ساتھیوں کو رات کے اندھیرے میں جانے کا حکم بھی دیا تھا۔

اس کتاب سے اُم حبیبہ کے بطن سے پیدا ہونے والی عمر بن علی کے ساتھ پیدا ہونے والی رقیہ صغرا ضمناً (عمر و رقیہ صغریٰ جڑواں پیدا ہوئے تھے اور انکی ماں کا نام اُم حبیبہ ہے) اس رقیہ بنت علی از بطن اُم حبیبہ کا مزار شام میں ہے۔ (اقتباس واخذ از تذکرۃ الکرام کفتم)

(روشنی) ...... معظمہ رقیہ کبریٰ بنت علی علیہ السلام از بطن اُم البنین (فاطمہ بنت حزام کلابی) مادرِ قمر بنو ہاشم) پیدا ہونے والی کا مزار، مرقد، قبریا، روضہ نہ عرب میں ہے نہ عراق میں، نہ شام میں ہے نہ مصر میں نہ فلسطین میں ہے نہ ایران میں۔ آخر یہ معظمہ کہاں گئی، تاریخ ہائے ہندو پاک کی بغور ورق گردانی اور داتا صاحب کی حیات مزار بی بی پاکدامنہ کے متولیوں کا شجرہ 62ھ کی لاہور کی تاریخ، راجہ مہابرن کی حکومت، اس کے بیٹے کا مسلمان ہونا، نیز مندرجہ واقعات پر اوراق ایں کتاب من (تاریخ بیبیاں پاکدامناں) شاہد و ثوابت ہیں کہ لاریب محلہ المعروف بیبیاں پاکدامناں لاہور میں اس معظمہ بی بی کا بمعہ دختران عقیل بن ابی طالب علیہ السلام زندہ زمین میں سمانا ایک حقیقت ہے جس کا کوئی بھی جاننے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

والا انکار نہیں کر سکتا۔ عدم واقفیت کی بنا پر حقیقت معدوم نہیں ہوتی۔

پھر سوچئے یہ بات کیسے زبان زدِ عام ہو گئی اور 62 ہجری سے لیکر تا قیامِ پاکستان یہ مزار بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا تسلیم کیا جاتا رہا، لیکن اچانک کچھ لوگوں نے من گھڑت داستان کو بنیاد رنگ بنا کر ایک عمارت بنانی چاہی لیکن ریت کا محل عارضی ہوتا ہے اور حقیقت پر لاکھ پردے ڈالے جائیں کبھی چھپ نہیں سکتی بلکہ اور نمایاں ہو جایا کرتی ہے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

نوٹ:۔ بی بی رقیہ کبریٰ المشہور بی بی حاج بی بی پاکدامنہ جن کا روضہ مبارک لاہور میں مرجع خلائق ہے۔ حضرت عباس علمبردار کی حقیقی بہن ہیں۔ کتاب ذبحِ عظیم ص 148 میں درج ہے کہ بی بی رقیہ کبریٰ حضرت عباس کی حقیقی بہن ہیں اور اُم البنین کے بطن سے ہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد حضرت امام علی علیہ السلام کی شادی بی بی فاطمہ کلابیہ کے ساتھ انجام پائی، اور جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے کہ ان کے بطن سے چار لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی، مگر بی بی فاطمہ کلابیہ نے کبھی بھی اپنا مقام خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا کے برابر نہ سمجھا۔ وہ اپنے آپ کہ ہمیشہ حضرت علی علیہ السلام کی پہلی اولاد امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام بی بی زینب وکلثوم کی کنیز ہی سمجھتی رہی۔ ایک دن بی بی فاطمہ کلابیہ نے امام اعلیٰ مقام سے کہہ ہی دیا آپ جب مجھے فاطمہ کہہ کر پکارتے ہیں تو آپ کے بچوں کو اپنی ماں خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا یاد آ جاتی ہیں۔ چونکہ دونوں کا نام فاطمہ تھا لہٰذا حضرت علی علیہ السلام نے ان کو اُم البنین کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔ یعنی بچوں کی ماں اس طرح وہ اُم البنین کے نام سے مشہور ہوئیں۔

نوٹ:۔ اولادِ بی بی پاکدامنہ اضلاع جھنگ، سرگودھا وگرد ونواح ایں اضلاع گروہ در گروہ آج بھی آباد ہے اور عقیلی، ہاشمی نیکوکارے پکاری جاتی ہے۔ اولادِ ایں پاکدامنہ ناگہانی مصائب کی وجہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجرت کر کے اس واقعہ کے بعد پہنچی لیکن آج بھی موجود ہے مگر گردش دوراں کا شکار رہنے کے سبب عرصہ دراز تک کس مپرسی کی حالت میں رہی زاں بعد نیکو کارا مشہور ہوئی بہت کم نیکو کاروں کو علم ہے کہ وہ اولادِ ابی طالب علیہ السلام ہیں جو سیّد العرب رہے ہیں۔اولادِ ابی طالب علیہ السلام سینکڑوں برس جورو ستم کا شکار رہی سب پر عیاں ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہزار بار بشوئم دہن بہ مشکِ گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی

ذکرِ مزارِ اقدس بی بی حاج سردارہ قافلہ

بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا، لاہور

......☆......

حضور کا مزار اقدس سب سے بڑے صحن میں سنگِ مرمر کے بڑے عالیشان روضہ اقدس میں ہے۔ یہ ایک اُونچے چبوترے پر واقع ہے۔ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المعروف بی بی حاج یہاں پر زندہ زمین میں سمائی ہیں۔ روضہ اقدس پر غلاف اور پھول ہمیشہ پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا دُعا طلب کر کے ولی عہد حاکم لاہور بکرماسہائے کے دیکھتے ہوئے مع کنیزگان وحفاظ قرآن وساربان وخادمان، زندہ زمین میں سما گئیں تو اُس نے تمام مخدرات عصمت بیبیوں کے مزار بنا دیئے اور خود مجاور بن کر خدمت کرنے لگا۔ سب سے پہلے بکرماسہائے جس کا نام مسلمان ہونے پر بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا نے جمال یا عبداللہ رکھا تھا جو بعد میں بابا خاکی مشہور ہوا، جو مورث اعلیٰ موجودہ مجاور صاحبان کا ہے۔ جس کی وفات ۱۰۱ ہجری میں ہوئی، جس نے دربار پاک کی اندرونی مسجد بھی تعمیر کرائی، ان کا مزار مسجد کے سامنے اس وقت موجود ہے بابا خاکی کا مزار لاہور کا پہلا مزار ہے اور یہ مسجد لاہور کی پہلی مسجد ہے۔ اس سے پیشتر لاہور میں کوئی اور مسجد نہ تھی اور نہ کسی مسلمان کی قبر، اس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ ۴۱۰ھ میں کیا اور فتح پائی۔ سلطان محمود غزنوی نے بھٹی قوم کے راجہ سے ہندوستان کی حکومت حاصل کی تھی۔ لاہور میں داخل ہونے پر سلطان محمود غزنوی کو جب معلوم ہوا کہ لاہور میں حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کا مزار ہے تو اُنہوں نے ان مزاروں پر حویلیاں اور اندرونی برآمدے تعمیر کرائے اور ایک اُونچا چبوترا بنوا کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پلنگ کی شکل کا چوکٹھ مزار اقدس کے اردگرد تعمیر کرایا، برآمدہ اور تمام عمارت اس بات کی خود گواہ ہے کہ سب عمارت افغانی طرز کی اس وقت تک موجود ہے۔ جو ۱۴۱۰ ہجری میں تعمیر ہوئی تھی۔

اس کے بعد 1960ء میں سیّدہ فاخرہ بیگم دختر سیّد مراتب علی شاہ لاہور اور زوجہ سیّد امام شاہ صاحب ولد سیّد در محمد شاہ صاحب رئیس اعظم قتال پور ضلع ملتان نے موجودہ باہر والی حویلی پہلی نزد مزار ساربان رحمۃ اللہ علیہ ایک برآمدہ برائے مسافرین زائرین کے تعمیر کرایا اور دربار پاک کے دروازہ سے بازار تک فرش بنوایا۔ پختہ سڑک بنوائی اور ہمیشہ دربار پاک کی خدمت کرتے ہیں۔ خدا پاک ان کی یہ خدمت قبول فرمائے اور انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے بعد 1964ء میں حکیم خادم اسلم صاحب جن کا مطب نزد لاہور ہوٹل ہے۔ سابقہ مزار چونکہ بڑا بوسیدہ اور خستہ حال ہو چکا تھا، شہید کر کے چینی کی اینٹوں کا مزار پاک تیار کرایا۔ اور تمام دربار پاک کی مرمت کرائی۔ سفیدی کرائی، مسافروں کے لئے پانی کی سبیل بنوائی، کافی انتظام کیا، نذر و نیاز کی ختم دلوائی، خدا اس کا اجرِ عظیم انہیں عطا فرمائے اور دُنیا و آخرت میں انہیں باعزت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے بعد 1970ء میں شیخ عبدالمجید صاحب از ٹیمپل روڈ لاہور نے زرِ کثیر خرچ کر کے سنگ مرمر کا موجودہ روضہ اقدس تیار کرایا اور گنبد سبز اور اندر شیشہ کا بہترین کام کرایا ہے اور شیشہ سے بارہ امامِ حق آلِ نبی اولادِ علی کے نام بھی لکھوائے ہیں۔ بجلی کا بہترین کام کرایا ہے اور عجیب طریقہ کا خوشنما فرش لگوایا ہے۔ فانوس وغیرہ کا بھی انتظام کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ نیک بخت شخص ہر وقت دربار کی خدمت میں مصروف نظر آتا ہے۔

جناب مشتاق حسین بھٹی قزلباش روڈ لاہور نے مسافروں کی تکالیف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنی گرہ سے زمین خرید کر بیت الخلاء جس کی زائرین کے لئے بڑی قباحت اور سخت تکلیف تھی۔ دربار پاک کے عقب میں اب بیت الخلاء تیار کرایا ہے خداوند کریم انہیں اس کا اجرِ عظیم فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اس شخص نے بہت ضروری چیز کا مسافروں کے لئے انتظام کر دیا جس کے تحت ہمیشہ محلہ والوں اور مسافرین زائرین کا جھگڑا رہتا تھا۔ اس سے پیشتر کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔

اس کے بعد 1976ء میں عزت مآب والا شان وزیرِ اعلیٰ پنجاب جناب صادق حسین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریشی صاحب کی صادق الیقین بیگم صاحبہ نے اس دربار پاک کی طرف توجہ فرمائی ہے۔اور مرمت وغیرہ اور مسافروں کے لئے مسافر خانہ غسل خانہ بیت الخلاء وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کرنے کا حکم فرمایا ہے اور کام بھی شروع کرا دیا ہے۔ خلاقِ عالم انہیں اس سے بھی زیادہ مراتب عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس وقت اللہ پاک کے فضل و کرم سے محبان پنجتن پاک کی اس دربار اقدس پر بڑی آمد و رفت ہے۔ پیشتر کچھ لوگوں کے ان بیبیوں کے متعلق کئی کئی قسم کی من گھڑت کہانیاں تیار کر کے کچھ لوگوں کو متذبذب و مشکوک کیا ہوا تھا۔ اور اس دربار پاک پر رونق کو کم کرنے کی کوشش کی ہوئی تھیں، مگر بندہ ناچیز نے چونکہ 1960ء سے ان بیبیاں پاکدامناں کی تاریخ لکھنی شروع کی ہے اور اخباروں اشتہاروں اور علماء صاحبان اور ذاکرین حضرات کو مستند طریقہ سے بھی مضمون دیا ہے اور انہوں نے پاکستان کے کونہ کونہ تک اس مضمون کو سنایا ہے۔ اب محبانِ حسین زائرین پاکستان کے دور دراز علاقوں سے حاضر ہو کر شرفِ زیارت حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت جھنگ ملتان بہاول پور سندھ، کراچی، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، میانوالی، سرگودھا، سکھر، صوبہ بلوچستان تک کے زائرین اس دربار پاک پر حاضر ہو رہے ہیں، جھنگ، ملتان و کمالیہ کے نواب بھی آ رہے ہیں خاندان سادات میں پیر محل شریف شاہ جیونہ شریف رجوعہ شریف چنیوٹ شریف، چک نورنگ شاہ شریف، ملتان شریف، لیہ، اُوچ، بلوٹ شریف، اُوچ بخاری شریف، بہاولپور، گڑھ مہاراجہ عنایت شاہ شریف، شیر شاہ، ملتان شریف، راجن شاہ شریف، کروڑ لعل علیے شریف حتیٰ کہ پاکستان کے تمام عالیہ خاندان سادات اس دربار پاک پر حاضر ہو رہے ہیں اور فیض حاصل کر رہے ہیں۔ میرے دل کا یہی مدعا و عشق تھا جو خدا پاک پورا کر رہا ہے۔ خدا پاک نے میری تمناؤں کو مکمل طور پر پورا کیا ہے۔

الحمد للہ! جناب قاضی سعید الرحمٰن صاحب اور ذاکر اہل البیت عزیزم عاشق حسین صاحب بی اے کو میں نے گھر بلا کر تمام کتاب کے مسودہ کے مطابق مجالس میں بیان کرنے کی تاکید کی۔ اُنہوں نے میرے ساتھ اتفاق رائے کیا۔ اللہ انہیں شاد و آباد رکھے۔ میں سب علماء کرام و مقررین عظام کی خدمت میں التماس ہے کہ مجالس میں ذکر غریب الوطن مدینہ لاہور بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا ضرور بیان فرمایا کریں، امید ہے کہ عرض قبول فرما کر شکر گزار ہونے کا موقع اور نیز دربار محمدؐ و آلِ محمدؐ سے مستفید ہوں گے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام کے تاریخی اوراق سے حالاتِ بی بی پاکدامنہ

ابتدائی حالات

بادشاہِ شام معاویہ کا یزید کو خلیفہ مقرر کرنا

......☆......

بادشاہ شام معاویہ کی خلافت کے دور کو بیس سال گذرے۔ اس کی عمر 80 سال کی ہوگئی، اُس نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کرنا چاہا تو نائبین حکومت کو دارالخلافہ شام میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ تاکہ ان سے یزید کی بیعت کرائی جائے۔ ان کو بتایا گیا کہ وہ یزید کو ملک میں سب لوگوں سے خلیفہ تسلیم کرائیں۔ انکار کرنے والے کو ہر طرح لالچ، خوف اور مجبور کیا جائے۔ نیز تسلیم کرنے والے کو حکومت کا مقرب سمجھا جائے اور مراعات دی جائیں۔ یزید چونکہ فاسق و فاجر زانی وشرابی اور مذہب سے بیگانہ شریعت کے اصولوں سے ناواقف تھا۔ اس لئے اکثر لوگوں نے اس کی بیعت اور سرداری کو قبول کرنے میں قباحت محسوس کی مگر امیر معاویہ کے خوف اور اثر کی بنا پر اُن کو اپنی مرضی کے خلاف یزید کو خلیفہ تسلیم کرنا پڑا اور بعضوں نے طمع دنیاوی میں آکر خلیفہ اور امام تسلیم کرلیا اور کئی لوگوں نے تہ دل سے ہی مان لیا اور بعضوں نے بالکل انکار کردیا اور موت کو قبول کرلیا۔ حتیٰ کہ یزید کی بیعت کے سلسلہ میں امت محمدی کئی حصوں میں بٹ گئی اور لوگوں کے لئے مصیبت اور تباہی کی صورت بن گئی، مگر یزید خلیفہ مقرر کیا گیا اور امیر معاویہ وفات پا گیا۔ تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اموی سلطنت کو قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا۔ حتیٰ کہ حدیث پاک میں اپنی مرضی کے مطابق تبدیلیاں کرائیں اور مذہب سے برگشتہ کرنے کے لئے اپنی تمام قوتوں کو بروئے کار لائے، اور اُس وقت کے علمائے دین کو بھی مراعات دے کر خریدا، اٹھارہ ہزار علماء سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے واجب القتل اور کافر اور خلیفہِ وقت کے باغی ہونے کے فتویٰ پر دستخط کرائے، اور پروپیگنڈا کرا کر امام کے برخلاف ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی مسندِ ہدایت اور تبلیغ سے انحراف کرانے کی کوشش کی۔ اکثر منحرف ہو گئے۔
فرعون راموسیٰ کے مصداق ایسے وقت میں درندگی اور بے حرمتی دین حد سے بڑھ گئی تھی تو سرورِ کونین فخرِ موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے نواسے فاتح صفین وخیبر وخندق شیرِ خدا بابِ العلم اسد اللہ الغالب حضرت امام علی علیہ السلام ابن ابی طالب کے فرزندِ دلبند حضرت امام حسین علیہ السلام نے انسانیت کو اس ظالم کے پنجہ استبداد سے نجات دلانے کا عزم بالخیر کیا۔

نواسۂ رسول نے ایسے مفاد پرست لہو ولعب کے دلدادہ اور غیر شرعی انسان کو خلیفہ ماننے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ ان طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے میدان عمل میں نکلنے اور اپنے تمام عزیز و اقارب کو نانا کے مقدس اور ارفع دین کو بچانے پر تیار کیا۔

تاریخ اسلام مصنفہ عبدالرحمٰن شوق امرتسری صفحہ ۵۲۸ و تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب والاسلام ص ۲۸۷ پر درج ہے کہ یزید کو سب سے زیادہ خطرہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے وجود سے تھا۔
چنانچہ یزید نے ولید بن عقبہ کو لکھا کہ حسین ابن علی سے میرے لئے بیعت لی جائے۔ اس حکم کی تعمیل میں ولید نے مروان جیسے دشمن اہلبیت رسول سے مشورہ طلب کیا۔ جس نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو یہاں پر بلایا جائے۔ اگر وہ بیعت قبول کر لیں تو ٹھیک ورنہ سر قلم کر دیا جائے۔ اس کی اطلاع حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہنچی تو آپ حضرت عباس علمبردار اور اپنے عزیزوں اور رفیقوں اور دیگر 18 نوجوان ہاشمیوں کو ہمراہ لے کر ولید بن عقبہ کے پاس تشریف لے گئے۔

☆

امام حسینؑ سے یزید کی بیعت کرنے کا مطالبہ

جب بیعت لینے کا سوال آیا تو امام پاک نے فرمایا کہ میں علی علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور یزید کی کبھی اطاعت قبول نہیں کروں گا۔ یہ سن کر خاموشی طاری ہو گئی۔ آپ کی بات سن کر کسی کو دخل دینے کی جرأت نہ ہوئی۔

آپ نے پھر لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا کہ نجات کے لئے خدا پاک نے ہم کو مقرر کیا ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہشت کے مالک خدا نے ہم کو بنا دیا ہے۔ فرشتے ہماری خدمت بجالاتے ہیں۔ بہشت سے میوے اور پوشاکیں خدا پاک ہمارے لئے بھیجتا ہے۔ نجات دلانے والے ہم ہیں۔

بیعت کی جاتی ہے بغرض نجات سرتن من دھن سب نجات کے عوض بیعہ کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ سب کچھ دے کر اس کے بعد نجات دلانے کا عہد لیا جاتا ہے اور یہ وہ شخص سودا کرتا ہے اور سرتن من دھن دینے کو تیار ہوتا ہے جس کو اپنی نجات کا یقین نہ ہو اس قدر گناہ گار ہو تو وہ کسی برگزیدہ پاک مبرا ہستی سے بیعت کرتا ہے۔ ہمارے لئے خدا پاک نے قرآن پاک میں آیت تطہیر نازل فرمائی ہے۔ نیز رجس اور خطایا ناپاکی کو ہم سے دور رکھا ہے، اس لئے لوگ ہمارے ہاتھ پر بیعت کرنے کے غرضمند ہیں۔ بیعت لینے کے ہم اہل ہیں، یزید ہماری بیعت کرے ہم ایسے بے دین گمراہ، مذہب سے بیگانہ فاسق فاجر کافر کی بیعت کریں، ہم ایسے منحوس کی بیعت نہیں کریں گے یزید کے گورنر ولید بن عقبہ نے یہ سن کر خاموشی ہی اختیار کی مگر مروان نے کہا کہ یہ وقت ہے حسین کا سر قلم کر لیں پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

یہ سن کر امام حسین علیہ السلام نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اُٹھے اتنے میں حضرت عباس علمبردار اور باقی نوجوان ہاشمی یکلخت دروازے توڑ کر اندر آ گئے۔ مگر جناب حسین علیہ السلام نے قتل وخون کرنے سے روکا اور صحیح سلامت واپس اپنے دولت خانہ میں تشریف لے آئے۔ مگر امام حسین علیہ السلام نے یہ محسوس کر لیا کہ یزیدی اس حق گوئی پر آمادہ نہ ہوں گے اور سختیوں پر اتر آئیں گے۔

امام حسینؑ کی مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی

لہٰذا آپ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ امام عالی مقام کی ہمشیرہ خاتونِ جنت زینب بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا اپنے دو صاحبزادوں عون ومحمد کے ہمراہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ کی اجازت سے اس سفر میں شامل ہو گئیں، اور اپنے بھائی کے ساتھ مصیبت میں تیار ہو گئیں، مدینہ کے ایسے تمام لوگ اُن کی پناہ میں آ گئے جو یزید کی بیعت کو ماننے کے لئے کسی صورت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آمادہ نہ ہوئے۔

اس کنبہ میں حضرت عقیل، حضرت امیر مسلم ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں اور حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا شامل تھیں۔ جب بیت الحرام میں بھی یزید نے اپنی شرانگیزیوں اور فتنہ پردازیوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے ہمراہیوں کو سکون اور آرام سے نہ رہنے دیا اور شہید کرنے کے درپے ہو گیا۔ تو امام عالی قدر نے اس سازش سے محفوظ رہنے اور حرمت خانہ کعبہ کو بچانے کے لئے مکہ معظمہ سے اپنے اہل و عیال اور جانثاروں سمیت کوچ کیا مکہ اور دمشق کے حالات اس قدر تشویشناک اور خطرناک ہو گئے کہ اہلِ کوفہ بھی یزید کی حاکیت ظالمانہ سے خوف و ہراس کی فضا میں زیادہ دیر تک زندہ رہنے کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ اسلام کے پروانوں اور اہل البیت کی جانوں مال اور عزت کو سلطنتِ یزید میں کہیں پناہ نہ تھی۔ (واقعہ حرہ شاہد ہے)۔

کوفہ کے لوگوں کے بیشمار خطوط بنام حضرت امام حسینؑ

کوفہ والوں نے آپ کو بڑی کثرت سے خطوط لکھے۔ خطوط اپنوں کے بھی تھے اور حکومت کے جاسوسوں کے بھی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو حکومت یا خلافت کی قطعاً خواہش نہ تھی۔ آپ اپنی زندگی کہیں گوشہ نشین ہو کر عبادت میں گذارنا چاہتے تھے۔ مگر یزید کی منصوبہ بندی میں امام سے بیعت یا آپکا سر لینے کا فیصلہ ہو چکا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے آپ کی اس تمنا کو بھی پورا نہ ہونے دیا کوفہ والوں نے آخری خط میں لکھا کہ اگر آپ ایسے موقعہ پر جبکہ کفر و الحاد کی آندھیاں چل رہی ہیں اور اسلام کے اردگرد بے دینی اور بے انصافی منڈلا رہی ہے۔ ہماری بیعت نہ لیں گے تو قیامت کے روز ہم آپ کے دامن گیر ہونگے۔

امام حسینؑ کا حالات کے جائزہ کیلئے امیر مسلم کو کوفہ روانہ کرنا

اس درخواست کا اس قدر آپ پر اثر ہوا کہ آپ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت امیر مسلم بن عقیل بن ابیطالب شوہر حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المعروف بی بی پاکدامنہ کو حالات کے جائزہ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روانہ کیا۔امام پاک کے حکم کے مطابق آپ عراق کے ریگستان کو عبور کرتے ہوئے کوفہ پہنچے۔اہل کوفہ نے اس تپاک وخلوص اور دلسوزی سے آپ کا خیر مقدم کیا۔

امیر مسلم کا حضرت امام حسینؑ کو کوفہ تشریف لے آنے کا خط لکھنا

آپ یعنی امیر مسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ اٹھارہ ہزار آدمی آپ پر جان قربان کرنے کے لئے اور مال نثار کرنے کے لئے تیار ہیں اوران کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔جس کی حاکم کوفہ نعمان بن بشیر کو مطلقاً خبر نہیں ہے مگر جب خط لکھوا کر روانہ کرا دیا۔تو رات کو ہزاروں کی تعداد حضرت امیر مسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والے تھے اور صبح کی نماز کے وقت کچھ مخلص شیعہ رہ گئے باقی منحرف ہو گئے جو مکاری سے شیعہ بنے ہوئے تھے۔ان تمام حالات سے یزید بن معاویہ شام میں آگاہ تھا۔

یزید کا عبداللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کرنا

یزید نے فوراً عبداللہ بن زیاد کو حاکم کوفہ مقرر کیا اور ناموسِ رسالت حسین علیہ السلام اور اُن کے پروانوں کی سرکوبی کا حکم دیا جو لوگ مخلص اور صحیح معنوں میں شیعہ تھے۔امیر مسلم کے ساتھ ہی یزیدیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔اس سنگدلی شقی القلب اور دشمن اسلام نے اہلبیت پر وہ مظالم روا رکھے کہ جن کے تصور سے روح انسان کانپ اٹھتی ہے۔استبداد و استیلاً کی خونچکاں داستان ہمارے عزم و عہد کے تجدید میں تازیانے کا کام دیتی ہے۔

ظالم عبداللہ بن زیاد کا کوفہ والوں میں مال دولت تقسیم کرنا

عبداللہ بن زیاد نے لوگوں میں بے شمار دولت تقسیم کی اور لاتعداد مراعات دیں۔اُس کا یہ حربہ کارگر ثابت ہوا اور گندم نما جوفروش افراد اکثریت سے اس کے زیر اثر آ گئے۔مخلص اور جان فروشوں کا ایک گروہ جو ایمان پر قائم رہا۔اُس نے حضرت امیر مسلم کا ساتھ دیا اور ظلم و ستم سے شہید کر دیئے گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امیر مسلم کی کوفہ میں شہادت

عبداللہ بن زیاد کے حمایتی حضرت امیر مسلم کو شہید کرنے پر تل گئے۔ ان لوگوں کے مذموم اور ناپاک ارادوں کے پیش نظر آپ نے ہانی بن عروہ مومن کے گھر میں پناہ لی۔ جس کی وجہ سے ہانی پر بڑا ظلم وستم کیا گیا اور اُسے بھی شہید کر دیا گیا اور کئی لوگوں کو جو محبانِ حسین علیہ السلام تھے قید کر دیا گیا۔ مختار ثقفی بھی ان دنوں قید کیے گئے تھے۔ کوفہ کے وہی بے وفا جو دنیاوی لالچ یا خوف کی وجہ سے عبداللہ بن زیاد کے ساتھ مل گئے اور امیر مسلم کو شہید کرنے پر تل گئے ہانی کے گھر آ کر محاصرہ کر لیا۔

حضرت امیر مسلم بن عقیل برہنہ تلوار لے کر ہانی کے ہمراہ باہر نکلے کئی مومن مسلمان خیر خواہ آپ کی طرف سے لڑے اور شہید ہوئے۔ حضرت امیر مسلم زخمی ہو گئے۔ اُس وقت کسی ظالم ملعون نے ایسا پتھر مارا جس سے آپ کے ہونٹ کٹ گئے۔ آپ کمزور ہو کر گر پڑے۔ اس قدر خون بہنے لگا کہ پیاس کی شدت کے باوجود پانی نہ پی سکے۔

ظالموں نے اس پر بھی اکتفا نہ کیا اور حضور کو عبداللہ بن زیاد کے پاس لے گئے۔ اُس نے حکم دیا کہ اس کو بازار کے ایک چوبارے پر لے جاؤ اور اس کے بازو باندھ دو اور سر تن سے جدا کر کے لاش کو بازار میں پھینک دو اور لاش کو کوفہ کے بازاروں میں کھینچو اور سر کو کوفہ کے دروازہ پر لٹکا دو۔ چنانچہ امیر مسلم بن عقیل سفیر امام حسین علیہ السلام پر حد سے زیادہ مظالم ڈھائے گئے، اور بڑی سفاکی سے شہید کیا۔

امیر مسلم کے بچوں کا حارث کے گھر پناہ لینا

باپ کی یہ حالت دیکھ کر بچوں نے حارث کی مسلمان بیوی کے پاس پناہ لی۔ رات کو جب غم کی حالت سے یہ ناشگفتہ بچے تڑپنے اور بلکنے لگے تو حارث کو معلوم ہو گیا کہ یہ حضرت امیر مسلم کے بچے ہیں تو ظالم نے جا کر اُن کو چوٹیوں سے پکڑ کر بے دردی سے مارنا شروع کیا۔

حارث کا اپنی عورت کو شہید کرنا

اُس کی مومنہ بیوی نے دوہائی دی اور چھڑانے کی کوشش کی مگر حارث ملعون نے اُس کو بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

شہید کر دیا اور اُس کی منت سماجت کی کوئی پرواہ نہ کی۔

امیر مسلم کے صاحبزادوں کی شہادت حارث کا ظلم

امیر مسلم کے دونوں بچوں محمد و ابراہیم کو حارث بے دردی سے ظلم کرتا ہوا دریائے فرات پر لے آیا اور اُن کے کپڑے اُتروا کر دونوں معصوم بچوں کے سر تن سے جدا کر کے لاشوں کو دریائے فرات میں بہادیا۔ اور سروں کو عبداللہ بن زیاد کے پیش کیا۔ یہ دونوں معصوم اور پاک شہزادے حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا المعروف بی بی پاکدامنہ لاہور کے فرزند دلبند تھے۔ امام عالی مقام حسین علیہ السلام کے یہ بھانجے تھے۔

امام حسینؑ کا مکہ معظمہ سے کوفہ کو روانہ ہونا

امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ سے کوفہ روانہ ہو چکے تھے۔ ان کے ہمراہ بی بی رقیہ معہ صاحبزادگان اپنے برادران حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت عباس علمبردار کے اس قافلہ میں شریک تھیں۔

راستہ میں ان کو حضرت مسلم اور اُن کے بیٹوں کے شہید ہونے کی جگر خراش اور المناک خبر ملی یہ سن کر آپ بے حد غمگین ہوئے اور بھانجیوں کو گود میں لے کر زار و قطار روئے۔ عبداللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو حضرت امام حسین علیہ السلام کو روکنے کے لئے مامور کیا کہ آپ کو یزید کی بیعت کرنے کے لئے مجبور کرے۔ اگر امام حسین علیہ السلام بیعت یزید سے انکار کرے تو انہیں طرح طرح کی ایذائیں دے کر سر کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ اس ملعون کے حکم کے مطابق امام پاک کو راستہ میں ہی محاصرہ میں لے لیا اور کربلا معلی میں دریائے فرات پر یزیدی فوج نے خیمے لگا دیئے اور پانی بند کر دیا۔ اہل بیعت کو محاصرہ میں لے لیا گیا۔

عبداللہ بن زیاد کا عمر بن سعد کو حکم تھا انہیں سخت سزائیں دے کر ان کے سر کاٹ دیئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائیں۔ لاشوں پر گھوڑے دوڑائے جائیں سروں کو نیزوں پر چڑھایا جائے مستورات کو قید کر کے میرے پاس لایا جائے۔ چنانچہ عمر بن سعد نے ان احکامات پر عمل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ امام پاک کو خبر ملی۔ آپ نے اپنے اعوان وانصار کو جمع کیا پھر ابن سعد سے ایک رات برائے عبادت ووصیت مانگی اور کہا کہ شب خون نہ مارنا، جیسا کہ تم ارادہ رکھتے ہو، وہ مان گیا، آپ نے اسی شب بیبیاں پاکدامناں کو حفاظ کی معیت میں جانب ہندوستان روانگی کا حکم فرمایا، جب صبح ہوئی تو بعدِ نماز امام نے خطبہ دیا۔

حضرت امام پاک کا خطبہ کربلا میں

اے لوگو! کلمہ پڑھنے والو مجھے پہچانو اور پھر مجھے قتل کرنا، میں حسین بن علی بن ابیطالب علیہ السلام ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کا نواسہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بیٹا ہوں۔ اصحابِ رسول پاک ﷺ عمر رسیدہ لوگ آئیں جنہوں نے مجھے رسول پاک ﷺ کے دوش مبارک پر سوار دیکھا ہوا ہے۔ میں اُن سے ہی دریافت کرتا ہوں کہ مجھے کس قصور میں قتل کرتے ہو میں نے آپ کا کیا نقصان کیا ہے۔ کیا میں شریعت رسول ﷺ کا منحرف ہوں یا میں نماز نہیں پڑھتا۔ کیا میں نے تمہارا کوئی آدمی قتل کیا ہے۔ میرے بے گناہ قتل کرنے سے تم واصل جہنم ہو گے مجھ پر ظلم کا بدلہ تم کو اس دنیا میں بھی دینا پڑے گا کہ تم کو لالچ نے اندھا کر دیا ہے۔ اور حقیقت کی آنکھ پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ یزید تمہاری کوئی اُمید بر نہیں لائے گا بلکہ تم عبرتناک سزائیں بھگت کر مارے جاؤ گے۔ اور تمہیں عذاب دے دے کر مارا جائے گا۔

تم میری بات مان جاؤ اور مجھے اپنی سلطنت عرب وعراق میں دیکھنا نہیں چاہتے تو مجھے سرحدوں سے دور کسی اور ملک میں جانے دو اور مجھے ہندوستان جانے دو۔ میں وہاں تبلیغ اسلام کروں گا۔ حضرت حسین علیہ السلام نے اس نوعیت کے کئی اور خطبے ارشاد فرمائے۔ مگر ان بدبختوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔

ان خطبات کے بیان فرمانے کا مطلب امام پاک کا حجت ادا کرنے کا تھا تاکہ یہ لوگ قیامت کے دن یہ نہ کہیں کہ ہم نے بے خبری میں امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسینؑ کا بی بی رقیہ کبریٰ کو ہندوستان لاہور روانہ فرمانا

حضرت امام حسین علیہ السلام نے دس محرم کی رات کو دشمن اسلام سے نصیحت و ابستگان اور عبادت خداوندی کے لئے مہلت مانگی۔ مجھے آج شہید نہ کرنا کل جو کچھ تمہارا دل کرے میرے اُوپر کر گزرنا۔ ازاں بعد آپ نے اپنے ساتھیوں کو کربلا سے روانہ کیا اور شب عاشوران مخدرات عصمت کو امام حسین علیہ السلام نے کربلا معلیٰ سے ہندوستان لاہور روانہ فرمایا، اور ان کے ہمراہ ۷۰۴ آدمی اپنے اصحاب بھی روانہ کئے، اور اپنی ہمشیرہ حضرت رقیہ کبریٰ کو حکم فرمایا کہ آپ بحکم ایزدی ہندوستان روانہ ہو جائیں۔ آپ کے وہاں جانے پر کسی زمانہ ہندوستان میں ایک وسیع اسلامی مملکت بن جاوٴ یگی۔

یہ بیبیاں حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں ہیں اور بحکم حضرت حسین علیہ السلام شب عاشور 61 ہجری میں کربلا معلیٰ سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لائی ہیں اور ہندو راجہ مہاں برن سے تکرار ہونے پر دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئی ہیں۔ اس واقعہ کے تاریخی ثبوت مہیا کرنے کے لئے بندہ ناچیز نے مکمل 16 سال خرچ کئے ہیں اور کتب تاریخ جن میں ان بیبیوں کے تشریف لانے کے ثبوت درج ہیں تلاش کی ہیں۔ جن کے حوالہ جات سے بندہ نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ ابتدا میں فہرست کتب ملاحظہ فرمائیں۔ بی بی پاکدامنہ کی کربلا سے شب عاشور روانگی کے بعد دس محرم 61 ہجری کو یزیدی لشکر سے حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے مخلص جان نثاروں پر حملہ ہوا۔ یزیدیوں نے اہلبیت رسول پر بڑے ظلم کئے۔ انہیں تین دن پیاسا بھوکا رکھ کر قربانی کے بکروں کی طرح ذبح کیا گیا۔ لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے خیمے جلا دیئے گئے اور جب جلتے ہوئے خیموں سے مستورات باہر نکلیں تو ان کی چادریں چھین کر انہیں بے پردہ کر دیا گیا۔ رسیوں سے مستورات کے ہاتھ باندھ کر قیدی کر دیا گیا، اور دورانِ سفرِ شام انہیں دھوپ میں بٹھاتے اور صرف گرم پانی پینے کیلئے دیتے تھے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تذکرہ حضرت بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کا لاہور پہنچنا

یہ مخدرات عصمت بیبیاں کربلا معلیٰ سے مع حفاظ بصد مشکل ہندوستان لاہور تشریف لائیں۔ ان کے ہمراہ 704 آدمیوں کی جماعت تھی جو محبانِ حضرت حسین علیہ السلام تھے۔ بحکمِ امام پاک ان کے ہمراہ یہاں آئے تھے۔

ان مخدرات عصمت چھ بیبیوں میں ایک حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی بی بی رقیہ کبریٰ ہمشیرہ حضرت حسین علیہ السلام و حضرت عباس علمبردار تھیں جو زوجہ محترمہ حضرت امیر مسلم تھیں اور والدہ ماجدہ محمد و ابراہیم ہیں۔ اور پانچ بیبیاں ہمشیرگان حضرت امیر مسلم بن عقیل حضرت بی بی تاج و حضرت بی بی حور و حضرت بی بی نور و حضرت بی بی گوہر و حضرت بی بی شہناز۔ ان کے حالات کے متعلق مفصل کتب ہائے ذیل میں مختلف طریقہ سے درج ہیں۔ یہ نام ان کے یہاں لاہور میں معتقد مسلمانوں نے رکھے ہیں نیز اپنے آپ کو چھپانے کے سبب بھی رکھے گئے۔ کئی لوگوں کے دو دو تین تین نام ہیں، تمام کتب تاریخ جن میں ان مخدرات عصمت کے حالات درج ہیں مطالعہ کرنے کے بعد اصول روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ اتفاق اسی روایت پر ہے اور کثرت رائے اور تحریری ثبوتوں سے پختہ طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیبیاں بحکمِ امام حسین علیہ السلام شب عاشورہ 61 ہجری میں کربلا معلیٰ سے روانہ ہو کر ہندوستان لاہور تشریف لائی ہیں۔ اور یہاں لاہور میں اس جگہ ایک ٹیلہ تھا پر قیام کیا۔ یہاں کے لوگ ان مخدرات عصمت کے زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری انکساری اور یادالٰہی اسوۂ رسول کو دیکھ کر کثرت سے مسلمان ہونے لگے۔ ان کی کرامت اور معجزات کا چرچا ہوا۔ ان اہلبیت النبوت کی تجلیات سے محفل نشاط بزم سرود ے کے چراغ بجھ گئے اور ان آتش پرست ہندوؤں کے آتشکدے سرد ہو گئے۔

حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علیؑ کی لاہور میں کرامتیں

لوگوں نے حاکم وقت بھٹی راجہ مہاں برن یا مہانتری کو ان واقعات سے آگاہ کیا، تو راجہ نے ان بیبیوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ مگر آپ خوف اور سراسیمگی اور گذشتہ واقعات کی وجہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف نہ لے گئیں اور معذرت کا اظہار کیا آخر راجہ نے اپنے ولی عہد بڑے بیٹے بکرما سہائے کو بھیجا، یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ستم رسیدگی اور حالات کربلا اُس کو سنائے اور اپنی بیکسی اور مظلومیت اور اپنے تمام خاندان اور بھائیوں سے بوجہ مجبوری جدا ہونے کا حال سنایا اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ آپ لوگوں کو ہمارا یہاں رہنا منظور نہیں ہے تو ہم کہیں اور جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم راجہ کے دربار تک جانے سے قاصر ہیں۔ لیکن وہ کسی طرح نہ مانا اور دربار میں لے جانے کے لئے اپنے باپ کے پیغام کا اظہار کرتا رہا۔

حضرت بی بی پاکدمنہ کی کرامت دیکھ کر راجہ کے بیٹے کا مسلمان ہونا

بی بی صاحبہ کلاں حضرت بی بی رقیہ کبریٰ نے راجہ کے لڑکے کی طرف ایک ایسی نظر ڈالی کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ ہوش آنے پر بصد احترام صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

یہ خبر سن کر راجہ کو از حد تشویش ہوئی تو اُس نے ان کے خلاف شورش برپا کر دی۔ اس سے بیبیاں پاک متفکر ہوئیں اور بارگاہ الٰہی میں دُعا طلب کی۔ جس سے زمین میں شگاف ہو گئے اور یہ تمام اُن میں سما گئیں۔ اس سے پہلے آپ نے ہمراہیوں کو فرمایا کہ وہ اپنے علاقوں کو چلے جائیں آپ کے غلام اور صرف چار حافظِ قرآن بنام ابوالفتح اور ابوالفضل اور ابوالمکارم اور عبداللہ ان کے ساتھ ہی زمین میں روپوش ہو گئے۔ اور ان کی کنیزگان جن میں ایک کا نام امتہ الفاطمہ ہے جس کا مزار مشرقی برآمدہ کے باہر ہے یہ سب بیبیوں کے ہمراہ زمین میں سما گئیں۔

حفاظِ قرآن کی قبور مزار بی بی تنوری کے جنوب میں ہیں اور ساربان اونٹوں کے مہاری کا مزار بھی اسی پہلی حویلی کے دروازے کے ساتھ جنوب جانب ہے جو کربلا سے لاہور تک بیبیاں پاک کے اونٹوں کے مہار پکڑ کر اس قدر دور دراز سفر کر کے خدمت کرتا ہوا آیا۔

راجہ کے بیٹے کا مجاور بن جانا

اُس وقت حضرت بیبیاں پاکدامناں کے دوپٹوں کے کنارے زمین پر نظر آرہے تھے، اُسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت بکر ماسہائے نے ان پر قبروں کے نشان بنادیئے اور ہر ایک بی بی کی قبر کے نشان کو ذہن نشین کرلیا کہ یہ فلاں فلاں بی بی کا مزار پاک ہے کہ یہ واقعہ اُن کا چشم دید تھا۔ کفار جب آئے اور اُس معجزہ کو دیکھا تو دم بخود ہو گیئے اور مسلمان ہونے لگے۔ کنور کا نام بی بی پاک نے عبداللہ رکھا جو بعد میں بابا خاکی مشہور ہوئے اور اس خانقاہ کے مجاور بن کر ساری عمر گزاری اور ۱۰۱ ہجری میں وفات پاگیے جن کی قبر اندرنی مسجد کے سامنے موجود ہے۔ یہ مسجد بھی بابا خاکی نے تیار کرائی تھی بعد میں نور الایمان والوں نے دوبارہ تیار کرائی تھی۔ یہ قبر اور مسجد لاہور کی پہلی قبر اور پہلی مسجد ہے۔

حالات سجادہ نشین درگاہ حضرت بی بی پاکدامنہؑ

دربار حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے مجاور صاحبان اپنے آپ کو راجپوت بھٹی کہلاتے ہیں۔ درحقیقت بھٹی راجپوت راجہ کی اولاد ہیں۔ جو اس وقت لاہور کا حکمران تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں بھٹی قوم لاہور کی حکمران تھی۔ اور سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان میں سلطنت انہی سے حاصل کی تھی۔ لاہور کا راجہ اپنے لڑکے سے مسلمان ہونے کی بناء پر محبت نہیں کرتا تھا۔ مگر بیٹا ہونے کی بنا پر چار مربعے زمین اس کو دے دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندو بلیم جاٹ یہاں پر وارد ہوئے۔ ان میں ایک شخص کی بیٹی جس کا نام بالو تھا اور وہ لنگڑی تھی شخص محمد جمال یا عبداللہ کے ساتھ اپنی بیٹی کی نسبت قرار پانے کا خواہش مند ہوا لیکن انکار رہا۔ جب تمام بلیم جاٹوں نے اصرار کیا تو اس نے اپنی سرکار سے اجازت چاہی یعنی مزار کو ہر بار پر حاضر ہو کر اجازت لے لی۔ چنانچہ محمد عبداللہ نے اس لڑکی سے نکاح کرلیا۔ اس کو مزار مبارک پر لاکر دُعا کی کہ یہ آپ کی کنیز ہو چکی ہے اس پر نظرِ کرم مبذول فرمائیں کہ اس کے ہاتھ پاؤں اچھے ہو جائیں۔ دُعا بارگاہ میں مستجاب ہوئی اور وہ صحت یاب ہوگئی۔ اور حسین مہ جبیں بن گئی۔

بی بی پاکدامنہ کی کرامت سے سات ہزار بلیم جاٹوں کا مسلمان ہونا

یہ کرامت دیکھ کر بلیم جاٹوں نے اسلام قبول کرلیا جن کی تعداد سات ہزار کے لگ بھگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی۔ جوزمین باباخاکی کوراجہ نے عنایت کی تھی۔ وہ اس خانقاہ کے جنوب مشرق میں واقعہ تھی۔ اس میں سے 5/6 گھماؤں زمین باباخاکی نے اپنے سسرال یعنی بلیم جاٹوں کودے دی تاکہ وہ یہاں مقیم ہوجائیں۔ اس رشتہ کی بنا پر ان میں قرابت داری بڑھی اور ایک برادری کی طرح ان کا رہن سہن اور سلوک و برتاؤ ہوگیا۔ اور بی بی پاک کی کراماتوں سے لوگ کثرت سے مسلمان ہونے لگے۔ باباخاکی کی جولاہور کے حکمران راجہ مہاں برن کا بڑا بیٹا ولی عہد تھا اور بیبیوں کی کرامت سے مسلمان ہوگیا اور گھر کوترک کردیا۔ اور فقیر مجاور دربار پاک ہوگیا۔ اور دنیا کوترک کرکے محض خدا پاک کی عبادت میں مشغول ہوگیا، تو لوگ بزرگی نیکی اور خدمت دربار پاک کے طفیل اُس کو باباخاکی اور شیخ صاحب اور شاہ صاحب کے خطاب سے پکارنے لگے۔ اور اُن کی اولاد کو بھی شیخ صاحب اور شاہ صاحب پکارنے لگے۔ اور انہیں عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ بعہد خان بہادر اِن بلیم جاٹوں میں سے صرف شیخ عزیز اور شیخ دھاتو اور مرادو اِن کی اولاد میں سے رہ گئے اور اب ان کا بالکل نام ختم ہوگیا ہے اور خانقاہ بی بی پاک کے نواح میں ان کی قبریں موجود ہیں۔

سلطان محمود غزنوی کا ہندوستان پر حملہ اور بی بی پاکدامنہ کا مزار تعمیر کرانا

بیبیاں پاک کے زمین میں روپوش ہونے کے بعد چار سو سال تک بھٹی راجا سریر آرائے ملک رہے، ان راجاؤں کی راج دھانی ان ایام میں شہر منوہر پور علاقہ دہلی تھا۔

410 ہجری میں سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور فتح حاصل کی۔ جب لاہور کے متعلق سلطان محمود غزنوی نے واقفیت حاصل کی اور ان مخدرات عصمت کے حالات سے آگاہ ہوئے تو ارادت وعقیدت قلبی کے اظہار کیلئے چاردیواری اور موجودہ دالان وخانقاہ تعمیر کرائے۔ یہ تمام عمارات غزنوی طرز کی ہیں۔ یہ عمارت خود اس روایت کی گواہ ہے۔ اس کے بعد جلال الدین اکبر کے زمانے میں بہت سی عمارات تیار ہوئیں۔ اور قبرستان کی حدود مقرر کی گئیں۔

اکبر بادشاہ کا دربار بی بی پاکدامنہ پر عمارات تعمیر کرانا

چنانچہ اس عہد کی قبر سیّد نور موجود ہے جو زمین ان کے قبضہ میں تھی وہ حاکم وقت کی طرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے عنایت کی گئی تھی علاوہ ازیں چار چاہ مزروعہ اکبر نے ضلع پٹنہ میں خدام خانقاہ کو عطا کئے۔ پھر امراء کا قبرستان بھی یہاں پر بنایا گیا۔اور خان بہادر یعقوب خان امیر خان بہادر کے عہد یہاں کے مجاوروں میاں شیخ رضا کو ایک مکان واحاطہ پختہ ایک دلان سہ درہ بنوادیا۔اس کے قرب میں مجاوروں کا قبرستان ہے۔

ذکرِ مزار باباخا کی جدامجد مجاوران بی بی پاکدامنہ

آخری دروازہ کے باہر مسجد کے بالکل سامنے مشرق کی جانب مزار باباخا کی ہے جو موجودہ مجاوروں کے جدامجد ہیں ان کے ساتھ ہی اُن کی زوجہ بی بی کندائی کی قبر ہے جو اُن کی مزار سے جانب مغرب ہے۔تاریخ شاہد ہے، راجہ مہاں برن کا بیٹا بکر ماسہائے جو کہ حکم لے کر بی بی پاک کے پاس گیا اور بیہوش ہوگیا۔آخر اسلام قبول کرلیا۔راجہ یعنی باپ کی راجدھانی کو چھوڑ کر تا دم زیست جاروکشی پر مامور رہا یہ شخص 101 ہجری میں وفات پا گیا۔(تحقیقات چشتیہ صفحہ 320)۔

ذکر مزار شیخ ایوب و شیخ زکریا

باباخا کی کے مزار کے جنوب کی طرف اس مسجد کے صحن میں دروازہ کے نزدیک دو تربت ایک ساتھ ہیں یہ شیخ ایوب اور شیخ زکریا کے مزار ہیں جو کہ مجاوروں کے اولاد میں سے تھے۔بندہ نے اب ہر ایک مزار پر ان سب حضرات کے علیحدہ علیحدہ اسم گرامی لکھ کر بورڈ لگا دیئے ہیں، تا کہ زائرین کو تعارف حاصل ہوجائے۔

ذکر بیوی تنوری

بڑے دروازے کے اندر شمال کی جانب تین سیڑھیاں چڑھ کر دالان میں خانقاہ بیوی تنوری آتی ہے۔ان کا اصل نام بی بی حلیمہ ہے۔حضرت مسعود قریشی کی صاحبزادی تھی بہت نیک اور عبادت گزار تھی۔بیبیاں پاکدامناںؒ کے ہمراہ آئی تھی اور انکی روٹیاں پکانے کا کام کرتی تھی،اس لیے جو بھی نانبائی یا بھٹیارہ کا پیشہ اختیار کرے ان کے نام سے کام شروع کرتا ہے عام لوگ عورتیں مرد جو

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تنور میں روٹیاں لگاتے ہیں بی بی تنوری کے معتقد ہیں۔

ذکر بابا ساندل ولی شوہر بی بی تنوری

یہاں پر دالان میں جس کے سرہانے چراغدان اور پائینتی درخت ہے۔حضرت بی بی تنوری کے شوہر بابا ساندل ولی کی تربت ہے۔

ذکرِ بی بی رابعہ

جس کے مزار کے گرد چاردیواری ہے اور سرہانے چراغدان ہے۔یہ بی بی رابعہ کی قبر ہے۔

ذکرِ مزار بی بی ترت مُراد

بی بی رابعہ کے غرب میں بی بی ترت مراد کا مزار ہے۔

ذکر مسجد جو بابا خاکی نے لاہور میں سب سے پہلی یہ مسجد تعمیر کرائی تھی

یہ مسجد بابا خاکی نے بنوائی تھی جس کا تحقیقات چشتیہ میں ذکر درج ہے۔بعد میں نورالایمان والوں نے اس کی مرمت کرائی۔اس وقت اس کی مرمت شیخ عبدالمجید صاحب نے کرائی ہے۔ بابا خاکی کی وفات 101 ہجری میں ہوئی تھی۔معلوم ہوا کہ یہ پہلی صدی ہجری میں تعمیر ہوئی تھی پہلی صدی ہجری میں نہ کوئی اور بزرگِ خدا لاہور میں تشریف لایا تھا اور نہ کسی نے تبلیغ کر کے کسی ہندو راجہ کو اس سے پیشتر مسلمان کیا تھا۔اس واسطے یہ لاہور کی پہلی مسجد ہے اور بابا خاکی کا مزار لاہور کا پہلا مزار ہے۔

ذکر مزار حضرت بی بی تاج وحضرت بی بی حور وحضرت بی بی نور

آخری دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک ڈاٹ والا دروازہ مغرب کی طرف نظر آتا ہے بائیں جانب سے داخل ہونے پر تین مزار ہیں۔ جو حضرت عقیل برادر حضرت علی علیہ السلام کی تین صاحبزادیوں کی ہیں جن کے اسماگرامی حضرت بی بی تاج، حضرت بی بی حور، حضرت بی بی نور ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس صحن میں نشان علم حضرت عباس شہید کربلا موجود ہے۔ دو قبور شاہ نشین کے نیچے ہیں جو کہ بی بی پاکدامنہ کی کنیزیں تھیں۔

ذکرِ مزار حضرت بی بی گوہر و حضرت بی بی شہناز

مزار حضرت بی بی رقیہ کبریٰ کے بالکل قریب جنوب میں دو قبور ایک ہی چبوترے پر بنی ہوئی ہیں۔ جن کے اردگرد پختہ پیتل کے موٹے سریہ کا چوکھٹا بنا ہوا ہے۔ اب یہ مزاریں سنگِ مرمر کی تعمیر کی جارہی ہیں۔ یہ حضرت بی بی گوہر اور حضرت بی بی شہناز کے مزار اقدس ہیں۔ یہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں ہیں۔ یہاں پر غرب میں دو اور مزاریں ہیں جن کے نام نہ معلوم یہ کنیزیں بی بی پاک کی ہیں۔

ذکرِ مزار آمتہ الفاطمہ

اسی دالان میں حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے مشرق جانب زمین پر برآمدہ کی دیوار اور ڈاٹ کے ساتھ ہی ایک کنیز امتہ الفاطمہ کی قبر موجود ہے جو کہ بی بی پاکدامنہ کی کنیز ہے۔

نوٹ :۔ یہ سب کنیزیں اور خادم و حفاظ قرآن اور ساربان سب صاحبان قافلہ جو واپس نہ روانہ ہوئے بی بی پاکدامنہ کی دُعا طلب کرنے پر زمین میں سما گئے تھے۔ جس طرح اصحاب کہف کے ساتھ بکریوں کا چرواہا اور چرواہے کا کتا بھی اصحاب کہف کے دُعا طلب کرنے پر وہ بھی زندہ غارِ وصید میں سما گئے تھے۔ اسی طرح حکم الٰہی سے (دُعا کرکے) بیبیاں پاکدامناں زندہ سما گئیں اور حضرت حسین علیہ السلام کا وہ فرمان پورا ہوا جو حضرت نے نوکِ سناں پر فرمایا تھا کہ میری داستان اصحابِ کہف سے بھی عجیب تر ہے تو فرمانِ حضور کے مطابق قافلہ حسین علیہ السلام کا ایک جزو ایک حصہ یہاں ہندوستان میں آکر اصحابِ کہف کی مانند دُعا کرکے زمین میں سما گیا اور فرمانِ امام درست ثابت ہوا۔

ذکرِ روضہ مبارک سیّد سلطان جلال الدین حیدر شاہؒ

مزار پاک حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے مغرب میں ایک روضہ گنبد والا موجود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے یہ مقبرہ سیّد سلطان جلال الدین حیدر شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، اس میں تین قبور ہیں اوّل سیّد جلال الدین حیدر بخاری برادر حقیقی حضرت موج دریا بخاری کا ہے۔

دوئم: سیّد علم الدین شاہ فرزند سیّد جلال الدین حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سوئم: نبیرہ سیّد زین العابدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے۔

یہ حضرات اُوچ شریف بخاری ضلع بہاول پور سے یہاں پر تشریف لائے۔ جب اکبر بادشاہ کو مہم چتوڑ گڑھ درپیش ہوئی تو اُس نے حُب الایمان بخدمت سیّد صفی الدین سجادہ نشین مزار اقدس مذکور سے امداد چاہی تو موصوف نے سیّد موج دریا بخاری اپنے صاحبزادے کو بادشاہ کی اعانت کے لئے روانہ کیا جس کی دُعا سے قلعہ فتح ہوا۔ حضرت سلطان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی اللہ اور تارک الدنیا تھے۔

یہ مقبرہ اندر سے ہشت پہلو ہے اور تعویذ قبر سیّد جلال الدین کا پختہ اور خوشنما بنا ہوا ہے۔ یہ اکبر کے دور میں تعمیر ہوا۔ وفات سیّد جلال الدین حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ 11 محرم 1016 ہجری۔

ذکر مزار اقدس جناب ساربانؒ جو بیبیوں کے ہمراہ کربلا معلّٰی سے لاہور پہنچا

یہ مزار اقدس صدر حویلی کے دروازے کے اندر جنوب کی جانب ہے اس مزار کے اوپر غلاف پڑا ہے۔ یہ بزرگ ساربان بڑا خدمت گذار اور غلام تھا، محافظ تھا۔ اس لئے ہر اک مومن کے دل میں ان کا بڑا ادب و احترام ہے۔

ہر شخص ڈیوڑی مبارک میں داخل ہوتے ہی ان کے مزار پاک کی زیارت سب سے پہلے کرتا ہے اور فاتحہ پڑھتا ہے ان کے کربلا معلّٰی سے اس جگہ لاہور تک پیدل چل کر آنے کو یاد کرکے لوگوں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں ان کے نزدیک اسی حویلی میں چار حفاظ کی سامنے قبریں ہیں۔ پھر دوسری حویلی کا دروازہ آتا ہے۔ اس حویلی میں مسجد کے مشرق کی جانب بابا خاکی اور ان کی بیوی کندائی کی قبریں ہیں۔ اس کے بعد تیسری حویلی کا دروازہ مسجد کے صحن کے قریب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کو بہترین چوکاٹھ لگی ہوئی ہیں۔ اس تیسری حویلی میں مغرب کی جانب ڈاٹ سے گذر کر تین بیبیوں کے مزار ہیں۔ پھر چوتھی حویلی آخر والی کی تین سڑھیاں اُتر کر مزار اقدس بی بی رقیہ کبریٰ کا ہے اور دو مزار بیبیوں کی ہیں اور روضہ اقدس جلال الدین حیدر شاہ کا ہے اور علم حضرت عباس علمدار کا وَن کے درخت کے قریب نصب ہے۔

بعض لوگوں کے دل میں اعتراض اور وسوسہ سا پیدا ہوتا ہے کہ بیبیوں کے نام عربی نہیں ہیں کا جواب

ملتمس ہوں کہ عرب کے مرد اور عورتوں کے نام دو دو چار چار ہیں۔

۱۔ مثلاً جناب سرورِ کائنات کی دختر نیک اختر کا اسم مبارک سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی ہے اور خاتون جنت بھی کہتے ہیں اور زہرا سلام اللہ علیہا بھی اور بتول بھی کہتے ہیں۔

۲۔ جناب سرورِ کائنات کے 99 خطابی نام ہیں۔

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کو مرتضےٰ، حیدر کرار، اسد اللہ الغالب، سیف اللہ بھی کہتے ہیں۔

۴۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام کو سیّد العرب، شیخ القریش، رئیس مکہ بھی کہتے ہیں ابو طالب کا اصل نام عمران تھا، کنیت ابو طالب تھی مگر اصل نام عام طور پر نہیں پکارا جاتا۔

۵۔ فرعون کا اصل نام تابوس تھا یا ولید تھا، مگر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا جیسے فارس کے بادشاہ کا کسریٰ اور روم کے بادشاہ کا لقب قیصر تھا۔

۶۔ حضرت ابوبکر کا اصل نام عبداللہ ہے اور کنیت ابوبکر اور لقب عتیق تھا۔ دیکھو کتاب تذکرۃ الکرام، تاریخ خلفائے عرب والآ م صفحہ 68 پر حضرت ابوبکر کے نام کے متعلق درج ہے۔

۷۔ حضرت بی بی شہر بانو زوجہ حضرت امام حسین علیہ السلام والدہ ماجدہ امام زین العابدین علیہ السلام کے بہت نام ہیں، بعض غزالہ، بعض شاہ زناں، یزدجرو کسریٰ، بعض سلافہ، بعض شہر بانو، بعض خولہ، بعض برہ بنت النوشجان۔ دیگر تاریخ آئمہ صفحہ 370 پر لکھا ہے کہ سیّد المحققین جناب شیخ مفید علامہ طبرسی وغیرہ آپ کا نام شاہ زناں بنت کسرائے یزدجرد لکھتے ہیں اور ممکن ہے کہ اصل نام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی اور مشہور شہر بانو ہو۔

۸۔ ہاشم کا اصل نام عمر تھا۔انہوں نے قحط کے زمانہ میں عرب والوں کو شوربہ میں روٹیاں چور کر کے کھلائی تھیں۔عرب میں ہشم شوربہ میں روٹیاں چورا کرنے کو کہتے ہیں۔اس لئے ان کا نام ہاشم مشہور ہوا۔

۹۔ عبدالمطلب کا اصل نام شیبہ تھا اور شیبہ عرب کے سب سے بڑے رئیس اور یہی شیبہ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے۔

مفصل دلائل میں نے باب اعتراضات کے جواب میں لکھے ہیں اسی کتاب کے حصہ دوم میں آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں گے۔میں نے ہر ایک اعتراض کا مکمل مستند اور مدلل جواب تحریر کیا ہے۔

حضرت امام حسینؑ نے کربلا سے شب عاشورا اپنی ہمشیرہ رقیہ کبریٰ کو ہندوستان لاہور روانہ کیوں کیا

رسول پاک ﷺ، علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو پیش آمدہ واقعات کا کلی علم تھا۔اس ضمن میں احادیثِ مصطفےٰ ﷺ اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم واقوالِ آئمہ المعصومین بھی کتب اسلامی میں موجود ہیں۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا ''کہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا، کہیں پھر کفر کی طرف نہ لوٹ جانا''۔امام حسین علیہ السلام کے متعلق مسجد میں بازاروں میں، اپنوں میں، مجمع یاروں میں، عید کے موقعہ پر کندھوں پر بٹھا کر حسین علیہ السلام کا تعارف آپ نے کروایا۔الحسین منی وانا من الحسینؑ آیا لوگوں نے نہیں سنا تھا؟ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے جسم کا ٹکڑا اور خاتون جنت ہے۔من کنت مولیٰ فھذا علی مولا بھی ڈیڑھ لاکھ صحابہ نے جو حاجی بھی تھے آیا نہیں سنا تھا؟ ضرور سنا تھا۔انا وعلیؑ من نور واحدہ و النظر الی وجہ علی عبادۃ، ذکر علی عبادۃ۔یہ بھی کتب دین اور احادیث کے مجموعوں میں پایا جاتا ہے۔یہ بھی کتب نصاب وتاریخ میں ملتا ہے کہ خطبہ نکاح محمد مصطفےٰ ﷺ جناب ابوطالب علیہ السلام نے پڑھا۔نیز کتاب اللہ میں نص قرآن بیان کرتا ہوں (من یطع الرسول، فقد اطاع اللہ) نیز وماینطق عن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الھواھی موجود، مودت فی القربا بھی موجود۔

لیکن کئی لوگ آج تک متذکرہ حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوششوں میں دن رات مصروف ہیں، کبھی ترجمہ اپنے ذہن کے مطابق کرکے اور کبھی من مرضی کرکے۔ اکثر احادیث کو مانتے ہی نہیں، صاف انکار کرجاتے ہیں۔ وائے حسرتا! صد حیف! کلمہ گو ایسے منحرف ہوئے کہ اہل البیت کو میدانِ کربلا میں ذبح کرنے کے بعد اہل البیت کے اجسام پر گھوڑے دوڑائے۔ مخدراتِ عصمت کو ننگے سر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق اسی طرح پھرایا اور تشہیر کی۔ مخدراتِ عصمت کو ہتھکڑیاں پہنائیں گئیں۔ مسلمان کربلا سے شام تک اللہ کے قرآن اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو بھول گئے۔ فضائل اہل البیت یکسر پس پشت ڈال دیئے گئے۔ اور ایسے گمراہ ہوئے کہ سانحہ کربلا انکے ماتھوں پہ کلنک کا ٹیکہ بن گیا۔

محسنِ رسول ﷺ کو کافر، حسین علیہ السلام کو باغی جگر گوشہ رسولِ اکرم کو جھوٹا، محمد مصطفےٰ ﷺ کی رسالت کو ہاشمیوں کا ڈھونگ برائے سلطنت اور کیا کیا نہ کہا۔ لوگ جنازوں پر پھول نچھاور کیا کرتے ہیں لیکن کفر نما اسلام نے کسی کے جنازہ پر تیروں کی بارش کی اور کوفہ کے بازار میں ناطقِ قرآن اور آیاتِ قرآن پر پتھروں کی بوچھاڑ کی۔ آیا یہ سب کچھ نہیں ہوا؟ کیا خیامِ آلِ محمد و اولادِ علی و آل ابی طالب علیہ السلام کو نذرِ آتش نہیں کیا گیا؟ کیا سہ پہلو تیر اور ننھا سا گلو............؟

درد مندانِ وفا کی ہائے رے مجبوریاں
دردِ دل دیکھا نہ جاتا تھا مگر دیکھا کیے!

چونکہ امام حسین علیہ السلام کو یزید لعین و فاسق کے بدعزائم کا علم تھا، یزید لعین کی تمنا تھی کہ کسی ہاشمی دوشیزہ کو اپنے حرم میں داخل کرے۔ اور اس بارے میں اُس نے مدینہ میں کوشش بھی کی تھی جیسا کہ میں نے اسی کتاب میں لکھا ہے اسلئے حفظِ ماتقدم کے طور پر بیبیاں پاکدامنؑ کو ہندوستان کی طرف شبِ عاشور حفاظ کی معیت میں اور رقیہ سلام اللہ کی محافظت میں روانہ ہونے کا حکم فرمایا کیونکہ ہندوستان یزید لعین کی سلطنت و دست بُرد سے بعید تھا معترضین کو واقعہ حرہ (مدینہ) بھی یاد رہے۔

اندریں حالات مدینہ کی بجائے ہندوستان روانہ کیا اور مدینہ نہ بھیجا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماخذ انگریزی کتاب سینٹس آف لاہور مؤلف ڈی ووٹ اے

(صفحہ 30......تا......35)

......☆......

کتاب سینٹس آف لاہور کا مؤلف ڈی ووٹ اے رقمطراز ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام نے اپنی شہادت سے قبل اکثر خواتین کو دُور دراز مقامات پر چلے جانے کا حکم فرمایا۔

تو حضرت بی بی رقیہ کبریٰ نے کہا کہ وہ ہر معرکہ میں آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہے لیکن حضرت حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم علی مرتضیٰ اسی طرح ہے کہ تم اور تمہاری ساتھ والیوں کو کسی دُور دراز مقام پر پناہ ڈھونڈ لینی چاہیے۔ بی بی پاک کے دریافت کرنے پر حضرت امام پاک نے ہندوستان جانے کا اشارہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کے جانے پر وہاں ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آپ کی وساطت سے وہاں ایک زمانے میں بہت بڑی اسلامی مملکت قائم ہو جائے گی۔

یہ حکم سن کر ادب و ہمدردی پر امر کے فائق ہونے کے اصول کے تحت بی بی رقیہ کبریٰ نے حکم امام کی تعمیل کی لیکن وقتِ روانگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ بی بی رقیہ اور اُن کے تمام ساتھیوں نے غم زدہ حالت میں حضرت حسین علیہ السلام کی معیت اور رفاقت سے جدائی اختیار کی۔ اور جاتے وقت مڑ مڑ کے پیچھے دیکھتی جاتی تھیں۔ اس طرح تمام کتب تاریخ کے حوالہ جات سے ثابت ہوا ہے کہ اس قدر دور دراز سفر کر کے بیبیاںؑ پاک دامناں جن کے ساتھ 704 سات سو چار آدمی معتقد خدمت گار تھے (کیونکہ شب عاشور امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تیرہ سو آدمی تھے) جن میں سے حضور نے چند نفوس اپنے ساتھ منتخب کیے اور باقی سب مختلف ممالک کو روانہ کر دیئے۔ تا کہ وہ اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کربلا کے مظالم کی مسلمانوں کو خبریں پہنچا سکیں اور ہماری شہادت پر پردہ نہ ڈالا جا سکے اور حق و باطل کی پہچان ہو سکے۔ اور اصول یزید جو اُس نے خلیفہ بن کر جاری کیے تھے باطل اور کفر تصور کیے جائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوراس ظالم کے ظلم کو قیامت تک ظاہر کیا جائے تا کہ ظالم کی طرف بحکم خدا کوئی مائل تک نہ ہو۔ داستانِ کربلا کا ذکر جاری رہے گا۔ اور مغضوب گروہ کی پہچان ہوتی رہے۔ اس لئے عزاداری حسین علیہ السلام خود امام پاک کے حکم سے جاری ہے۔ شب عاشور حضرت حُر کے ساتھ تیس آدمی شبخون مارنے کے لئے خیموں کی طرف آئے، مگر تلاوت قرآن سن کر اور اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے چارگی بیکسی اور بچوں کا بھوک پیاس سے تڑپنا دیکھ کر متاثر ہوگئے، وہ دوزخ میں چھلانگ لگانے کو آئے تھے مگر قدرت نے ان کے بازو کو پکڑ کر جنت میں داخل کر دیا۔ یہ سب حسین علیہ السلام کے لئے شہید ہوئے۔

بی بی پاک بحکم امام حسین علیہ السلام کربلا سے 61 ہجری شب عاشور روانہ ہو کر لاہور تشریف لے آئیں۔ تبلیغ شروع کی تو بے شمار لوگ مسلمان ہوگئے اور حکمران لاہور راجہ مہاں برن سے تکرار ہوئی اور بیبیاں دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئیں۔ اس حوالہ کا مکمل ثبوت امام حسین علیہ السلام کی یہ پیشنگوئی ہے جو چودہ سو سال پیشتر آپ نے فرمائی کہ بی بی آپ کے جانے پر ہندوستان میں ایک عظیم اسلامی مملکت قائم ہو جائے گی جو کہ ان کے فرمان کے مطابق پاکستان وجود میں آیا ہے۔

جس وقت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کو اچانک کربلا معلیٰ میں شب عاشور جو مبتلائے ظلم و ستم اہلبیت کی رات تھی حکم فرمایا کہ آپ اس وقت رات میں یہاں سے مع حفاظ ہندوستان روانہ ہو جائیں تو اُس وقت بی بی پاک پر ایک بہت بڑا پہاڑ مصیبت اُلٹ پڑا کہ ایسی خطرناک حالت میں بہن کا بھائی سے جدا ہونا ناممکن اور نا قابل برداشت تھا۔ بحکم امام حسین علیہ السلام بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا بمع باقی مخدرات عصمت اور اصحابِ حسین علیہ السلام (704) کے کربلا سے مغموم اور مایوس طبع روتی ہوئی اپنے بھائیوں اور عزیز و اقارب سے جدا ہو کر بی بی پاک لاہور تشریف لائیں جو کہ کتب تاریخ سے تحقیق کر کے ثبوت تمام درج کتاب کئے گئے ہیں اور پندرہ سال کی متواتر کوشش سے روایات حاصل کر کے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ خدا مجھ ناچیز احقر الکونین کی یہ محنت قبول فرمائے گا۔ اور یہی میرا ذریعہ نجات بن جائے۔ آمین ثم آمین۔

مؤلف ناچیز حقیر پُر تقصیر مولوی محمد بخش قریشی جعفری بیت القریش قزلباش روڈ، لاہور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماخذ کتاب اولیائے لاہور

مصنفہ محمد لطیف صاحب ایم اے

☆

حال ان کا یہ ہے کہ یہ چھ بیبیاں ایک حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ کی صاحبزادی ہمشیرہ جناب حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام حضرت عباس علیہ السلام موسوم بہ اسم رقیہ المشہور بی بی حاج اور پانچ صاحبزادیاں حضرت عقیل برادرِ حضرت علی علیہ السلام کی ہیں جن کے نام یہ ہیں بی بی تاج، حضرت بی بی نور، حضرت بی بی حور، حضرت بی بی گوہر، حضرت بی بی شہناز، ہمشیرگان حضرت امیر مسلم رضی اللہ عنہما حضرت بی بی رقیہ المشہور بی بی حاج صاحبہ منکوحہ جناب مسلم تھیں کہتے ہیں کہ جب شاہ کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام حسب المطلب کوفیاں مدینہ سے کوفہ روانہ ہوئے تو یہ بیبیاں بھی ہمرکاب تھیں۔ نہم محرم الحرام کو جناب امام حسین علیہ السلام نے حسب ایمائے باطنی جناب مرتضوی ان چھ بیبیوں کو ارشاد فرمایا کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ یا اخی ہم آپ کو ایسے حالِ پُر اختلال میں چھوڑ کر کہاں جائیں، نعوذ باللہ من ذالک اگر ایسا کریں تو روزِ قیامت جناب بی بی فاطمہؑ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ آپ نے فرمایا اے نور چشمانِ من میں مجبور ہوں حکمِ مرتضوی ایسا ہے مراقبہ کرکے دیکھ لو نا چار بیبیوں نے عرض کیا کہ اچھا ہم تابع امر ہیں، جہاں حکم ہو چلی جائیں آپ نے فرمایا کہ تم کو ہند جانے کا ارشاد ہوتا ہے پھر انہوں نے عرض کی کہ ہمارے دونوں فرزند آپ کے پاس رہیں تا کہ آپ کے قدموں پر شہادت پائیں، آخر حضرت نے قبول فرمایا اور بیبیاں وہاں سے روانہ ہو کر ہند میں آئیں دوسرے روز واقعہ کربلا جان گذار جناب سیّد مظلوم کی شہادت کا سنا تو بہت گھبرائیں لیکن تعمیل حکم کے خیال سے چلی آئیں حتیٰ کہ لاہور آ پہنچیں اور یہاں بمقام خانقاہ اُس وقت ایک ٹیلہ تھا اس پر آ ٹھہریں۔

اُس زمانہ میں اس مقام کے اردگرد میں کوئی ٹھٹھی یعنی راجوں کی بستی تھی۔ جب یہ بیبیاں یہاں پہنچیں تو بمجرد قدوم میمنت حضرات اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن راجوں کے آتشکدے سرد ہو گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بتوں میں فتور اور خلل پڑ گیا۔ انہوں نے جوتشیوں سے اس تہلکہ کا حال پوچھا سب نے سوچ بچار کر کے کہا کہ یہاں کوئی عرب ترکِ وطن اولادِ رسول اللہ ﷺ سے آئے ہیں، یہ اُن کی برکت کا اثر ہے۔ ۱؎ انہوں نے بعد دریافت حال ان کی طلب کے واسطے ملازم بھیجے تاکہ اُن کو بلا لائیں۔ اُس امر سے یہ بیبیاں حیران ہوئیں کہ یا الٰہی ہم ستم رسیدہ ہیں اوّل جدائی برادران اور واقعہ کربلا ہوا اور پھر ملک بیگانہ حتیٰ کہ کوئی ہماری بولی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس سے آپ ان کے پاس تشریف نہ لے گئیں۔ جب یہ خبر راجوں کو پہنچی کہ وہ تشریف نہیں لائیں تو ان کے سردار نے اپنے ولی عہد کو بھیجا اور کہا کہ یا تو ان کو اپنے ہمراہ لانا یا اپنی قلمرو سے نکال آنا۔

۱؎ راوی کہتا ہے کہ جب آپ تشریف لائی تھیں تو اس وقت سات سو چار آدمی اولیاء اللہ حافظ قرآن بزرگ ان کے ہمراہ تھے (تحقیقات چشتی) ۲؎ یہ بھی مسموع ہوا ہے کہ حضرت پاکدامناں یہاں تشریف لے آئیں تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ پردہ میں بیٹھ کر تدریس فرمایا کرتی تھیں کوئی ایسا علم نہ تھا جس کو آپ پڑھا نہ سکتی ہوں، اس باعث سے ہزارہا حافظ و ولی ان کے شاگرد ہوئے (تحقیقات چشتی)

اس راجہ کا نام برمانتری اور بعضوں کے نزدیک مہابرن اور ان کے بیٹے کا نام بکرماسہائے تھا، جب وہ کنور حضرت کے پاس آیا اور راجہ کا حکم سنایا تو آپ نے پہلے بمنت و سماجت فرمایا کہ ہم غریب ہیں مسافر ہیں ستم رسیدہ اور بے خانماں ظلم کشیدہ ہیں اور از حد بیکس ہیں برائے خدا ہم کو تکلیف نہ دو اگر تم ہمارے یہاں رہنے سے ناراض ہو تو ہم کہیں اور چلی جاتی ہیں۔

ماسوائے اس کے ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم تاکید ہے اس لئے ہم راجہ تک نہیں جا سکتیں۔ اُس نے کہا کہ میں مجبور ہوں اور راجہ کی طرف سے آپ کو ہر صورت لے جانے پر مامور ہوں۔ بی بی پاک آخر جگر گوشہ علی المرتضیٰ و وارثہ کمال و جلال و اعجاز حیدری تھی۔ جلالتِ حیدری کو جوش آ گیا۔ غیرت ہاشمی و غیرتِ اسلام کا غضب قریب تھا کہ اُسے فنا فی النار کر دے کہ وہ گر کر بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش میں آیا تو رو کر ادب و احترام سے جھک کر دین اسلام میں شمولیت کی درخواست کی مسلمان ہو گیا۔ جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تو وہ نہایت متردّد ہوا، تمام ہندوؤں نے بلوہ کر کے شورش مچا دی۔ اس سے بی بی صاحبہ بہت خائف ہوئیں اور جناب الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ! ابھی غمِ کربلا ہمارے دلوں سے نہیں گیا کہ یہ دوسرا حادثہ عظیم برپا ہوا ہے، ہم چاہتی ہیں کہ ہم پس پردہ ہو جائیں یا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الٰہی زمین کو حکم دے کہ ہم کو امان دے، ان کی یہ دُعا قبول ہوئی اور اُسی وقت زمین میں شگاف ہو گئے اور تمام بیبیاں اس میں سما گئیں، پوشیدہ ہونے سے پہلے بہت اشخاص ہمراہیاں کو آپ نے رخصت عنایت کی اور فرمایا کہ اپنے اپنے وطنوں کو چلے جاؤ، چنانچہ وہ بہ اتباع حکم چلے گئے، اور صرف چار حافظ جن کے نام یہ ہیں ابوالفتح وابوالفضل وابوالمکارم اور عبداللہ آپ کی خدمت میں باقی رہے۔ ان کی قبریں اسی احاطہ میں موجود ہیں اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہی زمین میں سما گئے، جب کنور نے ان کی یہ کرامت دیکھی تو صدق دل سے فقیر ہو گیا اور مجاور یہاں کا ہو بیٹھا۔ اس وقت ان بیبیوں کے دوپٹوں کے پلے باہر نظر آتے تھے۔ اُس نے انہیں نشانوں پر پہچان کر قبور بنائیں۔ چند دن وہ پلے نظر آتے رہے پھر وہ ناپید ہو گئے، جب کفار نے یہ کرامت دیکھی تو وہ مسلمان ہو گئے اور کئی ایمان لے آئے۔ مشہور ہے کہ جب وہ کنور مسلمان ہو گیا تو بی بی صاحبان نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور بعد ازاں وہ عبداللہ بابا خاکی کے نام سے معروف ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام محمد جمال رکھا گیا تھا۔ الغرض اس کی اولاد اب تک مجاور خانقاہ عالیجاہ ہیں اور راجپوت کہلاتے ہیں اور وہ راجہ اپنے فرزند سے بسبب مسلمان ہونے کے محبت نہ کرتا تھا مگر بلحاظ آتش فرزندی اس کو کچھ زمین دے دی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندو بلیم جاٹ لوگ اس طرف آئے۔ ان میں سے ایک شخص مسمی بالو نام کی دختر لولی تھی وہ محمد جمال کا خواہشمند ہوا کہ اس سے شادی کرے اُس نے انکار کیا۔ جب تمام بلیم نے اصرار کیا تو اُس نے کہا کہ میں اپنی سرکار میں عرض کر لوں اگر حکم ہو گیا تو قبول کر لوں گا۔ یہ کہہ کر دربار گوہر بار پر گیا اور عرض کی وہاں سے الہام ہوا کہ بیشک نکاح کرے چنانچہ محمد جمال نے اس دختر بے جمال سے نکاح کر لیا، اور اس کو حضرت کے مزار پر لے آیا اور عرض کی کہ یا حضرت اب یہ آپ کی کنیز ہو گئی ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں اچھے ہو جائیں تو از دل و جان خدمت میں مصروف ہو۔ اس کے دست و پا اچھے ہو گئے اور اس کا حُسن چودھویں کے چاند کی مانند ہو گیا۔ جب بلیم جاٹوں نے حضرت کی یہ کرامت دیکھی تو چھ سات ہزار آدمی مسلمان ہو گئے اور وہ تمام ایک ہی قبیلہ کے تھے بیبیاں پاکدامناں کے ناپید ہونے کے چار سو سال بعد تک راجہ ہائے ہنود مالک الملک رہے اور ان ایام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں ان راجوں کا دارالسلطنت شہر منوہر پور علاقہ دہلی تھا۔ اُس کے بعد محمود غزنوی نے یہاں آ کر بیبیوں کا ذکر سنا اور ارادت قلبی سے چار دیواری پختہ اور خانقاہ میں چند دالان تعمیر کرائے۔ بعدازاں بعہدِ اکبر بادشاہ یہاں بہت عمارات تیار ہوئیں اور قبرستان بھی مقرر ہوا۔ اسی قبرستان میں بی بی حلیمہ المشہور رتنوری کی قبر بھی ہے۔ یہ حضرت مسعود قریشی کی صاحبزادی ہے جو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ بی بی ولی کاملہ تھیں اور حضرت موصوفہ حضرت بی بی صاحبان کی روٹیاں پکایا کرتی تھیں اور حضرت بیبیاں کے پارکاب یہاں آئی تھیں ان کی وفات 61 یا 62 ہجری میں ہوگئی، اب تک تمام نان پزان بی بی صاحبہ کو اپنا پیشوا اور پیر سمجھتے ہیں زبانی مجاوران معلوم ہوا کہ تنوری صاحبہ کے خاوند کا نام ساندل ولی تھا۔ محلہ بی بی پاکدامناں میں ایک بہت قدیم قبرستان موجود تھا۔ ایمپرس روڈ پر سے ایمپرس پارک میں داخل ہوں تو دربار شریف موجود ہے جس میں بی بی پاکدامناں کا مزار اقدس ہے۔ بی بی حاج مزار اقدس ایک اونچے چبوترے پر سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخذاز کتاب یادِ رفتگان نو ترمیم مصنفہ مرتبہ ومؤلفہ

منشی محمد دین صاحب فوق

ایڈیٹر کشمیری میگزین لاہور 1327ھ مطابق 1910ء

......☆......

جس میں لاہور کے مشہور اور ہندوستان کے کامل فقراء اولیاء کرام مقبول درگاہ ایزدی درویشان باصفا کے حالات و کرامات نہایت تجسس سے فراہم کر کے لکھے گئے ہیں۔ نیز مسئلہ سماع و مزامیر پر جس پر صوفیائے نامدار اور راہبرانِ راہِ طریقت سے بہت کچھ تعلق ہے کافی بحث کی گئی ہے ان کے علاوہ ان صافیائے کرام حضرات اور اہل باطن کے مختصر حالات قلمبند کئے گئے ہیں جو شہنشاہ اکبر اور جہانگیر کے عہد حکومت میں ہندوستان اور اس کے دیگر ممالک میں روحانی طور پر خلق اللہ کو مسخر کر رہے تھے۔

ذکرِ حضرت بیبیاں پاکدامناں صفحہ 36

روایت ہے کہ یہ بیبیاں عرب سے ہندوستان لاہور تشریف لے آئیں۔ ان کی کیفیت جو کتب تاریخ میں درج ہے اور سب محققین اس طرح لکھتے ہیں کہ یہ کل چھ بیبیاں تھیں ایک حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کی صاحب زادی ہمشیرہ حضرت عباس علمبردار کربلا باسم رقیہ المشہور بی بی حاج تھیں اور پانچ صاحب زادیاں حضرت عقیل برادر حضرت علی علیہ السلام کی تھیں، جن کے نام درجہ ذیل ہیں۔

حضرت بی بی حور   بی بی نور   بی بی گوہر   بی بی تاج   حضرت بی بی شہناز

یہ مظلوم اور غریب الوطن بیبیاں معہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ایک عرصہ کے بعد آخرکار لاہور وارد ہوئیں بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہ بیبیاں لاہور پہنچیں اور تبلیغ اسلام شروع کی اور پردہ میں بیٹھ کر درس علم لدنی شروع کیا۔ اور ان کی کرامتیں ظاہر ہونے لگیں تو کثرت سے ہندو لوگ مشرف باسلام ہونے لگے اور کافروں کے بتکدوں میں فتور پڑ گئے۔ اور آتش کدے سرد ہونے لگے تو ان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بڑی شہرت ہوگئی بتوں میں فتور اور خلل پڑ گیا، تو لاہور کے راجہ نے جوتشیوں سے اس تہلکہ کا سبب پوچھا جنہوں نے باالاتفاق بیان کیا کہ یہاں چند پاکدامن عرب نژاد بیبیاں آئی ہیں۔ یہ انہی کی آمد کا نتیجہ ہے۔ راجہ نے ان کی طلبی کے لئے آدمی بھیجے جس سے ستم رسیدہ بیبیاں حیران ہوئیں کہ اوّل تو ہم مظلوم، پھر بے وطن اور بھائیوں کی جدائی اسپر ملک بیگانہ ہے۔ غرض جب آدمی لینے کو آئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر راجہ نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ یا تو ان کو حاضر کرو یا انہیں اپنی قلمرو سے نکال دو۔ جب راجہ کا بیٹا بیبیوں کے پاس آیا تو انہوں نے ازراہِ منت ساجت کہا کہ بابا ہم غریب الوطن مسافر ستم رسیدہ اور بے خانماں ہیں برائے خدا ہم کو تکلیف نہ دو، اگر ہمارے یہاں رہنے سے ناراض ہو تو ہم چلے جاتے ہیں۔

راجہ کے بیٹے نے کہا میں مجبور ہوں اور والی ملک کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ آخر جب راجہ کا بیٹا بضد ہوا تو بی بی صاحبہ کلاں حضرت بی بی رقیہ نے راجہ کے بیٹے کو اس نگاہِ غضب و جلال سے دیکھا کہ وہ وہیں بیہوش ہو کر گر پڑا، جب اُسے ہوش آیا تو رویا اور بی بی پاک کے سامنے سجدہ میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا، اور دعوتِ اسلام کو قبول کیا، جب یہ خبر راجہ صاحب کو پہنچی تو وہ نہایت ہی پریشان ہوا۔ کچھ دنوں بعد سب ہندوؤں نے بلوہ کر کے شورش کر دی اور راجہ کو ان سے جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ کہ ہندو کثرت سے مسلمان ہونے لگے تھے راجہ بمع تمام ہجوم اور فوج کے اس ٹیلہ کی طرف بیبیوں سے جنگ کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ بیبیاں بے چاریاں ابھی حادثہ کربلا بھی فراموش نہ کر چکی تھیں کہ یہ نئی مصیبت پیش آ گئی۔ بیبیوں کو جب راجہ کے آنے کی خبر ہوئی تو جناب الٰہی میں بخضوع و خشوع دُعا کی کہ بارِالٰہا ہم لوگوں کا پردہ رکھ لے زمین کو حکم دے کہ ہمیں آپنی آغوش میں لے لے، یہ دُعا فوراً مستجاب ہوئی اور زمین میں جگہ جگہ شگاف ہو گئے، اور تمام بیبیاں اس میں سما گئیں۔ جب اس کنور راجہ کے بیٹے نے جس کا اسلامی نام بی بی پاکدامنہ نے عبد اللہ رکھا تھا یہ کرامت دیکھی تو صدق دل سے فقیر ہو گیا۔ تمام بیبیوں کی قبروں کے نشان بنا دیئے اور مجاوروں کی طرح رہنے لگا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب راجہ بمع فوج کے اس جگہ آیا تو حیران رہ گیا، کئی کتابوں میں لکھا ہے کہ جنگ بھی ہوئی، راجہ ہر چند اپنے بیٹے سے مسلمان ہو جانے پر محبت نہیں کرتا تھا مگر آتش فرزندی کے لحاظ سے کچھ زمین اس کو دے دی تا کہ اس کا گذر اوقات ہوتا رہے۔ عبداللہ کا نام کچھ عرصہ بعد بابا خاکی مشہور ہو گیا اور نکاح بھی کیا جس کا قصہ پہلے درج ہو چکا ہے، اور اکثر اولاد بھی ہوئی کئی سو سال کے بعد جب سلطان محمود غزنوی المشہور بت شکن نے بھٹی راجہ جے پال کو شکست دے کر لاہور میں قدم رکھا تو ان بیبیوں پاکدامناں کا تذکرہ مفصل سنا تو بارادت قلبی چار دیواری پختہ اور خانقاہوں میں دالان برآمدہ تعمیر کرائے پھر صدیوں کے بعد اکبر بادشاہ کے عہد میں چند اور عمارتیں بھی تعمیر ہوئیں اور اُسی زمانہ سے یہ قبرستان مقرر کیا گیا۔

شاہانِ سلف نے جس قدر زمین اس مزار کے ساتھ واگذار کرائی ہوئی تھی، بادشاہ اکبر نے اس کے علاوہ چار چاہات مزروعہ اور بھی عطا کیے، اسی قبرستان میں نواب شیخ امام ذہین خان مرحوم صوبیدار کشمیر کا قبرستان بھی ہے جہاں اُن کے والدین اور چند لواحقین مدفون ہیں۔ خانقاہ کی ڈیوڑی کے اندر بابا خاکی کا مزار بھی موجود ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور جو سب سے پہلے بیبیوں کے خادم ہوئے تھے۔ جس کا انتقال 101 ہجری میں ہوا تھا۔

نوٹ:- سیّد جلال الدین حیدر اور اُن کے فرزند سیّد علم الدین نبیرہ زین العابدین کی قبریں بھی روضہ میں موجود ہیں وفات آپ کی 11 محرم 1016ھ کو ہوئی تھی۔

مقبرہ کی تعمیر کا زمانہ اکبری اور مقبروں کی تعمیر حسب الحکم اکبر بادشاہ بیان کی جاتی ہے۔ اسی قبرستان میں بی بی حلیمہ المشہور بی بی تنوری کی قبر بھی ہے جو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی اولاد اور حضرت مسعود قریشی کی صاحبزادی بیان کی جاتی ہے۔ بی بی حلیمہ حضرت بی بی پاکدامنہ کی روٹیاں پکایا کرتی تھیں۔ یہ بی بی مظلوم سیّدزادی کے ساتھ آئی تھی۔ لاہور کے تمام نان بائی لوگ بی بی حلیمہ کو اپنا پیشوا اور پیر سمجھتے ہیں اور اسی لئے بی بی صاحبہ کا نام بی بی تنوری بھی مشہور ہے۔ نان بائی عورتیں مرد لوگ جب کام پر بیٹھتے ہیں تو پہلے بی بی تنوری کا نام ضرور پکارتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ مجاور صاحبان دربار حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا اولادِ مہاراجہ مہاں برن بھٹی حاکم لاہور ۶۳ھ

شجرہ مجاور صاحبان بی بی پاکدامنہ اولاد مہاراجہ مہاں برن بھٹی حاکم لاہور

۱۶	شیخ عبدالواحد	۱۷	شیخ فرید	۳۶	شیخ ایوب	۳۷	شیخ ذکریا
۱۵	شیخ محمد حنیف	۱۸	شیخ محمد وارث	۳۵	شیخ عیسیٰ	۳۸	شیخ محمد
۱۴	شیخ محمد قاسم	۱۹	شیخ شیر	۳۴	شیخ جعفر	۳۹	ولی عہد بکرما جیت جو پہلا مسلمان ہوا، اور بعد میں عبداللہ بابا خاکی کے نام سے مشہور ہوا
۱۳	شیخ جانی	۲۰	شیخ اشرف الدین	۳۳	شیخ ابوبکر		
۱۲	شیخ محمد باقر	۲۱	شیخ بلند	۳۲	شیخ عبدالصمد		حاکم لاہور مہاراجہ مہاں برن راجپوت بھٹی جس نے پہلے بی بی پاکدامنہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا اور بیبیاں دعا طلب کر کے زمین میں سما گئی تھیں
۱۱	شیخ محمد	۲۲	شیخ صدر دین	۳۱	شیخ محمد یوسف		
۱۰	شیخ محمد حسین	۲۳	شیخ جمال الدین	۳۰	شیخ حسن		
۹	شیخ محمد رضا	۲۴	شیخ ابراہیم	۲۹	شیخ عمر		
۸	شیخ امام بخش	۲۵	شیخ اسماعیل	۲۸	شیخ عثمان		
۷	عبدالرحیم	۲۶	شیخ اسحاق	۲۷	شیخ داؤد		

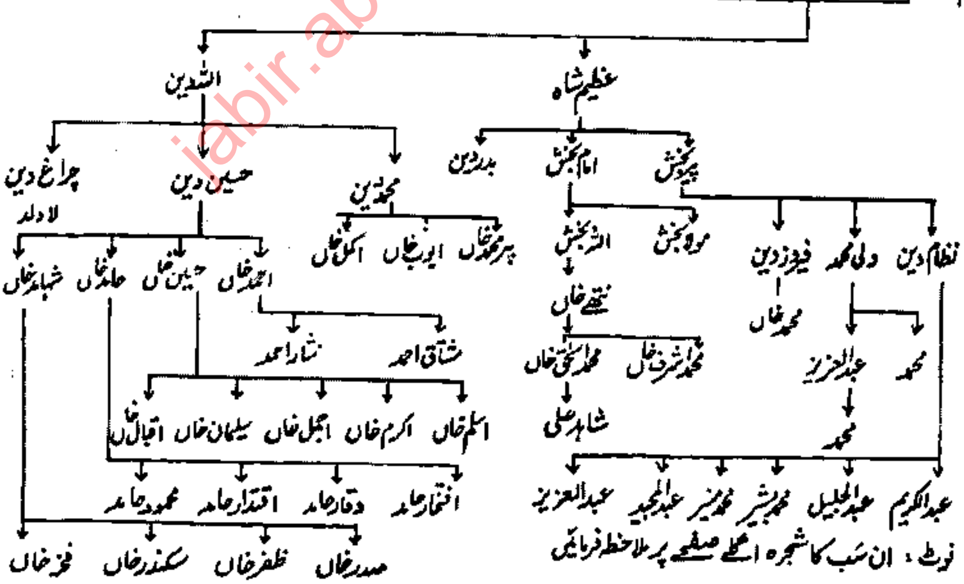

نوٹ : ان سب کا شجرہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

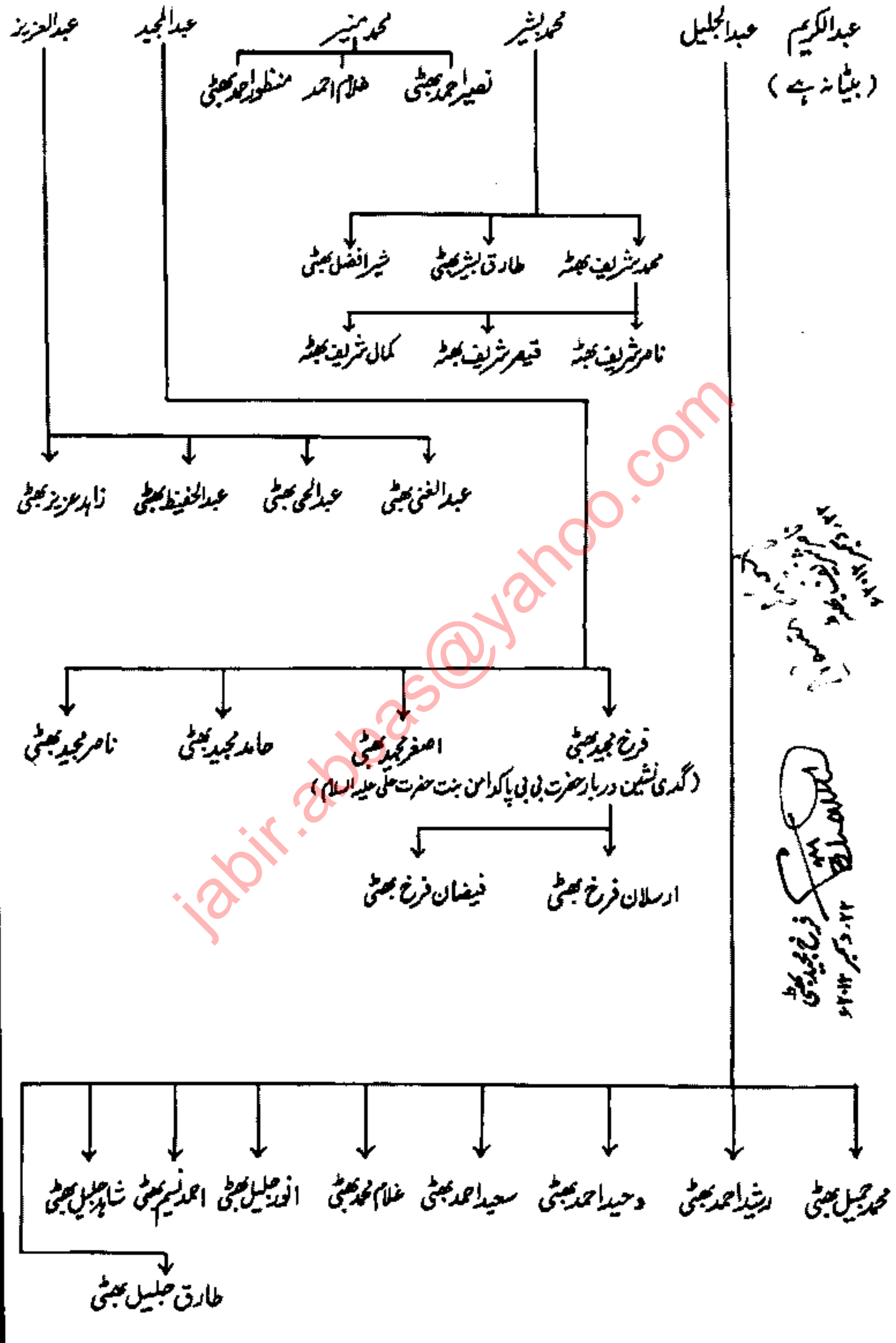

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصہ اوّل باب

دربار حضرت بی بی پاکدامنہ کے مجاور بھٹی راجپوت قوم کے تاریخی مکمل حالات

☆

۱۔ بھٹی راجپوت قوم کی وجہ تسمیہ۔
۲۔ بھٹی کہاں کہاں ہندوستان میں حکمران رہے؟
۳۔ بھٹی قوم کے ہندوستان میں اعلیٰ مالک ہونے کے ثبوت۔
۴۔ بھٹی راجپوت قوم کے ہندوستان کی 36 شاہی قوموں میں شمار ہونے کے ثبوت۔
۵۔ بھٹی راجپوت قوم میں باقی سب سے پہلے مورث اعلیٰ مجاوراں بابا خاکی کے پہلے صدی ہجری میں مسلمان ہونے کے ثبوت۔
۶۔ بھٹی راجپوت قوم میں سے مجاوران دربار بی بی پاکدامنہ کا رُتبہ بلند ہے۔
۷۔ بھٹی راجپوت مجاور بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کو شاہ صاحب و شیخ صاحب کے خطابات سے پکارا جانا شرفِ بزرگی۔
۸۔ بھٹی راجپوت قوم مجاوروں کے شجرہ میں ان کے باپ دادا کے ساتھ شاہ صاحب اور شیخ صاحب تحریر ہے۔
۹۔ بھٹی راجپوت قوم مجاوروں کے مورث اعلیٰ بابا خاکی کے دربار اقدس کی خدمت کرنے پر یہ خاندان قابلِ عزت و احترام تصور کیا جاتا ہے۔
۱۰۔ بھٹی راجپوت قوم مجاوروں کے مورث اعلیٰ کا عربی قریشی کی طرح پہلی صدی ہجری میں مسلمان ہونا انہیں ابتدائی مسلمان گردانا ہے یہ بات باعثِ فخر ہے۔
۱۱۔ بھٹی راجپوت قوم مجاوروں کے مورث اعلیٰ کا دُختر حضرت علی علیہ السلام بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی کرامت سے مسلمان ہونا بھی باعثِ فخر ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۔ بھٹی راجپوت قوم مجاوروں کے شجرہ کی پشتیں باوجود ہندوستانی ہونے کے عربی النسل اقوام سادات قریشی اور اعوان قریشی قوم کی طرح 40،41 پشتیں مسلمان ناموں سے شمار ہونے پر ایک بہت بڑا عقدہ حل ہوگیا ہے کہ یہ ہندوستانی قوم بھی چودہ سو سال سے مسلمان ہے یعنی پہلی صدی ہجری کی مسلمان قوم ہے اور پہلی صدی ہجری میں سوائے بی بی پاکدامنہ کے کسی ولی اللہ یا بزرگِ خدا کا ہندوستان تشریف لانا کسی تاریخ کی کتاب سے ثابت نہیں ہوتا چنانچہ ہر معترض کو ماننا پڑے گا کہ یہ خاندان بی بی رقیہ سلام اللہ علیہا جو 61/62 ہجری میں لاہور تشریف لائیں ان کی کرامات دیکھ کر مسلمان ہوا۔

۱۳۔ بھٹی راجپوت مجاوروں کے مورث اعلیٰ ولی عہد بکرماسہائے حاکم لاہور جو بی بی پاک کی کرامات دیکھ کر مسلمان ہوگیا اور بعد میں باباخاکی مشہور ہوگیا کی لاہور میں سب سے پہلی قبر ہے اس سے پہلے کوئی قبر لاہور میں نہ تھی جو کسی نومسلم راجپوت کی ہو۔

۱۴۔ بھٹی راجپوت مجاوروں کے مورث اعلیٰ باباخاکی کی تعمیر کرائی ہوئی دربار پاک والی مسجد لاہور کی پہلی مسجد ہے۔

۱۵۔ بھٹی راجپوت قوم کے مجاوروں کے مورث اعلیٰ کی وفات 101 ہجری میں ہوئی۔

۱۶۔ بھٹی راجپوت قوم سے ہی سلطان محمود غزنوی نے پہلا حملہ 410 ہجری میں کر کے ہندوستان کی حکومت حاصل کی تھی۔

۱۷۔ سلطان محمود غزنوی بادشاہ نے ہی دربار بی بی پاکدامنہ کی موجودہ حویلیاں اور برآمدے بنوائے تھے جو غزنوی طرز کے تیار شدہ ہیں اور یہ عمارت خود اپنی گواہ ہے۔

۱۸۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اس دربار پاک پر پاپیادہ حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے رہے ہیں، تحفۃ الواصلین میں ثبوت موجود ہے۔ وفات داتا صاحب 465 ہجری میں ہوئی تھی کشف المحجوب دیکھیں، لہٰذا یہ دربار توختہ کی بیٹیوں کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔

۱۹۔ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس دربار پاک پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ کتاب خزینۃ الاصفیاء میں ثبوت موجود ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰۔ یہ دربار اقدس ہندوستان کے تمام درباروں سے اعلیٰ اور افضل دربار ہے، کیونکہ یہ دربار اقدس دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے جو عرفان کی سلطنت کے شہنشاہ خزینہ علم لدنی کے مالک مشکل کشا شیر خدا، اسد اللہ الغالب ہیں، اس واسطے ان بھٹیوں کو جو مجاور بی بی پاک دامن کے ہیں بہت بڑا شرف حاصل ہے جو اور کسی دربار کے مجاوروں کو حاصل نہیں ہے۔ چونکہ یہ فقیر کے تاج کی صاحبزادی کے دربار اقدس کے مجاور ہیں۔

اس موازنہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب بیبیاں پاکدامنہ 61، 62 ہجری میں تشریف لائی تھیں تو مہاں برن راجہ اسی زمانہ 62 ہجری میں لاہور کا حکمران تھا۔ اسی لئے عرب سے آمدہ اقوام اور مہابرن بھٹیوں کی پشتیں تقریباً برابر ہیں، اب ذیل میں بھٹی کے تاریخی حالات درج کیے جاتے ہیں:

بھٹی:۔ بھٹی چندر بنسی ہیں یادو خاندان کی شاخ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ گوت جتنی پرانی اور مشہور ہے اس کے حالات اسی قدر مختلف اور پیچیدہ ہیں، اس کے متعلق مختلف روایتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں کرشن جی کے دو بیٹوں کو اپنے دیگر اہل وعیال کے ساتھ دریائے سندھ کی دوسری جانب جانا پڑا، ان کی نسل سے ایک شخص راجہ گنج نے غزنی بسائی، یہ غزنی ٹاڈ کے خیال میں وہی شہر ہے جو کابل کی حدود میں ہے، مگر جنرل کننگھم کی رائے ہے کہ یہ غزنی راولپنڈی کے قریب تھی۔ راجہ گنج خراسان کے راجہ سے لڑتے ہوئے مارا گیا تو اس کے خاندان کے لوگ جنوب کی طرف ہٹ گئے، کئی پشت بعد 600ء کے قریب میں راجہ سالباہن ہوا، جس نے اپنے نام پر سالباہن پور بسایا جو آج کل سیالکوٹ کے نام پر مشہور ہے۔ ان کے دو پوتے جیسل اور دوسل ہوئے، جیسل نے جیسلمیر اور دوسل نے بھٹیانہ سراور حصار کا علاقہ آباد کئے، روایت ہے کہ بھاٹی و بھٹی کے بیٹے منگل راؤ پر غزنی کے راجہ نے چڑھائی کی تو وہ دریائے ستلج کے کنارے ایک نیم آباد جنگل میں آ گیا، جہاں اس وقت بھٹہ، چنا، بگاہا، لنگاہا، سولنکھی، سوڈہا، اودھر، میتوارہا وغیرہ کے کھشتری آباد تھے۔ انہیں جب ان کا علم ہوا تو بڑی عزت ہوئی اور ان کے بیٹے ماجم راؤ کو راجہ بنا دیا گیا، ماجم راؤ کی شادی امرکوٹ کے سوڈیوں کے ہاں کر دی گئی، اس کے بیٹے کیہر نے 731ء میں تنوٹ بسایا اور ان کے خاندان دیوراج (پیدائش 936ء) نے دیوگور بسایا اور اوّل (راول آگھی سنگھ کا لقب اختیار کیا، اُس نے قلعہ دیراوڑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(دیوراول) بسایا جس کو فرمانروایانِ بہاولپور کے عباسیوں نے ختم کیا، اور آج تک یہ قلعہ (ویراوڑ) جو بہاولپور سے 55 میل جنوب میں ہے امیرانِ بہاولپور کے قبضہ میں ہے، ان کی اولاد میں سے جیسل نے 1156ء میں جیسل میر بسایا اور اُسی وقت سے وہاں کے راجہ ہوئے، اکبر بادشاہ کے زمانہ میں جیسل میر کے راجہ راول بھیم سنگھ 500 کے منصبدار ہوئے اور ان کی بیٹی شاہ جہانگیر سے بیاہی گئی، بھاٹیوں کی قدیم تاریخ میں انہیں گریک لکھا گیا۔ مہتہ نتھومل (بھٹ) کی بنائی ہوئی تاریخ جیسلمیر کے شجرِ ونسب کے مطابق انہیں گریک تسلیم کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ اُس وقت گریک عروج پر تھے، جس طرح ہندوستان اسلامی راج کے وقت اسلامی تمدن اور پھر انگریزی راج کے وقت انگریزی تمدن کو پسند کیا جاتا رہا ہے، اور اب جبکہ وہ چلے گئے ہیں تب بھی اثرات ان کے موجود ہیں اور اکثر لوگ اسی کے زیرِ اثر صاحب کہلانا اور اپنی وضع قطع اختیار کرنا فخر جانتے ہیں ممکن ہے بھٹی راجپوتوں نے گریک کے زمانہ میں گریک تہذیب کے زیرِ اثر گریک کہلانا پسند کیا ہو اور اپنے سکوں اور روپوں وغیرہ پر گریک حروف لکھوائے ہوں (جیسا کہ ان کے حاصل شدہ بعض سکوں سے پایا گیا ہے) تو کوئی عجب نہیں، تاریخ جیسلمیر مہتہ نتھومل کے مطابق غنڈم راؤ بھٹی کی راجدھانی سیالکوٹ تھی، مگر دوسری صدی قبل مسیح کے درمیان ان کا راج اودھ میواڑ اور کاٹھیاواڑ تک پھیل گیا، لیکن جب ان کا راج زوال میں آیا تو یہ ہوتے ہوتے ستلج سے جنوب کے نیم آباد جنگل میں آ بسے اور اُنہوں نے بھٹیانا، سرسہ، حصار آباد کیا، ان کے پڑوسی سوڈیوں نے سوڈھیانہ (بیکانیر اور سورت کے قریب) بسایا جو بعد میں جوڈھیوں نے ان سے چھین لیا، تاریخ راجپوتاں پنجاب مؤلفہ ٹھاکر کاہن سنگھ بلاوریہ میں مرقوم ہے کہ اس خاندان سے پنجاب میں راجہ بلند ہوا، جس کے سات فرزند تھے۔ ان میں سے بھوپتی کے بیٹے چکتسو کو ملک غزنی دیا گیا، اُس نے شاہ بخارا کی دختر سے شادی کی اور مسلمان ہوگیا، اور اسی وجہ سے اس کی اولاد چغتائی پر سدھ ہوئی یعنی کہلائی، گویا خاندان جیوغطہ اسی چکتسو کی اولاد سے ہوا۔ راجہ بلند کے بیٹے جج کی اولاد جنجوعہ ہوئی جو اکثر ضلع جہلم میں آباد ہے، دوسرے مورخ اس سے اختلاف کرتے ہیں، بلند کے باقی فرزندوں کی اولاد بھی اہلِ اسلام میں داخل ہو کر مختلف لقب رکھتی ہے۔ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ راجہ یدھشٹر اور ہری بلدیو جی سری کرشن جی مہاراج کی وفات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے بعد دہلی اور دوارکا ایسی دارالحکومتوں سے تارک الوطن ہو کر ملتان ہوتے ہوئے دریائے سندھ کے پار گوشہ نشین ہوئے، لیکن سری کرشن جی کے فرزندان دونوں صاحبوں کے ساتھ جا کر کچھ دنوں ملک پنجاب کے دوآب میں قیام پذیر ہوئے، پھر دریائے سندھ کے پار جا کر زابلستان پہنچے اور شہر گجن آباد کر کے ثمر قند تک ملک ہی ملک بسا دیئے، اور جب حملہ آوروں کے نرغے سے وہ دریائے سندھ کی طرف لوٹے تو پنجاب پر عمل ودخل کر کے سالباہن پور موجودہ سیالکوٹ آباد کیا، جب یہاں سے بھی قدم اکھڑے تو دریائے ستلج وگھارا کو عبور کر کے داخل ریگستان ہوئے۔ پھر وہاں سے 1150ء میں ویراوال اور جیسلمیر آباد کیے جب یہ قوم زابلستان سے بھاگی تو اپنی قوم کا نام بھٹی مشہور کر دیا، جارج کنگھم صاحب اپنی تحقیقات میں لکھتے ہیں کہ یہ اقوام اصل بھٹی راجپوت تھے جو ابتدا میں کوہستان نمک اور کشمیر پر قابض ہوئے اور ان کا صدر (مقام گجن پور سال راولپنڈی) تھا۔ لیکن قریباً بائیس سو سال ہوئے انڈو سیتھین قوم نے ان کو جہلم کے اس پار نکال دیا۔ اور ان کے سردار راجہ رسالو نے سیالکوٹ کی بنیاد ڈالی۔ اور اپنے باپ سالباہن کے نام پر سالباہن لکوٹ نام رکھا۔ ٹاڈ صاحب کا خیال ہے کہ یہ خانہ جنگی سے تنگ آ کر اس طرف نکل آئے، جنرل کنگھم صاحب لکھتے ہیں کہ جس سردار کے ماتحت یہ قوم سندھ کی طرف جانے پر مجبور ہوئی، اس کا نام بھٹی تھا، اور اس کے دو بیٹے دوسل اور جیسل تھے، جیسل نے جیسلمیر کی بنیاد ڈالی، امیر سنسکرت میں پہاڑی کو کہتے ہیں جیسے کیشپ میر سے کشمیر راجہ کیشپ کے نام سے مشہور ہوا اور اجے میر سے اجمیر جو راجہ اجے میر کے نام سے مشہور ہوا وغیرہ، اور دوسل دریائے سندھ کی طرف نکل گیا، اور کوہستان نمک میں سکونت پذیر ہوا، حملہ آوروں نے اس قوم کو وہاں سے نکال دیا اور یہ سیالکوٹ کی طرف آئے اور پھر یہ قوم تمام پنجاب میں پھیل گئی، سدھو، براڑ بھی دوسل کی اولاد سے ہیں۔ منٹگمری ساہیوال کے وٹو اپنی اصل سالباہن سے ملاتے ہیں، ملتان کے نون بھی یدوبنسی بھٹی ہیں، ضلع ملتان کے مترو بھٹی بھی بیکانیر سے آنا ظاہر کرتے ہیں، ضلع گوجرانوالہ کے برک بھٹی ایک شخص دھیر نامی کی 18 ویں پشت آباد ہے۔ اور اب ضلع کے 86 گاؤں پر قابض ہے، سالباہن کی اولاد کہلانے کا فخر کرتے ہیں، سیالکوٹ کے بھٹی اپنی اصل رانا بھونی جوان کے مورث اعلیٰ بھٹی نامی سے ساتویں پشت میں تھا بتلاتے ہیں کوہستان نمک میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھٹی ابتک پائے جاتے ہیں، ریاست کپورتھلہ اور جالندھر میں ان کی تعداد کم ہے گوت تاؤنی کے راجپوت سرمونا بن اور دیگر پہاڑی علاقوں میں بستے ہیں یہ بھی دراصل بھٹی ہیں، مصنف تاریخ راجپوتاں لکھتے ہیں، کہ موجودہ مہاراج پٹیالہ بھم کی اولاد سے بھٹی ہیں، اور یہ قوم بھٹنیر سے آ کر پنجاب میں آباد ہوئی اور کئی سوسال حکمران رہی ہے، محمود غزنوی نے ان بھٹیوں سے ہی ہندوستان فتح کیا تھا، بھٹی قوم 36 شاہی اقوام میں سے ہے اور ایک معزز ترین گوت ہے ابتدا میں بالعموم یہ بھاٹی کہلاتے رہے مگر مسلمان ہونے کے بعد بھٹی مشہور ہوئے، سرڈنزل ابٹسن اور سر میکلن کے سی آئی سی ایس سابق گورنر پنجاب اے گلاسری آف دی ٹرائبس آف دی پنجاب اینڈ نارتھ ویسٹرن پراونس میں تحریر فرماتے ہیں کہ سیال وکھرل اور بھٹی پنجاب میں درجہ اوّل کے زمیندار ہیں اور ہندوستان کے راجوں کے پوت ہیں اسی بھٹی قوم کے مہارلجہ مہابرن کا بیٹا بکرماسہائے بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کی کرامت سے مسلمان ہوگیا، اور دنیا راج پاٹ چھوڑ کر بی بی پاک کے دربار پاک کا مجاور بن کر تمام عمر جھاڑو برداری کی اولاد موجودہ مجاور صاحبان ہیں۔ بندہ نے ایک کتاب راجپوتوں کی حقیقتیں بھی لکھی ہیں، جس میں پنجاب کے تمام راجپوت قوموں کے تاریخی حالات لکھے ہیں اور جہاں تک ہو سکا ہے دوسرے خاندانوں کے حالات بھی لکھے ہیں، جن کے عادات وخصائل واضح طور پر درج کئے گئے ہیں، اولادِ علی علیہ السلام اور حضرت عکاشہؓ بڑی آسانی سے پتہ چل جاتا ہے، عنقریب یہ بھی چھپ کر منظر عام پر آ جائے گی۔

(مؤلف مولوی محمد بخش قریشی محلہ بی بی پاکدامنہ قزلباش روڈ، لاہور)

☆......☆......☆

ہندوستان میں جو بھی کسی نے کام کیا وہی اُن کی ذات بن گئی

ہندوستان میں مذہبوں ذاتوں رواجوں اور نیچ اُونچ کی تمیز کی بڑی کثرت تھی جس کی وجہ سے ہندوستان ہمیشہ غیر ممالک قوموں کا محکوم رہا ہے، کیونکہ ہندوستان کے لوگوں کی مندرجہ بالا اختلاف کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے تعاون یکجہتی ہمدردی نہ ہوسکی تھی۔ ان کے اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اختلاف کی وجہ سے باہر کی کئی قومیں ان پر حکمران رہی ہیں مزید انگریزوں نے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تمیز شروع کر کے اس اختلاف کی جھیل کو اور زیادہ گہرا کر دیا، اور اختلاف ڈالو اور حکومت کرو کا حربہ استعمال کر کے ڈیڑھ سو سال ہندوستان کے چالیس کروڑ انسانوں پر صرف چالیس لاکھ انگریزوں نے حکومت کی اور کمیں اور ساؤ بنا کر ان کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ان کی طاقت کو منتشر کر کے کمزور کیا گیا، کمیں یعنی کمینہ تصور کیا جاتا تھا کہ ہر بلندی کے مقام سے کمیوں کو محروم کر کے رکھ دیا گیا، نہ انہیں ملازمت مل سکتی تھی، نہ وہ زمین خرید سکتے تھے نہ کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو سکتے حتیٰ کہ فوج میں بھی بھرتی نہیں کئے جاتے تھے اور نیچے بٹھائے جاتے تھے اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے، اس سے بھی بدترین ہندوستان میں ایک یہ رواج بھی تھا کہ اگر کسی انقلابی صورت سے کوئی قوم بلندی سے پستی پر آ جاتی اور بوجہ غربت کے یا دشمن حکومت سے چھپنے کیلئے کوئی نیچا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہو کر جو بھی پیشہ اختیار کرتی تو بس وہیں اُن کی اصل ذات چھپ جاتی اور پیشہ کے مطابق اُس کی وہی قوم مشہور ہو جاتی، حالانکہ پیشہ کوئی قوم نہیں ہوتی ہے۔

یہ ہندوستان کے رسم ورواج کے متعلق بندہ نے مختصر طور پر عرض کیا ہے حالانکہ ایسے بہت سی طویل ہندوستان کے افسوسناک حالات ہیں جن کو میں نے تاریخ اسلام اور تاریخ ہندوستان میں وضاحت سے لکھا ہے حتیٰ کہ ہندوستان میں جو کوئی کام کرے وہی اُس کی قوم مشہور ہو جاتی تھی۔

بھٹی راجپوت سے مجاور اور مجاوروں سے بھٹی راجپوت کی حقیقت پر مختصر جائزہ

☆......☆......☆

بھٹی راجپوت ہندوستان کی حکمران قوم ہے۔ بھٹی سیال اور کھرل پنجاب کے بڑے زمیندار تصور کئے گئے ہیں، سر ڈنزل ایبٹسن اور میکلیگن گورنر پنجاب اپنی کتاب گلاسری آف ٹرائبس میں ان تینوں قوموں کو پنجاب کے اعلیٰ مالک تحریر فرماتے ہیں، محمود غزنوی نے ہندوستان کی حکومت بھٹی راجپوتوں سے ہی حاصل کی تھی، موجود مجاور حضرت بی بی پاکدامنہ بھٹی راجپوت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہندوستان کی حکمران قوم ہیں، ان کے جدامجد بکر ماسہائے نے بی بی پاکدامنہ کی کرامت دیکھ کر اسلام قبول کیا اوران کا دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانے کا چشم دید واقعہ دیکھ کر مجاور بن کر ان کے مزارات پر بیٹھ گیا، اور بادشاہی کو ترک کر دیا، اس وجہ سے اس بھٹی قوم حکمران کو مجاوروں کے نام سے پکارنا شروع ہو گیا کام کی وجہ سے ان کی اصل قوم چھپ کر مجاور مشہور ہوئی، اور اصل مجاور کوئی قوم نہیں ہے جس قوم کا آدمی کسی بزرگ کا مجاور بن جائے اُسے مجاور کہتے ہیں مگر یہ کام ہے ذات نہیں، مگر جب وہ مجاوری کرتا ہے تو ہندوستانی رواج کے مطابق اُسے مجاور کہا جائے، اب جبکہ دربار حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا محکمہ اوقاف کی تحویل میں آیا ہے تو ان کا مجاور ہونا بھی ختم ہو گیا ہے کہ اب یہ مجاور نہیں رہے ہیں، اب مجاور سرکاری آدمی تنخواہ دار مقرر کیے گئے ہیں۔

تو اب انہیں بھٹی راجپوت قوم سے پکارا جانا چاہئے کیونکہ اصل قوم ان کی بھٹی راجپوت ہے، ان کے سابقہ تاریخی حالات لکھتے وقت کیونکہ یہ چودہ سو سال سے بی بی پاک کے مجاور رہے ہیں اس لئے لکھنا پڑتا ہے، میں نے تاریخ بی بی پاکدامنہ لکھی ہے میں نے اس بھٹی قوم کا شجرہ بھی لکھا ہے اور بھٹی قوم کے مفصل حالات بھی لکھے ہیں۔

☆......☆......☆

بیان کرامات بزبان حاجی محمد خاں مجاور اور سال بھر کا پروگرام رُسومات ہر فرد و یقین شیعہ و سنی حضرات

کرامات حضرت بی بی پاکدامنہ و تاریخ ہائے مجلس عزا و ذوالجناح و ماتم حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دربار پاک پر مجلس عزا امام حسین علیہ السلام کی اہل شیعہ کی طرف سے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے، ہر ماہ یعنی ہر چاند کی پہلی جمعرات کو بڑا ہجوم ہوتا ہے اور شیعہ عورتیں مجلس عزا کراتی ہیں، یہ زنانی مجلس امام حسین علیہ السلام ہوتی ہے۔ جو دربار پاک کے اندر مشرقی برآمدہ میں مزار اقدس کے نزدیک ہوتی ہیں، میلاد شریف نعت خوانی و غسل دربار پاک بہ انتظام سنت والجماعت ہوتا ہے، میلاد شریف و مجلس امام حسین علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگوں کی منوتی کے مطابق خاص کسی مقررہ تاریخ کے بغیر عام طور پر ہوتی رہتی ہیں، مرض بھگندر، مرض کوہڑ، بواسیر، موہلے پھنسی، پھوڑے، ویرص اور کوئی مہلک مرضوں کیلئے مریض ایک بوکر یعنی جھاڑو خرید کر دربار پاک پر مس کر کے اپنے بدن پر پھیرتے ہیں تو مندرجہ بالا امراض خدا دور کر دیتا ہے یہ کرامت شروع سے بی بی کندائی زوجہ بابا خاکی دختر بالو نام بلیم جاٹ جو مرض کوہڑ میں مبتلا اور لنگڑی لولی تھی اور بی بی پاک کی مہربانی سے خدانے اُسے شفایاب کر کے حسین ماہ جبین بنادیا تھا کہ یہ کرامت دیکھ کر قوم بلیم جاٹ جو چھ سات ہزار آدمی تھے، فوراً مسلمان ہو گئے تھے اُس وقت سے چلی آرہی ہے اور اُسی طرح اب بھی مریض شفایاب ہوتے ہیں، دیگر ہر مرض کیلئے دربار پاک کے نزدیک والے درخت کے پتے کھاتے ہیں اور خدا شفایاب کرتا ہے، تو پھر لوگ چاندی کے پتے اس کے عوض تیار کرا کر دربار پاک پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔

امتحان کے دنوں میں طالب علم بچوں کی بڑی آمدورفت ہوتی ہے اور ان کی کامیابی کیلئے حضور بی بی پاکدامنہ کا خاص فیض جاری ہے، امتحان میں کامیابی کے لئے لڑکے لڑکیاں بڑی انکساری سے منتیں مان جاتے ہیں، تو بی بی پاک کے وسیلے سے خدا انہیں کثرت سے کامیابی عطا فرماتا ہے۔

10 محرم تک از حد ہجوم شیعہ حضرات کا رہتا ہے اور نذر و نیاز تقسیم ہوتی رہتی ہے۔ معراج شریف سے پہلے چاند کی 6، 7، 8 تاریخ کو بڑا عرس ہوتا ہے، یہ وصال کی تاریخ ہے، اس پر نعت خوانی، قوالی اور بڑا غسل دربار پاک کا ہوتا ہے اور جھنڈا لہرایا جاتا ہے، یہ سنی حضرات کا ہجوم ہوتا ہے اور لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ محرم کے بعد چہلم کی جو پہلی اتوار ہوتی ہے تو ذوالجناح حضرت امام حسین علیہ السلام کا سید احمد حسن شاہ صاحب کے انتظام سے نکلتا ہے اور بازار سے گلیوں سے ہوتا ہوا دربار پاک کی باہر والی حویلی کے دروازے سے گزر کر اندر لایا جاتا ہے اس موقعہ پر بڑا ماتم ہوتا ہے، شیعہ و سنی حضرات سب کے سب ہمراہ ہوتے ہیں پولیس کا انتظام ہوتا ہے کسی قسم کا آپس میں دونوں فریقین کا کوئی جھگڑا تنازعہ نہیں ہوتا، آپس میں بڑے سلوک سے بخیر و خوشی دربار پاک پر ختم ہوتا ہے کبھی کوئی ناخوشگوار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔ یہ طریقہ شروع سے چلا آ رہا ہے۔ یہ دربار حضرت بی بی پاکدامنہ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے۔ اس جگہ ہر مذہب کا آدمی معتقد ہے کسی قسم کا کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

(2 فروری 65)۔

دستخط حاجی محمد خاں مجاور

حضرت بی بی پاکدامنہ لاہور

گواہ شد		گواہ شد
محمد نواز خان ڈلو برادر محمد یسٰین خان ڈلو وزیر از تحصیل دیال پور ضلع ساہیوال محمد نواز ڈلو بقلم خود ظفر مہدی حسن قریشی پیر عبدالرحمان بقلم خود	حاجی محمد خان بقلم خود 2-2-65	نوازش علی خاں سیال ایم پی اے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ۔ نوازش علی خان بقلم خود

تحریر: مولوی محمد بخش قریشی مؤلف کتاب ہذا کتاب بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا بر مکان حجرہ باہر والا دربار شریف ایمپرس روڈ، لاہور بقلم خود 2 فروری 65۔

نوٹ: بحکم حاجی محمد خان مجاور یہ تحریر درج کی گئی ہے۔ اصل تحریر موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب باغِ سادات مصنفہ سیّد تجمل حسین شاہ صاحب گڑھی شاہو لاہور

حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا کربلا معلیٰ سے شبِ عاشور بحکم حسین علیہ السلام روانہ ہو کر لاہور آنا ثابت ہے۔ اس کتاب میں بھی تمام ذکر رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا شبِ عاشور کربلا معلیٰ سے بحکم امام حسین علیہ السلام روانہ ہو کر لاہور تشریف لانا لکھا ہوا ہے، اور پھر مہاراجہ کے خوف سے دُعا طلب کے بعد زندہ زمین میں بمع باقی مستورات اور حفاظ قرآن کے سما جانے کا مکمل ذکر درج ہے۔ جس طرح تحقیقات چشتی میں درج ہے اس کے مطابق اس کتاب میں بھی مفصل داستان بیان کی گئی ہے۔

دیگر ثبوت تاریخ اسلام جلد سوئم مولفہ عبدالرحمٰن شوق امرتسری
اہلسنت والجماعت صفحہ 535 سطر 5، 6 ثبوت نمبر 3
شبِ عاشوراں بیبیوں کو ہندوستان روانہ فرمایا

مولانا شوق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حسین علیہ السلام نے شب عاشور اپنے سب ساتھیوں کو فرمایا کہ آپ لوگ اپنی جانیں میرے لئے ضائع نہ کریں مگر حضرت عباس علمبردار نے عرض کیا کہ ہم جان دے سکتے ہیں ساتھ نہیں چھوڑ سکتے، اس لئے امام پاک نے بہتر (72) آدمی شہید ہونے کے لئے منتخب کئے اور باقیوں کو روانہ فرمایا اور اپنے مشن کو کامیاب کرنے کے لئے ان لوگوں کو طرح طرح کی قربانیاں دینے اور مصائب برداشت کرنے پر مامور فرمایا۔ مستورات اور بچوں تک کو صبر و تحمل سے مصائب برداشت کرنے کی تلقین فرمائی اور اسلام کے گلشن کو برباد و تباہ ہونے سے بچانے کی تاکید فرمائی اور مصائب کربلا کو دنیا میں نشر کرنے کا کام بھی ہر ایک کے سپرد کیا۔ تاکہ ظالم کا ظلم ظاہر ہو جائے اور لوگ یزید کو خلاف شریعت کا فرموذی جان کر خبردار ہو جائیں اور سلطنت اُموی خالص ملوکیت ثابت ہو جائے اور اسلامی خلافت سمجھی نہ جائے۔ کیونکہ اسلامی پردہ میں رہ کر یزید شریعت نبوی کے احکام کو برباد کر رہا تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقتباس از کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم صفحہ 407

درحالات بی بی پاکدامناںؑ

از غلام سرور صاحب مطبوعہ مطبع ثمر ہند لکھنؤ در 1290 ہجری

بی بی حاج و بی بی تاج و بی بی نور و بی بی حور و بی بی گوہر و بی بی شہناز رضی اللہ عنہم اجمعین

......☆......

مشهور چنین است که این بیبیان دخترانِ عقیل برادر علی کرم الله وجهه‘اند و در تجرید و تفریط یگانهٔ وقت و در زهد و تقویٰ

اس طرح مشہور ہے کہ یہ بیبیاں حضرت عقیل برادرِ حضرت علیؑ کی بیٹیاں ہیں اور زہد و تقویٰ میں ان کا ثانی کوئی نہیں۔

مقرر بودند. صیام دوام داشتند گاهے بعد ماهے و گاهے بعد پانزده روز طعام می خوردنار چون واقعهٔ کربلا حضرت

تھا ہمیشہ روزے سے رہتی تھیں اور کبھی کبھی پندراں روز کے بعد تھوڑا بہت کھانا کھالیتی تھیں، جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ۔

حسینؑ المجتبیٰ پیش آمد، این حضرات درشام بودند، به استماع آن واقعه متوجه کربلا شدند چون درآنجار سیدندآن

واقعہ کربلا پیش آیا۔ یہ بیبیاں شام میں تھیں۔ اس واقعہ کے متعلق سن کر کربلا معلیٰ کی طرف روانہ ہوئیں، جب اس جگہ پہنچیں تو۔

واقعه باختتام آورده بود و حضرت سیّد الشهداء شهادت رسیده، درکارِ خود حیران بماندند که بکدام سمت بُردیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ واقعہ ختم ہو چکا تھا اور حضرت سیّد الشہد ا شہادت پا چکے تھے، اب یہ بیبیاں اپنے متعلق پریشان تھیں کہ کس طرف جائیں۔

آخر بایمائے غیب روانہ سمتِ ہندوستان شدند. و در رسالہ تحفة الواصلین تحریر است کہ ایں حضرات عالم طیر

آخر غیبی ہدایت کے بموجب ہندوستان کی طرف روانہ ہوئیں اور رسال تحفۃ الواصلین میں تحریر ہے کہ یہ بیبیاں عالم طیر میں۔

داشتند .بعالم طیر با صحاب و خدام خود تحفة الواصلین رسیدہ، بیرون شہر لاهور کہ حالد مزارات پُر انوارات آں حضرات

ہندوستان پہنچیں۔یعنی ان سے کہا گیا کہ اپنی آنکھیں بند کریں، اور جب ایک لمحے کے بعد انہیں آنکھیں کھولنے کا حکم ہوا۔

در آں جا آمدت فرو کش شدند وچندے درآں جا بما ندند خلقتِ بسیار از برکتِ انفاس زاکیات آں مشرف

تو انہیں نے خود کو ہندوستان میں پایا۔اس طریقہ سے انکے ساتھی اور ان کے خادم انکے ہمراہ ہندوستان میں پہنچے اور شہر کے باہر اس جگہ تشریف فرما۔

بشرفِ اسلام و ارادات شدند. چون این خبر بفرمانروائے رسید بر آشفت و بخدمت آں حضرات پسر خود را سانید. حکم

ہوئیں کہ جس کی اُنکے مزارات پُر انوار موجود ہیں اور کچھ عرصہ تک اس جگہ قیام فرمایا اور ایک بہت بڑی خلقت انکی ذات کی برکت سے اسلام میں شامل ہوئی اور۔

کرد کہ نزدِ ایشاں رود و بگوئید کہ از ملکِ من بیرون روید. چون آں پسر خدمت والا درجت شد مرید گردید و

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکے علم و درس سے فیضیاب ہونے لگی، جب یہ خبر لاہور کے حکمران تک پہنچی تو اُس نے ان بیبیوں کی خدمت میں اپنے بیٹے کو بھیجا اور اُن سے کہا کہ وہ انکی خدمت میں

هماں جا بماند و باز نیامد حاکم ازیں امر بغایت غضبناک شدد با فواج همراهی بارادۂ جنگ سوار شدُ

حاضر ہوں یا اُن سے کہے کہ وہ انکے ملک سے باہر تشریف لے جائیں۔ جب وہ بیٹا ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اُنکا مرید ہو گیا اور وہ وہیں رہنے لگا اور واپس نہ گیا۔

چوں نزدیک رسید خبر آمدن وے بگوشِ حق نیوش آں حضرات رسید دست بدعا برداشتند و گفتند

اور مسلمان ہو کر غلام ہو گیا۔ حکمران اس بات پر زیادہ غضبناک ہوا اور فوج ساتھ لے کر ان بیبیوں سے جنگ کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ جب وہ قریب پہنچا تو اس

الٰهی مارا ازیں امر محفوظ دار که صورت مردانِ نامحرم نه بینم و زمین را حکم کُن که مارا بپوشد

کی خبر ان حضرات کے حق آشنا کانوں تک پہنچی ان بیبیوں نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اللہ ہمیں اس مصیبت سے محفوظ رکھ کیونکہ ہم نے کبھی کسی نامحرم مرد کی صورت

فی الحال زمین بحکمِ رب العالمین از جا بجا بشرقید و حضرتِ معصومه بردر زمین فرود رفتند و شاگردان

نہیں دیکھی اور زمین کو حکم دے کہ ہمیں اپنے پردے میں چھپا لے۔ اللہ تعالٰی کے حکم سے اُسی وقت زمین جگہ جگہ سے شق ہوئی اور یہ بیبیاں اُس میں سما گئیں۔

وغلامان آں حضرت که همراه بودندایشاں را راجه لاهور بشهادت رسانید و پسرِ خود را نزدِ خودبُرد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوران بیبیوں کے شاگردوں اور غلاموں کو جو ہمراہ تھے حاکم لاہور نے شہید کر دیا۔ اور اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ لے گیا۔

اما آن ارادت مند باز خود را به همان جا رسانید و تاحیات مجاور مزارات عالیات بماند، چنانچه تا حال مجاوران

مگر وہ ارادت مند پھر دوبارہ اُسی جگہ پہنچ گیا اور زندگی بھر ان پُر انوار مزارات کا مجاور بنا رہا۔ چنانچہ تا حال مجاوران مزارات۔

مزارات خود را از اولادِ پسر حاکم لاهور میگویا نند و نامش شیخ جمال بیان می کند که بعد از ارادت بی بی

اپنے آپ کو حاکم لاہور کے اسی بیٹے کی اولاد کہتے ہیں اس کا نام شیخ جمال بتایا جاتا ہے کہ مرید ہونے کے بعد حضرت۔

حاج او را بنام جمال موسوم ساخت، ونیز در رساله تحفة الواصلین مذکور است که شخصیے از اهلِ نجوم

بی بی حاج نے اسے یہ نام جمال دیا تھا اور تحفۃ الواصلین میں یہ بھی درج ہے کہ ایک نجومی جو اپنے۔

که در زمانهٔ خود یگانهٔ وقت بود بخدمتِ حضرات بی بی حاضر شد و دعویٰ کرد که من علم غیب می دانم

علم میں مانا ہوا تھا ان بیبیوں کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعویٰ کیا کہ میں علم غیب جانتا ہوں۔

و از آینده و گذشته خبر میدهم و باخادمان حضرات بحث آغاز نهاد، چون این خبر بگوش نیوش

اور گذری ہوئی باتوں کے متعلق اور آنیوالی باتیں بتا سکتا ہوں اوران بیبیوں کے خادموں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے بحث کرنے لگا۔ جب یہ خبر سب سے بڑی بی بی۔

بی بی صاحبه کلاں رسید طعام پخته کرد و مسافران و مسکینان را طلب فرمود ومجلس عالی ترتیب داد

رقیہ تک پہنچی تو آپ نے کھانا تیار کرایا اور مسافروں اور مسکینوں کو بلایا۔ اور ایک بڑی محفل مرتب کی۔

چون طعام حاضر آمد پیش یک یک کس از حاضرین انواعِ طعام لذید نهاد هند و پیش نجومی طبقے

جب کھانا سامنے آیا تو ہر شخص کے سامنے کئی کئی مزیدار کھانے رکھے گئے اور اس نجومی کے سامنے ایک۔

ازطعام که زیرِ آن طعام عمده و بالائے آن نانِ خشک و بالائے آن کچھڑی خام و خشک بود

طباق ایسا رکھا جس میں نیچے نہایت عمدہ کھانا تھا اور اس کے اوپر خشک روٹیاں اور روٹیوں کے اوپر کچی کھچڑی رکھی۔

نهادند، ازیں سبب معلوم نمی شد که زیرِ ایں کھچڑی طعام پخته هم است یا نه چون دیگر حاضرین

ہوئی تھی اور اس طرح سے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کچی کھچڑی کے نیچے پکا ہوا کھانا بھی موجود ہے یا نہیں۔ جب دوسرے۔

دست به طعام بردند نجومی بسبب خامی طعام که پیش نهاده بود متحیر بماند آخر طعام طلب کرد

لوگوں نے کھانا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو نجومی اس وجہ سے کہ اسکے سامنے کچا کھانا تھا حیران

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹھا رہا۔ آخر اُس نے کھانا مانگا۔

و ارشاد شد که کهچڑی خشک از بالائے طعام دُور کنید و طعام که زیر کهچڑی است باد بخورایند

تو حکم ہوا کہ خشک کھچڑی کو کھانے کے اُوپر سے ہٹا دو، اور کھانا کھالو، کہ اس خشک کھچڑی کے

وبگوئید که چون ایں قدر ترا علم نیست که زیر کهچڑی چه چیز است تو خبر غیب که خاصنه

نیچے پکا ہوا کھانا موجود ہے، اور اب بتا کہ جب تجھے اتنا بھی علم نہیں کہ خشک کھچڑی کے نیچے کیا چیز ہے تو غیب کا علم کس طرح جان سکتا ہے۔

خدا است چه دالی نجومی شرمنده شد و مرید گردید غرض در قدامت ایں حضرات شکے و

جو کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے، نجومی بہت شرمندہ ہوا اور مرید ہو گیا، غرض یہ ان بیبیوں کی ذات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش۔

شبھے نیست و به ثبوت پیوسته که ایں حضرات از پاک دامنان متقدمین هستند چرا که

نہیں ہے اور اس چیز کا ثبوت موجود ہے کہ یہ حضرات متقدمین میں سے ہے۔

در تحفته الواصلین ارقام می نماید که چون مخدوم علی گنج بخش هجویری در لاهورِ تشریف آورد و بیرون

کیونکہ تحفۃ الواصلین میں لکھا ہوا ہے کہ جب حضرت مخدوم علی گنج بخش ہجویریؒ لاہور میں تشریف لائے اور شہر کے باہر رہنا شروع کیا، تو وہ

شهر توطن گرفت بهر هفته بروز پنجشنبه برمزارات حضرت پاکدامنان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف بردے و از مزارات دور تر

ہفتے میں ایک بار جمعرات کے روز ان مزارات پر تشریف لاتے اور ان مزارات سے بہت دور

نشستہ متوجہ ماندے و از غایت ادب و لحاظ مستورات نزدیک نہ

رفتے .پس معلوم شد کہ مزارات حضرات

بیٹھتے اور توجہ فرماتے اور ان بیبیوں کے ادب اور لحاظ کی بنا پر نزدیک نہ جاتے ۔ لہٰذا معلوم

ہوا کہ یہ مزارات

پاکدامن قبل تشریف آوری حضرت مخدوم ایں جا موجود بودند. اما

ایں معنی نجومی از روئے تحریر احدے

حضرت علی گنج بخش ہجویریؒ کے لاہور میں تشریف لانے کے وقت موجود تھے یعنی پہلے سے

ہیں اور داتا صاحب بعد میں لاہور تشریف لائے ہیں، مگر اس

از اہلِ تحریر بوضوح نہ پیوستہ کہ ایں حضرات از فلاں خاندان ہستند

و در فلاں سال و در

میں کسی مصنف نے وضاحت سے نہیں لکھا کہ یہ حضرات کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور

کس سال کس سن کس جگہ

فلاں سنہ از فلاں مقام در لاہور تشریف آوردند و در فلاں ماہ و در فلاں

سال برحمتِ حق

سے لاہور تشریف لائی ہیں اور کس ماہ اور کس سال رحمتِ

پیوستند، بزرگی و سیادت ولایت ایں حضرات از کتاب تحفۂ احمدیہ و

تذکرۂ قطب العالم وغیرہ بوضوح

حق سے واصل ہوئیں ۔ ان حضرات کی بزرگی اور سرداری سیادت اور ان کی ولایت کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارے میں

می انجامد کہ بسیارے از اولیائے کبار فیض باطن ازیں بارگاہِ عالی جاں یافتند و تاحال فیض عام

کتاب تحفہ حمدیہ وتذکرہ قطب عالم یعنی دنیا کی بہت سی کتاب میں ان کا تذکرہ وضاحت سے

جاری است کہ صد ھا اھلِ حاجات و خواھندہ ھائے مرادات بر مزاراتِ ایں حضرات حاضر می شوند و

موجود ہے کہ بہت بڑے بڑے اولیاء نے ان حضرات سے فیض باطن حاصل کیا ہے اور آج تک بھی ان کا فیض عام جاری ہے کہ سینکڑوں

بمقصود می رسند و بی بی حلیماں المشھور بی بی تنوری از خادمان و فیض یافتگان ایں بارگاہِ ملک یا یگاہ

حاجتمند اور مرادیں رکھنے والے ان حضرات کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں اور اپنے مقصد کو پہنچتے ہیں۔ بی بی حلیمہ جو کہ بی بی تنوری کہلاتی ہیں۔

است و مزارش ھم اندرونِ احاطہ ایں خانقاہ است.

وہ بھی انکے خادموں میں سے ہیں اور ان کا مزار بھی اسی احاطہ کے اندر ہے۔

بندہ ناچیز کتاب خزینۃ الاصفیاء مذکورہ کی مندرجہ روایات کو تسلیم کرتا ہے۔ مگر اس میں مؤلف کتاب نے اپنے محدود معلومات بے پرواہی سے جو تحریر کئے ہیں کے تحت جو کچھ کتب تاریخ میں تحریر تھا لکھ دیا ہے، روایت کے صحیح یا غلط معلوم کرنے کے لئے اصول درایت سے کام نہیں لیا اور دیگر کتب تاریخ کا مطالعہ نہیں فرمایا ہے اور قدرے مذہبی تاثرات بھی شامل ہیں کیونکہ ابتدار روایت میں لکھتے ہیں کہ یہ بیبیاں صرف حضرت عقیل کی صاحبزادیاں ہیں مگران میں بحوالہ باقی کتب تاریخ سردار قافلہ بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا دختر حضرت علی علیہ السلام بھی شامل ہیں جو باقی بے شمار کتب تاریخ میں درج

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ بیبیاں واقعہ کربلا کے وقت شام میں تھیں اور یہ سانحۂ کربلا سن کر شام سے کربلا پہنچی اور اُس وقت واقعہ کربلا ختم ہو چکا تھا۔ شہادت امام حسین علیہ السلام ہو چکی تھی تو سن کر پریشان ہوئیں اور آخر بایمائے غیبی سے ہندوستان روانہ ہوئیں۔ یہ فقرہ اصول روایت کے تحت بالکل غلط ہے کیونکہ کسی کتاب میں درج نہیں کہ اولاد حضرت عقیل علیہ السلام نے خاندان ہاشمی اور خاندان امیہ کی اس قدر مخالفت کے باوجود بھی شام میں رہائش رکھی ہوئی تھی۔ یہ ناممکن ہے اور نہ کسی کتاب میں یہ بات درج ہے۔ کتب تاریخ میں درج ہے کہ یہ چھ بیبیاں 61 ہجری بحکم امام حسین علیہ السلام کربلا معلیٰ سے شب عاشور روانہ ہو کر پیدل بذریعہ اونٹ یا بذریعہ طیر ہندوستان تشریف لائی ہیں۔ یہ روایت بکثرت کتب تاریخ میں موجود ہے اور درست ہے اور قابل قبول ہے۔ دیگر مؤلف کتاب خزینۃ الاصفیا تحریر فرماتے ہیں کہ کسی مؤلف صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ بیبیاں کس خاندان سے ہیں اور کس سن سال میں یہاں تشریف لائی ہیں اور کہاں سے آئی ہیں اور کس روز یا کس ماہ یا سال رحمت حق سے واصل ہوئیں، مگر معلوم نہیں ہوتا کہ مؤلف کتاب نے باقی تمام روایت درست لکھ کر کچھ باتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ باقی تحریر فرما رہے ہیں کہ یہ بیبیاں واقعہ کربلا سن کر کربلا تشریف لائی تھیں تو صاف ظاہر ہے کہ واقعہ کربلا، 61 ہجری میں ہوا تھا تو ان کے تشریف لانے کا سن معلوم ہو گیا۔ اور پھر خود لکھتے ہیں کہ بیبیاں حضرت عقیل علیہ السلام برادرِ حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادیاں ہیں تو صاف ظاہر ہوا کہ یہ خاندان رسالت سے ہیں اور خود لکھتے ہیں کہ کربلا معلیٰ سے غیبی قوت سے ہندوستان تشریف لائی ہیں تو معلوم ہو گیا کہ کربلا معلیٰ سے آئی ہیں اور پھر تشریف لانے کے متعلق بھی خود لکھتے ہیں۔ اس کے باوجود پھر یہ کس مصلحت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ مخدرات کون تھیں؟ کب آئیں؟ کیوں آئیں؟ کیسے آئیں؟ دانستہ نادان بنتے ہیں۔

ا۔ کتاب خزینۃ الاصفیا میں لکھتے ہیں روایت تحریر ہے کہ یہ بیبیاں عالم طیر سے یہاں تشریف لائی ہیں یہ روایت قابل قبول ہے خاندان رسالت کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ کیونکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سرور کائنات ﷺ کو معراج کی رات خدا پاک نے تمام آسمانوں عرش کرسی بہشت کی سیر کرائی اور نوے ہزار کلام ہوا مگر واپسی پر بستر گرم تھا اور دروازہ کا کنڈا ابھی ہل رہا تھا۔

۲۔ علی علیہ السلام نے سورج کو حکم دیا سورج واپس وقتِ عصر پر آ گیا اور حضور نے نمازِ خدا ادا کی۔

۳۔ جنگ خیبر میں جب چالیس روز تک فتح نہ ہو سکی اور وعدہ نزدیک آ گیا، لوگ متذبذب ہونے لگے جب دشمن کسی سے نہ مارے گئے تو جناب سرور کائنات فخرِ موجودات نے وہاں مقام خیبر سے حضرت علی علیہ السلام کو آواز دی تو امام پاک نے مدینہ منورہ سے لبیک کہی اور اُسی لمحہ مع اپنے غلام قنبر کے گھوڑے پر سوار ہو کر خیبر پہنچ گئے۔ اور قنبر کو اُسی طرح فرمایا کہ آنکھیں بند کریں۔ جب کھولنے کا حکم دیا اور قنبر کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو اور حضور امام پاک کو قلعہ خیبر میں دیکھا۔

۴۔ مدینہ پاک میں حضرت علی علیہ السلام کی چالیس آدمیوں نے دعوت کی اور امام پاک نے سب کو وعدہ فرمایا کہ دعوت بیک وقت قبول فرمائی اور اُسی ایک وقت میں سب کے گھروں میں دعوت کھائی۔ دوسرے دن سب چالیس کے چالیس آدمی کہنے لگے کہ کل دوپہر کو حضرت علی علیہ السلام نے میرے گھر کھانا کھایا ہے۔ جھگڑنے لگے تو امام پاک نے انہیں سمجھایا اور فرمایا کہ رات کو چالیس سفید برتنوں میں پانی ڈال کر دکھایا کہ چالیس برتنوں میں چاند کی روشنی کی چمک آ رہی تھی یعنی چاند نظر آنے لگا، سمجھا دیا کہ چاند ایک ہے مگر چالیس برتنوں کے پانی میں نظر آ رہا ہے۔ کیا وہ ٹکڑے تو نہیں ہوا ہے جو سب جگہ موجود ہے۔

۵۔ عید کے روز حسنین شریفین نے اپنی والدہ حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا سے کپڑے طلب کیئے بی بی پاک نے اُن کو کہہ دیا کہ درزی ابھی لے کر آتا ہے۔ چونکہ صادقہ کونین کے منہ کا لفظ تھا حالانکہ جناب فاطمۃ الزہرا نے کسی درزی کو کپڑے سینے کیلئے نہیں دیئے تھے۔ رب العزت نے فوراً جبریل کو حکم دیا کہ جنت سے دو جوڑے فوراً لیکر دروازہ سیّدہ کونین پر پہنچواور

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آواز دو کہ "انا خیاط الحسنینؑ" حسنین شریفین کا درزی معہ جوڑوں کے حاضر ہے۔ چشم زدن میں عرش معلیٰ سے حکم ملا جبریل جنت سے جوڑے لیکر بھی پہنچ گیا۔ آلِ مصطفیٰؐ و اولیاء اللہ سے ایسا ہونا ثابت ہے۔

۶۔ قرآنِ کریم میں مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے چچازاد بھائی آصف بن برخیا نے آنکھ جھپکنے کی دیر میں تختِ بلقیس جو یمن میں تالوں میں بند تھا۔ دربارِ سلیمان میں کھڑے بغیر حرکت کیئے ہاتھ کو اتنا لمبا کیا کہ ہاتھ سے تالے کھولے اور یمن سے تخت اٹھا کر دربار میں سب کے سامنے رکھ دیا ایسا کارنامہ کر دکھایا۔ اختیارِ ولایت میں ایسا ممکن ہے۔

۷۔ حضرت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافروں کے معجزہ طلب کرنے پر چاند کو ایک انگلی سے دو ٹکڑے کر دیا تھا کتب تاریخ میں موجود ہے۔

۸۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو جہل نے اپنے ہاتھ میں پتھر کے ریزے لیکر مٹھی میں بند کر کے حضور پاک جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ بتائیں میری مٹھی میں کیا چیز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بتاؤں یا جو چیز تیری مٹھی میں ہے وہی بول کر میری نبوت کی گواہی دے۔ اُس نے کہا یہ اور زیادہ عجیب بات ہے تو فوراً پتھر کے ریزوں سے کلمہ طیبہ کی آواز آئی تو ابو جہل نے فوراً ریزے زمین پر گرا دیئے اور متعجب ہوا۔

۹۔ کئی کتب شیعہ سنی میں درج ہے کہ جب یزیدیوں نے امام حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا اور سر پاک کو نیزے پر چڑھا کر کوفہ اور شام لے گئے تو سر اقدس حضرت حسین علیہ السلام قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا اور لوگ دیکھ کر اور سن کر پریشان ہو جاتے تھے۔ ایک شخص چوبارے پر قرآن شریف پڑھ رہا تھا اور اصحاب کہف کا ذکر پڑھ کر متعجب ہو رہا تھا۔

......☆......

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معجزہ عالم طیر از امام محمد تقی بن امام علی موسیٰ الرضاؑ

بحوالہ کتاب تذکرۃ الکرام بتاریخ خلفائے عرب واسلام صفحہ 413 سطر 12

حضرت امام تقی بن امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام مدینہ میں 18 رمضان 195 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ماں کا نام خیزران تھا، اور آپ علم وادب میں یکتائے زمانہ تھے۔ ایک شخص نقل کرتا ہے کہ میں ایک رات دمشق کی مسجد میں عبادت میں مصروف تھا کہ حضرت امام میرے سامنے ظاہر ہوئے اور کہا کہ اُٹھ چل میرے ساتھ، میں اُٹھ کر حضور کے ساتھ چلا، تھوڑی راہ طے کی اور اپنے کو کوفہ کی مسجد میں پایا۔ حضرت امام نے نماز پڑھی اور میں نے بھی ان کی اقتدا کی وہ نماز سے فارغ ہو کر باہر چلے میں نے بھی اُن کا ساتھ دیا اور تھوڑی دیر میں اپنے آپ کو مسجد نبوی میں پایا اور حضرت امام روضہ مبارک پر سلام پڑھ کر نماز میں مشغول ہوئے۔ میں نے اُن کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ پھر فراغت نماز کے بعد حضرت امام مدینہ سے باہر چلے میں نے ساتھ دیا۔ راہ طے کرنے کے بعد اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ اور ہم دونوں آدمی طواف سے فارغ ہو کر مکہ سے باہر آئے اور حضرت امام غائب ہو گئے اور میں نے اپنے آپ کو دمشق کی اُسی مسجد میں پایا اور ہم سخت متعجب ہوئے کہ ایک رات میں اس قدر راہ طے کی اور واپس آئے۔

یہ سب اس لئے درج کیا ہے کہ ایک رات میں بھی ایسا کرنا اور ہونا دائرہ، اختیار اولیاء اللہ و آئمہ میں ہوتا ہے لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ اپناں مخدرات اڑ کر نہیں بلکہ حفاظ کی معینت میں اونٹوں پر سوار ہو کر تشریف لائیں ساربان ساتھ تھے۔ ان کی آمد کا یہ سب حال اکثر کتابوں میں درج ہے۔

قوی دلیل خطبہ حضرت امام حسینؑ درِ کربلا

آپ نے ہندوستان جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا

(ثبوت نمبر 4) بحوالہ ذبح عظیم اور تاریخ اسلام صفحہ 216 کتاب اہلِ شیعہ

کتب تاریخ میں تحریر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے نویں محرم کو ایک بہت بڑا خطبہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شامیوں یزیدیوں کو دیا اور فرمایا کہ اصحابِ رسول پاک ﷺ جنہوں نے مجھے رسولِ پاک ﷺ کے کندھوں پر سوار ہوتے ہوئے دیکھا ہے میرے نزدیک آ جائیں اور مجھے اچھی طرح پہچان لیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے لوگو! مجھ بے گناہ کو قتل کر کے دوزخ میں کیوں جاتے ہو۔ میں نواسۂ رسول ﷺ ہوں میں فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بیٹا ہوں، میں علی مرتضٰی علیہ السلام کا فرزند ہوں۔ اگر تمہیں میرا عرب میں رہنا ناپسند ہے تو مجھے اپنی سلطنت کی سرحدوں سے باہر جانے دو یا مجھے ہندوستان جانے دو۔ تم کو میرے شہید کرنے سے کچھ فائدہ نہ ملے گا اور تم جس امید کے لالچ میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تمہارا کوئی لالچ بھی پورا نہ ہوگا، بلکہ تم بڑے بڑے عذاب بھگت کر مارے جاؤ گے مگر شامیوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ یہ امام پاک نے دوسری دفعہ حجت ادا کی تھی کہ قیامت کے دن لوگوں کا کوئی بھی عذر قابل قبول نہ ہو سکے۔ اس کے بعد رات عاشور کی امام پاک نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا جو جانا چاہے جا سکتا ہے۔ پھر بیبیاں پاک دامناں کو ہندوستان جانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس میں مصلحت پنہاں تھی۔ امام نے خود بھی ہندوستان تشریف لے جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ اسی ایما پر ان بیبیوں کو ہندوستان روانہ فرمایا جن کا دربار اب بیبیاں پاکدامناں کے نام سے مشہور ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے یزیدیوں شامیوں کے سامنے دنیا کے باقی سب ملک چھوڑ کر صرف ہندوستان تشریف لانے کے لئے فرمایا کہ میں وہاں تبلیغ اسلام کروں گا۔ امام پاک کی خاص نگاہ ہندوستان کے لوگوں کو مشرف بہ اسلام کرنے پر تھی مگر دشمنوں نے نہ مانا مگر اسی ایما پر اپنی ہمشیرہ کو مع کثیر جماعت اپنے صحابہ کے ہندوستان روانہ فرمایا اور تبلیغ اسلام کا حکم فرمایا، اور ساتھ ہی پیشنگوئی فرمائی کہ آپ کے جانے سے ہندوستان میں ایک وسیع اسلامی سلطنت بن جائے گی۔ چنانچہ بی بی پاک کی ایک کرامت سے بالو نام بلیم جاٹ کی تمام قوم جو چھ سات ہزار آدمی تھا سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ اور پھر عموماً بزرگانِ کو بعد میں کثرت سے ہندوستان روانہ فرمایا، تاکہ یہ بھی تبلیغ اسلام کریں اور ایسا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا کہ بزرگوں کی تبلیغ سے ہندوستان کے لوگ مسلمان ہو گئے اور حکم امام پاک کے ارادہ کے مطابق ہندوستان میں سے ہی پاکستان بن گیا۔ ایسا بحکم امام حسین علیہ السلام بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی تشریف آوری سے وجود میں آیا ہے۔ یقین جانئے گا!

کتاب ذبح عظیم صفحہ 198 سطر 1 تا 27 عربی و اردو ترجمہ:- ترجمہ سطر 22 تا 27

(امام حسین علیہ السلام شب عاشور فرماتے ہیں) میں بکمال رغبت تم کو اجازت دیتا ہوں کہ تمہارا جس طرف جی چاہے چلے جاؤ۔ یہ رات ہے چاروں اطراف عالم میں تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ تم لوگ اسے غنیمت جانو، اور اپنے ناقے درست کرلو، اور تم میں سے ہر شخص میرے اہلبیت سے ایک ایک آدمی کو اپنے ساتھ لے لے، اور اس اندھیرے میں مختلف شہروں اور قصبوں میں چلا جائے، کیونکہ یہ لوگ صرف میرے خون کے پیاسے ہیں۔ جب مجھے پالیں گے، تو پھر دوسروں سے تعرض نہ کریں گے۔ مآخذ کتاب۔ بایں ہمہ اضطرار و انتشار کے امام عالی مقام کو اپنے اصحاب باوفا کی نسبت اخلاق واشتیاق کا ویسا ہی خیال تھا، اور آپ برابر یہی سوچتے تھے کہ کسی طرح خالص الاعتقاد جان نثاروں کی غریب جانیں معرض ہلاکت سے بچ جائیں اور جو مصیبتیں گزرنے والی ہیں وہ تنہا میری ہی ذات پر گزر جائیں۔ اس لئے پھر آپ نے اپنے تمام اہلبیت واصحاب وانصار کو اپنے پاس اسی طرح جمع فرمایا جیسا کہ اس کے قبل کئی بار اور جمع فرما چکے تھے۔ اس بار بھی تمام سعادت مندوں کو ترک رفاقت کی اسی طرح اجازت دی۔ دیکھو کتاب ذبح عظیم صفحہ 216 کی سطر 23 سے صفحہ 217 کی سطر 1 و 2 و 3 و 4 تک امام پاک کے احکام کے اشارے ہیں اور اپنے رفقیوں کو کربلا معلیٰ سے چلے جانے کے احکام ہیں۔ مگر کئی لوگوں نے جانے سے معذرت پیش کی ہے۔ مگر باقی کتب میں بی بی رقیہ کبریٰ کا مع باقی مستورات اور صحابہ کے روانہ کرنا ثابت ہے اور ہندوستان جانے کا حکم ثابت ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماخذ کتاب سکینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ

داراشکوہ پسر شاہجہان بادشاہ کتاب نمبر 11

صفحہ ۱۵۰ باب پنجم وہ مقام جہاں حضرت میانمیر رحمۃ اللہ علیہ جا کر بیٹھا کرتے تھے حضرت بی بی حاج وبی بی تاج کے مزار اقدس پر حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کا حاضر ہونا اُس کتاب میں جہاں جہاں حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ صاحب جا کر مراقبہ یا بیٹھا کرتے تھے کی فہرست درج ہے جس میں درج ہے کہ میاں میر صاحب بی بی حاج وبی بی تاج کے مزار پاک کے پاس بیری کے درخت کے نیچے آ کر بیٹھا کرتے اور فیض حاصل کرتے تھے۔ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ 450ء کے بزرگ ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کیلئے لاہور تشریف لائے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتب تاریخ جن میں حضرت بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا دختر حضرت علیؑ اورانکے حقیقی بھائی حضرت عقیلؑ کی دختران کا ذکر درج ہے

کہ یہ بیبیاں بحکم امام حسینؑ کربلا 61ھ

سے شب عاشور روانہ ہوکر لاہور تشریف لے آئیں

......☆......

اختلافات بوجہ انقلابات زمانہ اور اہلبیت کے مصائب بے پناہ ہونے اور مخالفین جماعت کی سیاسی وجوہات اور اختلافات کے تحت اصل واقعہ ان بیبیوں کے عرب عراق سے روانہ ہوکر ہندوستان تشریف لانے کوختم نہیں کرسکتے ہیں۔ جس طرح شجرہ رسول مقبول ﷺ کا اختلاف اور باقی مثالیں جو میں نے مضمون متذبذب اعتقادر کھنے میں لکھ کر درج کی ہیں ان کے تحت اصل واقعہ ختم نہیں ہوسکتا اور زیادہ اتفاق روایت کربلا بحکم امام حسین علیہ السلام پر ہے اور میری تحقیق بھی یہی ہے کیونکہ بحکم امام حسین علیہ السلام ان پاک بیبیوں کی روانگی کربلا معلی سے شب عاشور کتب تاریخ سے ثابت ہوتی ہے اور روایت کے اصول سے بھی یہی روایت پختہ معلوم ہوتی ہے۔ مگر مخالفین جماعت کے پیروکاروں کا شروع سے یہی رویہ چلا آرہا ہے کہ فضائل اہلبیت کی احادیث اور روایات کو بدلنے اور مشکوک وکمزور کرنے کی کوششیں کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس واسطے ان حضرات نے بھی اپنی اپنی کتب میں پہلے صحیح حالات لکھ کر بعد میں اپنی رائے مشکوک لکھ دی ہے۔

تاکہ خاندانِ رسالت کو اس قدر شان وشوکت اور بلندی حاصل نہ ہوسکے نیز یہاں علی علیہ السلام کے پیروکاروں کی زیادہ آمدورفت نہ ہو، اس واسطے سب حضرات نے صحیح واقعات کو لکھ کر بعد میں غلط خیال اور اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوششیں کی ہیں۔ اور بعض نے بالکل صحیح حالات بھی لکھ دیئے ہیں اور حق وعدل کا ثبوت دیا ہے، وہ سب حالات جمع کرکے اور مستند طریقہ سے کتاب تاریخ بی بی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاکدامناں لکھی گئی ہے۔ مخالفین نے حالات لکھ کر بعد میں اپنے عقیدہ کو ظاہر کرتے ہوئے حقیقت پر مبنی حالات کو مشکوک کیا ہے۔ ایسا کرنا عدل سے بعید ہے۔ احقر نے عدل کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔

اس دربار پاک بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کو مشکوک اور عامتہ الناس کو محض اس نظریہ کے تحت متذبذب کرنے کا مقصد اس دربار پر عزاداری کو روکنا مطلوب تھا لیکن بقول عرفی، اس دربار پر جس قدر متعصب لوگوں نے پردے ڈالنے کی کوشش کی اتنا ہی یہ دربار نکھرتا اور ابھرتا گیا۔ اور حقائق روز روشن کی طرح منظرِ عام پر آ گئے۔ حق پر پردے نہ کوئی ڈال سکا نہ ڈال سکے گا یہ قدرتی امر ہے کہ حق اندھیرے میں زیادہ چمکتا ہے جس طرح تاریکی میں نور اللہ تعالیٰ حق کا طرفدار ہوتا ہے۔ ہمیشہ رہا اور رہے گا۔ رہا سوال عزاداری کا یہ عبادت کی ایسی قسم ہے جسے مٹانے والے خود مٹ گئے۔ متوکل جیسے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے فنا ہو گئے اور عزاداری آج بھی قائم و دائم رہے گی۔

......☆......

ماخذ کتاب تاریخ آئمہ صفحہ 356 (الاصفیاء) کتاب نمبر 8

حوالہ در کتاب تاریخ آئمہ صفحہ 356 سطر 21۔ حضرت امام حسینؑ کا شب عاشورا اپنے اعزا کو مع اپنے اصحاب کے غیر ممالک میں جانے کا حکم فرمانا

......☆......

تاریخ آئمہ میں درج ہے کہ فرمایا جناب امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں شب عاشورا اپنے اصحاب و اعزا کو کہ آپ اس جگہ سے چلے جائیں۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ یہاں تک درج ہے اور باقی کتب میں مفصل درج ہے، ان بیبیوں کے متعلق کہ جب امام پاک نے اپنی ہمشیرہ بی بی رقیہ کبریٰ کو ہندوستان چلے جانے کا حکم فرمایا تو بی بی بے اختیار رونے لگی اور اظہار ساتھ ہی رہنے کا کیا مگر امام پاک نے تاکیدی حکم دے کر ان سب بیبیوں اور 704 اصحاب کو بھی ہندوستان روانہ فرمایا تھا یہ خاص مصلحت تھی۔ جس کو درج کیا گیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کا دربار حضرت بی بی پاکدامناں پر حاضر ہونے کا ثبوت

بحوالہ خزینۃ الاصفیاء صفحہ 409 جلد دوسری لکھتے ہیں

......☆......

ایں حضرات از پاکدامناں معتقدمین ہستند چرا کہ در تحفۃ الواصلین ارقام میفرماید کہ چوں مخدوم علی گنج بخش ھجویریؒ لاھور تشریف آورد وبیرون شھر تو طن گرفت و در ھر ھفتہ بروز پنجشنبہ برمزارات حضرات پاکدامناں تشریف بروے......غایت ادب و احترام مستورات نزدیک نہ رفتے پس معلوم شد کہ مزارات حضرت پاکدامناں قبل تشریف آوردے، حضرت مخدوم در پنجاب موجود بودند۔

نوٹ:-وفات حضرت داتا صاحب 465 ہجری میں ہوئی ہے۔اس دلیل سے بھی نامی صاحب کی کہانی کہ یہ بیبیاں سید احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران ہیں جو 614 ہجری میں دُعا کر کے زندہ زمین میں سما گئی تھیں غلط ثابت ہوتی ہے۔614 ہجری سے پیشتر 149 سال داتا صاحب کن بیبیوں کے مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر ادب ولحاظ کی وجہ سے دُور بیٹھ کر مراقبہ کر کے فیض حاصل کرتے تھے۔پس اس ایک نقطہ سے سچ جھوٹ کا پتہ چل گیا ہے۔

لازماً و یقیناً داتا صاحب علی ہجویری تابقید حیات 465 ہجری تک مزارات بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا پر حاضر ہوتے رہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ دربار و مزار حضرت رقیہ المعروفہ بی بی حاج دختر علی علیہ السلام داتا صاحب کی آمد سے پہلے اور حیات میں یہاں موجود تھا اور داتا صاحبؒ دختر حضرت علی علیہ السلام و دختران عقیلؑ سمجھ بوجھ کر یقین کے ساتھ آتے تھے نہ کہ توختہ ترمذی کی بیٹی کا مزار سمجھ کر آتے تھے۔نیز دختر توختہ ترمذی تو اُس وقت پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔پس یہ مزار بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا یکے دختر علی و پنج دختران عقیل ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تذکرہ حضرت بی بی پاکدامنہ اخذ از کتاب تحقیقات چشتی صفحہ 312

مصنفہ مولوی نور احمد المتخلص بہ چشتی عفی عفہ

☆

جناب مولانا مولوی نور احمد صاحب چشتی نے اپنی تصنیف تحقیقات چشتی میں بڑی وضاحت سے مکمل حالات بی بی پاکدامنہ صفحہ 312 پر تحریر فرماتے ہیں اور بعد تحقیق صحیح حالات قلم بند کیے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ یہ چھ بیبیاں عرب سے اس جگہ لاہور تشریف لائیں۔

اس قافلہ کی ایک بڑی بی بی سالار ہے، جس کا نام بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا ہے۔ یہ بی بی حضرت علی المرتضی علیہ السلام کی بیٹی ہے اور حضرت عباس علمبردار علیہ السلام کی ہمشیرہ ہے حضرت امیر مسلم علیہ السلام کی زوجہ ہے اور محمد و ابراہیم کی والدہ ماجدہ ہے۔ اور اس کے ساتھ پانچ بیبیاں دختران حضرت عقیل برادر علی علیہ السلام ہیں۔ نام جن کے یہ ہیں۔ حضرت بی بی تاج۔ حضرت بی بی نور۔ بی بی حضرت جور۔ حضرت بی بی گوہر اور حضرت بی بی شہناز۔ یہ پانچوں ہمشیرگان امیر مسلم علیہ السلام ہیں۔ یہ بیبیاں سندھ ملتان اور سکھر کے راستے لاہور پہنچی ہیں یہ جہاں اب مقام خانقاہ ہے یہاں ایک ٹیلہ تھا انکے ہمراہ سات سو چار عقیدت مندوں کی جماعت تھی۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہترین فتویٰ کتاب ذبح عظیم از اہل شیعہ صفحہ 198 تا 216 وامام پاک نے بی بی رقیہ کبریٰ کو ہندوستان روانہ فرمایا

......☆......

شب عاشور جب حاضرین کو اپنی بیعت کی پابندیوں سے آزاد کر چکے تو فرمایا صفحہ 198 سطر تیسری "هذا الليل قد بحيشكم فاتخذوا الاجملا واليا خذو كل رجلٍ بيدرجل من اهل بيتي وتفرّقوا في سواد كم فان القوم اِنما يطلونني ولوقد اصابوني لهوم اَعن طلب غيري" معنی:۔ شب تم کو گھیرے ہوئے ہے اس رات کو پردہ قرار دے کر چلے جاؤ، اور تم میں سے ہر ایک شخص میرے اہلبیت میں سے ایک ایک کا ہاتھ پکڑ کر پراگندہ ہو یعنی میرے اہلبیت کو ساتھ لے جاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے ناتے درست کر لو، اور میرے اہلبیت کے ساتھ ہو کر اس اندھیری رات کو غنیمت سمجھو اور چلے جاؤ۔ روایت یکینہ میں بھی پراگندہ ہونے کا ذکر ہے کچھ لوگوں اور مستورات نے ہمدردی کا اظہار کیا کہ ایسے وقت میں ہم آپ کو اکیلا کیسے چھوڑ کر چلے جائیں مگر حضور نے فرمایا کہ حکم مرتضوی اسی طرح ہے۔ ہر ایک نے حضور کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی، جیسا کہ حضرت بی بی صغرا نے مدینہ پاک سے اپنے باپ کے ہمراہ جانے پر بہت اصرار کیا تھا مگر حضور نے انہیں مفارقت دکھ جھیلنے کے لئے حضرت بی بی اُم سلمہؓ حرمِ رسول پاک ﷺ کے پاس ہی رہنے کا حکم فرمایا۔ اسی طرح اور خاص مصلحت یہ تھی کہ خاندان! یہ ہمیشہ خاندانِ ہاشم سے رشتے طلب کرتے تھے جو کامیاب نہ ہو سکا تھا امام پاک کو معلوم تھا کہ بعد شہدات میری یہ لوگ ہماری جوان سال لڑکیوں سے شادیاں کرینگے اس لئے نوجوان لڑکیوں کو شب عاشور روانہ فرمایا۔ ہر ایک کو کربلا سے روانہ ہونے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کے مطابق کربلا معلّی سے یہ بیبیاں اور باقی 704 آدمی روانہ ہو کر ہندوستان میں لاہور پہنچے، جو لوگ اس وقت اٹھے ہیں ان کی معیت میں یہ شہزادیاں جیسا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا روانہ ہوئیں اور اس شب میں انکی روانگی میں جس قدر مصیبت پیش آئی ہوگی۔ اس کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اندازہ اپنے دل سے ہی لگائیں کہ یہ قافلہ امام پاک کو چھوڑ کر کس طرح روانہ ہوا ہوگا اُن کو یقین تھا کہ کل ان سب نے شہید ہونا ہے تو کس طرح اور کس حالت سے جدا ہوا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اپنے ناقے درست کرلو، یعنی اونٹ سواریوں کے لئے تیار کرلو۔ ثابت ہوا کہ یہ قافلہ اونٹوں پر سوار ہو کر ہندوستان لاہور پہنچا ہے کہ یہاں اونٹوں کے ساربان کی مزار اقدس بھی موجود ہے اور اونٹوں کے دفن کی جگہ پر درخت ون پیدا ہوئے ہیں جن کے پتے لوگ کھاتے ہیں اور بیماریوں سے شفا پاتے ہیں"۔

اس تحریر سے بی بی پاکدامنہ کی کربلا معلّٰی سے روانگی ثابت ہے اور ساتھ حفاظ وانبوہ کثیر کا آنا بھی ثابت ہے اونٹوں کا آنا بھی ثابت ہو گیا ہے اور یہاں ان کا داخلہ ہندوستان بھی کئی کتب تاریخ کے حوالہ جات سے ثابت ہے ان کے مزار موجود ہیں ساربان کا مزار موجود ہے۔ حافظوں کے مزار موجود ہیں، آنے والوں کے سب کے نشانات موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشگوائی نمبر 1

مکمل فتوئی بیبیاں پاکدامناں کا کربلا سے تشریف لا کر لاہور میں دُعا کر کے زندہ زمین میں سماجانے کا بفرمان حضرت امام حسینؑ بہترین ثبوت تاریخ کامل تفسیر مقاتل

......☆......

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری داستان مصائب اصحاب کہف سے زیادہ تعجب خیز ہے چونکہ یہ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا واقعہ کربلا کا جز ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہمشیرگان اور قافلہ کربلا کی تعداد میں شمار ہیں تو یہ تائید موجود ہے کہ ان مخدرات عصمت کا دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سماجانا ایک راز الٰہی ہے کہ جو کچھ اصحاب کہف کے ساتھ ہوا اس کا مکمل نمونہ جناب امام حسین علیہ السلام کے فرمان کے مطابق یہاں بھی لاہور میں موجود ہے۔ بیبیاں پاکدامنا سلام اللہ علیہا کا سرزمین ہندوستان میں آ کر مثلِ اصحاب کہف زندہ سمانا، جناب امام حسین علیہ السلام کے بریدہ سر کی کوفہ میں کی ہوئی تقریر وتلاوت کا ثبوت ہے اور اصحاب کہف کے قصے سے زیادہ حیران کن اور عجیب تر ہے۔

جناب امام حسین علیہ السلام کا فرمودہ برنوک سناں در بازار کوفہ اسی صورت میں پورا ہوتا ہے اور صادق قول بنتا ہے کہ قافلہ حسین علیہ السلام کا کوئی جز و یعنی حصہ اصحاب کہف سے بھی زیادہ تعجب خیز ہو اور زندہ زمین میں سما کر فرمودہ امام حسین علیہ السلام کی اصحابِ کہف سے مطابقت ثابت ہو اور عجیب تر بھی ہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسینؑ کو پیش آمدہ واقعات کا علم تھا جس کے تحت کربلا معلیٰ سے شب عاشورا ایسے نازک وقت میں مخدراتِ عصمت کو باہر روانہ کیا

......☆......

دَر حفاظتِ حفاظ ورقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا دوراز کوفہ وشام وعرب وغیرہ روانہ کیا تھا۔ ایسے ملک کی طرف جو یزید کی دسترس سے دور ہو۔ ''کتاب شہید انسانیت'' اور سب کتب تاریخ میں موجود ہے کہ اُمیہ خاندان نے ہاشمی خاندان سے کئی رشتے طلب کئے اور بڑی کوششیں کیں۔ مگر خاندان ہاشمی نے ان کو رشتے نہیں دیئے تھے۔ ایک دفعہ معاویہ نے شام سے ایک قاصد روانہ کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے رشتہ طلب کیا مگر حضرت امام حسین علیہ السلام نے صاف انکار کیا۔ اس کے بعد پھر خواہش کی کہ ابو طالب علیہ السلام کی اولاد سے یزید کے لئے رشتہ حاصل کیا جائے۔ پھر پیغام روانہ کیا گیا ابن جعفر کا تمام قرضہ ادا کر دیا جائے گا اور رشتہ طلب کیا گیا مگر پھر بھی معاویہ کی اس درخواست کا سختی سے جواب دیا گیا۔ یہ کتاب سیّد افتخار حسین شاہ صاحب زوار ایکسین ریلوے 53/1، ڈرگ کالونی کے پاس موجود ہے۔ کہ ایک دفعہ معاویہ نے قاصد روانہ کیا اور رشتہ طلب کیا تو امام حسین علیہ السلام نے قاصد کے روبرو مسجد میں اُسی وقت ہاشمی خاندان کی جتنی لڑکیاں تھیں اپنے خاندان کے لڑکوں کے ساتھ نکاح کرا دیئے اور قاصد کو فرمایا کہ بس اس طلب کا اُس کو جا کر یہی جواب دے دیویں جو کچھ دیکھ رہا ہے۔ ان وجوہات کے تحت حضرت امام حسین علیہ السلام نے مندرجہ ذیل انتظامات کئے تھے کہ کل میری شہادت کے بعد یزید ملعون کی یہ دیرینہ خواہش پوری نہ ہو سکے اور تمام نوجوان ہاشمی لڑکیوں کو، امیہ خاندان اور یزید ملعون سے بچانے کے لئے شب عاشور ہی غیر ممالک میں روانہ کرنے کا انتظام فرمایا۔

مدینہ سے روانگی کے وقت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ صغریٰ کو جو کمسن تھی اور بیمار تھی اُم سلمیٰ اور اُم البنین کے پاس چھوڑ کر روانہ ہوئے حالانکہ حضرت فاطمہ صغریٰ کی بڑی تمنا تھی کہ اپنے باپ کے قافلہ کے ساتھ روانہ ہو۔ حضرت بی بی اُم سلمیٰ کو ساتھ لے جانے کے لئے اس لیے تیار نہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے کہ حضور پاک جناب کا خاص فرمان تھا کہ میری وفات کے بعد میرا کوئی حرم بھی ڈیوڑی کے باہر قدم نہ رکھے۔ جناب اُم البنین مادر گرامی جناب عباس علمبردار کو بھی انا و علی من نور واحد کے مدنظر نیز این کہ انا من علی و علی منی۔ علی علیہ السلام و محمد ﷺ کے ازواج پر قانون یکساں لاگو ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے ایسے خطرناک اور مصیبت کے وقت کربلا معلٰی میں اپنے وفادار اصحاب کو فرمایا: ''ان بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کو اپنی حفاظت میں رکھنا اور یہ مت ظاہر کرنا کہ یہ اہلبیت میں سے ہیں یا ہاشمی ہیں اور ان کی منزل ہندوستان ہے۔ وہاں یزید لعین کی حکومت نہیں ہے۔ فوراً تیار ہو کر روانہ ہو جاؤ۔ تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ مدینہ سے مکہ اور مکہ سے کربلا معلٰی تک چینسٹھ کجاوے مستورات اور بچوں کے امام حسین کے ساتھ تھے۔ مگر بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کربلا معلٰی سے جب مستورات کو قید کر کے کوفہ اور شام لیجایا گیا کوئی نوجوان لڑکی غیر شادی شدہ ان قیدیوں کے ساتھ نہ تھی شادی شدہ مستورات اور ضعیف اور بچے قید ہو کر شام یزید کے دربار میں گئے ہیں۔ لعین یزید بار بار دریافت کرتا رہا ہے کہ یہ کون کون مستورات ہیں جن کو قید کر کے لایا گیا ہے اور لعین نے دریافت کیا کہ زینب کون ہے۔ جس کا نام بار بار واقعہ کربلا میں آتا ہے۔ اس کے بعد جب قید سے رہا ہو کر مخدرات عصمت مدینہ میں واپس تشریف لائی ہیں تو صرف تین کجاوے اونٹوں کے تھے۔ بیبیاں پاکدامناں ان میں مدینہ نہیں گئیں، کوفہ، شام، یا شام کی راہ میں بھی کہیں انکی قبریں نہیں۔ صرف لاہور میں ہیں پس ثابت ہوا کہ امام حسین علیہ السلام نے شب عاشور یزید ملعون کے ایسے ناپاک ارادوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوائے چند شادی شدہ مستورات اور نابالغ بچیوں کے باقی سب نوجوان ہاشمی مستورات کو غیر ممالک روانہ کر دیا تھا تا کہ یزید لعین کے عزائم خاک میں مل جائیں۔

اس خطرہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے امام پاک نے حضرت بی بی رقیہ کبریٰ کے ہمراہ ان کو ہندوستان روانہ کر دیا تھا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ اے یزید یو اگر تم مجھے یہاں نہیں رہنے دیتے تو مجھے ہندوستان جانے دو۔ مگر انہوں نے نہ جانے دیا، حضور کا خیال تھا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہندوستان جاکر تبلیغِ اسلام کرینگے،اس لئے انہوں نے تبلیغ کے لئے اپنی ہمشیرہ کو روانہ فرمایا اور ساتھ یہ پیشنگوئی کی کہ آپ کے ہندوستان جانے پر وہاں ایک بہت بڑی اسلامی سلطنت بن جائے گی اور وہی ہوا کہ اُسی طرح ان کے معجزات سے ہندوستان کے لوگ کثرت سے مسلمان ہو گئے اور آخر فرمانِ امام علیہ السلام پورا ہو گیا۔اور موجودہ پاکستان (ثبوت ملاحظہ فرمائیں کتاب سینٹس آف لاہور Saints of Lahore.) عالم وجود میں آیا۔علمبردارہِ اسلام وسفیرہ اسلام ومسافراتِ اسلام!۔

دیگر امام پاک کے کٹے ہوئے سرِ اقدس سے آواز آئی کہ اے بالاخانہ پر قرآن پڑھنے والے قرآن میں قصہ اصحاب کہف پڑھ کر تعجب نہ کر میری داستان اصحابِ کہف سے بھی زیادہ تعجب انگیز ہے۔ چونکہ یہ فرمان بھی پورا ہونا تھا کہ امام حسین علیہ السلام کے قافلہ کا ایک جز یعنی اُن کی خاص ہمشیرگان اصحابِ کہف کی مانند دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئیں اور یہ واقعہ لاہور میں ہوا۔اور فرمانِ امام حسین علیہ السلام پورا ہوا۔ یہ ہیں امام حسین علیہ السلام کے شبِ عاشورا ایسے نازک اور خطرناک وقت میں نوجوان مخدرات عصمت بیبیوں کے روانہ کرنے کے اسباب اور وجوہات جس لئے امام پاک اُن کو ہندوستان روانہ کرنے پر مجبور تھے۔

جناب مولانا مولوی نور احمد صاحب چشتی نے اپنی تصنیف تحقیقات چشتی میں بڑی وضاحت سے مکمل حالات حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا صفحہ 312 پر تحریر فرماتے ہیں،اور بڑے غور و خوض سے تحقیق کر کے صحیح حالات کو قلم بند کیا ہے لکھتے ہیں کہ یہ چھ بیبیاں عرب سے اس جگہ لاہور تشریف لائی ہیں۔اس وقت ایک ٹیلہ تھا،اسپر آ ٹھہریں۔اس وقت گردونواح اس مقام کے کوئی کوئی ٹھٹھی یعنی بستی راجاؤں کی تھی،جب یہ بیبیاں یہاں پہنچیں اور درس تدریس قرآن پاک دینا شروع کیا تو بہت سے ہندو لوگ مسلمان ہونے لگے اور بمعجز و برکت قدوم میمنت لزوم حضرات اہلبیت رسول کے ان راجاؤں کے آتشکدے سرد ہو گئے،اور بتوں میں فتور اور خلل پیدا ہو گیا۔انہوں نے جو تشیوں سے اس تہلکہ کا سبب پوچھا،سب نے سوچ بچار کر کے کہا کہ یہاں کوئی عرب اولادِ رسول اللہ سے آئے ہیں۔ یہ اُن کی برکت کا اثر ہے۔انہوں نے بعد دریافت حال اُن کی طلب کے واسطے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملازم بھیجے تا کہ اُن کو بُلا لاویں۔

اس امر سے بیبیاں حیران ہوئیں کہ ہم ستم رسیدہ ہیں۔ علاوں ازیں جدائی برادران اور واقعہ کربلا ہوا اور پھر ملک بیگانہ حتیٰ کہ کوئی ہماری زبان بھی مشکل سے سمجھتا ہے، اس سے آپ اُن کے پاس تشریف نہ لے گئیں، جب یہ خبر راجاؤں کو پہنچی کہ وہ تشریف نہیں لے آئیں تو اُن کے سردار نے اپنے ولی عہد جس کا نام برمانتری یا مہاں برن یا بکرماسہائے تھا کو یہ حکم دیکر بھیجا کہ ان کو اپنے ساتھ لاکر دربار میں پیش کرویا اپنی قلمرو سے باہر نکال آنا۔

راوی کہتا ہے کہ جب یہ بیبیاں یہاں تشریف لائی تھیں تو اُس وقت 704 آدمی ولی اللہ حافظ قرآن بزرگ اُن کے ہمراہ تھے۔ جو عقیدت مند اہلبیت النبوت تھے۔ جب ولی عہد بیبیوں کے پاس آیا اور حکم راجہ کا سنایا تو آپ نے پہلے بمنت وساجت فرمایا کہ ہم غریب الوطن ہیں۔ مسافر ستم رسیدہ ہیں۔ اور بے خانماں اور بے کس ہیں۔ مسلمانوں نے ہم اہلبیت رسول ﷺ پر حد سے زیادہ ظلم کئے ہیں۔

ہم آپ کے ملک میں زندگی کے چند دن گذارنے آئے ہیں۔ براہِ مہربانی ہم کو تکلیف نہ دیں اگر تم ہمارے یہاں رہنے سے ناراض ہو تو ہم کہیں اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ اور ماسوائے اس کے کہ ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم باتاکید جاری ہے۔ اس لئے ہم راجہ تک نہیں جاسکتیں۔ تو راجہ کے لڑکے نے کہا کہ میں مجبور ہوں اور راجہ صاحب کی طرف سے آپ کو لے جانے پر مامور ہوں۔

بی بی پاک کی کرامت اور اک نگاہ سے راجہ کا مسلمان ہونا

......☆......

تو بی بی صاحبہ کلاں نے راجہ کے لڑکے کو اپنے پاس طلب کیا اور ایک نظر توجہ کی اس کی طرف ڈالی تو وہ فوراً ہی بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو بہت رویا اور حضرت بی بی پاک کے سامنے زمین پر گر پڑا اور توبہ کی، اور درخواست تعلیم وتلقین دین اسلام کی اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تو وہ نہایت ہی متردّد اور خوفزدہ ہوا۔ سوچ بچار کے بعد تمام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہندوؤں نے بلوا کر کے شورش برپا کر دی۔ اس سے بی بی صاحبان بڑی حیران ہوئیں اور متفکر ہوئیں، اور پروردگار سے عرض کیا یا اللہ ابھی خوف حادثہ کربلا ہمارے دلوں سے نہیں گیا اور اب یہ دوسرا حادثہ عظیم برپا ہوا ہے۔ ہم چاہتی ہیں پس پردہ ہو جائیں۔ یا الٰہی زمین کو حکم دے کہ ہم کو امان دے۔

یہ دُعا اُن کی قبول ہوئی اور اسی وقت زمین میں شگاف ہو گئے اور تمام بیبیاں اس میں سما گئیں، راجہ کا لڑکا بکرماسہانے جس کا نام بی بی پاک نے محمد جمال اور بعضوں کے نزدیک عبداللہ رکھا تھا وہ یہ تمام حالت دیکھتا رہا تو اُس نے اُسی وقت سب بیبیوں کی قبروں کے نشان بنا دیئے اور ہر ایک بی بی کی قبر کی پہچان یاد رکھی۔ زمین میں زندہ سمانے سے پہلے ہمرائیوں کو آپ نے رخصت عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اپنے اپنے وطنوں کو چلے جاؤ تمہیں اپنے اپنے وطنوں میں کوئی خطرہ نہیں تم اپنے وطنوں میں آرام سے زندگی بسر کر سکو گے۔ صرف ہم ہیں کہ اپنے وطن میں بھی مسلمانوں نے نہ رہنے دیا۔ اور اب یہاں بھی چین نصیب نہ ہوا۔ چنانچہ حسب حکم چلے گئے۔ صرف چار حافظان قرآن اور کچھ کنیزیں اور ساربان بی بی پاک کے ساتھ ہی زمین میں سما گئے جن کے نام یہ ہیں۔ ابوالفتح، ابوالفضل، ابوالمکارم، عبداللہ، حضرت کی خدمت میں باقی رہے۔ اور قبریں اُن کی قبر بیوی تنوری کے جنوب جانب باہر والی حویلی کے دروازہ کے سامنے موجود ہیں اور وہ بھی آپ کے ساتھ زمین میں سما گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

بکرماسہائے راجہ کے ولی عہد کا مسلمان ہونا اور دختر بالو سے نکاح

......☆......

کچھ عرصہ کے بعد ہندو بلیم جات لوگ اس طرف آئے، ان میں سے ایک شخص مسمی بالو نام کی ایک لڑکی جو لولی لنگڑی تھی وہ محمد جمال یا عبداللہ کا خواہشمند ہوا، کہ اس سے شادی کر لے، مگر اُس نے اس لنگڑی لولی اور مریضہ لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا، اس کے بعد بلیم جاٹ اصرار کرنے لگے، اس پر مجبور ہو کر عبداللہ نے کہا کہ میں اپنی سرکار میں عرض کروں گا اگر حکم ہوا یعنی جب وہ سجدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں پڑ کر عرض کرنے لگا تو اُسے الہام ہوا کہ بیشک نکاح کر لے۔ چنانچہ محمد جمال نے اس دختر بے جمال سے نکاح کر لیا، اور اس کو حضرت بی بی پاکدامنہ کے مزار اقدس پر لے آیا اور عرض کیا۔ کہ یا حضرت اب یہ کنیز آپ کی ہو چکی ہے۔ اسے شفایابی عطا فرمائی جائے۔ تا کہ میرے ہمراہ یہ بھی غلامی حضور میں شامل ہو، اور اس کو مزار پاک کے سامنے ڈال دیا۔ دُعا اُس کی قبول ہوئی، اور فوراً اُس کے ہاتھ پاؤں درست ہو گئے، مرض سے شفایابی ہوئی، اور حُسن اُس کا ایسا چمکا کہ حسین ماہ جبین ہو گئی لوگ دیکھ کر حیران ہو گئے شہر میں بڑا چرچا ہوا۔

جب یہ کرامت بلیم جاٹوں نے دیکھی تو تمام کے تمام مسلمان ہو گئے ان کی تعداد چھ سات ہزار آدمیوں کی تھی وہ تمام ایک ہی قبیلہ کے تھے۔

رقبہ زمین جو راجہ نے اپنے بکرما سہائے کو دی

......☆......

جو زمین بابا خاکی کو راجہ نے دی تھی وہ مشرق وجنوب رویہ اس خانقاہ کی تھی اس میں سے دو گھماؤں زمین بابا خاکی مجاور نے ان بلیم جاٹوں کو دے دی۔ اور بابا خاکی کی اولاد اور بلیم جاٹوں کے آپس میں رشتے ناطے ہوتے رہے بعد میں بلیم قوم قدرتاً لاولد ہونے لگی۔ اس وقت اولادِ بلیم جاٹوں کی ختم ہو چکی ہے۔ قبریں بہت کم بلیم جاٹوں کی گرد خانقاہ حضرت بی بی پاکدامنہ کے موجود ہیں۔

(احقر مولوی محمد بخش شاہ قریشی مورخہ 16 مئی 1976ء)

......☆......

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماخوذ امامیہ جنتری 1975ء صفحہ 52

حضرت حسینؑ کا حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا المشہور بی بی پاکدامناں کو کربلا معلّٰی سے شب عاشور روانہ کرنا

......☆......

لاہور میں ایک قبرستان ہے جو بی بی پاکدامناں کے نام سے مشہور ہے۔اس قبرستان کے متعلق ایک کتاب ''یادِ رفتگان'' میں تفصیلات موجود ہیں جس میں فاضل مؤلف منشی محمد الدین فوق ایڈیٹر صاحب نے لاہور کے مشہور اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے حالاتِ زندگی قلم بند کئے ہیں۔

مذکورہ قبرستان کے متعلق ان روایتوں کی بنا پر جو لاہور اور نواح لاہور میں مشہور ہیں یہ فرمایا ہے کہ اس جگہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی جناب رقیہ جو حضرت ابوالفضل العباس کی بہن تھیں (جنہیں لاہور اور مفصلات لاہور میں بی بی حاج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) اور حضرت عقیل ابن ابی طالب علیہ السلام کی پانچ صاحبزادیاں دفن ہیں،ان پانچ مخدرات عصمت وطہارت کے اسمائے گرامی حسب ذیل بتائے جاتے ہیں۔(1)۔بی بی حور۔(2)۔بی بی نور۔(3)۔بی بی گوہر۔ (4)۔بی بی تاج۔(5)۔بی بی شہناز۔

ان مخدرات عصمت کے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ یہ چھ بیبیاں میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ موجود تھیں۔جب نویں محرم کو یہ یقین ہو گیا کہ عمر سعد حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیش کی گئی کسی شرط صلح کو ماننے کے لئے تیار نہیں اور صبح ایسی جنگ ہونا ناگزیر ہے جس میں حسین علیہ السلام اور ان کی مٹھی بھر ساتھیوں کو یزید کے ٹڈی دل فوج سے مقابلہ کر کے جام شہادت نوش کرنا یقینی ہے تو آپ نے ان بیبیوں سے فرمایا کہ تم دشتِ بلا خیز سے کسی طرف نکل جاؤ تا کہ دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر شہر بہ شہر دیار بہ دیار نہ پھرائی جا سکو۔لیکن ان وفا شعار خواتین نے مصیبت کے وقت امام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور کہا کہ ہم قیامت کے دن سیدۂ عالم کو کیا منہ دکھائیں گی۔ ہم بھی زینبؑ کلثوم کی طرح آپ کے ساتھ رہیں گی۔

امام حسین علیہ السلام نے اصرار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ حکم میرے پدر عالی قدر حضرت علی علیہ السلام دے گئے ہیں۔ اس لئے یہ مشورہ میرا نہیں بلکہ فرمانِ مرتضوی ہے۔ مجبوراً اس حکم کی تعمیل میں یہ بیبیاں روانگی پر آمادہ ہوئیں، لیکن ان مجبوروں نے مشورۂ یہ بھی پوچھا کہ ہم کو کس سمت جانا چاہیے، امام علیہ السلام نے ہندوستان چلے جانے کی رائے دی۔ یہ بیبیاں ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتی ہوئی آخر کار لاہور پہنچیں۔

جس طرح حضرت ختمی مرتبت کی پیدائش پر آتشکدہ ایران سرد پڑ گیا تھا۔ کاخ کسریٰ کے کنگورے از خود گر گئے تھے اور لات وہبل سرنگوں ہو گئے تھے کچھ ایسی ہی کرامات اور خارق عادات چیزیں ان پردگیان عصمت وطہارت کے ورود کے بعد لاہور میں رونما ہوئیں۔ آتش کدے گل ہو گئے اور بت سرنگوں جب لاہور کے راجہ کو ان محیر العقول باتوں کی خبر ہوئی تو اُس نے پنڈتوں اور جوتشیوں کو بلایا تا کہ وہ ان حیرت انگیز واقعات کے اسباب وعلل پر روشنی ڈالیں۔ ان لوگوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ یہاں عرب سے چند بیبیاں آئی ہیں اور شاید یہ انوکھے واقعات انہیں کی آمد کا نتیجہ ہیں۔

راجہ نے ان اجنبی خواتین کی طلبی کا حکم دیا لیکن انہوں نے جانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد راجہ نے اپنے بیٹے کو مقرر کر دیا کہ ان پردیسی عورتوں کو حاضر کرے۔ جب راج کمار ان بیبیوں کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے بڑی منت وساجت کر کے کہا کہ ہم غریب الوطن ہیں تمہارے شہر میں مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمیں راجہ کے حضور میں نہ لے جاؤ۔ اگر ہمارا قیام تمہیں یہاں گوارا نہیں تو ہم لوگ کہیں اور چلے جائیں گے۔

راج کمار نے جواب میں کہا۔ کہ میں مجبور ہوں اور راجہ کے حکم کی تعمیل میرے لئے ضروری ہے۔ اس پر بی بی حاج نے راج کمار پر ایسی نگاہ غضب آلود ڈالی کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوش آیا تو وہ بہت رویا اور بی بی صاحبہ کے قدموں پر گر کے معافی مانگی اور اسلام قبول کر لیا۔

جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا اور اُس نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا لیکن راجہ کے ہوا خواہوں نے ان ستم رسیدہ اور مصیبت کی ماریوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اتنا مجبور ہوئیں کہ آخر کار درگاہِ خداوندی میں یہ تضرع وزاری دُعا کی کہ بارالٰہا ہم لوگوں کا پردہ رکھ لو اور زمین کو حکم دے کہ ہمیں ہمیشہ کے لئے اپنی آغوش میں لے لے۔ یہ دُعا اُسی وقت مستجاب ہوئی، زمین میں شگاف پڑا اور یہ عصمت مآب بیبیاں اُس میں سما گئیں۔

خاندانِ رسالت کی یہ حیادار خواتین راجہ کی طلبی پر دربار میں کسی طرح تیار نہ ہوئیں اور جب انہیں زیادہ پریشان کیا گیا تو اُسے ان کا جذبہ حیا برداشت نہ کر سکا اور اُنہوں نے دُعا فرمائی کہ زمین شگافتہ ہو اور ہمیں اپنے اندر لے لے۔ راجہ کا دربار ابن زیاد یا یزید کا دربار نہ تھا۔ جہاں زینب واُم کلثوم رسن بستہ کشاں کشاں لے جائی گئیں تھیں اور جنہوں نے وہ تمام دنیاوی ذلت وخواری صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کی۔ جو ان کے مقابلہ میں گورنر کوفہ اور حاکم شام کے درباروں میں روا رکھی گئی۔ کہا جا سکتا ہے کہ ان مخدراتِ عصمت کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے ہی حضرت امام حسین علیہ السلام نے انہیں جناب زینب اور اُم کلثوم سلام اللہ علیہا سے جدا کر کے ہندوستان کی طرف روانہ فرما دیا تھا۔ وہ ان مصائب وآلام اور اس توہین وتذلیل کو برداشت کرنے کی قوت اپنے قلب وجگر میں نہ رکھتی تھیں جو عاشور کے دن سے لے کر سال ڈیڑھ سال کے بعد قید خانہ سے رہائی کے دن تک جناب زینب واُم کلثوم اور دوسری ہمراہی مخدرات عصمت وطہارت کو برداشت کرنا پڑی تھیں کوفہ اور دمشق کے بازاروں اور درباروں میں اور کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے کربلا تک کے راستوں میں جن جن ذلتوں کا سامنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیوں کو کرنا پڑا ان کو دیکھ کر لاہور کی ان پاکدامن بیبیوں کو تاب ضبط نہ رہتی اور ان کے دل وجگر کا کام تمام ہو جاتا (اور امام حسین علیہ السلام نے اس لئے یہاں بھیجا)۔

جب راج کمار نے جو صدق دل سے اسلام قبول کر چکا تھا اور جس کا نام عبداللہ رکھا جا چکا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کرامت دیکھی تو اس نے دُنیا سے قطع تعلق کر کے اوران کی قبریں بنا کر جاروب کشی کی خدمت کو اپنی زندگی کا واحد مقصد قرار دے لیا۔

راجہ نے اپنے بیٹے کی ان باتوں پر کوئی باز پُرس نہیں کی بلکہ ان پاک بیبیوں کی قبروں کے اس مجاور کو کچھ اراضی بھی عطا کر دی۔ راج کمار عبداللہ نے اس اعتبار سے سنیاس نہیں لیا تھا جو ہندو دھرم میں رائج تھا بلکہ لا رہبانیۃ فی الاسلام کے حکم کا لحاظ کرتے ہوئے اُس نے اپنا نکاح کیا۔ ازدواجی زندگی بسر کی اور اُس کے کئی بچے پیدا ہوئے یہ عبداللہ زمانہ مابعد میں ''بابا خاکی'' کے نام سے مشہور رہا۔

صدیوں کے بعد جب سلطان محمود غزنوی نے راجہ جے پال کو شکست دے کر لاہور میں قدم رکھا اور خاندان رسالت کی ان عفت مآب بیبیوں کا تذکرہ سنا تو عقیدت وخلوص کی بنا پر اُس نے اس خانقاہ کی پختہ چاردیواری بنوائی اور چند دالان تعمیر کرائے۔ پھر صدیوں کے بعد جب شہنشاہ اکبر کا عہد آیا تو اس خانقاہ میں کچھ اور عمارتوں کا اضافہ ہو گیا اور اُسی زمانے سے یہ خانقاہ قبرستان قرار دی گئی۔

سابق حکمرانوں نے اس خانقاہ کو جس قدر زمینیں بطور معافی دی تھیں ان میں اکبر اعظم نے چار چاہات مزروعہ کا اور اضافہ کیا۔ بابا خاکی کا مزار خانقاہ کی ڈیوڑھی کے اندر واقع ہے جس کا انتقال ۱۰۱ ہجری میں ہوا تھا۔

اس قبرستان میں بی بی حلیمہ المعروف بی بی تنوری کی قبر بھی واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بی بی حلیمہ بھی ان مظلوم سیّدانیوں کے ساتھ آئی تھیں جو لاہور آ کر پیوندِ زمین بن گئیں۔ بی بی حلیمہ اِن مخدرات کے لئے کھانا تیار کیا کرتی تھیں اور اسی مناسبت سے ان کا لقب بی بی تنوری پڑا۔ لاہور کے تمام نانبائی آج تک بی بی حلیمہ کو اپنا پیشوا خیال کرتے ہیں اور جب کام پر بیٹھتے ہیں تو برکت وکامیابی کے خیال سے بی بی تنوری کا نام لے کر کام شروع کرتے ہیں۔

☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسینؑ کے بیبیاں پاکدامناںؑ کوشبِ عاشور کربلا معلیٰ سے لاہور روانہ کرنے کی دیگر وجہ

خبیث وطیب کی تفسیر، کلثوم جناب بنت زینب کا حال تاراجی خیام واہلِ حرم کی بے پردگی

ماخوذ کتاب مفتاح البیان حصہ دوم صفحہ 57

مؤلفہ جناب عمدۃ الواعظین زبدۃ الذاکرین جناب مولانا ابوالبیان السید اکبر مہدی صاحب سلیم جدولی لکھنؤ 1937ء

یہ کتاب نایاب ہے مگر ماسٹر خادم حسین ولد میاں اللہ دتہ قریشی از گڑھ مہاراجہ کے پاس موجود ہے جس سے اخذ کیا گیا ہے۔

......☆......

فی القرآن المجید "اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ"

ترجمہ: کتاب الٰہی میں ہے برائیاں ہمیشہ بُرے لوگوں کے لئے ہیں اور بُرے لوگ برائیوں کے لئے اور پاکیزگی اچھے لوگوں کے لئے ہے اور اچھے لوگ اچھائی کے لئے ہیں اور ان باتوں سے بری ہیں۔ اُن کے لئے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور عزت کے ساتھ روزی بھی ہے۔ قول ربانی ہے کلام یزدانی ہے، مگر وہ شخص سمجھ سکتا ہے جو چشم معرفت رکھتا ہو۔ صالح ہو فہم کامل ہو وہ سمجھ سکتا ہے۔ ہر لفظ میں مطالب کے خزانہ ہیں۔ ہر حرف میں رواز و نیاز کے دفتر، ہر نکتہ میں معنی و بیان کا سمندر موجیں مارتا ہے وہ اس کو سمجھ سکتا ہے جس کو اس کا علم ہو کہ یہ آیت رات میں نازل ہوئی ہے کہ دن میں پہاڑ پر نازل ہوئی ہے کہ صحرا میں"۔

علم تفسیر تاریخ الخلفا دیکھ لیجئے اس آیت کی تفسیر میں کس قدر لوگوں نے دھوکا کھایا ہے اور حدیث ثقلین کے بھول جانے والے کس قدر نص قرآن سے دُور ہو گئے۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ کی تفسیر میں کہہ دیا کہ خبیث عورتیں، خبیث مردوں کے لئے اور پاکیزہ عورتیں پاک مردوں کے واسطے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگران معنوں کو عام کلیہ قرار دے دیا جائے تو قرآن کی آیات اور اُن واقعات سے جن کو کلام اللہ اپنے دامن میں لئے ہوئے نازل ہوا کس قدر مخالفت ہوتی ہے اور غیر مسلمین کے لئے کتنی مضائقہ کی بات ہے کہ دوسری آیات سے بالکل تردید ہوتی ہے قول الٰہی کی۔

اگر حوا آدم علیہ السلام کے ساتھ سارہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رحیمہ ایوب کے ساتھ خدیجہ ہمارے رسول ﷺ کے ساتھ طیبات کی مصداق ہیں تو اس خلا میں زوجہ نوح علیہ السلام، لوط علیہ السلام کی بیوی ایسی خبیث گزری ہیں کہ قرآن ان کی مذمت کرتا ہے۔ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَأَتَ لُوْطٍ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰھُمَا۔ خدا نوح ولوط کی بیویوں کی مثال دیتا ہے کہ یہ دونوں عورتیں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ پھر ان دونوں نے دھوکا دیا۔ فَخَانَتٰھُمَا کا لفظی ترجمہ میں کر سکتا ہوں۔ ہم لوگ ازواج پیغمبر کی توہین نہیں کرتے۔ ملاحظہ ہو کہ کس قدر اختلاف ہو گیا۔ اقوال الٰہی میں تغیر کیا معنی قرآن میں ضد واقع ہو گئی۔ اس کو معجزہ قرآن سمجھتے ہیں کہ خدا کے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ لوگ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے معنی بدل دیں گے۔ اس لئے دوسری جگہ زوجہ لوط اور زوجہ نوح کا ذکر کر دیا کہ صالحین کے ساتھ خبیث عورتیں بھی تھیں۔ دھوکا نہ کھانا اور تمام ازواج انبیاء کو طیبات میں داخل نہ کر دینا، ان میں اچھی بھی ہیں اور بُری بھی ہیں، اب دوسرا رُخ تصویر کا دیکھئے۔

آسیہ جو مومنہ وطیبہ تھی فرعون جیسے خبیث کے گھر میں تھیں۔ معلوم ہوا کہ یہ کلیہ نہیں قرار دیا جا سکتا کہ بُری عورتیں بُرے مردوں کے لئے ہیں اور اچھی عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے، فرزندِ رسول کو نین ﷺ مصداق حدیث ثقلین میں اس کی تفسیر کر دی (تفسیر احتجاج طبرسی)۔

محاورہ عرب کو چھوڑ دیجئے ہمارے اور آپ کے زبان زد ہے۔ بُری باتیں ہمیشہ کمینوں سے سرزد ہوتی ہیں اور نیک باتیں ہمیشہ اچھوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اسی طرح کلامِ الٰہی میں بھی ذکر آ گیا۔ قولِ خدا کے بعد امام کے قول کو ملاحظہ فرمائیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنی اُمیہ کا خاندان ہاشم سے رشتہ طلب کرنا اور حضرت حسینؑ کی ناراضگی

اُن وجوہات کے تحت بیبیاں پاکدامناں کو لاہور روانہ کیا گیا

☆

امیر معاویہ حاکم شام کو یہ نئی بات سوجھی کہ خاندان بنی ہاشم کی کوئی پاکیزہ صفات دختر کو یزید سے بیاہ کرا دینے میں تفرقہ پیدا کروں۔ بہت فکر و تلاش کے بعد جناب عبداللہ بن جعفر طیار کی صاحبزادی جناب زینب سلام اللہ علیہا کی دختر نیک اختر کو تجویز کیا اور مروان کو حکم بھیجا کہ وہ پیام دے۔ حکم شاہی پہنچتے ہی مروان نے اپنے مصاحبین کو ساتھ لیا اور جناب عبداللہ کے پاس حاضر ہوا۔ ایک طولانی تمہید کے ساتھ اس طرح اصل مقصد کا آغاز کیا کہ آپ کثرت خیر و سخاوت سے مقروض ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ امیر شام سے وصلِ پیوند اختیار کیجئے۔ ملک شام کے خزانے آپ کے قبضہ میں آجائیں گے اور اس کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ آپ اپنی دختر کلثوم بنت زینب کا عقد ولی عہد سلطنت یزید کے ساتھ کر دیں۔ زر مہر میں جو چاہے وصول کر لیجئے، اور اپنا قرض ادا کر کے آرام و عیش سے زندگی بسر کیجئے۔

جناب عبداللہ اس کی تجویز کو سمجھ گئے کہ اب یہ بنی ہاشم میں پھوٹ ڈالنے کی فکر میں ہے۔ آپ نے نہایت نرم الفاظ میں جواب دیا کہ مجھے ان بچوں کے متعلق کوئی اختیار نہیں ان کے مالک و مختار اور ہمارے سرپرست امام حسین علیہ السلام ہیں اُن سے جا کر پیام عرض کر۔ اس کا اختیار ہے جو چاہیں کریں، مروان وہاں سے اُٹھ کر دولت سرا امام پر حاضر ہوا اور معاویہ کا پیام اور عبداللہ کا جواب نقل کیا۔ آپ نے فرمایا میں اس معاملہ میں اپنے معبود سے استخارہ کروں گا۔ یہ فرما کر آپ نے ٹال دیا دوسرے روز حضرت نے اپنے ہمراہ عبداللہ کو لے کر مہاجر و انصار جو باقی تھے اُن کو جمع کیا اور معہ اولاد و اصحاب مسجد میں تشریف لائے۔ مروان امیرانہ ٹھاٹھ سے مسجد میں آیا اور مجمع کثیر دیکھ کر سمجھا کہ میرا مقصد پورا ہوا۔ ممبر پر پہنچ کر رسماً حمد و نعت کے چند الفاظ ادا کر کے معاویہ اور یزید کی مداح سرائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شروع کی اوراُن الفاظ سے معاویہ کی مداح کرنے لگا کہ سوائے رسولِ خداﷺ کے دوسرے کے لئے وہ الفاظ زیبا نہ تھے۔ پھر اس طرح چرب زبانی سے مطلب کی طرف عود کیا کہ بنی ہاشم اور بنی اُمیہ میں جو نزاعات چلے آتے ہیں ان کے رفع کرنے کے لئے امیر شام نے یہ تجویز وتدبیر کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام اپنی بھانجی کا عقد یزید ولی عہد سلطنت شام کے ساتھ کردے اور عبداللہ جس قدر مہر طلب کریں خزانہ شام سے ادا کیا جائے گا اور تمام قرض بھی ادا کردیا جائے گا۔اس صورت میں ہمیشہ کے لئے دونوں خاندانوں میں اتحاد پیدا ہوجائیگا یہ کہہ کر ممبر سے اُترا۔

یہ سن کر فرزند رسول ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔اور خود ممبر پر تشریف لے گئے۔ پہلے حمد ونعت کے موتی خدا اور رسول ﷺ کے نام پر نثار کئے۔اس کے بعد بفصاحت و بلاغت ارشاد فرمایا۔اے مروان تو نے جس کو اپنا ممدوح قرار دیکر سحاب کرم اور امیر رحمت سے تشبیہ دی ہے، قسم بخدا وہ ہرگز ان الفاظ کا سزاوار نہیں ہے۔سوائے فخرِ کائنات رسول پاک ﷺ اعلیٰ درجات کے اور کوئی اس کا مصداق نہیں۔

غلط کہا تو نے کہ اس لڑکی کا باپ جس قدر چاہے زرِ مہر طلب کرلے۔قسم بخدا ہمارے جد بزرگوار نے جو رواج ہمارے خاندان میں قرار دیا ہے وہی رائج ہے اور یہ تو نے کیا کہا کہ عبداللہ کا قرض اس سے ادا ہوجائے گا۔اس میں ہماری کسر شان ہے اور کس زمانہ میں ہماری لڑکیوں نے اپنے زرِ مہر سے قرضہ ادا کرایا ذرا یہ تو بتا؟

صاحبانِ فہم اشارہ اس طرف تھا ہم وہ ہیں کہ عورتیں اپنا مہر اپنے پاس سے دیکر ہماری زوجیت کی تمنا کرتی ہیں۔ہماری لڑکیاں اور زنان بنی ہاشم کا مہر تو اس قدر ہوتا ہے کہ اُس سے چند مٹی کے ظرف خرید لئے جائیں اور چکی یا مثل اس کے ان کلمات کے بعد پھر دریائے فصاحت موجیں مارنے لگا اور فرمایا اے مروان جو تو نے کہا کہ اس رشتہ داری سے بنی اُمیہ اور بنی ہاشم میں نزاع برطرف ہوجائیگی۔!! گوش ہوش سے سن ہمارے اور بنی اُمیہ کے درمیان ذاتی نزع نہیں بلکہ لِوَجْہِ اللہِ ہے۔دنیاداری سے یہ نہیں مٹ سکتی!!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ تو نے کیا کہا کہ یزید کی شرافت و نجابت کامل ہے۔ اے مروان یہ تو کوئی جاہل ناواقف ہی باور کرے گا۔ یہ فرما کر عبداللہ بن محمد بن جعفر طیار کو قریب بلایا اور فرمایا اے اہل مدینہ و حاضرین مسجد گواہ رہیں۔ میں اپنے اس برادر زادے کا عقد اپنی بھانجی کلثوم بنت عبداللہ کے ساتھ پڑھتا ہوں اور وہی مہر سنت قرار دیتا ہوں جو میرے گھرانہ کا معمول ہے اور اس کفالت معاش کے لئے اپنی مملوکہ اراضی جو اسی مدینہ میں واقع ہے اس کے نام ہبہ کرتا ہوں جس کا صرف منافع آٹھ ہزار درہم ہے۔ یہ فرما کر صیغہ عقد جاری فرمایا۔ عبداللہ بن جعفر نے تصدیق کی۔ مروان منہ دیکھتا رہ گیا، مسجد میں صدائے تکبیر بلند ہوئی۔ (الغرض اسی کے مقابل میں اہلبیت طاہرین سے ہمیشہ سلوک اور نیکیاں عمل میں آتی رہیں)۔

حضرت زین العابدینؑ کا مروان کو پناہ دینا

☆

مروان وہ شخص ہے کہ حکم رسول ﷺ سے مردود بارگاہ ہوا۔ مدینہ سے نکالا گیا۔ ہمیشہ امیر المومنین سے بغض رکھتا رہا حضرت امام حسن علیہ السلام کے جنازے پر تیر باراں کئے۔ امام حسین علیہ السلام کے قتل کا ولید گورنر مدینہ کو مشورہ دیا مگر نفس طیب اور پاکیزہ ذات امام زین العابدین علیہ السلام کی وہ ذات تھی کہ جب اس پر مصیبت واقع ہوئی۔ واقعہ حُرہ میں اور مسلم ابن عقبہ کی خون ریزی سے مدینہ میں اُس کو کہیں پناہ نہ ملی تو حضرت سیّد سجاد کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری آبرو بچائیے۔ میری زوجہ کی حفاظت کیجئے۔ آپ نے مروان کی دختر اور زوجہ کو اہلبیت میں پہنچا کر پناہ دی اور مروان سے فرمایا تیرا جہاں دل چاہے چلا جا۔ مروان مطمئن ہو کر مدینہ سے نکل گیا۔

یہ ادنےٰ نمونہ نفس طیبہ کا ہے کہ وہ مروان جو ہمیشہ دشمن رہا اور باپ دادا کے ساتھ مل کر خباثت کرتا رہا۔ جب طالب امان ہوا۔ اس کو مطمئن کر کے آزاد کر دیا۔ مگر اس کی بے عزتی گوارہ نہ ہوئی، زوجہ و دختر کو امان دے دی۔ یہ ہے آیت قرآن کا اصل معنی کہ اچھی باتیں یا اچھے کام اچھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگوں کے لئے ہیں اور اچھے لوگ اچھی باتوں یا اچھے کاموں کے لئے ہیں۔ یہ نہیں کہ اچھی عورتیں اچھے لوگوں کے لئے ہیں اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ چند مُلاؤں کے اپنے مقصد کو اور عقیدہ کو مضبوط کرنے کے لئے غلط معنی کئے ہوئے ہیں۔

یہ روایت بحار جلد ۱۱ میں ہے اور خصائص زینبیہ جو جدید تحقیق کی کتاب ہے۔ علمائے اعلام نجف اشرف کی اس پر تصدیق ہے۔ اس میں درج ہے جس سے ثابت ہوا کہ جناب زینب کی صاحبزادی کا نام کلثوم تھا۔ اس حیثیت سے اُم کلثوم جناب زینب کا لقب صحیح قرار پاتا ہے اور اس قول کو قوت پہنچتی ہے کہ زینب واُم کلثوم ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

تاریخ جلد ہفتم روضۃ الاحباب:۔ مروان کی زوجہ عثمان کی بیٹی تھی، کلثوم بنت زینب خصائص زینبیہ نورالدین جزائری از بحار الانوار= تاریخ احتجاج طبرسی =تاریخ طبرسی و تاریخ الخلفاء= عثمان کی زوجہ نائلہ مروان بن الحکم کی بہن تھی۔

طیب امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے دشمن کی بیوی اور دختر کو امان دے دی مگر خبیث لوگوں نے کربلا معلی میں اپنے محسن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سے اسلام سیکھا تھا اپنے خبیث ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے مندرجہ حرکات اور ظلم کئے۔

خبیث لوگوں کے خبیث کام

......☆......

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سپاہ شام اور افواج یزید کے مظالم دیکھ چکے تھے سمجھتے تھے، کہ جب دختران رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوٹنے میں ان کو باک نہ ہوا تو مروان کی کیا حقیقت ہے۔ امام کو عمر بھر وہ گھڑی نہ بھولی جس ساعت میں اشقیا قتل حسین علیہ السلام کی خوشیاں کر رہے تھے، مسلمان گلوں میں قرآن حمائل کئے بغل گیر ہو رہے تھے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے۔

آپ اپنے بستر پر غش میں پڑے تھے۔ بچے بلک رہے تھے۔ بیبیاں آہ و بکا کر رہی تھیں،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارگاہ حسینی میں خاک اُڑ رہی تھی مصباح ابن سعدِ و قال امرئوا علیہم النّار فی الخیام ہ ناگاہ عمر بن سعد نے آواز بلند ندا کی! جلد خیموں میں آگ لگا دو اور سب کو جلا دو۔ یہ حکم پاتے ہی گھوڑوں کی باگیں اُٹھ گئیں، سوار بڑھے پیادوں نے برچھیاں سیدھی کیں لوگ آگ لیکر خیام عصمت و طہارت کی طرف بڑھے، ہاں سچ ہے فاطمہ کا چراغ بجھ چکا تھا دنیا میں تاریکی پھیل چکی تھی۔ اب خیام عرش مقام جلا کر کفر کو روشن کرنا تھا۔

جناب زینب خاتون ثانی زہرا فرماتی ہیں۔ میں دروازہ خیمہ پر کھڑی رو رہی تھی کہ دیکھوں اب خدا کیا دکھاتا ہے۔ کہ شقی ارزق چشم ہاتھ میں نیزہ لئے میرے قریب آ گیا اور جو کچھ میرے پاس تھا وہ چھین کر لے گیا۔ یہاں تک کہ میرے کانوں سے گوشوارے اور منہ چھپانے کا مقنع بھی لے گیا۔ اہل دین! اہل اسلام! آیا محسنینِ دین واسلام اس سلوک کے مستحق تھے! غیرت دارو! محمد ﷺ کے فدائیو! امام زادی فرماتی ہیں، میں اُس وقت کمسن تھی اور میرے پیرہن میں سونے کی پازیب تھی اُس کو ایک شقی زبردستی اُتارنے لگا مگر میں نے دیکھا وہ روتا جاتا ہے، میں نے پوچھا تیرے رونے کا کیا سبب ہے۔ فقال کیف لا ابکی و انا اسلُبُ بنات رسول اللہ ہ اُس ملعون نے جواب دیا مجھے کیونکر رونا نہ آئے میں یہ جانتا ہوں کہ جن کو میں لوٹ رہا ہوں یہ نبی زادیاں ہیں، میں نے کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ اپنے نبی ﷺ کی عترت کو لوٹتا ہے پھر روتے اُس نے جواب دیا کہ اگر میں نے چھوڑ دیا تو کوئی دوسرا لوٹ لے گا۔ عام حکم ہے لوٹ لو یہ مال غنیمت ہے حسین علیہ السلام خلیفہ وقت یزید کا باغی ہے! صد حیف!

جناب فاطمہ بنت حسین مظلوم کربلا مزید فرماتی ہیں کہ بعد اس مصیبت کے میں در خیمہ پر چلی گئی اور دُور سے مقتل شہداء کی طرف دیکھتی رہی کہ مثل گوسفند قربانی کے سب خاک پر پڑے ہیں۔ میں اس حیرت میں تھی کہ دیکھوں اب کیا مصیبت پیش آتی ہے اشقیا ہم کو قید کرتے ہیں یا قتل کرتے ہیں۔ ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک سوار نیزہ لئے سب کی پشت میں چبھوتا ہے اور وہ مصیبت زدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیبیاں فریاد کرتی ہیں اما من مُجِیرٍ یُجیرنا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا جو ہم کو پناہ دے۔(دین است حسینؑ)،(خواجہ......)۔

مومنین حضرات ذرا امام بیمار ناتواں کے دل کا اندازہ کریں کہ جو دشمن کے ناموس کا اس قدر خیال کرے کہ دشمن مروان کی زوجہ اور دختر کو پناہ دے اور ان کی عزت کا احترام کرے اُس کے کانوں میں جب یہ آواز اہلبیت کی پہنچی ہوگی تو آپ کی بیکسی اور سیدزادیوں کی بے بسی پر کس قدر صدمہ ہوا ہوگا، زندہ ہیں مگر ضعف سے حرکت کی مجال نہیں فرائض امامت اُف کی اجازت نہیں دیتے۔ آنکھ سے سب کچھ دیکھتے ہیں کانوں سے سنتے ہیں مگر صبر و رضا کی زنجیریں جنبش نہیں کرنے دیتیں۔ الغرض بی بی اپنی مصیبت بیان کرتی ہے۔ ناگاہ وہی سوار میری طرف بڑھا اس وقت تک میرے کانوں میں گوشوارے باقی تھے اور سر پر مقنع میں اس سے ڈر کر بائیں طرف بھاگی اُن ظالم و شقی القلب نے میرا پیچھا کیا۔ اور نیزہ کی ایک انی میرے شانوں کے درمیان چبھودی۔ میں اس صدمہ سے منہ کے بل گر پڑی۔ اُس نے میرے کانوں سے گوشوارے اس طرح کھینچے کہ کان زخمی ہو گئے میں بے ہوش ہوگئی ہوش آنے پر پھوپھی کو سرہانے دیکھا۔ وہ کھڑی رو رہی تھی، مجھ سے کہا چل کر خیمہ میں دیکھو تیری اور بہنوں پر کیا گذری میں اٹھی۔ میں نے اپنی پھوپھی سے کہا۔ اگر کوئی کپڑا ہو تو دے دیجئے کہ منہ تو چھپاؤں۔ فقالت یا بنتاہ عمیک شلکُ۔ فرمایا اے بیٹی تیری پھوپھی بھی مثل تیرے سر برہنہ ہے۔

ناظرین حضرات کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ ان مندرجہ بالا وجوہ کے تحت حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایسے نازک وقت میں شب عاشور کربلا معلیٰ سے اپنی ہمشیرہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ کو حکم فرمایا کہ ان جوان سال ہمشیرگان امیر مسلم بن عقیل کو ہمراہ لیکر ہندوستان روانہ ہو۔ کیونکہ خبیث یزید کی مدت سے یہ تمنا تھی کہ کسی طرح سے خاندان ہاشم کا کوئی رشتہ حاصل کیا جائے۔ امام پاک علیہ السلام نے اس واسطے انہیں لاہور روانہ کیا تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کوئی جوان سال لڑکی ہاشمی خاندان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی قید ہو کر شام کے دربار میں جانے کے لئے وہاں نہیں رہنے دی تھی اور نہ کوئی بیوہ مستور جانے دی۔ امام پاک علیہ السلام نے معصوم بچیاں یا ضعیف یا وہ جن کے وارث زندہ تھے۔ قید شام کے لئے منتخب کی تھیں۔ امام پاک علیہ السلام کو شروع سے اس واقعہ سے آگاہی حاصل تھی اور اس کے مطابق حضور پاک علیہ السلام نے عمل درآمد کر کے یزید کے مشن کو فیل کیا اور اپنے نانا پاک کے دینِ اسلام کو برباد ہونے سے بچالیا اور یزید ملعون خبیث کے خبیث فعل کو اور اس کے ظلم کو دنیا میں ایسا نشر کرنے کا انتظام کیا کہ قیامت تک اس کے کئے ہوئے ظلم پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکے گا اور یہ کام اپنی ہمشیرہ حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا کے سپرد کیا گیا۔ اُنہوں نے ہر جگہ ایسے خطبات بیان فرمائے کہ اس واقعہ کربلا کو ہر وقت یاد کر کے رونے والی ایک جماعت پیدا کر دی ایک کثیر قوم بن گئی۔ عزاداری امام حسین علیہ السلام قائم کر دی اور یزید کے ظلم کو یاد کر کے اس پر قابلِ نفریں الفاظ رسید کرنے کو ثواب تصور کرنے والا ایک بہت بڑا گروہ پیدا کر دیا یہ سب حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا کے خطبات کے اثرات ہیں۔ خدا پاک نے خود عزاداری حسین علیہ السلام قائم رکھنے کے عجیب نشانات پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ امام پاک علیہ السلام کی سوچی سمجھی ہوئی تجویز تھی یہ کہ اب گلشنِ دینِ محمد جو خشک و برباد ہو گیا ہے سوائے خون دینے کے یہ گلشنِ دین دوبارہ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ جس وقت کی نانا پاک نے پیشنگوئی کی تھی وہ وقت آ گیا ہے اب سوائے شہادت کے اور کوئی چیز اسلام کو نہیں بچا سکتی۔ جب محمد حنفیہ بن علی نے ساتھ جانے کیلئے اصرار کیا تو فرمایا، بھائی تمہارا نام شہداء کی فہرست میں نہیں ہے تم نے اور کام سر انجام دینے ہیں، لہٰذا آپ نے روتی ہوئی صغرا کو بھی ساتھ نہ لیا کیونکہ اس پاک بی بی کا نام مسافرات میں نہ تھا۔ بہ ایں سبب بی بی پاکدامنہ اور دیگر پانچ پاکدامناں کو ہندوستان کی طرف شب عاشور روانہ ہونے کا حکم دیا یہ چھ مخدراتِ عصمت یہاں سو رہی ہیں مثلِ اصحاب کہف اور جن کو ہندوستان روانہ کرنا تھا اور جن کو طوس روانہ کرنا تھا کر دیا۔ اور جن کو قید کرانے کے لئے منتخب کیا ہوا تھا ان کو تمام وصیت کر دی۔ خاندانِ رسالت میں گویا ہر اک نے دین اسلام کو بچانے کی کوشش کی، خاندان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالت کے ہر اک فرد بوڑھے بچوں اور نوجوانوں اور مخدرات عصمت نے دین رسول ﷺ کے بچانے کی کمال درجہ کوشش فرمائی ہے کیونکہ یہی خاندان محافظ دین اور وارث دین تھا۔ دین رسول ﷺ کی پوری پوری حفاظت فرمائی اور دین محمد کو بچالیا ورنہ آج کل نہ کوئی مسجد ہوتی نہ کوئی اذان ہوتی نہ نماز نہ کوئی ملاں ہوتا، نہ ماں بہن کی کوئی تمیز ہوتی نہ حلال وحرام کا خیال ہوتا، انسانیت کا خاتمہ ہو جاتا۔ انسان حیوان کے افعال سے بھی بدترین افعال میں مبتلا ہوتے۔ اس مقام پر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کارے کہ حسینؑ کارے کر دی ۔۔۔ در گلشنِ مصطفےٰ بہارے کردی

از ہیچ پیغمبر نہ آید ایں کار ۔۔۔ و اللہ اے حسینؑ تو کارے کر دی

☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کو

حضرت امام حسینؑ کے ہندوستان روانہ کرنے کی دیگر وجہ

کنت کنزاً مخفیماً فاَ حببتُ ان عِرف فخلقت الخلق الاینما تو لوفثم وَجہُ اللہ

......☆......

کنز الخفی = خلاق عالم نے وحدت سے کثرت میں آنے پر اپنے تمام مراتب کا ظہور فرمایا، اور حضرت انسان کو مظہر اتم بنایا آئینہ بنایا۔ مظہر جلال اور مظہر جمال یہ دونوں صفات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیں۔ وہ غفار بھی ہے ستار بھی ہے جبار بھی ہے قہار بھی ہے رحیم بھی ہے کریم بھی وہ تمام صفات کا مالک خالق ہے اس کے سوا کوئی غیر موجود نہیں ہے واحد تھا کثرت میں آیا اور ظہور فرمایا، وہی تھا وہی ہے اور وہی رہے گا۔ وہ ہر شے کو محیط ہے، وہ خزانہ تھا چھپا ہوا، اُسے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں اور کائنات کو پیدا کر دیا، کہیں مظہر جلال سے ظہور پذیر ہوئے کہیں مظہر جمال سے ظہور پذیر ہوئے بے انت بے شمار ہونے پر بھی وہ واحد ہے جس کی مثال یہ ہے "انا من نوّر اللہِ وَالکلُّ من نُوری" باعث کُل احمد پاک ﷺ ہیں۔ ان کے نور سے کائنات پیدا ہوئی "لولاک لما خلقت الافلاک" کروڑوں لاکھوں انسان ہیں مگر ایک کی صورت شکل دوسرے سے ہرگز نہیں ملتی۔ ہر انسان واحد ہے۔ اس کے عادات وخصائل کی صورت کا ساری دنیا میں اور کوئی انسان نہ ملے گا۔ اس کی کوئی مثل نہ ملے گی ہر شخص کی مختلف صورت ہے اور مختلف طبیعت ہے ایک ماں باپ کے دس لڑکے ہوں تو کسی کا زیادہ دماغ کسی کا کم کوئی بہادر کوئی بزدل کوئی سخی کوئی کنجوس، کوئی رحم دل کوئی سخت دل کوئی نمک پسند کرتا ہے کوئی میٹھا کسی کو کوئی کھانا پسند ہے کسی کو کوئی، کسی میں مادہ برداشت اور صبر وتحمل ہے کسی میں جلال اور غضب ہے، مظہر جلال کا ظہور ہے اس قانونِ قدرت کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کی اولاد کی طبیعتیں بھی مختلف تھیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی اولاد میں سے حضرت عباس علمبردار اوران کی ہمشیرہ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا میں خدا کے مظہر جلال کا زیادہ ظہور تھا۔اس لئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا معلیٰ سے شب عاشورہ جیسا کہ کتب تاریخ میں درج ہے کہ ہندوستان روانہ کردیا تھا۔

ان کے ہندوستان روانہ کرنے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ اگر ان کو قافلہ شام باقی مخدرات عصمت کے ہمراہ قید کی صورت میں روانہ کیا جاتا تو یہ بی بی پاک یزیدیوں کے ظلم کو کبھی برداشت نہ کرتیں اور غضب ناک ہوکر بددعا کر کے یزیدیوں، شامیوں کو تباہ برباد کردیتیں اور جس طرح امام حسین علیہ السلام یزیدیت کا خاتمہ قیامت تک کے لئے کرنا چاہتے تھے،وہ اُن کا مشن مکمل نہ ہوتا اور یہاں ہندوستان میں آ کر آخر بی بی پاک نے وہی مظہر جلال ظاہر فرمایا کہ جب لاہور کے راجہ مہاں برن کا ولی عہد بکرماسہائے نے باپ کا حکم سنایا کہ دربار حاکم میں آپ کو بلایا گیا ہے تو اس کے بار بار اظہار پر ایسے جلال میں آئیں کہ ایک نظر غضب دیکھی کہ وہ بیہوش ہوگیا اور ہوش میں آ کر مسلمان ہوگیا اور جب اس کے باپ راجہ مہاں برن کو آتے سنا تو دُعا طلب کر کے زندہ سما گئیں مگر دربار کافر میں جانا قبول نہ فرمایا، مگر حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا ننگے سر پتھروں کی برسات برداشت کر کے بازاروں کی بھیڑ میں باغی کی بہن مشہور ہوکر یزید شرابی کے دربار میں 9 گھنٹے کھڑی ہو کر بیان دیتی رہیں اور بددُعا نہ کی اور نہ زندہ زمین میں سما جانے کی دُعا طلب کی۔اگر یزیدی افواج کو تباہ و برباد کرنا امام حسین علیہ السلام کو مطلوب ہوتا تو جنوں نے مدد کے لئے اور درندوں نے حاضر ہوکر اجازت طلب کی اگر چاہتے تو حضرت امام حسین علیہ السلام ایک لحہ میں یزید کو تباہ و برباد کر سکتے تھے۔

لیکن حضرت امام حسین علیہ السلام نے حد سے زیادہ ظالم برداشت کر کے خدا کے نام کو توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی مثال قائم کرنی تھی اس لئے اُس نے اپنے مشن کو ادھورا نہ رہنے دیا۔پورا کر کے یزیدیت کا خاتمہ کردیا،اوراپنی مظلومیت سے خدا کے نام پر قربانی دینے کی مثال قائم کردی اور یزید کو قیامت تک ملعون بنا کر رکھ دیا۔یہی تھی بی بی رقیہ کبریٰ کے ہندوستان روانہ کرنے کی غرض وغایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسین علیہ السلام ہر بات کو خوب جانتے تھے کہ ان دونوں بہن اور بھائی میں خدا کے مظہر جلال کا زیادہ ظہور ہے اور یہ جلالیت سے بھرپور ہیں اس لئے حضرت عباس علیہ السلام کو کربلا معلیٰ میں اذن جنگ نہ دیا وہ ہاتھ جوڑتے رہے، اور وہ امر کے پابند تھے تلوار انہوں نے روک دی اور غمزدہ صورت میں ہر امر میں بحکمِ امام ضبط کیا اور ان کی ہمشیرہ کو حکم تاکیدی دیکر غمزدہ صورت میں زار و قطار روتی ہوئی کو ہندوستان روانہ کر دیا اور ترستی ہوئی آنکھوں سے ٹھنڈا سانس بھر کر ہندوستان جانے کا اشارہ کیا باقی مخدراتِ عصمت بھی خیموں سے روتی ہوئی ان کو جاتے ہوئے دیکھتی رہیں، اور سوئے ہندوستان روانہ ہوتے وقت جہاں تک نگاہ جاتی پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی اور روتی ہوئی روانہ ہوئیں اور ہمیشہ کے لئے مفارقت کو برداشت کیا۔ اور فرمان امام حسین علیہ السلام کو قبول فرمایا اور دُور افتادہ ہو گئیں۔

جناب امام حسین علیہ السلام، یزید لعین کے عزائم سے باخبر تھے کہ پلید زبردستی ہاشمی دوشیزگان سے نکاح کرے گا (مفصل اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے) اس لئے تمام دوشیزگان کو جو قابل نکاح تھی بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے ہمراہ (حفاظ کی معیت میں ہندوستان جو کہ یزید کی قلمرو اور دسترس سے دور تھا) روانہ ہونے کا حکم فرمایا۔ مدینہ کیوں نہ واپس بھیجی گئیں واقعہ حرہ کو سامنے ضرور رکھیں۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلبیت رسولؐ کی دردناک شہادت
جو بیبیاں پاکدامناں کے حالات کے مطابق ہے
حضرت زید بن حضرت زین العابدینؑ کی شہادت

......☆......

حضرت زید بن علی جو امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند تھے کہ حالات میں لکھا ہے کہ وہ نہایت عابد و زاہد سخی و جواد شجاع و بہادر تھے۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے سوائے سب بھائیوں میں وہ فضیلت و مرتبہ میں بڑھے ہوئے تھے۔ امام زین العابدین بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ ابوحمزہ شمالی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام زین العابدین کی ملاقات کو مدینہ میں حضرت کے مکان پر گیا۔ بعد اجازت جب اندر گیا، دیکھا کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ایک چھوٹا بچہ حضرت کی گود میں بیٹھا ہے آپ اُسے پیار کرتے ہیں اور بوسے لیتے ہیں، اتنے میں وہ صاحبزادہ چلا گیا، دروازے کی چوکھٹ پر ٹھوکر کھائی اور گرا، سر پھوٹ گیا خون بہنے لگا۔ آپ فوراً تشریف لے گئے گود میں اُٹھایا آپ کو بہت صدمہ ہوا اور رومال سے خون پوچھنے لگے اور فرمایا بیٹا تم کو لوگ کناسہ میں سولی دینگے۔ ابوحمزہ نے پوچھا یا مولا کناسہ کہاں ہے فرمایا کوفہ میں ایک محلّہ ہے۔ اگر تم زندہ رہو گے تو دیکھ لو گے کہ میرے اس فرزند کو دشمنانِ دین قتل کریں گے۔ اس کی لاش کو کھینچتے پھریں گے اس کے بعد دفن کر دیں گے پھر قبر سے نکال کر سولی پر چڑھائیں گے۔ بہت زمانہ کے بعد لاش کو اُتار کر آگ میں جلائیں گے اور اس کی خاک کو ہوا میں اُڑا دیں گے۔

سبب خروج زید

......☆......

ابوحمزہ کہتے ہیں واللہ جتنی باتیں حضرت نے فرمائی تھیں وہ سب درست ثابت ہوئیں، میں نے دیکھا کہ زید کو کوفہ میں یوسف بن عمر بن شقفی بحکم ہشام بن عبدالملک شہید کیا گیا۔ چار برس تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی لاش سولی پر رہی یہاں تک کہ ان کے پیٹ میں فاختہ نے آشیانہ بنایا۔ اور ان کے پیٹ کی کھال ادھڑ کر لٹک گئی تھی۔ جس نے شرمگاہ کو چھپا دیا تھا، ان کے خروج کا سبب یہ تھا کہ امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے کیلئے تلوار اُٹھا کر مستعد ہو گئے تھے۔ غرض جب اُنہوں نے خروج کیا تو پہلے بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور جہاد کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر مسلم بن عقیل کے واقعہ کی طرح سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔ آخر شہید کیے گئے۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُن کی شہادت کی خبر سنی تو بہت روئے اور نہایت رنج کیا۔ اور اُن کی طرف سے بہت کچھ فقرا اور مساکین کو صدقہ دیا۔ ان کی لاش کو بازاروں میں کھینچا گیا۔ پھر دفن کیا گیا اور دوبارہ نکال کر سولی پر لٹکایا گیا۔ اُن کے پیٹ میں فاختہ نے آشیانہ بنایا۔ پھر اُتار کر آگ سے اُن کی لاش جلائی گئی اور خاک ہوا میں اڑائی گئی۔ قبر تک نہ بنائی، مسلمان خاندانِ رسول ﷺ کے اس قدر دشمن بن گئے کہ اُن کی قبریں بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ اسی لئے حضرت حسین علیہ السلام کی قبر پاک کو بھی کئی بار مٹانے کے حملے کیے گئے ہیں، اُسی عقیدہ کے لوگ آج کل بھی موجود ہیں کہ اہلبیت النبوت کی قبروں سے بھی دشمنی رکھتے ہیں اور اُن کی شان وشوکت نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح ان پاکدامناں کے مزاروں کو بدلنے کی کوشش کی گئی ہے، کہ کسی طرح یہ مزارات تو ختہ ترمذی کی دختران تسلیم کر لی جائیں۔ صد حیف!

......☆......

عیسیٰ ابن زیدؓ کا دردناک منظر کی مثال مدفن بی بی پاکدامنہ مطابقت

......☆......

اُن میں زید کے فرزند عیسیٰ تھے جو اپنے باپ کی شہادت کے بعد کوفہ میں مدتوں رہے مگر کسی پر اپنے حسب نسب کو دشمنوں کے خوف سے ظاہر نہ کیا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد کوفہ میں وہ پوشیدہ رہنے لگے۔ اُن کا ایک رفیق تھا۔ جس کا نام حاضر تھا، مہدی عباسی نے اُس سے عیسیٰ کا پتہ پوچھا جب نہ بتایا تو قید کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر قید خانہ سے بلایا اور پوچھا۔ عیسیٰ کہاں ہے اس نے کہا وہ تیرے خوف سے کہیں بھاگ گئے اور مجھے تو نے قید میں بھیج دیا اب مجھے کیا معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھا کہاں چھپا تھا اور تو نے سب سے آخر کہاں دیکھا تھا۔ اور کس کے پاس دیکھا تھا کہا جب سے وہ روپوش ہوئے ہیں میں نے نہیں دیکھا نہ کچھ حال سنا۔ خلیفہ نے کہا بتادے نہیں تو تجھے قتل کروں گا۔ کہا جو چاہے کر میں تو فرزندِ رسول ﷺ کو ہرگز نہیں بتاؤں گا۔ اور وہ میرے کپڑے اور کھال کے درمیان بھی چھپتے تب بھی نہ بتاتا۔ آخر خلیفہ کے حکم سے قتل کئے گئے۔

خلاصہ عیسیٰ بن زید نے وہیں کوفہ میں ایک عورت سے عقد کرلیا اور خوف سے اپنی عورت پر بھی ظاہر نہ کیا کہ ہم کس خاندان سے ہیں۔ اُنہوں نے ایک خوشحال اور مال دار سقے کی نوکری کرلی تھی کہ اس کے لئے اونٹ پر دُور سے (غالباً فرات) سے پانی لایا کرتے تھے۔ اس اثنا میں عیسیٰ بن زید کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئی اور شادی کے قابل ہوئی اور اس سقّے کے بھی ایک لڑکا جوان تھا ایک دن سقہ اور اس کی زوجہ نے صلاح کی، کہ اس لڑکے کی شادی عیسیٰ کی لڑکی سے کرنی چاہئے اگرچہ وہ ہمارا ملازم ہے مگر نہایت عابد دیانت دار نیک اور اطاعت گذار ہے۔ اور یہ دونوں بھی عیسیٰ کے اصل حال سے واقف نہ تھے۔ ان کی زوجہ کے یہاں پیغام بھیجا وہ پھولے نہ سمائی۔ اُس کو کبھی گمان بھی نہ تھا کہ اس کی لڑکی کی شادی ایسی جگہ ہوگی جہاں اس کا شوہر ملازم ہے، مارے خوشی کے اپنے شوہر سے اس کا ذکر کیا وہ سن کر نہایت گھبرائے کہ افسوس ایسا زمانہ آ گیا کہ خاندانِ رسول ﷺ کی لڑکی ایک سقے کے یہاں بیاہی جائے۔

درگاہِ خدا میں دُعا کی، بارالٰہا تو اس لڑکی کو اُٹھا لے اور ذلت وخواری سے بچا، وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور مرگئی اس کے مرنے کے بعد وہ بہت روئے اس کے بعد احباب نے جوان کے حال سے واقف اور ہمراز تھے کہا کہ اگر ہم سے کوئی پوچھتا کہ روئے زمین پر کون شجاع ہے تو ہم تمہارا نام بتاتے اور تم ایک لڑکی کے مرنے پر اس قدر گریہ زاری کرتے ہو، انہوں نے کہا ہم اس کے مرنے پر نہیں روتے ہیں بلکہ اس پر روتے ہیں کہ افسوس اُس نے آج تک نہ جانا کہ ہم خاندانِ رسول ﷺ خدا سے ہیں اور ان کے پارہ جگر ہیں اللہ اکبر، رسول خدا ﷺ کی وفات کے بعد خاندانِ رسالت پر یہ نوبت آ پہنچی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت عیسیٰ کی دُعا سے فوراً ان کی لڑکی کا بیمار ہو کر فوت ہو جانا حضرت بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا کے واقعہ کے برابر ہے۔ اس خاندانِ رسالت کی دُعا خدا قبول فرماتا ہے۔ اور یہ دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانے کا واقعہ کوئی نیا اور عجیب نہیں ہے۔ خاندانِ رسالت کے مزاروں کے واقعات عموماً اسی طرح کے ہیں۔ اور یہی اہلبیت النبوت کی مزاروں کا ثبوت کربلا معلّی کی مزاروں کے حالات یاد کریں کہ کئی روز تک دفن بھی نہ ہو سکیں بے گور و کفن پڑی رہیں وائے حسرتا! صد حیف!

☆

ذکر کربلا میں خیموں کا جلانا اور خاندانِ رسالت کی بے بسی

☆

اہل بیت کے حقوق کو اور ان کے فضائل و مناقب کو ان کے بارے میں رسول ﷺ نے تاکید فرمائی تھی، اُن سب کو دشمنان دین نے بھلا دیا اس کے بعد اہل بیت رسول ﷺ ایسے ناچار ہو گئے کہ کسی نے ان کی مدد نہ کی اور سب کے سب شہید کیے گئے۔ کربلا میں خاندانِ رسالت کے بچے تک قتل کر دیے گئے۔ عورتیں لوٹی گئیں بے پردہ کی گئیں۔ بعد شہادت امام جب یزیدی مسلمانوں نے خیموں میں آگ لگا دی تو سب بیبیاں گھبرا کر نکل پڑیں۔ ایک بی بی دوسری بی بی کے پیچھے پناہ ڈھونڈتی تھی۔ لیکن کہیں پناہ نہ ملتی تھی۔ پھر تو کلمہ گو لوٹ میں معروف ہو گئے۔ کسی نے جناب زینبؑ کے سر سے چادر چھین لی۔ کسی نے اُم کلثومؑ کے کانوں سے گوشوارے اُتار لئے۔ کسی نے فاطمہ بنتِ حسینؑ کے پاؤں سے خلخال اتار لی۔ صاحب بحارالانوار لکھتے ہیں بعض کتب میں لکھا ہے کہ (سکینہ سلام اللہ علیہا بنت حسینؑ) کہتی ہیں کہ میں بعد شہادت اپنے خیمہ کے دروازے پر کھڑی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ میرے پدر بزرگوار اور سب اصحاب و انصار مثل قربانی کے شہید کئے ہوئے جا بجا خاک پر پڑے ہیں۔ گھوڑے ان کے جسموں پر دوڑ رہے ہیں۔ خیام میں سب فریاد کرتی تھیں۔'' وَاجدّہُ واعلیّاہُ وتلّة ناصِراہُ اما مَنْ مُجیرٍ یُجیرنا اَمَا مِن ذَابٍّ یَذُبُّ وعنّا۔ آیا کوئی ہے جو ہمیں پناہ دے آیا کوئی ہے؟ جو اس اشقیا کو ہم سے دفع کرے؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علیؑ کے 28 مظلوم پوتوں اور نواسوں کے مزاروں کی دریافت

......☆......

خاندانِ رسول اللہ ﷺ کی مخالف حکومتوں اور اس وقت کے ملاؤں نے جو فتوے عائد کر کے عوام کو اس پر قائل کرتے تھے۔اُن کے درد کی داستانیں جو چودہ سو سال بعد بھی ظاہر ہوئی ہیں اپنے اور غیر سب جانتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کو مسجد میں شہید کر دیا۔امام حسن علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا۔حضرت امام حسین علیہ السلام کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر قربانی کے بکروں کی مانند ذبح کیا گیا۔ لاشوں کو پائمال کیا۔ خیمے جلا دیئے۔ مستورات کے سروں سے چادریں اُتار لیں۔ مال لوٹ لیا۔ مستورات کو قیدی بنا کر بازاروں میں پھرایا گیا کوفہ کے بازار میں قیدی اہلبیت پر پتھروں کی بارش کی گئی ہے اولادِ علی علیہ السلام آلِ نبی ﷺ کے گیارہ اماموں کو اُمت رسول ﷺ کے کلمہ گو لوگوں نے تلواروں اور زہروں سے ہی قتل کیا، کوئی اپنی طبعی موت نہ مرا اور اولادِ رسول ﷺ کو مسلمانوں نے تمام زندگی قید رکھا۔تاریخ کا سینہ چیر کر دیکھیں تو سب کچھ عیاں ملتا ہے۔صد حیف!

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی کوئی پرواہ نہ کی۔ہاشم و عبدالمطلب علیہ السلام و ابوطالب علیہ السلام کے احسانات محسن کشوں نے یکسر بھلا دیئے۔احسان کا بدلہ ظلم و ستم سے دیا۔حضرت علی علیہ السلام پر مسجدوں میں سب و شتم کیا گیا۔عمر بن العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسم بند کرائی ہے، بے ایمانوں نے رسول پاک ﷺ کے نکاح خواں محسن اسلام و کفیلِ محمد ﷺ (نعوذ باللہ) کو کافر مشہور کیا۔محمد ﷺ کی رسالت کو ہاشمیوں کا اقتدار حاصل کرنے کا ڈھونگ قرار دیا۔

روزنامہ مشرق اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے جس کو نقل کیا گیا ہے وہو ہذا جدہ ۳۱ مئی (پ پ) سعودی عرب کی حکومت نے اس قبرستان کو سرکاری تحویل میں لینے کے لئے فوری قدم اٹھایا ہے۔جو ایک ہزار سال سے بھی پرانا ہے جو حال میں ہی دریافت ہوا اور کہا جاتا ہے کہ اس میں چوتھے خلیفہ حضرت علی علیہ السلام کے اٹھائیس پوتوں اور نواسوں کے مرقد ہیں۔ یہ قبرستان جدہ سے مدینہ منورہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانے والی شاہراہ پر اتفاقاً دریافت ہوا ہے اور اسے سعودی عرب کے ایک باشندے نے وہاں سے قدیم زمانے کے مٹی کے ظروف اور دیگر قدیم برآمد کر کے دریافت کیا۔ بارش نے بھی اس سلسلے میں مدد کی اور اُوپر کی مٹی بہہ گئی۔ فوراً محکمہ آثار قدیمہ کے ماہرین کو موقع پر بھیجا گیا۔ اب تک 75 مرقد مل چکے ہیں اور ان میں 28 حضرت علی علیہ السلام کے نواسوں اور پوتوں کی قبریں ہیں۔ بعض کی لوحوں پر ان کے نام اور آیات کندہ ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے یہ پڑپوتے بغداد کے گورنر کے مظالم اور اذیتوں سے عاجز آ کر بغداد سے ہجرت کر گئے۔ اور مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں میں آباد ہو گئے جس کا نام بعد میں حضرت علی علیہ السلام کے پڑپوتے کے نام پر امام قاسم الرسل رکھا گیا، اس گاؤں سے کھدائی کے بعد جو ظروف برآمد ہوئے ہیں۔ وہ بالکل ان ظروف سے ملتے جلتے ہیں۔ جو ہزار سال پہلے عراق میں استعمال ہوئے تھے۔ سعودی عرب کی حکومت نے اس جگہ پر پہرہ متعین کر دیا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے اس کے اردگرد دیوار تعمیر کر دی ہے اور اس جگہ ایک مسجد بھی بنا دی گئی ہے۔ تاکہ عقیدت مند وہاں نماز ادا کرنے کے علاوہ قرآن خوانی بھی کر سکیں۔ ملتمس ہوں کہ اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اُمیہ خاندان اور عباسی خاندان کے اس وقت کے علماءِ سوٴ کو زر کی کھنک سے بہرے بنا رکھا تھا۔

جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے اور اخبار مشرق نے لکھا ہے اور یہ حکومتیں اولادِ علی علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو بالکل ختم کرنے کے درپے تھیں۔ اور ان کو زندہ دیواروں میں چنوا دیتی تھیں۔ اور ملک سے یہ سب لوگ جو چھپ چھپ زندگیاں گذارنے پر مجبور تھے تلاش کر کے اُن کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ ان حالات میں اولادِ علی علیہ السلام نے کسی موقعہ پر ان کے ظلم سے بچنے کے لئے بغداد سے نکل کر مدینہ منورہ کا رخ کیا ہوگا اور راستے میں آباد ہو گئے، اور وہیں اُن کی اموات ہوئی ہونگی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دشمنوں کے ہاتھوں سے ہی مارے گئے ہوں، یا ویسے وفات پا گئے۔

مگر اس سے ثابت ہوا جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر آئے ہیں کہ اہلبیت رسول کے ساتھ مسلمانوں نے بہت ظلم کیے ہیں۔ جس کی وجہ سے امام حسین علیہ السلام نے ان بیبیاں پاکدامناں کو ہندوستان لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روانہ کردیا تھا، کہ عرب عراق میں اولادِ رسول ﷺ کو مسلمانوں نے چین سے نہ رہنے دیا۔ یہ ہمارا کہنا غلط نہیں ہے۔ اس کا ثبوت ایک یہ بھی مل گیا ہے کہ بعد مدت کے اُن کے مزارل گئے ہیں جو مظلوم تھے اور بوجہ حکومتوں کے برخلاف ہونے کے کسی نے ان کے اس مظلومانہ قصہ کو کتب تاریخ میں بھی درج نہیں کیا ہے اور نہ ان کے مزاروں کی حفاظت کی گئی تا کہ نشانات ظاہر اور قائم رہتے اس لئے وہ مزار اقدس بے وارث ہو کر ہزاروں من مٹی کے نیچے آ کر گم نام ہو گئے۔ مگر قدرت نے چودہ سو سال بعد بھی انہیں ظاہر کر دیا، جیسا کہ یہاں لاہور میں ان بیبیاں پاکدامناں کے مزار اقدس بے وارث ہو کر بے کسی اور گمنامی کی حالت تک پہنچ گئے تھے۔ مزار اقدس مخالفین سے ختم تو نہ ہو سکے کہ سلطان محمود غزنوی اور اکبر بادشاہ نے اس طرف توجہ فرما کر نشانات مکمل طور پر قائم کر دیئے مگر دشمنانِ اہلبیت نے ان کے مزاروں کو تبدیل کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر قدرت نے اصل حقیقت کو نہ چھپنے دیا اور بندہ ناچیز کو خدا پاک اور اس کے رسول پاک ﷺ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں نے ان کی تاریخ لکھ دی ہے۔

یہ حال خاندانِ رسول ﷺ پاک کا عرب کے مسلمانوں نے کیا مگر نامی صاحب لکھتے ہیں کہ بیبیاں پاکدامناں کو عرب کے ملک میں کیا خوف تھا کہ وہ عرب سے کفر گڑھ ہندوستان بھاگ آئیں۔ ان حضرات کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ بعد رسول پاک ﷺ اہلبیت النبوت کے ساتھ کس قدر تشدد ہوا تھا اور کس قدر مصائب و مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔

قارئین کرام! تعصب بغض حسد جناب نامی کے الفاظ سے چھن چھن کر سامنے آ رہا ہے (ہندوستان بھاگ آئیں) اگر یہ بھاگنا ہے تو ہجرت چہ معنی؟ میدان سے مرد بھاگیں تو مردانگی سے بعید ہوتا ہے۔ عورتیں اپنے ورثہ کے ساتھ یا محفوظ مقام پر پہنچا دی جایا کرتی ہیں۔ انہیں بھاگ گئیں کہہ کہ خطاب نہ کرو ورنہ قلم دردستِ علوی است و علوی میانِ فرار و کیرار تفاوت می داند۔ ان مخدراتِ عصمت بیبیاں پاکدامناں کیلئے "عرب سے ہندوستان بھاگ آئیں" جیسے الفاظ استعمال کرنا تہذیب اور ادب سے گری ہوئی تحریر ہے اور حسد اور بغض اہل بیت کا بین ثبوت ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسینؑ نے حضرت محمد حنفیہ و حضرت امیر مسلم بن عقیل و حضرت عباس علمدار اور حضرت علی اکبر کو معرکہ کربلا میں اکٹھا کیوں نہ ہونے دیا؟

......☆......

مومنین حضرات اگر یہ چاروں ہاشمی نوجوان بہادر کربلا معلی میں جمع ہو جاتے اور حضرت حسین علیہ السلام ان کو جنگ کرنے کی اجازت فرما دیتے تو یہ ہاشمی جوان یزید کی فوجوں کا بالکل صفایا کر دیتے کہ باقی ایک بھی نہ بچ سکتا مگر اس طرح سے حضرت حسین علیہ السلام کا مقصد اور مدعا جنگ بازی سے ہرگز پورا نہیں ہو سکتا تھا۔

حضرت حسین علیہ السلام نے مظلومیت سے زیر خنجر نماز کے سجدہ میں ایسی شہادت حاصل کر کے ایسی ابدی زندگی حاصل کی جس کی مثال تمام کائنات میں کہیں نہیں مل سکتی۔ حضرت عیسیٰ نے اپنی جان دے دی اور تبلیغ کی امام حسین علیہ السلام نے اعزا و اقربا اور سر نثار کر کے یزیدی ملعون لوگوں نے خاندان رسالت کی بیبیوں کے سروں سے چادریں بھی چھین لیں۔ بے پردہ کر دیا بازاروں میں پھرایا پتھروں کی برسات کی، دربار یزید شرابی میں ایسی حالت میں گھنٹوں کھڑا کر کے ان بیبیوں سے سوالات کئے اور ان کو باغی کی ہمشیرگان کر کے پکارتے رہے۔ ان کی طرف انگشت کر کے تشہیر کرتے رہے اور سر اقدس حسین علیہ السلام کا مذاق اُڑایا۔ سکینہ کو رُلا کر ہنسی اڑائی۔ کہ اس طشتری میں کھجوریں ہیں اُٹھا کر کھالے اور شرمندہ اور غمزدہ کیا۔ باپ کا سر طشتری میں دیکھ کر حیران ہوگئی، ان تمام حالات گزرنے پر بھی حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا کو صبر کی تلقین فرمائی اور بی بی پاک نے اپنے بھائی کے حکم کے مطابق رہ کر سب کچھ برداشت کر کے اپنے بھائی کے مشن و مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور یزید ملعون نے جو دین رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رخنہ اندازیاں اور تمام شریعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹا کر احکام الٰہی کے خلاف قانون وضع کر رہا تھا کہ شراب کو جائز کر دیا زنا جائز کر دیا تھا۔ ماں بہن تک سے نکاح کرنا جائز کر دیا، نماز روزہ تک سب اصول دین بالکل ختم کر دیئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے اور کہتا تھا کہ نہ کوئی وحی آئی تھی نہ قرآن نازل ہوا تھا یہ سب کچھ ہاشمیوں کا ایک بہت بڑی سلطنت تیار کرنے کا ایک ڈھکوسلا تھا اور نہ کوئی بہشت ہے نہ دوزخ ہے اور میں نے تو اپنے باپ دادا کا ان سے انتقام لیا ہے۔ اب اگر میرے جدامجد موجود ہوتے تو آج مجھے دُعائیں دیتے۔ ایسے تمام کافرانہ رواج کو حضرت امام حسین علیہ السلام نے جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور یزید ملعون کو ابدی موت سلا دیا اور یزیدیت جو اس نے رائج کی تھی کا خاتمہ کر دیا اور اس تمام پروگرام کے مطابق قربانی دینے پر ہر ایک اہل البیت اور ساتھی کو مکمل طور پر کاربند کیا، یہ سب مصیبتیں برداشت کر کے دینِ رسول ﷺ کو از سرِ نو زندہ کر دیا اور اس گلشنِ دین کو بربادی سے بچا لیا اور سرسبز کر دیا، اور ان چار نوجوان ہاشمیوں کو اکٹھا نہ ہونے دیا اور جنگ نہ ہونے دی۔ اسی لئے حضرت محمد حنفیہ کے بار بار ساتھ جانے کے عرض کو منظور نہ کیا اور انہیں مکہ معظمہ میں ہی رہنے کا حکم فرمایا اور حضرت امیر مسلم بن عقیل کو سفیر بنا کر اپنے آنے سے پہلے کوفہ روانہ کر دیا۔ سیاہ علم بلند تھا۔ جو جنگ بازی کا اعلان نہ تھا احتجاج کا نشان تھا۔ جو کوئی بھی قبائل سے مسلح ہو کر راستے میں یا کربلا میں ملا اور نصرت پیش کی اُسے واپس جانے کا حکم دیا، شب عاشورا اپنے انصار و اصحاب کو مختلف سمتوں کی طرف عجب طریقوں سے بھیج دیا۔ ان تمام حالات کو درج کتاب کرنے سے میرا مقصد یہ ظاہر کرنے کا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے مکمل پروگرام مرتب کرنے کے بعد ہر ایک اپنے عزیز و اقارب کو اچھی طرح جانچنے کے بعد ان سب کو اپنے اپنے کام سپرد کئے ہیں اور جس قدر ان میں قوت برداشت تھی اُسی قدر یزیدیت کو ختم کرنے پر تعینات کیا ہے اور صبر و تحمل کی تلقین فرمائی ہے۔ جن کی طبیعت میں خداوند پاک کے مظہرِ جلال کا زیادہ ظہور تھا۔ اُنہیں شام کی قید اور دربار یزید میں کھڑا ہو کر بیان دینے کے لئے نہیں بھیجا۔ اسی وجہ سے بی بی رقیہ کبریٰ کو شام جانے کی بجائے لاہور روانہ کیا تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

کارے کہ حسینؑ کارے کر دی ‏ ‏ در گلشنِ مصطفٰےؐ بہارے کردی
از ہیچ پیغمبر نہ آید ایں کار ‏ ‏ و اللہ اے حسینؑ تو کارے کر دی

......☆......

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سرداد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الا است حسینؑ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے دل بگیر دامنِ سلطان اولیاءؑ ‏ ‏ یعنی حسینؑ ابن علیؑ جان اولیاء
چوں صاحب مقامِ نبیؐ و علیؑ است او ‏ ‏ ہم فخر انبیاءؑ شد ہم شانِ اولیاء

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرما گئے۔

اللہ ! اللہ ! بائے بسم اللہ پدرؑ ‏ ‏ معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم ‏ ‏ نہایت اسکی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیل

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؑ بھی نہیں ‏ ‏ گرچہ ہے تاب دارابھی گیسوئے دجلہ وفرات

صدقِ خلیل بھی ہے عشق صبرِ حسینؑ بھی ہے عشق ‏ ‏ معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com ‏ http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سراقدس امام حسینؑ کا قرآن پاک تلاوت کرنا

ماخذ کتاب نور العین فی مشہد الحسین رضی اللہ عنہ، تالیف الاستاد

ابی الحق صفحہ 59

......☆......

قال زید بن ارقم موعلی براس الحسین و هو علی مع فلما نت منی سمعفها تقول= اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًاہ فرفعت صوفی ونادیت راسک اعجب یا ابن بنت رسول اللہ ثم بلیٰ و جعل یقول ہ

دیگر ثبوت سراقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کا قرآن کی تلاوت کرنا۔اُردو ترجمہ از کتاب نور العین فی مشہد الحسین صفحہ ۶۷ جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے حکم دیا کہ امام رضی اللہ عنہ کے سر کی تشہیر کی جائے۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کا سر ایک لمبے نیزے پر میرے سامنے سے گزرا تو میں نے کسی کو یہ آیت پڑھتے سنا۔"اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا" تو میں نے پکار کر کہا اے رسول اللہ کے نواسے تیرا سر اس سے زیادہ عجب ہے پھر وہ رو رو کر یہ شعر پڑھنے لگا (راس الحسین ابن النبی محمد للناظرین علے ترفع) دیگر شعر نہیں لکھے صرف معنی دیکھیں:۔معنی:۔ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حسین علیہ السلام کا سر لوگوں کو دکھانے کے لئے نیزے پر بلند کیا جا رہا ہے، شام کے مسلمان دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں افسوس کہ یہ معاملہ ان میں سے کسی کو ناگوار گزرتا ہے۔ تیرے اس دردناک سین آنکھوں میں کوری سرمہ بنا کر دیا۔ اور تیری حالت نے ہر سننے کان کو بہرہ کر دیا، تو نے اپنے ہمدردوں کی آنکھوں کو بے خواب بنا دیا جس کے حق تو خواب شیریں تھا اور اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو خواب بخشا جو پہلے فکر قتل میں سوتی نہ تھیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی کرامتیں

ماخذ کتاب ارجع المطالب صفحہ 294 تیسرا ایڈیشن سوانح عمری حضرت علی علیہ السلام

......☆......

عن المنهال بن عمرو ان والله رائيت الحسين حسين وانا بلا دمشق و بين يدي الراس رجل بغير سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ قتلى وجلى (اخرجه ابن عساكر) منہال بن عمرو کہتا ہے کہ واللہ میں نے دیکھا کہ جبکہ جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزے پر چڑھایا گیا۔ اور میں اُس وقت دمشق میں تھا، سر اقدس کے سامنے ایک مرد قرآن شریف کی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا۔

جب اس آیہ کریمہ پر پہنچا کہ جس کا ترجمہ مبارک یہ ہے کہ کیا جانا تو نے اصحاب کہف اور رقیم تھے اور ہماری عجیب نشانیوں میں سے، تو سر اقدس فصیح زبان سے بولا کہ میرا قتل اور نیزہ پر چڑھنا اور میری روئیداد اصحابِ کہف سے بھی تعجب انگیز ہے۔ کارِ حسین علیہ السلام وغمِ حسین علیہ السلام اور انکے جواثرات ہیں مٹ نہیں سکتے اتنی مدت گذرنے پر بھی مٹ نہیں سکے۔ یہ غم ہمیشہ تازہ ہے حالانکہ فطرتاً اپنے عزیزوں کی موت کا غم کچھ مدت گذرنے پر دل سے اُتر جاتا ہے۔ مگر غمِ حسین علیہ السلام بدستور صدیوں گزرنے پر بھی تازہ ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے اسی لئے حضرت بی بی رُقیہ کبریٰ کو ہندوستان روانہ فرمایا کہ ان میں اللہ پاک کے مظہر جلال کا زیادہ ظہور تھا۔ نیز یہ کہ وہاں جاکر علم گاڑ دینا اے علمبردار کی بہن، عام لوگ یہی سمجھتے رہے کہ زندہ سمانے کی جگہ پر بیبیوں کے دوپٹے نظر آتے رہے کافی دیر بعد بھی، دراصل علمدارہ کے بلند کئے ہوئے اور گاڑے ہوئے علم تھے، حسین علیہ السلام نے خون میں غلطیدہ اور ہمشیرگان حسین علیہ السلام وعلمبردار و مسلم نے خاک میں غلطیدہ بنائے لاالا کے ساتھ بنائے پاکستان بھی ٦٢ ہجری میں رکھ دی تھی، اسی لئے تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوشا آناں بخاک و خون غلطیدن بنا کروند!

آلِ ابی طالب و آلِ رسول پر ہزاروں، لاکھوں درود اور سلام جنھوں نے بخاک و خون غلطیدن بنا کروند!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۲-۱۱۰
۲۰۲

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے   اک ضربِ یدُاللّٰہی اک سجدہ شبیری
وقار انبالوی

اے صبا اے پیکِ دور افتادگاں   اشک ما بر خاکِ پاک اُو رساں
علامہ محمد اقبال

امام حسین علیہ السلام شہیدِ کربلا

......☆......

بسم اللہ!

اَللہ! اللہ! بائے بسم اللہ پدر!
معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر!

(علامہ محمد اقبالؒ)

نوجوانانِ جنت کا سردار، بولتا قرآن، وجہِ بنائے کائنات، جس کا نانا پاک معدنِ وحی، رحمت اللعالمین، شفیع محشر، ساقی کوثر، سید المرسلین والا انبیاء، افضل من کان ومن یکون حبیب اللہ، حسنت جمیع خصالہ صلی علیہ وآلہ محمد الرسول اللہ ﷺ، جس کی نانی پاک خدیجۃ الطاہرۃ والحسنہ الاسلام المختصر، دادا پاک سیّد العرب، محسن الاسلام والرسولؐ والصحابہ الاکرام کفیل محمد مصطفےٰ والناصر وانیس النبی فی المصائب جس کی دادی پاک کو یہ شرف کہ جہاں اس کے قدم لگے مشرق ومغرب شمال وجنوب اور جتنی سمتیں ہیں جن وانس وملائک اس طرف جھکتے ہیں اگر نہ جھکیں تو نہ سجدہ قبول نہ نماز نہ حج المختصر جس کا باپ بائے بسم اللہ ستودۂ مصطفےٰ، مولیٰ، سلطان النصیرا، کتاب مبین، حیدر وصفدر، ابوتراب، قسیم النار والجنہ، امام الانس والجنہ، الفاتح، تاجِ جود، سخا ووفا، حجتہ اللہ، امام المشارق والمغارب، مظہر العجائب والغرائب، جزو رسول، من رسول، وصی المصطفےٰ ولی مقبول، افضل من اللہ یعسوب الومنین، محبوب محمد و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اللہ، احسن، اعلم، اعلیٰ، دین اللہ کاتب ومؤلف الکتاب الاعلم والحادیث والفقہ ومعلم والمحدثین وفقہا وحفیظ وعلیم وروح نور اللہ والمیز ان الحق والحق معہٗ ناصر اللہ یالحدید دعبادۃ، النظر وجہہ، وحبۃ وذکرہٗ بائے بسم اللہ ونقطۂ اوّل وآخر ونقطہ ارض وسما وخالق مابین ارض وسما، مصدر والمصدور ومصدر البراتف دین اسلام، ابرنیسان، انجیل کہ انجیل از انجیل اُو انجیل شدُ، ستودہ، ابراہیمؑ وثمر شجر بنیادِ اسلام یعنی علی محسن اللہ، ظل اللہ، جلال اللہ، کمال اللہ، جمال اللہ، ووصال اللہ ومحدود اللہ، لسان اللہ، ید اللہ، وجہہ اللہ، عین اللہ، روح اللہ، جسم اللہ، نفس اللہ، واسم اللہ، واللہ وامر اللہ، وپیشوائے حق وسیلہ ونور اللہ، رب الافواج ونقش ذات کبریا، صورتِ نادیدہ اللہ، حاضر وناظر وناصر کُل، قدیم الایام، بعید از فہم ودانش و ادراک وشعور، ناصر اولیا وکیل تجسم، لاشے وقبلہ اہل صفا ووفا ومنبع علوم جمیعا، سلطان المبین، الختصر لافتح اِلا علی اللہ! اللہ! عبدہٗ واللہ حقا، لاریب!

......☆......

حصہ اوّل

دیگر ثبوت کہ سر اقدس امام حسینؑ نے نیزہ پر فصیح زبان سے تلاوتِ قرآن فرمائی اور فرمایا کہ میری داستان روئیدادِ اصحابِ کہف سے زیادہ تعجب انگیز ہے۔

بحوالہ کتاب ابنِ عساکر وتاریخ کامل صفحہ 343 وارجح المطالب

......☆......

اور تمام کتب تاریخ میں درج ہے کہ سر اقدس امام حسین علیہ السلام نیزے پر سوار فصیح زبان سے تلاوت قرآن پاک فرماتے رہے ہیں نیز فرمایا ہے کہ میری داستان اصحاب کہف سے بھی زیادہ تعجب انگیز ہے۔ اصحاب کہف اللہ پاک سے دُعا طلب کر کے زندہ غار وحید میں سما گئے تھے۔ اس واسطے جناب امام حسین علیہ السلام کی یہ پیشنگوئی تب صحیح ثابت ہوتی ہے جب قافلہ حسین علیہ السلام اللہ سے دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جائیں تو حضور امام پاک کی پیشنگوئی بالکل سچی اسی طرح ہوئی کہ ان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمشیرگان یہاں ہندوستان لاہور میں خدا سے دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئیں۔

امام حسین علیہ السلام نے شب عاشورا اپنی ہمشیرہ کو ہندوستان روانہ کرتے وقت دوسری یہ پیشینگوئی فرمائی کہ بی بی آپ کے ہندوستان جانے پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ہندوستان میں ایک وسیع اسلامی سلطنت بن جائے گی۔ یہ پیشینگوئی بھی امام پاک کی درست ثابت ہوئی۔

......☆......

حصہ اوّل

بحوالہ کتاب اوراقِ غم حوالہ سر اقدس حضرت امام حسینؑ کا فصیح زبان سے کلام کرنا

مولفہ: علامہ ابوالحسنات قادری صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان

ناشر: مکتبہ نعیمیہ چوک دال گراں لاہور صفحہ 286

......☆......

حضرت زید بن ارقم راوی ہیں کہتے ہیں کہ جب سر امام گشت کرتا ہوا میرے مکان کے قریب سے گذرا، میں بالا خانہ میں دریچہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سنا اس سر مبارک سے یہ آیت پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ ''اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا'' تو میرا تمام جسم لرزنے لگا اور میں سمجھ گیا کہ یہ سر اقدس امام سیّد الشہداء علیہ السلام کا ہے۔

ایک اور بزرگ نقل فرماتے ہیں کہ جب یہ سر کوفہ میں پہنچے تو میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کے لب مبارک حرکت کر رہے ہیں۔ میں نے کان لگا کر سنا تو حضور قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحابِ کہف کے قصہ اور حضرت بی بی پاکدامنہؑ حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علیؑ کی داستان زندہ زمین میں دُعا کر کے سما جانے کی مطابقت نمبروار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن مجید قصہ اصحابِ کہف سورۃ الکہف سپارہ 15

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَٰبَ ٱلْكَهْفِ وَٱلرَّقِيمِ كَانُوا۟ مِنْ ءَايَٰتِنَا عَجَبًا

مطابقت

حالات اصحابِ کہف	حالات بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا
قصۂ اصحابِ کہف در ملکِ روم	قصۂ حضرت بی بی پاکدامنہ در لاہور
۱۔ اصحابِ کہف روم کے ظالم بادشاہ دقیانوس نے ظلم وستم کی وجہ سے اپنے گھر کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے، عزیز واقربا کی مفارقت برداشت کی اور سفر کیا۔	۱۔ بیبیاں پاکدامناںؑ و اصحابِ الحسینؑ کو یزید پلید وملعون کے ظلم وستم کی وجہ سے اپنے عزیز واقربا کی مفارقت برداشت کی اور سفر کیا۔
۲۔ اصحابِ کہف کی تبلیغ سن کر ایک چرواہا ایمان لایا اور پھر ساتھ ہولیا اور ساتھ نہ چھوڑا لوگ سگِ اصحابِ کہف کی ہیبت سے ڈر کر وہاں نہ جاتے۔	۲۔ بی بی پاکدامناںؑ اور اصحابِ الحسینؑ کی تبلیغ سن کر (رعیت کا چرواہا) ولی عہد راجہ لاہور ایمان لایا اور پھر ساتھ ہولیا اور ساتھ نہ چھوڑا لوگ دوپٹہ کی عظمت و ہیبت کی وجہ سے اندر داخل نہ ہوتے تھے۔
۳۔ اصحابِ کہف دُعا کر کے غار میں زندہ سما گئے۔	۳۔ بی بی پاکدامناںؑ اور اصحاب الحسینؑ سے چار حفاظ دُعا کر کے زندہ زمین میں سما گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۔ اصحاب کہف کا کتا محافظ تھا کتے نے ساتھ نہ چھوڑا۔	۴۔ بیبیاں پاکدامناںؓ کے چار حفاظ محافظ تھے حفاظ نے ساتھ نہ چھوڑا۔
۵۔ اصحابِ کہف اللہ کی نشانیاں۔	۵۔ بیبیاں پاکدامناںؓ اور اصحاب الحسینؑ اللہ کی نشانیاں۔
۶۔ اصحابِ کہف کے زمین میں زندہ سما جانے سے حق پھیلا۔	۶۔ بیبیوں کے زمین میں زندہ سما جانے سے حق پھیلا۔
۷۔ جب لوگوں کو اُن کی حق پرستی کا علم ہوا تو مسجد بنانے اور تعمیر کا سوچا۔	۷۔ جب لوگوں کو بیبیوں کی حق پرستی کا علم ہوا تو مسجد اور تعمیر کا سوچا لاہور میں لوگوں نے مسجد 62/63 ہجری میں بنائی۔
۸۔ لوگ قیامت تک اصحابِ کہف کے بارے میں (لایعلمون)۔ دوسروں کو عدم واقفیت کی بنا پر متذبذب کریں گے۔	۸۔ لوگ قیامت تک پاکدامناںؓ کے بارے میں بھی عدم واقفیت کی بنا پر تعجب اور چہ میگوئیاں کریں گے۔
۹۔ اصحابِ کہف ظلم کے خوف سے غار میں روپوش ہو گئے۔	۹۔ یہ بیبیاں بھی ظلم کے خوف سے دُعا کر کے زمین میں زندہ سما گئیں۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحابِ کہف کا مختصر ذکر

☆

ملک روم میں ایک شہر افسوس (Ephesus) پر دقیانوس بادشاہ کی حکومت تھی۔ وہ ایک بت پرست تھا اور توحید اور آخرت کا منکر تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب مسیحی دعوت رومی سلطنت کے مختلف علاقوں میں پہنچنی شروع ہوئی تو اُس شہر کے چند نوجوان بھی شرک سے تائب ہو کر خدائے واحد پر ایمان لے آئے۔ اُن کے نام یہ تھے۔

۱۔ تمیلیخا۔ ۲۔ مکسلمینا۔ ۳۔ سارنیولس۔ ۴۔ مرطونس۔ ۵۔ نینونس۔ ۶۔ دریونس۔

دقیانوس بادشاہ بت پرستی کے علاوہ کسی اور مذہب کو برداشت کرنا اپنی موت تصور کرتا تھا۔ لہٰذا اُس نے ان نوجوانوں کو اپنے دربار میں بلا کر تین دن کے اندر اندر اپنے سابقہ مذہب پر واپس آنے کا حکم دیا، ورنہ انکی سزا سنگسار قرار پائی۔ وہ نوجوان اللہ کی توحید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہو چکے تھے۔ وہ کسی صورت میں مرتد ہونا نہیں چاہتے تھے۔ لہٰذا ایک دن جب سب لوگ چاند دیوی (Diana) کے مندر پر جشن منا رہے تھے وہ شہر سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے، کچھ دور تک وہ گھوڑوں پر سفر کرتے رہے مگر بعد میں گرفتاری سے بچنے کیلئے انہوں نے اپنے گھوڑے چھوڑ کر پیدل بھاگنے کو ترجیح دی، راستے میں ایک بکریوں کا چرواہا ملا جو ان کی تبلیغ سے ان کا قائل ہو گیا اور اُن کے ساتھ شامل ہو گیا، اُس کا ایک کتا جس کا رنگ Dalmation اور نام قطمیر تھا۔ اُن کے ساتھ ہو لیا، انہیں کافی کوشش کی کہ کتے کو اپنے ساتھ نہ رکھیں مگر کتے نے اُن کا ساتھ نہ چھوڑا، آخرکار جب وہ تھک چکے تو پہاڑ کی ایک غار میں چھپ گئے، کتا غار کے منہ پر اگلے پاؤں پھیلا کر بیٹھ گیا۔ یہ سات نوجوان غار کے اندر اور کتا غار کے دہانے پر ایسے سوئے کہ ایک روایت کے مطابق 196 سال گزر گئے اور دوسری روایت کے مطابق 309 سال گزر گئے۔ یہ تمام موسم کے اثرات اور حشرات العرض کے حملوں سے بالکل محفوظ رہے۔ آخرکار 450ء میں قیصر تھیوڈوسیس (Theodosius) کے عہد میں اصحاب کہف

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاگے۔ قیصر تھیوڈوسیس رومی سلطنت کے عیسائیت قبول کر لینے کے بعد 408ء سے 450ء تک روم کا قیصر رہا۔

اچانک جاگنے کے بعد انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا ہم کتنے دیر تک سوئے رہے تو انہوں نے کہا شاید آدھا دن یا اس سے کچھ زیادہ، انہیں بھوک محسوس ہوئی تو انہوں نے ایک ساتھی تملیخا کو کچھ چاندی کے سکے دیئے اور کہا کہ شہر میں جا کر روٹیاں خرید لاؤ مگر بہت احتیاط کے ساتھ شہر میں جانا تا کہ کوئی پہچان نہ لے اور ہمیں ظالم بادشاہ دقیانوس کے ظلم کا شکار نہ ہونا پڑے۔ تملیخا جب شہر میں پہنچا تو شہر کا تو حلیہ ہی بدل چکا تھا۔ نانبائی سے روٹیاں خرید کر جب اس کو چاندی کے سکے دیئے تو نانبائی نے حیران ہو کر پوچھا کیا تمہیں کوئی خزانہ ملا ہے جو مجھے دقیانوس کے زمانہ کے سکے دے رہے ہو۔ دقیانوس کو مرے ہوئے تو صدیاں گزر چکیں۔ اسی تکرار کے دوران شہر کا کوتوال آ گیا اور بات بادشاہ قیصر روم تک پہنچ گئی بظاہر یہ واقعہ بڑا تعجب خیز تھا، بادشاہ نے کہا چلو ہمیں اپنے باقی ساتھیوں سے ملاؤ تا کہ ہم ان کو باعزت شہر میں لے آئیں۔ عیسائیت اب روم کا سرکاری مذہب ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اب بادشاہ بمعہ لوگوں کا ایک انبوہ کثیر غار کی جانب روانہ ہوا غار پر پہنچ کر تملیخا نے بادشاہ کو کہا آپ فی الحال یہاں ہی ٹھہریں میں اندر جا کر باقی ساتھیوں کو تمام صورت حال سے آگاہ کرتا ہوں اور ان کو باہر لے آتا ہوں۔ تملیخا اندر گیا اور باقی ساتھیوں کو بتایا کہ ہم سب صدیوں تک اس غار میں سوئے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا سے بالکل محفوظ رہے اور اُس کی مرضی کے مطابق دوبارہ زندہ و سلامت ہو گئے۔ جب تمام اصحاب کو اس تعجب انگیز واقعہ کا انکشاف ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی کہ یا اللہ ہمیں اتنے بڑے انبوہ کثیر کے سامنے تماشہ نہ بنا۔ ہمارے قصے کو پردے ہی میں رہنے دے۔ اُن کی دُعا منظور ہو گئی اور وہ تمام اصحاب کہف بمعہ اُن کے کتے کے موت کی آغوش میں چلے گئے۔ بادشاہ نے غار پر ایک زیارت تعمیر کروا دی۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆

حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کربلا معلیٰ سے لاہور تشریف لانیکی ایک منطقی لاجواب دلیل

☆☆☆☆☆

قارئین کرام کی خدمت میں احقر ایک دلیل پیش کرتا ہے جس کی بنیاد منطق اور تحقیق پر استوار ہے۔ واضح رہے کہ یہ دلیل گذشتہ سولہ سال سے مورخین اور علماء کے حلقوں میں گشت کر رہی ہے مگر تا حال کسی عالم یا تاریخ دان نے اسے غلط ثابت کرنے کے لئے موصوف سے رابطہ پیدا نہیں کیا۔ اس دلیل کے منظر عام پر آ جانے کے بعد اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہو تو احقر خندہ پیشانی اور تپاک سے معترض کو خوش آمدید کہے گا اور اسے مطمئن کرنے کیلئے بھی حتی المقدور کوشش کریگا۔ ماہرین کی رائے میں ایک صدی میں تین پشیں ہوا کرتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں تین پشتیں ایک صدی میں جنم لیتی ہیں۔ اس بات سے سب بخوبی آگاہ ہیں کہ اسلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے اور اس کا سرچشمہ سرزمین عرب ہے۔ کتب ہائے تاریخ کے حوالے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عربی النسل سیّد قریشی اور اعوان مختلف ادوار میں سرزمین عرب سے کوچ کر کے برصغیر پاک و ہند میں وارد ہوئے متذکرہ بالا تینوں قومیں سرزمین عرب کی ہیں اور پہلی صدی ہجری میں مسلمان تھیں (یہ ایسی بات ہے جس پر سب باہم متفق ہیں) چنانچہ اس پیرے کے اوائل میں (ایسے مندرج مفروضے کی رو سے سیّد و عربی النسل قریشی اور اعوان چالیس یا اکتالیس پشتوں سے مسلمان چلے آ رہے ہیں۔ اس امر سے بھی سب بخوبی واقف ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کو متعارف کرانے کا سہرا بزرگان دین کے سر ہے جو چوتھی صدی یا پانچویں صدی ہجری میں اس سرزمین پنجاب میں داخل ہوئے۔ چودہ صدیوں میں سے چار پانچ صدیوں کو نکال دیا جائے تو باقی آٹھ یا نو صدیاں ہجری ہیں اور دیئے گئے مفروضے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے تحت برصغیر پاک و ہند کے مسلمان زیادہ سے زیادہ چوبیں پچیس پشتوں تک مسلمان اور اس سے اوپر جا کر ان کے نام مسلمانوں والے نہیں بلکہ ہندوانہ ہو جاتے ہیں۔ آج تلک کوئی یہ ثابت نہ کر سکا کہ پہلی صدی ہجری میں بھی کوئی شخص برصغیر میں آیا، جس نے اسلام پھیلایا ہو، مگر آپ پر یہ منکشف کرتا ہوں کہ پہلی صدی ہجری میں بھی یہاں پر کوئی آیا تھا جس نے راجپوت بھٹیوں کے خاندان کو جو کہ مجاور دربار پاک حضرت بی بی پاکدامنہ ہیں کو مسلمان کیا تھا۔ یہ مجاور خاندان بھٹی اکتالیس پشتوں سے مسلمان ہیں۔ ثبوت کے طور پر اس مجاور خاندان کا شجرہ نسب سادات و قریشیوں اور اعوانوں کے شجروں کے ساتھ اس کتاب میں درج کیا جا رہا ہے۔ اہل بصیرت اور باشعور فوراً اس بات کو پالیں گے کہ اس خاندان مجاوران جو راجہ مہاں برن حکمران لاہور کے بیٹے بکر ماسہائے کی اولاد ہے کو پہلی صدی ہجری میں بی بی پاکدامنہ نے کرامت دکھا کر مسلمان کیا تھا۔ اس قوی دلیل سے بی بی پاکدامنہ کی 61 یا 62 ہجری میں شب عاشور کربلا معلی سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لانے کی مکمل اور پختہ دلیل اور لاجواب ثبوت ملتا ہے۔ اگلے صفحوں پر ان چاروں قدموں عربی اور ہندوستانی بھٹی قوم مجاور کے شجرے بالمقابل تحریر ہیں شمار کر کے مطابقت کر سکتے ہیں۔ اگلے صفحوں میں تین شجرے عربی النسل سید حضرات کے درج ہیں اور ایک شجرہ عربی النسل قریشی بندہ ناچیز مولف کتاب ہذا کا درج ہے۔ اور ایک شجرہ عربی النسل اعوان اولاد حضرت علی علیہ السلام کا درج ہے۔

مجاورین بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا بھٹی راجپوت ہیں، راجہ مہابرن کے بیٹے کنول بکر ماسہائے عبداللہ (باباخاکی اولاد ہیں)۔ ان کے جد امجد کو پہلی صدی ہجری 61 یا 62 ہجری میں بی بی پاکدامنہ نے کرامت دکھا کر مسلمان کیا تھا اور ہندوستان لاہور میں تشریف لانے کے بعد مسلمان کیا تھا۔ اس مطابقت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خاندان مجاور جو اصل میں بھٹی راجپوت ہیں اور ہندوستانی باشندے ہیں اور 41 پشت تک مسلمان ناموں سے شجرہ میں تحریر ہیں جبکہ باقی تمام پنجاب لاہور کی راجپوت اقوام کے شجرے 24، 25 پشت کے اوپر ہندو نام آ جاتے ہیں کیونکہ باقی سب راجپوت ۸، ۹ سو سال کے مسلمان ہیں۔ کیونکہ باقی اولیاء اللہ بعد وفات رسول پاک ﷺ چوتھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانچویں صدی ہجری جہاں پنجاب میں تشریف لائے ہیں اور کافروں کو مسلمان کیا ہے۔ اس واسطے باقی سب راجپوت بعد کے مسلمان ہیں اور یہ کنبہ بھٹی راجپوت بی بی پاک کا مسلمان کیا ہوا پہلی صدی ہجری کا ہے۔ اور پہلی صدی ہجری میں اور کوئی بزرگِ خدا یہاں تشریف لایا ہی نہیں ہے۔ جس نے اس راجپوت خاندان کو مسلمان کیا ہو۔

شب عاشور 61 ہجری میں رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام ہمشیرہ امام حسین علیہ السلام و حضرت عباس علمبردار کربلا سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لے آئی تھیں اور لاہور میں تبلیغ اسلام شروع کی اور کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ جیسا کہ کتب تاریخ سے بندہ ناچیز نے ثابت کر دیا ہے اور مفصل داستان تحریر کی ہے۔ انہیں حضور بی بی پاکدامن کی کرامت سے پہلی صدی ہجری میں بکرماسہائے جو اُس زمانے کے حکمران راجہ مہاں برن کا ولی عہد تھا اور اُن کی کرامت سے مسلمان ہوا اور اس کا نام بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا نے جمال یا عبداللہ رکھا تھا جو بعد میں باباخاکی کے نام سے مشہور ہوا اور مزار اقدس بی بی پاک دامنہ پر مجاور بن گیا۔ جیسا کہ تحریر ہے اور اس کی وفات بھی ۱۰۱ ہجری میں ہوئی تھی۔ اُس کا شجرہ موجود ہے۔ اُس کی قبر موجود ہے اُس کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے۔ اُس کی اولاد موجود ہے۔ اُس کی زمین جو اس وقت تک مجاوروں کے قبضہ میں ہے موجود ہے تو جبکہ یہ مجاور صاحبان چودہ سو سال سے مسلمان ثابت ہو چکے ہیں تو سوائے بی بی پاک کے ان کے جدامجد کو کسی اور نے مسلمان نہیں کیا تھا۔ جبکہ اس سے پہلے کوئی بزرگِ خدا لاہور میں تشریف لایا ہی نہیں ہے تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ یہ دربار اقدس حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے اور اس میں کوئی شک کی گنجائش باقی نہیں ہے اور میری اس دلیل کو کوئی معترض رد نہیں کر سکتا ہے اور نہ کوئی شخص پہلی صدی ہجری میں کسی اور بزرگ کا لاہور میں تشریف لانا ثابت کر سکتا ہے۔ یہ میرا چیلنج ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بحکمِ خدا و پنجتن پاک اور مخدرات عصمت بی بی پاکدامن سلام اللہ علیہا کی عطا کردہ طاقت سے کر رہا ہوں۔ یہ میری اپنی کوئی علمی طاقت نہیں ہے صرف ان کی ذرہ نوازی ہے اور عطیہ ہے بندہ ناچیز نے ان مخدرات عصمت کے بحکمِ امام حسین علیہ السلام شب عاشور 61 ہجری کربلا معلیٰ سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لانے اور دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانے کے کتب تاریخ سے بھی کافی ثبوت پیش کیے ہیں اور کئی قسم کے اور بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلائل پیش کیے ہیں جو کتب تاریخ کے حوالہ جات کو اور بھی مضبوط کرنے اور معترض کو تسلیم کرانے میں کافی مدد دیتے ہیں، مگر یہ میری دلیل اسقدر قوی ہے جس کے سامنے سوائے سر تسلیم خم کرنے کے باقی کسی معترض کو کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ مجاور اس دلیل سے چودہ سو سال کے مسلمان ہوئے ثابت ہو چکے ہیں۔ یعنی پہلی صدی ہجری کے اور پہلی صدی ہجری میں سوائے ان مخدرات عصمت بیبیوں کے کوئی اور بزرگِ خدا تشریف لایا نہیں ہے اس واسطے یہ داستان تاریخی ثبوتوں سے بالکل درست ہے اور انہیں بیبیوں کی تبلیغ اور کرامت سے بکر ماسہائے جدامجد مجاوران پہلی صدی ہجری میں مسلمان ہوا تھا اور یہ دربار پہلی صدی ہجری سے حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے اور لاہور کی یہ پہلی مسجد ہے جو بابا خاکی نے پہلی صدی ہجری میں تیار کرائی تھی۔

اس کی زوجہ بی بی کندائی بالو نام بلیم جاٹ کی لڑکی ہے جو کوہڑ کی مرض سے لوہلی لنگڑی بی بی پاک کی دُعا سے شفایاب ہو کر حسین ماہ جبین چودھویں کے چاند کی مانند ہو گئی تھی۔ اس کرامت کو دیکھ کر بلیم جاٹ جو چھ سات ہزار آدمی تھے سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے۔ بی بی پاک کی یہ کرامت ابتک چلی آ رہی ہے۔ موجودہ مجاور خاندان پشت در پشت ۴۱ پشتوں سے دربار بیبیاں پاکدامناں کے ساتھ منسلک رہا ہے۔

......☆......

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتدائی اکابرین و بزرگانِ دین کے ہندوستان تشریف لانے اور متفقہ طور پر تبلیغ اسلام کرنے کیلئے کانفرنسوں کا مقرر کرنا اور تاریخ اور موسم و موقعہ کا انتخاب

(ماخذ کتاب مناقب سلطانی کتب خانہ سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل ثبوت ملاحظہ فرمائیں)

☆

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید شکر گنج اور حضرت لعل شہباز قلندر اور حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا اور حضرت جلال الدین بخاری از اُوچ بخاری شریف بہاول پور یہ سب بزرگِ خدا ایک زمانہ کے ہیں، اس واسطے ہندو لوگ رسولؐ پاک کے 4/5 سو سال بعد مسلمان ہوئے ہیں۔ تاریخی واقعات بتاتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں اُوچ شریف ہندوؤں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا، ہندوستان میں اسلام آنے کے بعد دینی پیشواؤں نے اس مقصد کے لیے اُوچ شریف کو منتخب کیا، چنانچہ تیسری صدی ہجری میں کفر و شرک کے اس مرکز کے باسیوں کو دین قیم سے روشناس کرایا گیا، اسلام کی تبلیغ کا یہ سلسلہ جاری رہا، بالآخر چھٹی صدی ہجری میں حضرت جلال الدین سرخپوش بخاری نے اسلامی دارالعلوم کو اپنی نگرانی اور سرپرستی میں چلایا، انہوں نے بابا فرید شکر گنج کے مشورے سے ماہ چیت میں ایک تبلیغی اجتماع کا اہتمام کیا، جس کا آغاز ماہ چیت کے شروع جمعہ سے ہوا اور آخری تاریخ تک چار جمعہ اس کام کے لیے وقف کئے گئے، ان کے ساتھ دوسرے تین بزرگ حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا، حضرت لعل شہباز قلندر اور بابا فرید شکر گنج تھے۔ جب بھی ماہ چیت آتا، یہ بزرگ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے اُوچ شریف میں جمع ہو جاتے تھے اور اس دوران میں تبلیغی کانفرنسوں سے ہزاروں تشنگان روحانیت سیراب ہوتے تھے جب تک جلال الدین بخاری زندہ رہے، اُس وقت تک رشد و ہدایت علم و عرفان کا یہ سلسلہ جاری رہا، ثابت ہوا کہ بعد وفات رسول پاکؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہندوستان میں بزرگانِ دین ۴/۵ سو سال بعد تشریف لائے ہیں، تب ہندو لوگ مسلمان ہوئے اور مسلمان نام رکھنے شروع ہوئے ہیں۔ اس لیے باقی راجپوت مسلمانوں نام 24/25 بنتے ہیں، اس کے بعد ہندو، سکھ نام آ جاتے ہیں۔ ناظرین حضرات بزرگانِ دین کے ہندوستان تشریف لانے کی تاریخ بندہ نے مستند طریقہ سے تحریر کر دی ہے۔ اس سے پیشتر لاہور میں اور کوئی بزرگ خدا تشریف نہیں لایا ہے جس نے اس بھٹی خاندان حکمران لاہور کو کوئی کرامت دکھا کر مسلمان کیا ہو کا فر پیغمبروں سے معجزے طلب کر کے دیکھ کر مجبور ہو کر اور لا جواب ہو کر اسلام قبول کرتے تھے یہاں ہندوستان میں کوئی نبی یا امام حق آلِ نبیؐ اولادِ علی تشریف نہیں لایا، مگر بعد وفات رسول پاکؐ جن بزرگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے بیعت کر کے علم لدنی علم طریقت حقیقت و معرفت سینہ بسینہ حاصل کیا ہے ان بزرگوں مجاہد لوگوں سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں انکی دُعا میں لوگوں نے اثرات دیکھے ہیں اس لیے ہندوستان کے لوگوں نے بزرگانِ دین کے ہاتھوں پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا ہے اسی لیے ہر ایک اور سب بزرگِ خدا حضرت علی علیہ السلام کو اپنا پیر و مُرشد رہنما و پیشوا تصور کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ اعلیٰ حضرت مخدوم سیّد عطا حسین شاہ صاحب

قبلہ اوچ بخاری شریف ریاست بہاولپور

١٩	سید جلال الدین بخاری	٢٠	سید سلطان مہدی احمد کبیر	٣٩	مخدوم عطا حسین شاہ
١٨	سیّد سید علی ابو المرید	٢١	سید جلال حسین مخدوم جہانیاں		آف اُوچ بخاری شریف
١٧	سید جعفر	٢٢	سید مخدوم محمود		ضلع بہاولپور
١٦	سید محمد	٢٣	مخدوم حامد کبیر الدین	٤٠	مخدوم امیر احمد شاہ
١٥	سید محمود	٢٤	مخدوم رکن الدین ابو الفتح	٤٠	مخدوم کریم حیدر شاہ
١٤	سید احمد	٢٥	مخدوم شیخ محمد کیمیا نظر	٤٠	مخدوم فیاض حسین
١٣	سید عبداللہ	٢٦	سید حامد بڈھا مخدوم	٤٠	مخدوم جاوید حسین شاہ بخاری
١٢	سید علی اصغر	٢٧	مخدوم پیر علی۔ حاجن سینڈہ بہاگ		
١١	سید جعفر ثانی	٢٨	مخدوم زین العابدین		
١٠	امام علی نقی	٢٩	مخدوم شیخ حسن جہانیہ		
٩	امام علی تقی	٣٠	مخدوم ناصر الدین ثانی		
٨	امام علی رضا	٣١	سید مخدوم امیر شاہ		
٧	امام موسیٰ کاظم	٣٢	سید مخدوم غلام شاہ		
٦	امام جعفر صادق	٣٣	سید محمد ناصر الدین		
٥	امام محمد باقر	٣٤	سید مخدوم سید محمد		
٤	امام زین العابدین	٣٥	سید رحمت شاہ		
٣	امام حسین علیہ السلام	٣٦	سید مخدوم شاہ خدا بخش		
٢	امام علی علیہ السلام مشکل کشا اسد اللہ الغالب	٣٧	مخدوم نور جہانیاں		
١	محسن الاسلام عمران علیہ السلام المعروف ابی طالب علیہ السلام	٣٨	مخدوم رحمت شاہ		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ نسب جناب فضل حسین شاہ صاحب (عقیلی ہاشمی) اولاد مطہرہ رقیہ کبریٰ) المعروف نیکوکارہ

ساکن کوٹ بہادر (بستی نیکوکارہ) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

حضرت ابوطالب علیہ السلام

- طالبؑ
- عقیلؑ
- علیؑ
- جعفر طیارؑ

حضرت عقیلؑ کے نو بیٹوں کے نام
محمد، عبدالرحمٰن، موسیٰ، علی، جعفر، عون، سعید، عبداللہ

رقیہ کبریٰؑ (در عقد مسلمؑ بن عقیلؑ)
رقیہ کبریٰؑ بنت علیؑ

رقیہ بنت علی زوجہ مسلم بن عقیل کی اولاد

- محمد (شہید کوفہ)
- ابراہیم (شہید کوفہ)
- عون
- عبداللہ
- عبدالرحمٰن

(شہیدان کربلا)

مسلم
عبدالرحمٰن
قاسم
طالب
عبدالعزیز
عمر
احمد
ہاشم
عبدالخالق
شیخ علی
شیخ جلال
شیخ محمود
شیخ ناصرالدین
شیخ محمد
شیخ احمد
شیخ ناصرالدین
شیخ عبداللہ جہانیاں
شیخ شہاب الدین شاہ
شیخ جمال الدین شاہ
شیخ فیض اللہ شاہ
شیخ باقر علی شاہ
شیخ محمد شاہ
فیض اللہ شاہ
شریف شاہ
حسین شاہ
دائم شاہ
ملوک شاہ
نوبہار شاہ

خط نوبہار شاہ

قائم الدین شاہ
امام الدین شاہ
محمد شاہ
فضل حسین شاہ

- فیاض حسین شاہ
- پروین اختر

شجرہ از آغری بگ مصنفہ غلام قاضی سید بخش شگفتہ جعفری مرحوم و سابق مدرس آف نیکوکارہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۹۷۲ء

لفظ: ہاشمی (لقب) امتیازی لقب ہے۔ ذاں بعد اور القابات

نوٹ: ہاشم سادات کے مختلف ادوار میں مختلف ممالک و اندرون عرب بھی شیخ، میر، میر صاحب، خواجہ، پیر صاحب اور شاہ صاحب وغیرہ رہے گو تا ایں ساعت مختلف قبائل بھی یہ القابات استعمال کر رہے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق و باطل

☆......☆......☆

حق و باطل کی کشمکش ازلی وابدی ہے کہ یہ دو قومیں ہر زمانے میں ہر لمحہ برسرپیکار رہیں گی۔ لیکن باطل نے ہمیشہ حق سے ٹکر لے کر منہ کی کھائی ہے۔ کیونکہ حق نور ہے اور باطل کفر۔ کفر چھپ کر وار کیا کرتا ہے لیکن میدان ہمیشہ حق کے ہاتھ رہا کیونکہ حق حق کے ساتھ ہے، اگر ہم تاریخ کا جائزہ لیں تو حقائق روز روشن کی طرح ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ باطل کی ابتدا بھی باطل اور انجام بھی باطل اور حق کی ابتدا بھی حق اور انجام وانتہا بھی حق یہ اصولِ فطرت ہے کہ حق کا ساتھ دینے والے لوگ سعادت لے جاتے ہیں کیونکہ فتح کا سہرا حق کے سر ہے، باطل کا انجام یاس وتاسف ورسوائی باطل عقل عیار وحق عقل سلیم کا حامل ہوتا ہے۔ سرمایۂ عقل شک وقیاس اور دامنِ حق مبنی علم الراسخ ہوتا ہے۔ باطل کی منزل حق ہموارہ فائز المرام۔

دربار بی بی پاکدامنہ سے عزاداری حسینؑ روکنے کی کوشش

کتب تاریخ وحدیث میں ردوبدل دشمنانِ اسلام کا پرانا شیوہ ودستور چلا آرہا ہے۔ چنانچہ ایک بار پھر اپنا جال لائے۔

نامی صاحب کی من گھڑت کہانی

قارئین کرام! پیر غلام دستگیر نامی ساکن اندرون موچی گیٹ لاہور خدا اُس کا بھلا کرے نے ایک من گھڑت کہانی تیار کی اور اُس غلط کہانی کو اپنی کتاب تاریخ جلیلہ وشجرۂ رسول مقبولؐ اور بزرگانِ دین لاہور اور دیگر کتب میں داخل کیا، نیز اپنے تمام ہم خیال وہم چال وہم مشرب حضرات کو اس تحریک میں مدد کیلئے بلایا، اُن سے اپنی من گھڑت کہانی کتب میں درج کرائی، رسالوں کے ذریعہ تشہیر کرائی اور اپنی کتاب تاریخ جلیلہ میں دربار پاک بی بی پاکدامنہ لاہور کے فوٹو شامل کر کے لکھا کہ یہ دربار بی بی پاکدامنہ دراصل سیّد احمد شاہ توختہ کی صاحبزادیاں بی بی حاج و بی بی تاج کا ہے۔ بی بی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی جن کی وفات 573ھ اور جس کی قبر کیچ مکران میں موجود ہے، اور جو سلطان بہاؤالدین بن سلطان قطب الدین حاکم وسلطان کیچ مکران کی زوجہ تھی کی اولاد کو پکارا، بہ نفس نفیس نامی مصنف تاریخ جلیلہ توختہ کی اولاد جس جس جگہ آباد تھی پہنچے اور انہیں متوجہ کیا کہ وہ دعوئی دار بنیں اور اس دربار بی بی پاکدامنہ لاہور کے مالک بنیں بڑی سرتوڑ کوششیں کی گئی ہیں، دراصل نامی صاحب کا یہ مقصد تھا کہ بی بی حاج اور بی بی تاج دونوں کو دختران توختہ ترمذی ثابت کر کے دربار پاک بی بی پاکدامنہ کا سجادہ نشین بن کر اصل مجاوروں کو اس دربار سے بے تعلق کر کے مالک ومختار و مجاور بن جائے، جس طرح وہ سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کا سجادہ نشین بن چکا تھا، پھر اُس کا مقصد دربار بی بی پاکدامنہ کا سجادہ نشین بن کر صرف کمائی کرنا اور محبانِ اہلبیت کو اس دربار پر آ کر عزاداری کرنے سے روکنا تھا، بڑا مقصد یہ تھا یہ دونوں عزائم تھے، مگر اللہ پاک نے انہیں ڈھیل نہ دی اور جناب نامی صاحب کو اپنے پاس بلا لیا، چنانچہ نہ نامی صاحب مجاوروں کو ہٹا سکے اور نہ عزاداری حسین علیہ السلام کو روک سکے۔ نامی صاحب نے اس کتاب میں اصل مجاوروں کو ظالم بھی کہا ہے اور جھوٹے بھی لکھا ہے یہ نامی صاحب کی کوشش تھی کہ اس دربار پر شیعہ زائرین کو روک دیا جائے تا کہ عزاداری حسین علیہ السلام نہ ہو، نامی مرحوم نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ موجودہ مجاوروں نے ہی مشہور کر رکھا ہے کہ یہ دربار حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی بی بی رقیہ (بی بی حاج اور حضرت عقیل کی صاحبزادیوں بنام تاج، نور، حور اور گوہر شہناز کا ہے جو زمین اس دربار کے نام تھی ان ظالموں نے قبریں گرا کر فروخت کر دی ہے، نامی مرحوم نے مجاوروں کی سخت مخالفت کی ہے۔ چنانچہ نامی مرحوم نے اپنی کتاب میں اصل وموجودہ مجاوروں کی اولاد کو اپنی من گھڑت کہانی سے مجاور مالک تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اور خود نامی مرحوم نے اصل مجاوروں کی جگہ نقلی مجاور بنانے کی کوشش کی ہے۔ غلط کہانی میں یوں لکھتے ہیں کہ ان بیبیوں کے زمین میں سما جانے کے وقت شہر کے کچھ آدمی دیکھ رہے تھے، اُن میں سے کسی نے نشانوں پر قبریں بنا دیں اور مجاور بن کر بیٹھ گئے، مگر یہ نہیں بتاتے کہ ان کے نام کیا تھے؟ کون کون تھے؟ کس کی اولاد تھے؟ اب ان مجاوروں کی اپنی اپنی قبریں کہاں کہاں ہیں؟ اور پھر ان کی اولاد نے زمین کیسے فروخت کی؟ جب یہ مالک اور متولی نہ تھے تو انہوں نے زمین کس طریقہ سے فروخت کی ہے؟ زمین کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مالک بنیادی آدمی ہوتا ہے اور ملکیت جدی بن جایا کرتی ہے۔ زمین فروخت کرنے کا انہیں حق حاصل ہوتا ہے، کوئی غیر آدمی فروخت نہیں کرسکتا۔ خریدار مشتری ہوشیار باش مشہور بات ہے، زمین خرید کرنے والا سب صحیح کاغذات زمین دیکھ کر خرید کرتا ہے، ہر طرح کی تسلی کر کے زمین سرکاری کاغذات میں مالک کے نام کا اندراج ہوتا ہے تب زمین خریدی یا بیچی جاتی ہے۔ مجاوروں کا مالک زمین ہونا نامی مرحوم کی من گھڑت کہانی کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے کافی ہے یہ زمین بابا خاکی کو ان کے والد مہاراجہ مہاں برن حکمران لاہور نے دی تھی۔

بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کی کیچ مکرآن میں وفات و دفن

مستند ثوابت میں سے ایک ثبوت یہ بھی ہے اور اُن کی ملکیت اُن کے بیان کی تصدیق ہے۔ یہ تصدیق ان کے خیال و غلط کرتی ہیں اور ثابت کرتی ہے کہ دربار مذکورہ میں تو استراحت فرما بیبیاں لاریب دختران علی علیہ السلام و عقیل رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ واقعہ چودہ سو سال کا ہے اور پہلی صدی میں ان بیبیوں نے کرامت دکھا کر بکر ماسہائے ولی عہد کو مسلمان کیا۔ جس کی وفات 101 ہجری میں ہوئی، جس کی یہ زمین ہے، پھر اولاد سلطان حمید الدین پاکستان میں موجود ہے۔ انہوں نے کبھی بھی نامی صاحب کے دعویٰ کی صدیق کی نہ لبیک کہا اور شور مچانے پر بھی کبھی ساتھ نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اولاد بی بی حاج دختر سیّد توختہ ترمذی کیونکر جھوٹ کا ساتھ دیتی، کیونکہ انہیں علم ہے کہ بی بی حاج دختر سیّد توختہ ترمذی و زوجہ سلطان باؤالدین تو کیچ مکران میں دفن ہے، اس کا جنازہ اٹھا جنازہ پڑھا گیا، قبر کھود کر ہزاروں کی موجودگی میں دفن کی گئی، سوئم اور چالیسواں سب کچھ ہوا اور یہ سن 573 ہجری کی بات ہے، جب کہ بیبیاں پاکدامناں 62، 63 ہجری میں لاہور تشریف لائیں اور زندہ زمین میں سما گئیں۔

القصہ نامی مرحوم علاوہ شور مچانے کے خود پنڈی شیخ موسیٰ تحصیل سمندری ضلع لائل پور حال فیصل آباد میں پہنچے اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اولاد بی بی حاج دختر توختہ کو کہا کہ اٹھو میرے ہمنوا بنو، مگر وہ حقیقت کو جانتے تھے، اس واسطے اس کی آواز پر لبیک نہ کہا کہ انہیں علم تھا، وہ یہ بھی سمجھ گئے کہ نامی مرحوم کی اس سے ہمدردی حرص و طمع و بغض پر مبنی ہے، کیونکہ اُن کی دادی بی بی حاج کا مزار و مدفن کیچ مکران میں ہے لاہور میں نہیں، اور اس بی بی حاج کا سن وفات 573 ہجری ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ نامی مرحوم کو نامرادونا کام لوٹنا پڑا، غلام دستگیر نامی صاحب کی یہ تمام کوشش اس لئے تھیں کہ کسی طرح شیعہ لوگ اس دربار پاک پر نہ آئیں اور یہاں عزاداری حسین علیہ السلام یعنی غمِ حسین علیہ السلام میں رونا پیٹنا نہ ہو، شیعہ لوگوں کو اس دربارے سے روکنے کے لئے بڑے جتن کئے جس طرح بنوعباس کے متوکل بادشاہ نے شیعہ لوگوں کو کربلا معلیٰ جا کر زیارت کرنے سے رکاوٹیں پیدا کی تھیں۔ زائرین شیعہ پر ٹیکس لگائے پھر ہاتھ کاٹے، ان کے بچے ذبح کئے مگر زائرین کربلا معلیٰ حاضر ہونے سے نہ رکے، آخر متوکل نے مزار حضرت امام حسین علیہ السلام کو بالکل ختم کرنے کی تجویز کی، ہل چلا کر قبریں مٹانے لگا، دریا کا رُخ اُدھر کر کے مزاروں کے نشان مٹانے لگا، مگر اس کا کوئی حربہ بھی کارگر نہ ہوسکا، اسی طرح نامی صاحب نے اس مزار اقدس کو بدلنے کی کوشش کی ہے، مگر اس کو بھی خدا نے ناکامیاب کیا، اللہ سچوں کا ساتھی ہے۔ اللہ نے میرے سچ اور حق کا ساتھ دینے کی لاج رکھی، عزت وذلت دینے والا خدا ہے، باب العلم کریم النفس کی بیٹی نے مجھ پر معلومات کے در کھول دیئے اور اپنے غلام کی نصرت فرمائی اور نامی صاحب ناکام رہے 1960ء سے تایں روز احقر نے مستند طریقے سے ثوابت فراہم کر کے بغیر کسی طمع ولالچ وتعصب کے حق کا ساتھ دیا ہے اور حقائق زمانہ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ بلاتفریق شیعہ وسنی احقر کے ثوابت کو سراہا گیا ہے۔ اس کیلئے شیعہ وسنی تصدیقات وتقریظات دُعا کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں اور احقر کیلئے ایسے پرتحسین الفاظ تحریر کئے ہیں جو میری حق گوئی وحق طرفی کا نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خلاق عالم کا شکرگزار ہوں اور اولیاء اللہ کا ممنون ہوں جنہوں نے میری نصرت فرمائی۔

احقر نے نامی مرحوم کی غلط فہمی کو تحقیق واسناد کی روشنی میں واضح کر دیا ہے۔ اللہ عادل ہے، ہم سب نے اُس کے سامنے پیش ہونا ہے اور میرے یہ الفاظ اور قارئین گواہ وشواہد ہوں گے، ہمیں یہ ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ کسی کو کسی دوسرے کے شجرہ میں داخل کرنے یا نکالنے والے کے حق میں خداو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ نامی صاحب اور اُن کے ہم خیال لوگوں نے حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کو بدل کر بی بی پاک کو سید احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختر مشہور کرنے کی بے ادبی کی ہے۔ حالانکہ داخل النسب اور خارج النسب ہونے والے یا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے والے شخص کے لئے حدیث موجود ہے کہ وہ جہنمی ہے کافر ہے، حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں، مگران سب حضرات نے کسی قدر بے پرواہی اور بے ادبی کرنے کی جرأت کی ہے، مگر متوکل بادشاہ عباسی کی طرح ناکامیاب ہی رہے حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

داخل النسب وخارج النسب ہونے والا شخص جہنمی اور کافر ومشرک ہے

صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم صفحہ 236 جلد اوّل: ''عن انی زرّانته' سمع رسول الله هول ليس من رجل ادعی یعیر ابنه ماله' کفر'' معنیٰ: فرمایا رسول پاک ﷺ نے کہ داخل النسب وخارج النسب ہونے والا شخص جہنمی اور کافر ہے، مندرجہ بالا حدیث کے راوی حضرت ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ دوسری حدیث صحیح مسلم صفحہ 206، راوی سعد بن ابی وقاص: '' یقول سمع عن رسول الله وهو يقول من اهانی الاسلام یعلم انه' غيرابيه فان الجنة عليه حرام'': معنیٰ: سعد بن ابی وقاص نے کہا ہے کہ میرے کانوں نے جناب سرور کائنات کو فرماتے سنا ہے کہ اسلام میں وہ شخص جو جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کا مدعی ہو اس پر جنت حرام ہے۔

نامی مرحوم اوران کے رفقاء وہم خیال وہم مشرف غلط فہمی کے شکار لوگوں کی خود ساختہ کہانی کو اوّل تو فہمیدہ لوگوں نے سرے سے قبول نہ کیا تھا۔ پھر سوائے اُن کے اپنے گروپ کے کسی نے لبیک نہ کہا، اُن کی اپنی تحریریں بھی اُن کے گلے کے پھندے بن گئیں، اُن کے اپنے بیان نے ہی ان کی تردید کردی۔

آج تک کوئی زائر اس دربار پر توختہ ترمذی کی بیٹیاں سمجھ کر کبھی حاضر نہیں ہوا ہے، داتا گنج بخش صاحب کا مزار بیبیاں پاکدامناں پر حاضری اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ دربار 465 ہجری میں بھی تھا اور اس سے پہلے بھی جبکہ حاج دختر توختہ ترمذی اس وقت پیدا بھی نہ ہوئی تھی زندہ کیونکر سمائی۔ حاج دختر توختہ کا سن وفات 573 ہجری ہے۔ توختہ ترمذی کی اولاد کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں بلکہ وہ بھی سب اسے دربار دختران علی علیہ السلام وحضرت عقیل صحیح یقین سے سمجھ کر حاضر ہوتے ہیں بلکہ اُنہوں نے اس کتاب میں تصدیق بھی کی ہے یہ سب کھیل صرف عزاداری کو روکنے کیلئے ہی رچائے گئے۔ اخبارات بھی اسے تسلیم کر چکے ہیں، اولیائے لاہور کے تذکرے اور کتب تواریخ بھی مصدق ہیں کہ یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دربارلاریب دختران علی علیہ السلام وعقیل کا ہے نہ کہ حاج دختر تو ختہ ترمذی کا۔

القصہ حق کا بول بالا، سانچ کو آنچ نہیں، جھوٹ کے پاؤں نہیں، تاریخ کبھی کسی جھوٹے کو معاف نہیں کرتی، تاریخی ماخذ ٹھوس حقائق پر مبنی ہوتے ہیں اور من گھڑت کہانی تاریخ کی کسوٹی پر کبھی رنگ نہیں دے سکتی۔

مردہ وکامران وسودمند

بندہ ناچیز نے 1960ء سے بغیر کسی دنیاوی لالچ وطمع کے حق کی آواز بلند کی تو مخلوقِ خدا نے لبیک کہتے ہوئے اس دربار اقدس کی جانب فیض حاصل کرنے کیلئے رجوع کیا ہے، اس وقت بے شمار زائرین قافلوں کی صورت میں حاضر ہو رہے ہیں، مگر نامی صاحب کی مدت کی کوشش چونکہ باطل کی آواز تھی کسی نے لبیک نہ کہی اور ان کی سب کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ ہمیشہ حق باطل پر غالب ہوتا ہے، موجودہ حالات سب کے سامنے ہیں کہ کامیابی کس کو حاصل ہوئی ہے، میرے نیک ارادے ہیں خلوص ہے، خدا پورے کر رہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے ہر نیک ارادہ میں کامیابی حاصل کروں گا، محبانِ حسین علیہ السلام کی ہر ایک آزردگی خدا دور کر دیگا، تاریخ بی بی پاکدامنہ کا مرتب کرنا اوّل اور اہم کام تھا، جو خدا پاک نے اپنے فضل سے سرانجام کر دیا ہے۔ باقی سب کام آسان ہیں، خدا نیک ارادوں میں مدد دیتا ہے۔ محبت اہلبیت النبوت ہی بہشت کی چابی ہے، اور محبت حقیقی یہ ہے کہ پنجتن پاک کے غم میں غم کرنا اور خوشی میں خوشی کرنا اور احکام الٰہی نماز روزہ کی پابندی ہے۔ وما علینا الا البلاغ!

مولوی محمد بخش شاہ قریشی۔ بیت القریش قزلباش روڈ، لاہور۔

میری تمنا ہے کہ یہ دربار عالیشان اور پُر رونق بنے اور زائرین کیلئے مسافر خانہ اور غسل خانے دیگر ضروریات کا انتظام کیا جائے۔ اور کسی بھی فرقہ کو یہاں آنے سے نہ روکا جائے، نہ عزاداری حسین علیہ السلام کو منع کیا جائے یہ کربلا کی ایک کڑی ہے۔ علمبردار حسین علیہ السلام کی بہن کی خوابگاہ ہے۔ ابراہیم ومحمد کی والدہ ماجدہ کا استراحت کدہ ہے۔ کربلا کی مسافرہ معہ دیگر مسافرات وحفاظ مثل اصحاب کہف زندہ سو رہی ہے۔ شوروغل دخل دراستراحت نہ کردہ، احترام واحترام واحترام واحترام! دوراز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقارب خفتہ کی نیند اچاٹ نہ ہونے پائے، احترام وادب لازم، محکمہ اوقاف کی خدمت میں عرض ہے، کہ زائرین اور عزاداران کی دل آزاری نہ ہو، قسیم النار و الجنۃ وصی المصطفیٰ کی مبلغہ لاڈلی ہماری مہمان بھی ہے اور ہند کی سرزمین میں پہلی مبلغہ کلمۃ الحق بلند کرنے والی حفظ مراتب لازم ولابد وسرچشمہ ولایت کی دختر ارجمندہ کا پاس کرنے والوں کا اللہ پاس کرے گا، انشاء اللہ جس طرح تراب لاہور نے یفا وحیا کیا، سب کلمہ گو لوگوں پر فرض ہے، روزے داوے است، اس دن داد کا بدلہ داد اور بیداد کا بدلہ بیداد ہوگا۔ قصہ مختصر: معزز قارئین کرام!

آپ یہ جان چکے ہوں گے کہ احقر نے اس کتاب کے باب مقدمہ" تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا" میں بفضل خدا خداداد طاقت وکرم سے متعدد مستند ثوابت از کتب ہائے تاریخ ودلائل قاطع سے سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی والی من گھڑت کہانی کو بے بنیاد غلط اور مبنی طمع وحرص و تعصب مذہبی وحسد وکینہ ثابت کردیا ہے کہ یہ دربار اقدس حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے، مصیبت زدہ مخدرات عصمت غمزدہ ہندوستان تشریف لائی ہیں۔ ان کے مصائب یاد کرکے محبانِ حسین علیہ السلام بے اختیار دربار پاک پر حاضر ہوکر روتے ہیں۔ عزاداری حسین علیہ السلام سے روکنے والے متوکل بادشاہ کی عبرتناک موت کے حالات ملاحظہ فرمائیں جو اگلے صفحہ میں درج ہیں۔ صوفی علیم کہتے ہیں کہ یہ دربار سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادیوں کا ہے جو 614 ہجری میں دُعا طلب کرکے زندہ زمین میں سما گئی تھیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی کتب میں درج کرکے غلط پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی ہے اور لوگوں کے دلوں کو متذبذب کرکے اس دربار پاک کی رونق کو گھٹانے کی تجویز کی ہے اور شیعہ لوگوں کو اس دربار سے بے تعلق کرکے روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پیشتر اپنی کتب میں ہی اپنے ہاتھ سے احمد شاہ توختہ ترمذی کی ایک بڑی صاحبزادی بی بی حاج کی شادی ترکستان کے سفر میں کیچ مکران کے بادشاہ قطب الدین کے صاحبزادہ بہاؤالدین سے ہوئی لکھ دی ہے، اور پھر اس کے چار لڑکوں کا شجرہ بھی تحریر فرمادیا ہے۔ اُن کا پیدا ہونا بھی تحریر فرمادیا ہے۔ اور سب سے چھوٹے صاحبزادہ شہزادہ حمید الدین کی پیدائش 570ھ میں تحریر فرمائی ہے اور ان کی والدہ بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کی وفات اپنی کتاب جلیلہ صفحہ نمبر 68 پر کیچ مکران میں ہونی بھی تحریر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتے ہیں، اور یہ کہ دوسری صاحبزادی بی بی تاج کی شادی توختہ صاحب نے لاہور میں آ کر اپنے بھتیجے سیّد زید سے کی بھی تحریر فرماتے ہیں، اور ان میاں بیوی کو سیّد توختہ صاحب نے یو۔ پی ہندوستان بغرض تبلیغ اسلام روانہ فرمایا اور وہ وہاں بستی سوانہ میں تبلیغ اسلام کرنے پر برہموں کے ہاتھوں شہید ہوئے لکھ دیا یعنی دعویٰ کرنے سے پیشتر سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی صاحب کی دونوں صاحبزادیوں کی شادیوں کے حالات اور پھر ان کی وفات کے حالات جو لاہور سے باہر ہوئی تحریر فرمادیا ہے اور اس کے بعد بغیر سوچ سمجھے اپنی کتب میں یہ لکھ دیا ہے کہ وہی دونوں صاحبزادیاں سیّد احمد شاہ توختہ صاحب بی بی حاج و بی بی تاج 614 ہجری میں لاہور میں اللہ سے دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئی تھیں۔ کسی طرح بھی یہ بات قابلِ تسلیم نہیں ہوسکتی ہے۔ ان کے اس بے بنیاد اور مہمل دعویٰ پر کتاب نقوش لاہور والے صاحب بھی تعجب کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو بی بی 573 ہجری میں ملک کیچ مکران میں وفات پاجائے جو کہ خود پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے اپنی کتاب تاریخ جلیلہ صفحہ نمبر 68 پر لکھا ہے کہ وفات پاگئی تھی اور پھر اُن کی قبر لاہور میں بتائی جائے۔ یہ کسی صورت میں قرین قیاس ہی نہیں ہے، ان کے علاوہ جبکہ بندہ ناچیز نے 1960ء سے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا ہے تو میں نے اہلسنت والجماعت حنفی اہلِ علم وادراک وفہم اور صاحبِ انصاف وعدل وصاحب ایمان ومذہبی تعصب سے پاک ومبرا مندرجہ ذیل پیر پرست حضرات کے سامنے مندرجہ ذیل کتب جن کے حوالہ جات دیگر میں نے یہ کتاب تاریخ بی بی رُقیہ کبریٰ دخترِ حضرت علی علیہ السلام المشہور بی بی حاج لکھی ہے پیش کر کے اُن سے اس دعویٰ جو پیر غلام دستگیر صاحب نامی اور اُن کے ہم خیال لوگوں نے کیا ہے، کہ یہ دربار سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیوں کا ہے انصاف طلب ہوا ہوں، ازراہِ انصاف انہوں نے مذہبی طرفداری سے ہٹ کر میری اس کتاب پر تصدیقات وتقریظات تحریر فرمائی ہیں اور بڑی وضاحت سے فیصلہ تحریر فرمایا ہے کہ واقعی آپ حق پرست ہیں اور آپ کے ثبوت ودلائل قابلِ قبول ہیں جن کی تردید نہیں ہوسکتی ہے اور یہ دربار اقدس بی بی رُقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام اور ان کے برادر حضرت عقیل علیہ رحمۃ کی صاحبزادیوں کا ہے۔ پیر غلام دستگیر نامی صاحب اور ان کے ہم مشرب سب لوگوں کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلیٰ قدر صاحب انصاف وعدل میرے بھائی صاحبان اہلسنت واہل تشیع دونوں کی فہرست اسمائے گرامی شامل کتاب اور اُن کی تحریر شدہ تصدیقات وتقریظات بچشم خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ انہوں نے خدا ورسول ﷺ کے فرمان کو مدِ نظر رکھ کر کس قدر انصاف فرمایا ہے۔ اور خود بھی میرے دیئے ہوئے ثبوت جو میں نے دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کے لئے تحریر کئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مقدمہ تاریخ بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا لاہور

بندہ ناچیز ملتمس ہے۔

پیر غلام دستگیر صاحب نامی کا یہ بے بنیاد دعویٰ ہے کہ دربار بی بی پاکدامنہ لاہور حضرت علی علیہ السلام کی دُختر کا نہیں ہے۔ اور یہ سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیوں کا دربار ہے، یہ اعتراض کر کے لوگوں کے دلوں کو متذبذب کیا ہے اور منحرف کرنے کا یہ حربہ استعمال کیا ہے۔

اس دربار کے سابقہ اصل مجاوروں پر بھی اعتراض کئے ہیں اور مجاور صاحبان کو بھی بدل کر نئے مجاور بنانے کی سکیم شامل ہے اصل مجاور جو خاندان بھٹی راجپوت ہیں اور ان کے مورث اعلیٰ بکر ماسہائے نے اس قدر قربانی دی کہ بادشاہی کو ٹھکرا کر حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کے دربار پاک کی غلامی اختیار کی اور کرامات دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ اس کے باپ مہاں برن راجہ نے محبت پدری کے تحت گڑھی شاہو قلعہ گوجر سنگھ محمد نگر کا علاقہ اپنے فرزند بکر ماسہائے کو بخش دیا۔ جوان مجاوروں کا جدامجد تھا جو زمین ابتک ملکیت ان مجاوروں کی چلی آرہی ہے۔ اس کی اولاد موجود ہے۔ زمین موجود ہے۔ اس کی بنوائی ہوئی مسجد جو لاہور کی پہلی مسجد ہے موجود ہے۔ بکر ماسہائے بابا خاکی کی قبر مسجد کے سامنے موجود ہے جو لاہور کی پہلی قبر ہے۔ جن کی وفات ۱۰۱ ہجری میں ہوئی تھی۔ یہ سب موجود ہونے کے باوجود نامی صاحب لکھتے ہیں کہ چند آدمی اُس وقت موجود تھے۔ جب ان بیبیوں کے زمین میں سما جانے کا واقعہ ہوا اور وہ مسلمان ہو گئے اور مجاور بن بیٹھے مجاور بھی بدل کر اور بنا دیئے ہیں اور بیبیاں پاکدامنہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیوں کو بدل کر سیّد احمد شاہ توختہ کی صاحبزادیاں بنا دی ہیں اور یہ یاد نہ رہا کہ اس سے پیشتر خود اپنی کتب میں ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیبیوں کے متعلق کیا کچھ لکھ گئے ہیں۔ حضرات مذہبی تعصب کی عینک اُتار کر عدل وانصاف جیسا کہ خدا پاک کا قرآن پاک میں حکم اور میں نے عدل کی آیت کریمہ اسی کتاب میں اسی مقصد کے لئے لکھی ہے کو مدِ نظر رکھ کر انصاف فرمائیں تو ضرور نامی صاحب کی اس حرکت کو مذہبی تعصب اور دنیاوی حرص پر مبنی حرکت تصور فرمائیں گے اور کئی حضرات اہلسنت والجماعت حنفی بزرگان دین واولیاء اللہ کے ماننے والوں نے مدعیٰ علیم کی حرکت کو اچھا نہیں سمجھا ہے اور سب نے اس پر بہت تعجب کیا ہے نامی صاحب کی تردید لکھ دی ہے اور میری اِس کتاب میں تصدیق وتقریظ لکھی ہے ملاحظہ فرما سکتے ہیں میں نے بحکم خدا اور بی بی پاک اور پنجتن پاک کی مہربانی سے پندرہ سال متواتر عمیق تحقیق کی ہے اور کتب تاریخ کی ورق گردانی کی ہے اور خدا پاک نے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ معزز قارئین! مزید ملاحظہ فرمائیں!

ماخوذ نسب نامہ رسول مقبولؐ واہلبیت وصحابہ کرام

صفحہ (54) مصنفہ خود پیر غلام دستگیر صاحب نامی (بیان نامی صاحب)

(نقل صفحہ نمبر 54 لفظ بلفظ)

حضرت سیّد احمد توختہ ترمذی (جن کی تاریخ وفات مرشد پنجاب میں ہے) کی صاحبزادیاں کے نام بی بی تاج، بی بی حور، بی بی نور، بی بی گوہر، بی بی شہناز کتب میں مرقوم ہیں، اوران کے مزارات بنام درگاہ بیبیاں پاکدامنانؒ قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ قریباً سوا سو کنال زمین اب بھی درگاہ کے ساتھ ہے جس میں شہر خموشاں آباد ہے مگر ظالموں نے بہت سی قبریں مٹا کر زمین کی فروخت شروع کردی ہے جس کی انہیں ضرور سزا ملے گی۔ مجاوروں نے مشہور کر رکھا ہے کہ یہ بیبیاں حضرت علی علیہ السلام یا ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیاں تھیں جو واقعہ کربلا کے وقت ۶۱ ہجری میں بھاگ کر لاہور آگئیں اور یہیں پیوندِ خاک ہوئیں، مگر یہ بیان ان وجوہ سے غلط ہے۔ (۱)۔ اُس وقت لاہور کیا پنجاب میں بھی کوئی مسلمان نہ تھا، بیبیوں کو کیا پڑی تھی کہ اسلامی ممالک چھوڑ کر یہاں آئیں۔ (۲)۔ کوفیوں کو مستورات تو کجا اُن مردوں سے بھی عداوت نہ تھی جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میدان میں لڑنے نہ نکلے پس عورتوں کو وہاں سے بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔(۳)۔ بیبیوں کے نام ظاہر کررہے ہیں کہ عربی نہیں، بلکہ فارسی ہیں، سیّد صاحب کا وطن ترمذ تھا اور یہ نام وہیں کے ہیں۔ (۴)۔ سیّد صاحب کی وفات کے بعد چنگیزی فوج نے لاہور پر حملہ کر کے اسے تاخت و تاراج کیا، بیبیوں نے یہ حالت دیکھ کر دُعا مانگی کہ خدایا ہمیں دشمنوں کی دستبرد سے بچالے، چنانچہ زمین نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ یہ درگاہ تب سے زیارت گاہِ خلق ہے۔ چند لاہوری شیعوں نے ان بیبیوں کو کربلا سے بھاگی ہوئی بتا کر ان کے مزارات پر اپنا قبضہ جمانے کے لئے نوحہ و ماتم شروع کر دیا ہے جس سے ہمارا دل بہت دُکھا ہے۔ خدا اس درگاہ اور اس کے گرد و پیش آسودگان کو دشمنوں کے دست و زبان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

نامی صاحب کا مجاوروں سے دشمنی کا اظہار، نامی صاحب کا شیعہ قوم سے دشمنی کا اظہار۔

نوٹ: شجرہ نسب نامہ رسولِ مقبول وآلِ البیت میں نامی صاحب نے جو الفاظ ان بیبیوں کیلئے استعمال کیے ہیں روزِ قیامت جوابدہ ہونگے۔

بیان بندہ ناچیز

☆

صاحب عقل وانصاف وایمان خدا کو حاضر ناظر جان کر سوچیں کہ اسی شخص نامی صاحب نے خود اپنی قلم سے اپنی کتاب جلیلہ صفحہ نمبر 68 میں وفات بی بی حاج دختر حضرت سیّد احمد شاہ توختہ ۵۷۳ھ میں ہوئی لکھی ہے، اور دوسری بی بی تاج کی شادی کتاب صوفیائے پنجاب مصنفہ اعجاز الحق صدوسی نے صفحہ 331 پر سیّد زید سیّد احمد شاہ توختہ کے بھتیجے سے ہوئی لکھی ہے، اُن میاں بیوی کا ہندوستان سوانہ بستی میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہونا تحریر فرمایا ہے، اور اُن کی شہادت سوانہ بستی میں برہموں کے ہاتھوں ہوئی بھی لکھی ہے۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ پھر بھی یہ رٹ کہ اُن کے مزار لاہور میں ہیں۔ اور حضرت علی علیہ السلام کی دختر کے مزار پر قبضہ جمانے کے لئے یہ مزار اقدس سیّد احمد شاہ توختہ کی دختر کا بتاتے ہیں اور بے معنی اعتراض کر کے محض مذہبی تعصب کے تحت یہ کہانی تیار کی ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیعوں کو دشمن تصور کرتے ہیں اور مجاوروں کی جگہ بھی کوئی اور مجاور بتاتے ہیں جن کا نہ نام بتاتے ہیں نہ اُن کی اولاد نہ اُن کا مزار نہ اُن کی کوئی زمین یا کوئی یادگار بتاتے ہیں، صرف لکھ دیا کہ کئی لوگ اُس وقت موجود تھے جو مسلمان ہو گئے اور مجاور بن گئے جن کا اب نام ونشان تک نہیں ہے۔ثابت ہوا کہ یہ بناوٹی کہانی ہے اور غلط دعوے اور شیعہ لوگوں کو اس دربار پاک پر حاضر ہونے سے روکنے کا بہانہ ہے تا کہ عزاداری حسین علیہ السلام نہ ہو مگر یہ عبث خیال ہے۔عزاداری کو اُموی اور عباسی جابر حکومتیں نہ روک سکیں اصل مجاوروں کے جدامجد کے نام کو ختم کرتے ہیں۔ان کی مسجد بنوائی ہوئی کو ان کی مزار کو ختم اُن کی موجوز مین جو اُن کی اولاد کے قبضہ میں اب بھی ہیں۔ یہ سب کچھ ختم کر کے ان مزار اقدس کو سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے ہی لکھے ہوئے واقعات جو اپنی کتب میں لکھ چکے ہیں، مذہبی تعصب اور دشمنی کے جوش میں یاد تک نہیں فرماتے ،اور بے دھڑک دعویٰ کر دیا ہے، نامی صاحب سمجھتے ہیں کہ شاید میری اس غلط کہانی کی کوئی شخص تحقیق نہیں کرے گا،اور یہ میرا کام آسانی سے بن جائے گا،اور میں اس دربار اقدس کا بھی سجادہ نشین بن جاؤں گا۔اور سابقہ مجاور جو اصل مالک ہیں اُن کو بھی ہٹا دوں گا،اور شیعوں کو بھی مار بھگاؤں گا، نیز مندرجہ ذیل اعتراض کرتے ہیں جن کا مفصل جواب میں نے اس کتاب کے حصہ دوم باب اعتراضات کے جوابات میں دیا ہے۔مگر اس جگہ مختصر عرض کرتا ہوں، نامی صاحب لکھتے ہیں کہ اُس وقت ان بیبیوں کو وہاں کیا خطرہ تھا کہ وہ کفر گڑھ لاہور میں بھاگ آئیں، وہاں مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا کوفہ میں چلی جاتیں،کوفیوں کو مستورات سے کیا دشمنی تھی۔کہ انہوں نے تو جو میدان میں نہیں نکلا تھا اس کو بھی کچھ نہ کہا تھا، حالانکہ اُمیہ خاندان اور عباسی خاندان محبانِ حسین علیہ السلام کو جو اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ذرا بھر اظہار کرتے تھے قتل کر دیتے تھے۔بچوں کو قتل کر دیتے تھے مگر یہ کیسی طرفداری ہے۔نامی صاحب کو یہ معلوم نہیں یا حق پر باطل کا پردہ ڈالنے کی کوشش فرمائی ہے۔کہ 61 ہجری کے حالات جو خاندانِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے جس کا کلمہ مسلمان پڑھتے تھے،اور مسلمانوں نے اپنے محسن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے ساتھ یہ سلوک کیا، کہ 61 ہجری میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کو بال بچوں اور دوستوں مہمانوں سمیت تین دن پیاسا بھوکا رکھ کر قربانی کے بکروں کی طرح سرزمین کربلا میں تڑپا تڑپا کر ذبح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کردیا۔ لاشوں پر گھوڑے دوڑائے، سر قلم کر کے نیزوں پر چڑھا دیئے، خیمے جلا دیئے، مخدرات عصمت کے سروں سے چادریں چھین لیں بے پردہ کردیا۔ طمانچے مارے، سامان لوٹ لیا، کانوں سے بالیاں ظلم وتشدد سے اتارلیں، ہاتھ باندھ دیئے، روئیں تو کوڑے مارے، دھوپ میں بٹھاتے، گرم پانی پلاتے تھے، پیدل چلاتے ہوئے یزید شرابی کے دربار میں ایسی حالت میں خاندانِ رسول عربی ﷺ کی مستورات کو پیش کیا، مخدرات عصمت کو یزید لعین کے سوالوں کے جواب دینے پڑے۔ بچوں اور مستورات پر شہروں کے بازاروں میں پتھروں کی بارش ہوتی تھی، کئی کئی قسم کے ظلمات برداشت کر کے عرصہ دراز کے بعد یہ لٹا ہوا قافلہ واپس مدینہ پہنچا۔ حضرت زین العابدین علیہ السلام چالیس سال خون کے آنسو روئے۔ اس پر بھی یزید پلید کو صبر نہ آیا، اور 63 ہجری میں یزید نے مسلم بن عقبہ کو ایک لشکر جرار دے کر مدینہ پر یلغار کرنے اور قتلِ عام کرنے کا حکم دے کر بھیجا، اور مدینہ پاک کے لوگوں کا قتلِ عام ہوا، خون بہہ کر رسولِ پاک ﷺ کے مزار اقدس سے آ ٹکرایا۔ سات سو حافظ قرآن قتل ہوئے، ہزاروں آدمی بے گناہ مارے گئے، سات سو جوان لڑکیوں کو زنا ئے حمل ٹھہرے، مسجد نبوی میں گھوڑے اور گدھے باندھے گئے، لید کے انبار لگ گئے وہی بچ نکلا جو جنگلوں اور پہاڑوں میں جا چھپا۔ خاندانِ رسول ﷺ کو دوبارہ بھاگنا پڑا اور کئی جنگل میں جا چھپے کئی شہروں میں اپنے آپ کو چھپا کر زندگی بسر کی، خاندانِ رسالت کو کئی بار قید کیا گیا، خاندانِ امیہ اور عباسی نے اولاد رسول ﷺ کو زہروں اور تلواروں سے شہید کیا، امام حق شہید کیے گئے۔ اپنی طبعی موت کوئی نہ مرا۔ کلمہ پڑھنے والوں نے ہی مارا، ساری ساری عمر قید کیے رکھے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مزار اقدس کی طرف دریا کا پانی چھوڑا تا کہ نام ونشان بھی نہ رہے۔ لوگ زیارت کو نہ جائیں محبانِ حسین علیہ السلام کا قتلِ عام ہوتا رہا اُن کے بچے ذبح کیے جاتے، اہلبیت رسول ﷺ کے بچوں کو زندہ دیواروں میں دفنا یا گیا، جو اہل البیت کی تعریف کرتا اس کی زبان کاٹ دی جاتی یا سر قلم کر دیا جاتا پھر بھی لوگ تعریف کرتے رہے ماتم کرتے رہے، عزاداری نہ رکی۔ جناب نامی اب تو یہ پاکستان ہے کسی یزیدی یا عباسی کا زمانہ نہیں۔ دنیا بیدار ہو چکی ہے۔ اب شعبدہ بازی کو ولایت اور بزرگی کوئی نہیں سمجھتا، قبلہ نامی جی صاحب! لاہور کفر گڑھ میں بھاگ آئیں! کیا ایسے مسلمانوں سے ہندو بہتر نہ تھے جو اُن کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف لانے پر ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہو گئے تھے اور اُن کے تشریف لانے کی برکت سے جناب حضرت حسین علیہ السلام کی پیشین گوئی کے مطابق ہندوستان میں پاکستان بن گیا ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنی ہمشیرہ بی بی رُقیہ کبریٰ کو فرمایا تھا، کہ تیرے ہندوستان جانے سے وہاں ایک وسیع اسلامی سلطنت بن جائے گی، یہ مملکتِ خداداد پاکستان حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کے تشریف لانے اور سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام کی دُعا کی برکت سے بنا ہے۔

قارئین حضرات کی خدمت میں ملتمس ہوں اُمید کافی ہے کہ آپ حضرات کے دل کے شکوک وشبہات اب دور ہو گئے ہوں گے، میں نے بڑی محنت سے ان بیبیوں کے تاریخی حالات تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ خدا مجھ ناچیز کو اور آپ کو دنیا و آخرت میں باعزت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

وماعلینا الاالبلغ

ناچیز

مولوی محمد بخش قریشی جعفری بقلم خود

☆☆☆☆☆

ماخوذ کتاب صوفیائے پنجاب از اعجاز الحق قدوسی صفحہ 238

ذکر شیخ حمیدالدین ابوحاکم قریشی ہنکاری

......☆......

ولادت شیخ حمیدالدین 12 ربیع الاوّل 570 ہجری۔ آپ کا شجرہ حضرت ابوسفیان بن حارث سے جاملتا ہے۔ آپ کے دادا سلطان قطب الدین کیچ مکران کے بادشاہ تھے، اور آپ کے نانا حضرت سیّد احمد شاہ توختہ جیسے جلیل القدر درویش تھے۔

سیّد احمد شاہ توختہ نے ہندوستان آتے ہوئے اپنی صاحبزادی بی بی حاج کی شادی سلطان قطب الدین کے صاحبزادے بہاؤالدین سے کردی تھی۔ بی بی حاج کے بطن سے سب سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھوٹے شیخ حمیدالدین پیدا ہوئے، ابھی تین سال کی عمر تھی کہ اُن کی والدہ بی بی حاج 573 ہجری میں وفات پاگئیں (حوالہ کتاب) شیخ حمیدالدین جوان ہو کر کیچ مکران کے تخت نشین ہوئے مگر بادشاہی ترک کر کے لاہور اپنے نانا کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبادت ریاضت میں مشغول ہوئے، جب خلافت حاصل کر کے اوچ سکھر ملتان کے علاقوں میں تبلیغ اسلام کی، شیخ حمیدالدین نے ایک سو سڑسٹھ سال کی عمر میں 12 ربیع الاول 737 ہجری میں وفات پائی، وفات ملتان میں ہوئی، لیکن ان کی لاش ملتان سے لاکر موضع مبارک میں دفن کی گئی جو علاقہ بہاولپور تحصیل رحیم یار خان کے ریلوے اسٹیشن ترنڈہ سے شمال جانب چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اب بندہ ناچیز ملتمس ہے کہ جس بی بی حاج کی اولاد حمیدالدین 737 ہجری میں وفات پائی ہے اور اُن کی والدہ 573 ہجری میں وفات پاگئیں، مگر نامی صاحب 613 ہجری میں بی بی حاج کا زندہ زمین میں سما جانا لکھتے ہیں، ناظرین حضرات انصاف فرمائیں کہ کیا یہ غلط کہانی نہیں! غلط بیانی ہے، لوگوں نے ان کی اس کہانی کو غلط تصور کر کے میرے دلائل کو تسلیم فرمائے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ماخوذ کتاب نقوش لاہور صفحہ 156 و 157 و 158

حالات بی بی پاکدامناںؑ

جن کو پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی بیٹیاں بنانے کی کوشش اپنی کتب میں بناوٹی کہانی تیار کر کے کی ہے، مگر نقوش لاہور لکھنے والے صاحب نے مکمل دلائل سے ان کے اس دعویٰ کو غلط تصور کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بی بی کیچ مکران میں 573 ہجری میں وفات پا جائے، مگر پھر اس کی قبر لاہور میں بتائی جائے یہ قرین قیاس ہی نہیں ہے، یہ صاحب بھی پیر غلام دستگیر نامی صاحب کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرتے ہیں، ملاحظہ بغور فرما کر انصاف فرمائیں کہ اس شخص نے کس قدر ظلم کیا ہے اور اپنے ہی لکھے ہوئے اپنی کتب کے بیان سے اپنے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیر غلام دستگیر صاحب نامی اور اُن کے ہم مذہب حامیوں کے بے سند ثبوت دعویٰ کا جھوٹا ثابت ہونا

ملاحظہ فرمائیں!

مٹ گیا ہوتا نشانِ قبر احمد توختہ　　　خدمتِ نامی سے پھر اس کو نمایاں دیکھئے

ترمذ ملک ترکستان میں ایک شہر ہے جس طرح اندراب کے سادات اندرابی مشہد کے مشہدی کہلاتے ہیں، اسی طرح کے سیّد جو ہندوستان آئے وہ ترمذی کہلائے، ترمذ میں سادات کی حکمرانی بھی رہی ہے۔ آپ کا نام سیّد احمد تھا، ترمذ سے چونکہ ہندوستان میں آئے تھے وہ سادات ترمذی کہلائے۔

لیکن لاہور میں سیّد احمد توختہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں، توختہ ترکی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی کھڑا ہونے کے ہیں، چنانچہ وہ پیر صاحب کے حکم سے ساری رات کھڑے رہے، اس لئے پیر نے ان کو توختہ فرمادیا۔

ناظرین حضرات بندہ ملتمس ہے کہ (صاحب تاریخ جلیلہ (نامی صاحب) صفحہ 95 پر لکھتے ہیں کہ سیّد منصور علی شاہ اجنالوی کے خاندانی کے مطابق کہ سیّد احمد توختہ کے والد سیّد احمد تختہ شال رسول شہاب الدین غوری کے زمانہ میں لاہور آئے) جو بحوالہ تاریخ پاک و ہند، گٹ تھرو گائڈ پرچہ الف امتحان 1976ء صفحہ شہاب الدین محمد غوری کی فتوحات سے ثابت ہے کہ ان کا حملہ 1175ء میں ملتان کی فتح سے شروع ہوا تھا۔

بلکہ لکھا ہے کہ ان کا مزار لاہور ہی میں ہے۔ لیکن لاہور میں نہ اُن کے مزار کا کسی کو پتہ ہے اور نہ کسی نے ان کے ورود لاہور کو تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ سردار اعظم مکران اور ان سے قبل لاہور کے مصنفوں نے لکھا ہے کہ خود سیّد احمد شاہ توختہ لاہور تشریف لائے، قدیم مصنفین لاہور نے ان کی اولاد مذکور کا کہیں ذکر کیا ہے نہ اولاد ثالث کا البتہ نامی صاحب مصنف تاریخ جلیلہ نے اپنی خاندانی غیر مطبوعہ کتابوں کے حوالہ سے ان کی جس اولاد کا ذکر کیا ہے اس کا کچھ بیان مزار بی بی پاک دامناں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے سلسلہ میں ہوگا۔

نوٹ: عرض ناچیز محمد بخش۔ جس بزرگ اور اس کی اولاد کا لاہور کے کسی مصنف نے ذکر تک نہیں کیا، نامی صاحب نے ان کا مزار بھی تلاش کر کے مرمت کیا، اور ختم وغیرہ کرا کر مزار کے سجادہ نشین بنتے ہی دوسرا قدم یہ اٹھایا۔

یہ حضرت صاحب توختہ کی چھ صاحبزادیاں بنا کر حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عقیل کی صاحبزادیوں کے مزاروں کو جو صدیوں پہلے کے موجود ہیں سیّد احمد توختہ کی دختران بناتے ہیں، مگر کئی سال پہلے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر بزرگ ان کے مزاروں پر حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ خود نامی صاحب بھی لکھتے ہیں، پھر سلطان محمود غزنوی نے اُن کے درباروں پر حویلیاں، برآمدے تیار کرائے تھے، ان مزاروں کو بدل کر نامی صاحب سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی بیٹیوں کا دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا بتاتے ہیں، اور یہ اُن کے مزار مشہور کرتے ہیں تعجب ہے مگر اس سے پہلے داتا صاحب ان کے مزاروں پر گزر چکے ہیں، ان کی تاریخوں کی مطابقت سے ان کا یہ دعویٰ بالکل غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ (محمد بخش شاہ قریشی)۔

وفات داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ 465 ہجری میں ہوئی ہے اور حملہ سلطان محمود غزنوی 410 ہجری میں ہوا یہ دونوں مشہور ہستیاں اس دربار پاک پر حاضر ہوتے رہے ہیں جبکہ نامی صاحب اور ان کے حامی کہتے ہیں کہ دختران سیّد احمد شاہ توختہ 614 ہجری میں دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئیں تھیں صاحب انصاف اور دانا حضرات ان سب سے دریافت کریں کہ کیا آپ جناب کو بناوٹی کہانی تیار کرنے کا ڈھب بھی نہ آیا کہ آپ کی اپنی بنائی ہوئی کہانی آپ کو لے بیٹھی اور نامی صاحب قبلہ کی اپنی کتابوں کی تحریریں ان کے لئے باعث شرم بن گئیں خدا نامی صاحب کو بغض علی علیہ السلام کے گناہ کی معافی عطا فرمائے۔

نقوش لاہور صفحہ 156 در سطر آخری لکھتے ہیں آپ کا مزار اکبری دروازہ کے اندر محلہ چلّہ بیبیاں میں واقع ہے۔ چونکہ زمانہ قدیم میں عام قبرستان کے علاوہ شہر کے اندر بھی اکثر نعشیں دفن کی جاتی تھیں، جیسا کہ آج بھی لاہور شہر کے اندر بیسیوں قبریں اپنی قدامت کا ثبوت دے رہی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کے لاہور تشریف لانے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ اُن کی اولاد کا ثبوت ہے مگر نامی صاحب توختہ صاحب کی قبر تلاش کر کے اس کا سجادہ نشین بن گئے۔ اور ان کی صاحبزادیاں بھی خود بنا کران کے زندہ زمین میں سما جانے کی کہانی بھی تیار کر لی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ماخذ نقوش لاہور صفحہ 157 سطر 1

اس لئے جس جگہ آپ مدفون ہیں وہاں یا تو آپ ہی کے زمانہ میں قبرستان تھا یا آپ کے دفن کئے جانے کے بعد وہاں قبرستان بن گیا۔ آپ کے ورود لاہور کا سال کسی نے بھی نہیں لکھا، نہ آپ کی عمر کسی نے لکھی ہے، صرف حدیقۃ الاولیاء نے آپ کا سال وفات سیّد احمد شاہ توختہ 602 ہجری لکھا مگر ماخذ نہیں بتایا کہ کہاں سے لیا ہے، مکران کے موجودہ سردار اعظم سردار بائے خان کے خط (مندرجہ تاریخ جلیلہ) سے واضح ہوتا ہے کہ سیّد احمد شاہ توختہ سلطان قطب الدین بادشاہ کیچ مکران کے زمانہ میں کچھ عرصہ ٹھہر کر پھر لاہور آئے مگر سلطان قطب الدین کس سن میں مکران کے بادشاہ تھے۔ اس کا سردار اعظم کو بھی علم نہیں، البتہ ان کے پوتے شہزادہ حمید الدین حاکم کا جو سیّد احمد شاہ توختہ کے نواسے تھے سال پیدائش 570 ہجری لکھا ہے، اور شہزادہ کی والدہ بی بی حاج کا سال وفات 573 ہجری بتایا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسی دوران میں سلطان قطب الدین بھی انتقال فرما گئے، ان سے ان کا سال وفات 573 ہجری سمجھنا چاہئے اور چونکہ سیّد احمد شاہ توختہ کچھ عرصہ مکران میں قیام کر کے اور اپنی بیٹی بی بی حاج کو شہزادہ مکران کے عقد میں دے کر خود لاہور چلے آئے تھے، اس لئے یہ لکھنا شاید غلط نہ ہوگا کہ وہ لاہور اس زمانہ میں آئے، جب لاہور غزنوی خسرو شاہ (از اولادِ محمود غزنوی کی حکومت تھی)۔

(عرض بندہ ناچیز ثابت ہوا۔ کہ سیّد احمد شاہ توختہ سلطان محمود غزنوی کے زمانے کے بعد اس کے بیٹے کی حکومت کے زمانہ میں تشریف لائے ہیں، اور کتب تاریخ سے ثابت ہے کہ دربار بی بی پاکدامنہ کی حویلیاں برآمدے سلطان محمود غزنوی کے تیار کئے ہوئے ہیں اور عمارت خود گواہی دیتی ہے کہ افغانی طرز کی عمارت ہے جو اس وقت بھی موجود ہے، اس دلیل سے پیر غلام دستگیر کا دعویٰ غلط ثابت ہوا، جو وہ کہتے ہیں کہ یہ مزار سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران کے ہیں جبکہ سیّد احمد شاہ توختہ محمود

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غزنوی کے بعد لاہور میں تشریف لائے ہیں، اور موجودہ مزار اقدس ان کے آنے سے پہلے عہد کے ہیں، تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ یہ مزار اقدس حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیوں کے ہیں۔ مصنف مولوی محمد بخش شاہ قریشی)۔

مآخذ نقوش لاہور سطر 11 جو 555 ہجری 1160ء سے 598 ہجری تک ہے اسلئے سیّد احمد شاہ توختہ کی آمد لاہور کا تعین 560 ہجری کے قریب مناسب معلوم ہوتا ہے۔

عرض بندہ ناچیز:۔ پیر غلام دستگیر صاحب نامی اپنی کتاب بزگانِ لاہور کے صفحہ 195 سطر 10 پر تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ بیبیاں جن کے یہ مزار ہیں۔ بی بی تاج، بی بی حاج، بی بی نور، بی بی حور، بی بی گوہر، بی بی شہباز یہ سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیاں تھیں، باقی تحریر مکمل طور پر علیحدہ درج ہے ناظرین حضرات انصاف فرمائیں کہ یہ مزار اقدس جبکہ سیّد احمد شاہ توختہ کے لاہور تشریف لانے سے بھی پہلے 62، 63 ہجری کے ہیں تو یہ انکا دعویٰ غلط ہے کیونکہ احمد شاہ توختہ کے لاہور تشریف لانے سے محمود غزنوی اور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ پہلے زمانے کے ہیں۔ اور وہ بی بی رُقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔

کتاب تحفۃ الواصلین دیکھ سکتے ہیں اور خود نامی صاحب لکھتے ہیں کہ تحفۃ الواصلین میں درج ہے کہ دربار حضرت بی بی پاکدامناں پر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے رہے ہیں، مگر نامی صاحب نے جو سیّد احمد شاہ توختہ کی من گھڑت سی کہانی بیان کی ہے کہ نہ سیّد احمد شاہ توختہ کے لاہور میں درود کا پختہ پتہ ہے اور نہ اُن کی اولاد کا مکمل ذکر ہے مگر نامی صاحب اس خام روایت کو پختہ بنا کر سیّد احمد شاہ توختہ کی مزار مدت کے بعد تلاش کر کے اس کے سجادہ نشین بن گئے ہیں اور پھر اُن کی صاحبزادیاں چھ عدد بنا کر اپنی غیر مطبوعہ کتب میں لکھ کر ان کا زندہ زمین میں سما جانا بنا کر حضرت علی علیہ السلام اور اُن کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیوں کے پختہ حالات کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی بجائے توختہ صاحب کی دختران کے یہ مزار اقدس مشہور کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ کس قدر ظلم اور نادانی ہے، اس کی وضاحت آگے ملاحظہ فرمائیں۔ پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے مزار سیّد احمد شاہ توختہ کو تلاش کر کے مرمت کرایا اور نذر نیاز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقسیم کر کے اور ختم قرآن پاک کرایا۔ لوگوں کو جمع کر کے گرویدہ کیا، تو محلہ کے لوگوں نے نامی صاحب کو دستار سجادہ نشینی کی بندھوائی، اور وہ سجادہ نشین دربار سیّد احمد شاہ توختہ کے منتخب ہوئے، اس کے بعد پیر صاحب نے چونکہ سیّد احمد شاہ توختہ کی دو بیٹیوں کے نام بھی بی بی حاج و بی بی تاج تھے اس واسطے اس دربار بی بی پاکدامنہ پر بھی ہاتھ بڑھایا کہ کسی طرح اس دربار بی بی پاکدامنہ کا بھی میں ہی سجادہ نشین بن جاؤں۔ اس لئے بے بنیاد اور بغیر سوچے سمجھے دعویٰ کر بیٹھے، مگر اپنی سابقہ تحریروں سے ہی جو اپنی کتب میں تحریر کی تھیں کی مطابقت سے اپنے دعویٰ میں ناکامیاب ہو گئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ماخوذ نقوش لاہور صفحہ 157 سطر 12 ناظرین ملاحظہ فرما کر انصاف فرمائیں

اس کتاب میں مندرجہ ذیل تحریر ہے کہ:۔

سیّد احمد شاہ توختہ صاحب کے مزار کی مشرقی جانب مستری فضل دین کا مکان ہے۔ یہیں برسر کوچہ ایک پختہ قبر کسی نامعلوم الاسم کی اب تک موجود ہے اس کے علاوہ نامی صاحب تاریخ جلیلہ کے صفحہ 98، 132 پر لکھتے ہیں کہ 1936ء میں مستری فضل دین مذکورہ نے اپنا پرانا مکان گرانے کے لئے جب دیواریں گرائیں اور بنیادیں کھودیں تو ان میں سے بے شمار انسانی ہڈیاں برآمد ہوئیں۔ اور دو گنبدوں کے آثار بھی نکلے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میرے لڑکپن کے زمانے میں حضرت توختہ کے مزار کے باہر جانب جنوب ایک غار سا پڑ گیا تھا جو بہت گہرا تھا اور تہہ خانہ سا معلوم ہوتا تھا۔ میرے والد صاحب نے وہ بند کرا دیا تھا۔ اس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا مزار ضرور تہہ خانہ میں ہوگا اور یہ نشان تعویذ اُوپر بنا دیا گیا ہے۔

دربار سیّد احمد شاہ توختہ کے سجادہ نشین ہونے کا ذکر ماخوذ کتاب نقوش لاہور

(صفحہ 157 آخری سطر تک)

کہ 1913ء سے قبل یہ مزار نہایت خستہ حالت میں تھا، اندرونی اور بیرونی دونوں فرش مٹ چکے تھے، دیواروں کا پلستر اُڑ چکا تھا، اور دروازہ بھی نہایت بوسیدہ تھا۔ پیر غلام دستگیر نامی نے اس کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرمت کرائی، مزار کے حجرہ اور برآمدہ کو اچھی طرف سقف کرایا، اُوپر ایک منزل بنا کر وہاں کتب خانہ رکھا، اور نیچے مہمانوں اور زائرین کی جائے آرام 1913ء بمطابق 2 صفر 1332ھ کو مزار پر ختم قرآن ہونے کے بعد نامی صاحب کو دُستار سجادہ نشینی باندھی گئی، اور وہ اب تک اس مزار کی خدمت کرتے ہیں۔

عرض بندہ ناچیز محمد بخش:۔ یہ قصہ مفصل تاریخ جلیلہ مصنفہ نامی صاحب صفحہ 133 میں بھی درج ہے، اس دربار سیّد احمد شاہ توختہ کے سجادہ نشین مقرر ہونے کے بعد نامی صاحب نے بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے دربار پاک کو جو حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی کا دربار ہے۔ سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران کے ثابت کرنے کی کوشش شروع کردی اور اس دربار اقدس کے سجادہ نشین بننے کی خواہش میں ایک یہ بناوٹی کہانی تیار کرلی اور اپنی غیر مطبوعہ کتب میں درج کر کے اپنے ہم خیال لوگوں کو سنائی، اور ان سے اپنی اپنی کتب میں درج کرادی کیونکہ وہ ان کے ہم مشرب تھے، اور حضرت علی علیہ السلام اور اُن کی اولاد کی اس جگہ ہندوستان میں اس قدر شان و شوکت دیکھنا برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ دل میں بغض و کینہ رکھتے ہیں مگر قدرت نے ان حضرات کے دلوں پر اس قدر پردہ ڈالا کہ خود اپنی قلم سے پہلے اپنی اپنی کتب میں لکھ بیٹھے کہ سیّد احمد شاہ توختہ کی دختر 573 ہجری میں ہی وفات پاچکی تھیں۔ پھر لکھ دیا کہ داتا صاحب اس دربار پاک پر حاضر ہوتے رہے ہیں اور سلطان محمود نے یہ موجودہ حویلیاں اور برآمدے تیار کرائے تھے جو یہ واقعات کئی سال پہلے کے ہیں۔ پھر لکھ دیا 614 ہجری میں دختران سیّد احمد شاہ زمین میں سماگئیں تھیں جس سے خود بخود اس کہانی کو جھوٹا ثابت کردیا ہے۔

ماخوذ کتاب نقوش لاہور صفحہ (157،158)

ذکر دربار بی بی پاکدامنہ جس سے پیر غلام دستگیر نامی صاحب کی بناوٹی کہانی اور دعویٰ کہ یہ بیبیاں پاکدامناں حضرت علی علیہ السلام اور اُن کے بھائی حضرت عقیل کی بیٹیاں نہیں ہیں بلکہ سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران ہیں، ان کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کیلئے مکمل ثبوت درج ہیں، اور ثابت ہوتا ہے کہ سیّد احمد شاہ توختہ کی دختر بی بی حاج کی وفات 573 ہجری میں کیچ مکران ہوچکی تھی اور خود نامی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحب اپنی کتاب تاریخ جلیلہ صفحہ 68،111 پر بھی وفات بی بی حاج کا ذکر مکمل تحریر فرماتے ہیں، اس جگہ بی بی حاج کی وفات کا دوسرا ثبوت درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں، اس سے ثابت ہے کہ نامی صاحب اوران کے ہم مشرب لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ یہ دربار سیّد احمد شاہ توختہ کی دختران کا ہے بلکہ یہ دربار حضرت علی علیہ السلام اوران کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیوں کا ہے جیسا کہ تمام کتب تاریخ میں درج ہے اوراب بندہ ناچیز نے تمام کتب تاریخ کے حوالہ جات مکمل طور پر تلاش کرکے درج کتاب ہذا کر دیئے ہیں اور ناظرین حضرات کے پیش کر کے ہر قسم کے شکوک وشبہات کو بحکم خدا دور کر دیا ہے۔ اور میرے دلائل سے اصل نتیجہ اخذ کریں بڑے غور سے مطالعہ کریں، حقیقت سامنے آ جائے گی۔

ماخوذ نقوش لاہور 157 (بی بی پاکدامناں)

نامی صاحب کی بناوٹی کہانی اور اصل روایت کو بدلنے کا طریقہ ملاحظہ کریں۔ یہ نامی صاحب لکھتے ہیں۔

گو ہیں پنہاں وہ نظر سے دل کی آنکھوں سے مگر پاکدامن بیبیوں کے پاکدامن دیکھئے

بی بی پاکدامنہ کا ذکر تحقیقات چشتیہ کے حوالہ سے راقم نے اپنی تصنیف یادرفتگان 1904ء میں تفصیل سے لکھا تھا اس وقت تک یہی خیال تھا کہ ان بیبیوں میں جن کی تعداد چھ بتائی جاتی ہے، ایک بی بی حاج نام حضرت علی علیہ السلام کی بیٹی تھی اور پانچ بیبیاں ان کے بھائی حضرت عقیل کی صاحبزادیاں تھیں جو واقعہ کربلا کے بعد اپنی جان بچا کر لاہور آ گئی تھیں اور لاہور میں چونکہ اُس زمانہ میں ہندو راجگان کی حکومت تھی، اس لئے وہ ان کے خوف سے دُعا کر کے زمین میں سما گئیں۔

راقم نے اپنی کتاب کے حاشیہ میں اس تحقیقات کو ناقابل یقین سمجھ کر اس پر شبہ ظاہر کر دیا تھا، اب مزید تفصیلی حالات (مندرجہ تاریخ جلیلہ) سے ظاہر ہوا ہے کہ ان بیبیوں میں جن کے نام تاج، حاج، حور، نور، گوہر اور شہناز تھے۔ نہ کوئی حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی تھی نہ حضرت عقیل کی اوراس کی وجہ یہ ہے کہ واقعہ کربلا کے وقت جب لاہور میں کوئی مسلمان نہ تھا تو ان کو اپنے وطن سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہزار ہا میل دور آنے کی ضرورت کیا تھی، اور پھر وہ عورتیں اپنی بیکسی اور تنہائی کے عالم میں اتنی دور صحیح سلامت کس طرح پہنچ گئیں، وہ لاہور کی نسبت کوفہ، شام، یا حرمین الشریفین میں جا کر زیادہ محفوظ رہ سکتی تھیں جو کربلا سے نزدیک مقامات تھے، لاہور میں تو ان کی کوئی زبان بھی نہ جانتا تھا، پھر تاج، گوہر اور شہناز حاج، حور، نور وغیرہ نہ عربی نام ہیں نہ اس زمانہ کے عربوں میں یہ نام مروّج تھے۔ یہ ہے نامی صاحب کے ہم مشرب صاحب کی تحریر جو محض مذہبی تعصب کے تحت لکھی گئی، اس کی تردید ملاحظہ فرمائیں۔ (محمد بخش)۔

بندہ ناچیز ملتمس ہے۔

ماخوذ نقوش و تاریخ جلیلہ مصنفہ پیر غلام دستگیر نامی

میں جو خط سردار اعظم مکران کا درج ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت سیّد احمد شاہ توختہ جب ترمذ سے مکران پہنچے تو ان کے ہمراہ ان کی صاحبزادیاں بی بی تاج و بی بی حاج تھیں اور بی بی حاج کا نکاح آپ نے شہزادہ مکران شہزادہ بہاؤالدین (خلف سلطان قطب الدین) سے کر دیا اور اس کام سے فارغ ہو کر آپ لاہور روانہ ہو گئے، آخر آپ چند سال وہاں ٹھہرے ہو نگے، بادشاہ مکران نے آپ کی علمی فضیلت اور خاندانی بزرگی کی وجہ سے آپ سے رشتہ لینے کا سوال کیا ہوگا، اس وقت بی بی حاج کی عمر 17۔18 سال سے کیا کم ہوگی، مورخین لاہور نے لکھا ہے کہ بی بی کے بطن سے سلطان حمیدالدین حاکم 570 ہجری میں پیدا ہوئے اور سردار مکران اپنے خط میں تاریخ جلیلہ صفحہ 60،68 پر لکھتے ہیں کہ ابھی وہ تین ہی سال کے تھے کہ بی بی حاج کا مکران ہی میں انتقال ہو گیا لیکن قبر آپ کی لاہور میں بتائی جاتی ہے اور لاہور کے محلّہ چلہ بیبیاں کی آپ سرتاج بیان کی جاتی ہیں جو کسی طرح قرین قیاس نہیں (عرض بندہ ناچیز) اس جگہ پہنچ کر نقوش لاہور والے صاحبان نے سیّد احمد شاہ توختہ والی کہانی کی جو پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے بنا کر تحریر کرائی تھی اس کی مکمل طور پر تردید کر دیتے ہیں کہ یہ بات قرین قیاس ہی نہیں ہے کہ جس بی بی کی وفات خود نامی صاحب تاریخ جلیلہ صفحہ نمبر 68 پر لکھتے ہیں، پھر اسی بی بی حاج کا لاہور میں دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا لکھتے ہیں بالکل غلط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔کوئی عقل مند آدمی اس کی تصدیق نہیں کر سکتا ہے۔

نقوش لاہور صفحہ 158 سطر 17، 18:۔ پر صاحب نقوش محمد طفیل صاحب جنہوں نے یہ اہتمام کر کے کئی علماء حضرات سے نقوش نمبر کے مضمون جمع کئے ہیں، مندرجہ ذیل سطور میں صاف طور پر تحریر فرماتے ہیں کہ بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کا انتقال 573 ہجری میں کیچ مکران ہی میں ہو گیا تھا اور ثابت کر دیا ہے کہ بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کا مزار کیچ مکران میں ہے لاہور میں نہیں ہے، لہٰذا یہ دربار جو لاہور میں بی بی پاکدامنہ کے نام سے مشہور ہے بی بی رقیہ کبریٰ المشہور بی بی حاج، بی بی پاکدامنہ دختر حضرت علی علیہ السلام کا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے عبارت نقل کی ہوئی ملاحظہ فرمائیں۔

ماخذ نقوش لاہور:۔تحریر فرماتے ہیں کہ صاحب حدیقۃ الاولیاء اور صاحب تاریخ جلیلہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ بی بی حاج اور تاج وغیرہ کا واقعہ کربلا سے کوئی تعلق نہیں، نہ وہ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عقیل کی صاحبزادیاں ہیں لیکن لاہور میں اس عام روایت کو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بیبیاں دشمنوں کے خوف سے اپنی عزت عصمت کو بچانے کے لئے زمین میں زندہ سما گئیں۔صاحب تاریخ جلیلہ صفحہ 132، 133 پر ان بیبیوں کے زمین میں سما جانے کا ذکر کرتے ہیں، لیکن اس سے قبل صفحہ نمبر 67، 68 پر یہ بھی لکھتے ہیں کہ سیادت پناہی بی بی حاج شہزادہ حمید الدین کو تین سال کی عمر میں چھوڑ کر انتقال فرما گئیں، نیز اپنی تاریخ میں وہ کیچ مکران کے موجودہ رئیس سردار بائے خان کا جو خط نقل کرتے ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بی بی حاج نے اُس زمانہ میں انتقال کیا، جب ان کے فرزند حمید الدین کی عمر صرف تین سال کی تھی اور چونکہ سیّد احمد شاہ توختہ اپنی صاحبزادی بی بی حاج کا نکاح شہزادہ بہاؤالدین سے کرنے کے بعد لاہور چلے آئے، اس لئے منکوحہ ہونے کی وجہ سے بی بی حاج مکران ہی میں رہیں اور وہیں ان کے ہاں چار فرزند ہوئے، جن میں سے سب سے چھوٹے شہزادہ حمید الدین تھے اور وہیں بی بی حاج کا انتقال ہو گیا چونکہ سب نے شہزادہ حمید الدین کی ولادت 570 ہجری لکھی ہے اور اس کے تیسرے سال بی بی حاج کا انتقال ہوتا ہے۔اس لئے ان کا سال وفات 573 ہجری سمجھنا چاہیے۔

لیکن تعجب ہے کہ ان پر بھی ان کی قبر لاہور میں بتائی جاتی ہے، اور ان کے متعلق یہ لکھا جاتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ آپ زمین میں سما گئی تھیں۔ یہ صحیح ہے کہ لاہور گڑھی شاہو میں بیبیاں پاک کے نام سے ایک بہت بڑا اقدیم قبرستان موجود ہے دارالشکوہ بھی سکینۃ الاولیاء میں بی بی حاج وتاج کے قبرستان کا ذکر کرتا ہے۔اور وہ اُس کا جائے وقوع شہر کے جنوب میں بتاتا اور لکھتا ہے کہ اس قبرستان میں بیر کے ایک درخت کے نیچے حضرت میاں میر بیٹھا کرتے تھے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آج سے تین سو سال پیشتر بھی یہ مقبرہ بی بی حاج وتاج یا بیبیاں پاکدامنہ کے نام سے مشہور تھا۔لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بی بی حاج وتاج بھی یہیں دفن ہیں۔ جیسا کہ نامی صاحب کا دعوٰی ہے کہ یہ مزار بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کا ہے یہ غلط ہے بندہ عرض گزار ہے کہ تحفۃ الواصلین میں درج ہے خود نامی صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ دربار حضرت بی بی پاکدامنہ پر حاضر ہو کر فیض باطنی حاصل کرتے رہے ہیں۔ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا وطن غزنی ہے۔431ء میں غزنی سے لاہور تشریف لائے اور یہ زمانہ سلطان مسعود بن سلطان محمود کا تھا۔اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات465 ہجری میں ہوئی دیکھو نقوش لاہور صفحہ161 سطر 9 پر درج ہے۔دیگر کشف المحجوب میں ملاحظہ فرمائیں۔اس تحریر سے ثابت ہوا کہ جو من گھڑت کہانی تیار کی ہے کہ یہ دربار بی بی پاکدامنہ سیّد احمد شاہ توختہ کی بیٹیوں کا ہے جو614ء میں دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئی تھیں، لیکن یہ دربار اقدس تو614 ہجری سے پہلے کا ثابت ہوتا ہے کیونکہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان محمود غزنوی کا اس دربارِ پاک پر حاضر ہونا ثابت ہو چکا ہے اور وہ614ء سے پہلے کے ہیں۔لہٰذا نامی مرحوم کا دعوٰی باطل و من گھڑت ہے۔

دوسری بی بی تاج دختر احمد شاہ توختہ کی شادی

ماخوذ صوفیائے پنجاب

سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دوسری صاحبزادی بی بی تاج کی شادی سیّد توختہ صاحب کے بھتیجے سیّد زاہد صاحب کا ثبوت اور شادی کے بعد بحکم سیّد توختہ صاحب ہندوستان یو۔پی بغرض تبلیغ اسلام روانہ ہونے اور بستی سوانہ میں بدست برہموں کے سیّد زاہد کے شہید ہونے کے ثبوت جس سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیر غلام دستگیر نامی صاحب کے غلط دعویٰ کرنے کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ بی بی پاکدامنہ کا مزار سید احمد شاہ توختہ کی دختران کے مزار ہیں۔ حالانکہ سید توختہ کی دونوں صاحبزادیوں کی وفات لاہور یا پنجاب میں نہیں ہوئی، بی بی حاج کی وفات 573 ہجری کیچ مکران میں ہوئی، خود نامی صاحب اپنی کتاب تاریخ جلیلہ صفحہ نمبر 68 میں تحریر فرماتے ہیں اور شادی وغیرہ کا مکمل ذکر خود تحریر فرماتے ہیں اور دوسری بی بی تاج کی شادی اور یوپی اپنے خاوند سید زاہد کے ہمراہ جانا کتاب صوفیائے پنجاب صفحہ نمبر 331 میں درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان نامی صاحب کا دعویٰ کرنا بھی ملاحظہ فرمائیں اور تاریخوں کی مطابقت کر کے دیکھیں تو سچ اور جھوٹ شیشہ کی مانند سامنے آ جائے گا۔ ان کا دعویٰ کرنا ماخوذ نسب نامہ رسول مقبول واہلبیت وصحابہ کرام صفحہ 54 میں دیکھیں۔ ان کا متعصب مذہب ہونا بھی ثابت ہوگا، اور موجودہ اصل مجاوروں کو بھی غلط کہنا ثابت ہوگا اور مجاوروں کو ناراضی کی وجہ سے ظالم کہنا بھی ثابت ہوگا، اور ان راجپوت، بھٹی قوم مجاوروں کو جو مہاراجہ مہاں برن کی اولاد ہیں اور لاہور کے حکمران کی اولاد ہیں، ان کے تاریخی حالات پر پردہ ڈالنا ثابت ہوگا اور لکھنا کہ لاہور کے چند آدمی ان بیبیوں کو دُعا طلب کر کے زمین میں سما جانے کے حالات کو دیکھ رہے تھے اور اُنہوں نے قبریں بنا دیں اور مجاور بن کر بیٹھ گئے۔ تمام اصل حالات کو بدل کر اپنی بناوٹی کہانی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور صرف اپنی خاندانی کتب کا حوالہ دیتے ہیں، حالانکہ نقوش لاہور والے صاحب لکھتے ہیں کہ سید احمد توختہ کی اولاد کا کوئی ثبوت کسی کتاب میں درج نہیں ہے، اور نہ اُن کی اولاد اناث کا ذکر ہے، صرف پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے اپنی خاندانی کتب غیر مطبوعہ کا حوالہ دے کر سید توختہ کی اولاد کا ذکر کیا ہے جس کا مزار بی بی پاکدامناں کے سلسلہ میں ہوگا نقوش لاہور صفحہ 156 پر دیکھ سکتے ہیں۔

ماخوذ کتاب صوفیائے پنجاب

اعجاز الحق قدوسی سلمان اکیڈیمی حق نشان 30 نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر 5

صفحہ 331 شادی بی بی تاج دختر سید احمد شاہ توختہ ترمذی

نام ونسب توختہ کی وجہ تسمیہ، حالات، لاہور میں تشریف آوری، سید شاہ زید کی لاہور میں آمد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شادی، وفات، سیّد احمد شاہ توختہ۔

سیّد احمد شاہ توختہ کا نسب چند واسطوں سے حضرت علی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

سیّد احمد شاہ توختہ اشارہ غیبی سے ترکستان سے ہندوستان روانہ ہوئے۔

سیّد احمد شاہ توختہ کے ہمراہ دو صاحبزادیاں بھی تھیں جن کے نام بی بی حاج و بی بی تاج تھے۔

سیّد احمد شاہ توختہ نے کچھ عرصہ کیچ مکران میں رہ کر اپنی بڑی دختر بی بی حاج کی شادی شہزادہ بہاؤالدین ولد قطب الدین بادشاہ کیچ مکران سے کردی جو شیخ ابوالحسن ہنکاری قریشی کی اولاد میں سے تھے۔

سیّد احمد شاہ توختہ پھر لاہور تشریف لائے اور محلہ چہل بی بی میں سکونت اختیار کر کے تبلیغ اسلام شروع کی۔

سیّد احمد شاہ توختہ کی تشریف آوری کے کچھ دن بعد آپ کے بھتیجے سیّد شاہ زید بھی لاہور آ پہنچے۔

سیّد احمد شاہ توختہ صاحب نے اپنی دوسری صاحبزادی بی بی تاج کا عقد ان سے کر دیا اور انہیں ارشاد و تبلیغ کے لئے روانہ کر دیا، اسی سفر میں شاہ زید نے بمقام سوانہ برہمن کافروں کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ وفات سیّد احمد شاہ توختہ 602 ہجری میں ہوئی۔

ماخوذ کتاب بزرگانِ لاہور مؤلفہ پیر غلام دستگیر نامی مرحوم (صفحہ 243 سطر 21)

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا دربار بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا پر حاضر ہونا اور باادب دور بیٹھ کر مراقبہ کرنا اور فیض حاصل کرنا کا ثبوت (از قلم نامی صاحب)۔

الغرض ان حضرات کی قدامت میں کوئی شک نہیں، اور ثابت ہے کہ یہ حضرات پاکدامناں متقدمین سے ہیں، چنانچہ تحفۃ الواصلین میں یہ مرقوم ہے کہ مخدوم علی گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لا کر لاہور سے باہر متوطن ہوئے تو ہر ہفتے حضرت پاکدامن کے مزارات پر تشریف لاتے تو بہت دور بیٹھ کر متوجہ ہوتے اور لحاظ اور ادب کی وجہ سے نزدیک نہ جاتے، اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کے مزار آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہاں موجود تھے۔

دیگر ماخوذ کتاب بزرگانِ لاہور مؤلفہ پیر غلام دستگیر نامی مرحوم (صفحہ 193 سطر 1)

سیّد احمد توختہ ترمذی کی دختران حاج و تاج کی شادیوں اور وفات کے حالات لاہور سے باہر ہونے کے ثبوت غلام دستگیر نامی کے تصنیفات میں بھی موجود ہیں لیکن اس کے باوجود ضد پر قائم۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت احمد موصوف مشائخ عظام اور سادات کرام میں سے ہیں پہلے آپ ترمذ ترکستان میں مقیم تھے جواب خیوا کہلاتا ہے۔ پھر ایمائے ربانی اور اشارہ غیبی سے وطن سے روانہ ہو کر عازم ہندوستان ہوئے۔ آپ کی دو صاحبزادیاں بی بی حاج اور بی بی تاج ساتھ تھیں۔

صاحبزادی کی شادی

جب کیچ مکران میں پہنچے تو اپنی بڑی بیٹی بی بی حاج کی شادی شہزادہ بہاؤ الدین محمد ولد سلطان قطب الدین محمد والی کیچ مکران سے کر دی جو شیخ ابوالحسن ہنکاری قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ اس سے فارغ ہو کر سید موصوف لاہور محلہ چاہ بیبیاں میں سکونت پذیر ہوئے اور ہزاروں طالبان حق کو حق تک پہنچایا اور خلق کثیر پیر روشن ضمیر سے فیض یاب دُنیا و آخرت ہوئے، ان کے لاہور تشریف لانے کے بعد آپ کے حقیقی برادرزادہ شاہ زید بھی یہاں آ گئے اور آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی بی بی تاج کا نکاح ان سے کر دیا اور شاہ زید کو ہندوستان کی طرف رخصت کیا جہاں وہ بستی سوانہ کے برہموں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

ماخذ کتاب بزرگانِ لاہور مؤلفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی (صفحہ نمبر 244، سطر 5)

نامی صاحب بحوالہ مفتی غلام سرور صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ان بیبیوں پاکدامناں کے تاریخی حالات سے مکمل طور پر کسی اہل تصنیف کو علم نہیں کہ یہ کس خاندان سے ہیں کہاں سے آئی ہیں کس جگہ سے آئی ہیں کونسی تاریخ کو آئی ہیں کس مہینے اور کس سن میں آئی ہیں۔ مفتی صاحب غلام سرور یہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ یہ بات اور کسی اہل تصنیف نے قبل ازیں تحریر نہیں کی کہ یہ حضرات فلاں خاندان سے ہیں اور کس سال اور کس جگہ سے آئے ہیں اور کس سال واصل بحق ہوئیں (عرض بندہ ناچیز محمد بخش:۔ مگر خدا پاک نے مجھے بطور معجزہ ایسی کتب عطا فرمائیں جن کے حوالہ جات سے میں نے تاریخ بی بی پاکدامنہ لکھی ہے۔ سیادت اور ولایت ان حضرات کی تحفہ احمدیہ اور تذکرہ قطب العالم (تالیف شیخ ابوبکر جمال الدین برادر خلیفہ حضرت عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری عظمۃ اللہ تعالیٰ) وغیرہ سے واضح ہے کہ بہت سے اولیاء کرام نے اس دربار عالی سے فیض باطن حاصل کیا ہے اور تا حال فیض

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عام جاری ہے۔سینکڑوں اہلِ حاجت ومراد یہاں حاضر ہوکر اپنے مقصد حاصل کرتے ہیں اور مراد کو پہنچتے ہیں، اور بی بی حلیمہ المشہور بی بی تنوری ان حضرات کی خادمہ اور فیض یافتہ تھی۔اس کا مزار بھی اس خانقاہ کے احاطہ میں ہے۔یہ بیان خود نامی صاحب نے تحریر فرمائے۔(ناچیز مؤلف)۔

دیگر ثبوت، ماخوذ کتاب بزرگانِ لاہور مؤلفہ پیر غلام دستگیر نامی صاحب مرحوم (صفحہ نمبر 241 کی لفظ بلفظ نقل ملاحظہ فرمائیں)، (خواتین صالحات کا ذکر جو لاہور میں گذر چکی ہیں)

بی بی حاج۔ بی بی تاج۔ بی بی حور۔ بی بی نور۔ بی بی گوہر۔ بی بی شہناز۔

نوٹ:۔یہ حالات کتاب خزینۃ الاصفیاء سے منقول ہیں جو 1380 ہجری کی تالیف ہے۔مؤلف کو جو صحیح حالات معلوم ہوئے وہ انہوں نے اپنی دوسری کتاب حدیقۃ الاولیاء تالیف 1392 ہجری میں بیان کردیئے بہر حال جو کچھ کتاب اوّل الذکر میں مرقوم ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مشہور یہ بات ہے کہ یہ بیبیاں حضرت عقیل بن حضرت علی علیہ السلام کی بیٹیاں ہیں حضرت علی علیہ السلام کے کسی بیٹے کا نام عقیل نہ تھا ہاں بھائی کا نام ہے (نامی) یہ تجرید وتفرید میں یگانہ قوت تھیں اور زہد وتقویٰ میں بھی صیام ودوام رکھتیں۔کبھی مہینے کے بعد کبھی پندرہ روز بعد طعام کھاتیں، جب واقعہ کربلا امام حسین المجتبیٰ علیہ السلام کو درپیش ہوا تو یہ شام میں تھیں، جہاں یزید کا دارالخلافہ تھا (نامی) آپ یہ واقعہ سن کر کربلا آئیں مگر واقعہ ہو چکا تھا۔یعنی سیّد الشہدا شہید ہو چکے تھے۔حیران کار ہوئیں کہ اب کدھر جائیں، آخر ایمائے غیب سے ہندوستان کو روانہ ہوئیں، رسالہ تحفۃ الواصلین میں لکھا ہے کہ یہ حضرات عالم طیر تھیں (یعنی اُڑنے کی کرامت) (نامی)۔

اپنے اصحاب اور خدام کے ساتھ ہندوستان پہنچ کر لاہور آئیں اور جہاں ان کے اب مزارات ہیں وہاں فروکش ہوئیں اور کچھ عرصہ وہاں رہیں، ان کی پاکیزہ انفاس کی برکت سے بہت سی خلقت مشرف باسلام اور مرید ہوئیں، جب لاہور کے حاکم کو اس کی خبر ہوئی وہ بہت آشفتہ ہوا، اور ان کی خدمت میں بیٹے کو بھیجا کہ میرے ملک سے چلی جائیں، مگر وہ لڑکا حاضر خدمت ہوکر مرید اور وہاں کا ہوگیا، باپ کے پاس لوٹ کر نہ گیا، حاکم اس سے سخت غضبناک ہوا اور جنگ کے ارادے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے فوج لے کر پہنچا جب ان بیبیوں نے یہ بات سنی تو دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ یا اللہ ہمیں اس امر سے محفوظ رکھ کہ نامحرم مردوں کو دیکھیں اور زمین کو حکم دے کہ ہمیں چھپا لے، اُسی وقت زمین جا بجا سے رب العلمین کے حکم سے پھٹی اور حضرات معصومہ اس میں سما گئیں اور ان کے غلام اور شاگرد جو ہمراہ تھے راجہ نے شہید کر دیئے، اور راجہ بیٹے کو ساتھ لے گیا، مگر وہ ارادتمند پھر وہاں پہنچا اور زندگی بھر ان کے مزارات کا مجاور رہا۔ چنانچہ اب تک مجاور اپنے آپ کو راجہ کے بیٹے کی اولاد ظاہر کرتے ہیں، اس کی ارادت کے بعد بی بی حاج نے اس کا نام جمال رکھا تھا۔ تحفۃ الواصلین میں یہ مذکور ہے۔

بندہ ناچیز ملتمس ہے کہ یہ خود نامی صاحب کی تحریر ان کی اپنی کتاب بزرگانِ لاہور میں درج ہے۔ مگر اس کو پسِ پشت ڈال کر پھر لکھ دیتے ہیں کہ یہ دربار سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران کا ہے کس قدر ظلم ہے۔ (محمد بخش)۔

ماخذ کتاب بزرگانِ لاہور مؤلفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامی (صفحہ نمبر 195، سطر 9)

بیبیاں پاکدامن کی نسبت غلط بیانی کی تصحیح

نامی صاحب کا اپنی اسی کتاب کی تحریروں کے خلاف بوجہ مذہبی تعصب کے یہ خلاف تحریر ہے جو بالکل بے بنیاد اور اسکی اپنی تحریروں سے غلط ثابت ہو گئی ہے۔

یہ مذکور ہو چکا ہے کہ بی بی حاج، بی بی تاج، بی بی نور، بی بی حور، بی بی گوہر، بی بی شہناز، حضرت احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیاں تھیں۔ ان کے مزارات کے مجاوروں نے جو مشہور کر رکھا تھا کہ یہ بیبیاں حضرت عقیل حضرت علی علیہ السلام کے بھائی کی بیٹیاں مقیم دمشق (دارالسلطنتِ یزید) تھیں اور یہ سن کر کہ امام حسین علیہ السلام کوفہ کی طرف روانہ ہوئے ہیں، اُن سے ملنے روانہ ہوئیں، مگر جب سنا کہ وہ کربلا میں شہید ہو گئے ہیں تو واپس دمشق نہ گئیں (حالانکہ امام موصوف کے اہل و عیال دمشق روانہ ہو چکے تھے) اور لاہور پہنچ گئیں (جہاں ہندوؤں کا راج تھا اور غالباً ایک بھی مسلمان نہ تھا، مسلمانوں کا دخل و تصرف تو سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کے بعد ہوا) ان کا آنا یہاں کے ہندو راجہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کونا گوار ہوا،اس نے انہیں لاہور سے چلے جانے کا حکم دیا اور اُس کے نہ ماننے پر فوج بھیجی اور یہ اُس سے بچنے کے لئے دُعا مانگ کر زمین میں سما گئیں اور نامحرموں کی دست بُرد سے بچ گئیں) خیال کریں کہ ان بیبیوں کے لاہور آنے کا کیا فائدہ ہوا، (صفحہ نمبر 196 سطر 5 پر تحریر فرماتے ہیں) انہی حقائق کے پیش نظر مفتی غلام سرور مرحوم نے حدیقۃ الاولیاء کے صفحہ 132 میں لکھا کہ یہ عام روایت لوگوں کی زبانی ہے اور کتاب تحفۃ الواصلین میں بھی یہی مضمون لکھا گیا ہے۔ مگر قیاس نہیں چاہتا کہ واقعہ کربلا کے وقت یہ عرب سے ہند میں آئی ہوں۔ مگر ان حضرات کی بزرگی و پُر فیض ہونے میں شک نہیں کہ مکان نہایت متبرک ہے۔ (نامی صاحب کی کہانی سنئے تحریر فرماتے ہیں اور بناوٹی کہانی تیار کر کے غلط دعوی کرتے ہیں)۔

کتاب تذکرہ حمیدیہ میں جو مضمون مؤلف کی نظر سے گذرا ہے اس کا لکھنا لُطف سے خالی نہیں اگرچہ کتاب خزینۃ الاصفیاء مؤلفہ بندہ میں درج نہیں ہے وہ یہ ہے کہ سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی جو لاہور کے بزرگوں میں سے قطب یگانہ اور غوث زمانہ تھے ان کی پانچ لڑکیاں بی بی حاج، بی بی تاج، بی بی حور، بی بی نور، بی بی گوہر، بی بی شہناز تھیں اور پانچوں عابدہ، زاہدہ، عبادت و ریاضت تھیں۔ جب چنگیز خان مغل سے شہزادہ جلال الدین خوازمی نے شکست کھائی اور ہند میں بھاگ آیا تو چنگیز خان کی فوج تعاقب میں پنجاب میں داخل ہوئی تمام ملک پنجاب انہوں نے غارت کر لیا تھا۔ شہر لاہور کے لوگ دو مہینے تک ان کے ساتھ لڑتے رہے۔ جب شہر فتح ہوا تو افسر فوج نے حکم دیا کہ شہر کے لوگ سب کے سب قتل ہوں بلکہ کوئی ذی جان حیوان بھی جان بر نہ ہو، چنانچہ ہزاروں انسان و حیوان قتل ہوئے، اس وقت یہ پانچوں بیبیاں شہر کے باہر صومعہ میں جہاں ان کا باپ رہتا تھا موجود تھیں۔ جب مخالفین نے ان کو قتل و غارت کرنا چاہا تو انہوں نے دُعا کی کہ الٰہی ہم کو پیوندِ زمین کر لے اور نامحرموں کی صورت نہ دکھلا، چنانچہ دُعا قبول ہوئی اور زمین نے اُن کو اپنے آپ میں چھپا لیا، جب مخالفین دیوار توڑ کر مکان میں گھسے کوئی ذی جان نہ پایا۔ البتہ زنانے کپڑوں کے کنارے زمین کے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باہر نظر آئے، چند آدمی یہ کرامت دیکھ کر مشرف باسلام ہوئے اور انہوں نے مجاوری اس مزار کو ہر بار کی اختیار کر لی۔ یہ تقریر جو مشہور نہیں ہے شاید کوئی اس پر یقین نہ کرے گا مگر عجب نہیں ہے کہ ایسا ہوا ہو اور واقعہ غارت و قتل لاہور کا 614 ہجری مطابق 1217ء میں واقع ہوا تھا، اور سیّد احمد شاہ توختہ کی وفات 602 ہجری بمطابق 1205ء میں ہوئی۔

وفات بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کیچ مکران 573ء

ماخوذ کتاب تاریخ جلیلہ مصنفہ پیر غلام دستگیر نامی صاحب اندرون موچی گیٹ لاہور

......☆......

ا۔ پیر غلام دستگیر نامی صاحب مرحوم اپنی کتاب تاریخ جلیلہ میں صفحہ 112 سطر 1، 2، 3 پر تحریر فرماتے ہیں کہ بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کی شادی شہزادہ بہاؤالدین بن قطب الدین حکمران کیچ مکران سے ہوئی تھی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ اس کے بعد صفحہ 66 پر مندرجہ ذیل شجرہ اولاد بی بی حاج و شہزادہ بہاؤالدین کا تحریر فرماتے ہیں۔

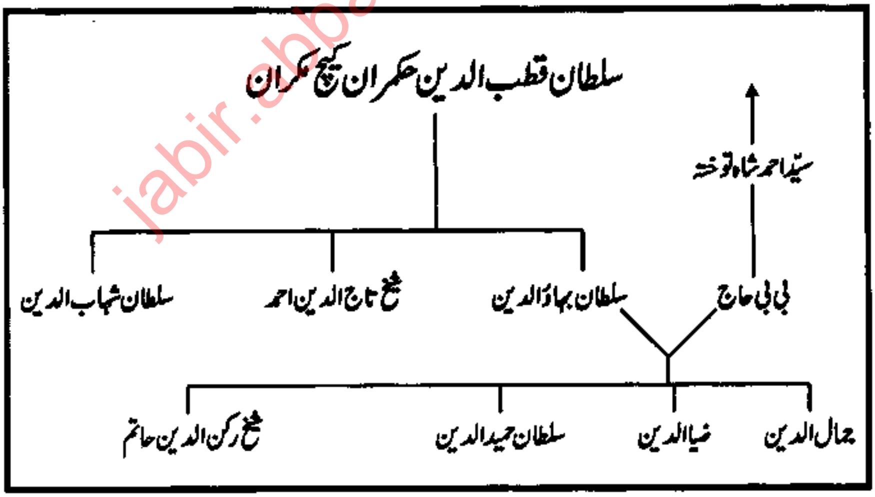

اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان حمید الدین حاکم جو سب سے چھوٹے تھے۔ 570 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کی والدہ بی بی حاج سلطان حمید الدین حاکم کو تین سال کی عمر میں چھوڑ کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

573 ہجری کیچ مکران میں ہی وفات پا گئیں۔ دیکھو اس کتاب کے صفحہ 111 سطر 1، 2 پر تحریر ہے اور اسی سال 573 ہجری میں سلطان قطب الدین کی وفات بھی ہوئی تھی۔

۳۔ صفحہ نمبر 133 پر سیّد احمد شاہ توختہ کے مزار کا حال نامی صاحب تحریر فرماتے ہیں اور صفحہ 134 پر لکھتے ہیں، ہماری کتب کا مطالعہ کر کے مفتی غلام سرور اور محمد امین فوق نے بھی 1948ء میں شائع کر کے واضح کر دیا ہے کہ بی بی حاج و بی بی تاج وغیرہ سیّد احمد شاہ توختہ کی بیٹیوں کے نام تھے۔

عرض بندہ ناچیز:۔ ان حضرات کے بیان متضاد سنیں اور اندازہ لگائیں یہ سب حضرات علی علیہ السلام سے بغض و کینہ رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں۔

۴۔ صفحہ 68 پر وفات بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ توختہ کی تحریر فرماتے ہیں کہ وہ کیچ مکران میں 573 ہجری میں وفات پا گئیں، سیادت پناہی بی بی حاج شہزادہ حمید الدین کو تین سال کی عمر میں بستر ناکامی پر چھوڑ کر ودیعت حیات مستعار قادر لایزال کو سپرد فرما گئیں۔ مگر نامی صاحب اسی کتاب میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دربار بیبیاں پاکدامنہ لاہور اسی بی بی حاج سیّد احمد شاہ توختہ کا ہے جس پر نقوش صاحب والے بھی تعجب کرتے ہیں۔ اور اس دعویٰ کو غلط ثابت کرتے ہیں، دیکھو صفحہ 156 لاہور۔

۵۔ دیکھو صفحہ نمبر 132 تاریخ جلیلہ سطر ا سے آخر تک اور نقشہ مقبرہ پاکدامنہ دختران سیّد احمد شاہ توختہ کا فوٹو لگا دیا گیا ہے اور اِدھر اُدھر کی ناقابل تسلیم دلیلیں دے کر لکھ دیا ہے کہ یہ مزارین بی بی حاج و بی بی تاج دختران سیّد احمد شاہ توختہ کی ہیں جو لاہور میں موجود ہیں، جن کی وفات پہلے خود اپنی اسی کتاب صفحہ 68 میں لکھ دی ہے کہ وہ کیچ مکران ہی میں 573 ہجری میں وفات پا گئی تھیں اب اسی بی بی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ وہی بی بی حاج 615 ہجری میں دُعا طلب کر کے لاہور میں زندہ زمین میں سما گئی تھیں۔ مگر 42 سال پیشتر بی بی حاج دختر سیّد احمد شاہ ترختہ کا 573 ہجری میں کیچ مکران میں وفات پا جانا بھی تحریر فرماتے ہیں، یہ تعجب کی بات ہے اور سراسر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلط بناوٹی کہانی ہے اور نقوش لاہور والے صاحب بھی اس پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ قرینِ قیاس ہی نہیں ہے۔

۶۔ سن ولادت سلطان حمیدالدین بن بہاؤالدین 570 ہجری دیکھو تاریخ جلیلہ صفحہ 114 اور وفات بی بی حاج والدہ حمیدالدین 573 ہجری در تصانیف نامی تحریر ہے نامی صاحب کی تحریروں کا اختلاف ان کی اس بناوٹی کہانی کا خود ثبوت ہے کہ یہ جھوٹی کہانی ہے۔

ماخذ کتاب نقوش لاہور

اور ان کی خود تصنیف شدہ کتابیں بزرگانِ لاہور اور تاریخ جلیلہ کی سابقہ تحریریں نامی صاحب کو اس دعویٰ میں غلط ثابت کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدمہ تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا لاہور

ذکر حالات وفات دختران سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی علیہ الرحمۃ

جو کیچ مکران اور سوانہ بستی یوپی ہندوستان میں دفن ہیں۔

معزز قارئین کرام! پیر غلام دستگیر نامی صاحب مرحوم اور مرحوم کے ہمنواؤں اور مریدوں نے کتب و رسائل اور اخبارات کے ذریعہ اس غلط اور بے بنیاد بات کو عام کر کے لوگوں کو مشکوک و متذبذب کرنے اور دربار بیبیاں پاکدامناں کے تقدس کو کم کرنے و نیز اس دربار کو سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران سے وابستہ کر کے اس دربار کی سجادہ نشینی کی ناکام تمنا کے مدنظر مشہور کیا کہ یہ غلط ہے کہ دربار بیبیاں پاکدامناں حضرت علی علیہ السلام کی دختر اور دختران عقیل کا ہے بلکہ جھوٹے دعویٰ ثبوت اور تحریروں سے اسے دختران توختہ ترمذی بنانے کی ناکام کوشش کی۔

چنانچہ پیر غلام دستگیر نامی مرحوم نے ایک تحریک چلائی۔ موصوف نے پہلے ایک خستہ حال مزار سیّد احمد توختہ ترمذی کی مرمت کرائی، نذر نیاز تقسیم کی، قوالی کرائی اور اپنے سر پر اس دربار کی سجادہ نشینی کی دستار بندھوالی۔ چونکہ مزار لاوارث تھا، اہل محلہ نے نامی مرحوم کو جب حیات تھے، سیّد احمد شاہ توختہ کے مزار کا سجادہ نشین ماننے میں کوئی اعتراض نہ کیا۔ مگر پیری کے زعم اور ہوا میں اس قدر اونچے اڑنے لگے کہ سطح زمین کی ہر شے کچھ اور ہی نظر آنے لگی، بلا سوچے سمجھے و بغیر تصدیق و تحقیق دعویٰ کر دیا کہ "لاہور میں زندہ سمانے والی بیبیاں پاکدامناں سیّد توختہ ترمذی صاحب کی دختران ہیں جو 614 ہجری میں چنگیز خان کی لاہور پر یلغار کے وقت دُعا کر کے زندہ سما گئیں تھیں" پیر موصوف کے مقلدین و ظہرین و مریدین نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق رسالوں اور اخباروں میں اس باطل تحقیق کو ابھارا۔ نہ خود مرحوم نامی نے یا انکے کسی حامی نے تاریخ جلیلہ مصنفہ مؤلفہ غلام دستگیر نامی کے صفحات نمبر 67، 68 پر غور کیا جو پکار پکار کر گواہی دے رہے ہیں کہ حاج دختر توختہ ترمذی کی شادی سلطان بہاؤالدین ولد قطب الدین شاہ کیچ مکران سے ہوئی اور صفحہ 68 کی سطر 12 وفات بی بی حاج

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوراسی صفحہ کی سطور نمبر15، 16 کا مضمون دیکھئے۔ کہ وفات وکفن دفن کیچ مکران میں ہوا (اگلے صفحے پر سطور نمبر15، 16 صفحہ 68 درج کی جاتی ہیں جو تاریخ جلیلہ کے صفحہ نمبر 68 بھی لکھی ہوئی ملیں گی)۔

وفات بی بی حاج دختر توختہ ترمذی

سیادت پناہی بی بی حاج شہزادہ حمید الدین کی تین سال کی عمر میں بستر ناکامی پر چھوڑ کر ودیعت حیاتِ مستعار قادر لایزال کو سپرد فرما گئیں، جو غم الم اس جنت خرامی کی رحلت سے شہزادہ بہاؤالدین کو پہنچا اس تقریر میں قلم الم رقم اشک سیاہ بہاتا ہے۔ (قارئین کرام! آپ غور کریں، اور سیّد احمد توختہ ترمذی کی دوسری بیٹی تاج کی شادی اور ہندوستان میں سوانہ بستی میں جانا اور وہاں شہادت پانا اور اسکی اولاد کا مکمل ذکر کتاب صوفیائے پنجاب کے صفحہ نمبر333 پر لکھا ہوا دیکھا جاسکتا ہے۔ نیز صفحہ تاریخ جلیلہ مولفہ غلام دستگیر نامی صفحہ 111 سطر 16 تا 18 اور صفحہ 112 سطر 1 تا 4 پر درج ہے:۔

سلطان قطب الدین کے عہد میں سیّد احمد توختہ ترمذی ترمذ شریف سے لاہور جانے کے ارادہ سے کیچ مکران کی راہ سے گزرے، انکے ہمراہ دو نظیفہ، عفیفہ دختران تھیں موسومتاں بی بی حاج و بی بی تاج۔ ہاج (حاج) کو آپ نے شہزادہ بہاؤالدین کے نکاح میں دے دیا۔ پھر وہاں سے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔ بی بی حاج کے بطن سے سلطان حمید الدین و سلطان جمال الدین پیدا ہوئے، سلطان حمید الدین فرد ترین تھے۔ ابھی سن تین سال ہی کا تھا کہ ان کی والدہ ماجدہ نے دائمی اجل کو لبیک کہا۔ (پیدائش حمید الدین ابن حاج صفحہ 110، 570 ہجری)۔

حاج کی وفات کیچ مکران میں 573 ہجری میں ہوئی۔ 573 ہجری میں کیچ مکران میں وفات پانے والی اپنی وفات کے 41 سال بعد 614، 615 ہجری میں اپنی قبر سے نکل کر اپنی بہن کو سوانہ بستی ہندوستان سے نکال کر لائی پھر لاہور میں کیسے زندہ سمائی!؟ کس نے دیکھا گواہ کون۔ (باطل ولایعنی باتیں)۔

وفات کی وضاحت اور زندہ زمین میں سمانا

وفات پانے والے کو غسل دیا جایا کرتا ہے، اس کا کفن دفن جنازہ وغیرہ اور قبر کھودی جاتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ جنازہ پڑھنے والے گواہ ہوتے ہیں سوئم اور چالیسواں وغیرہ ہوتا ہے۔

زندہ زمین میں سمانے والوں کے بھی دیکھنے والے شاہد ہوتے ہیں۔ اُن کا جنازہ نہیں اٹھا کرتا۔ نشان ضرور بنا دیئے جاتے ہیں۔ مزار بیبیاں پاکدامناں 61 ہجری سے موجود ہے۔ گواہ موجود ثوابت موجود۔ سورج گواہ، چاند گواہ، مجاوران گواہ، ہندو گواہ، داتا صاحب گواہ، تاریخیں گواہ۔

شہادت اور شہید! دوسری صورت یہ ہے کہ کسی شخص کو اسلامی جنگ یا اسلام کی حمایت میں لڑتے ہوئے مخالفین مذہب نے شہید کر دیا ہے تو اگر ممکن ہو سکے تو اس کا کفن دفن جنازہ وغیرہ پڑھ کر قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی صورت میں کفن نہ مل سکے اور جنازہ بھی بوجہ جنگ جہاد یا ہجرت وغیرہ نہ ہو سکے تو انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ (شہادت) اللہ کی راہ میں قتل ہو تو اُسے کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص شہید ہو گیا ہے اُسے بھی مر گیا نہیں کہا جاتا، وفات پا گیا نہیں لکھتے، تیسرے یہ کہ اگر برگزیدہ ہستیاں مرد ہوں یا مستورات ایک راز الٰہی کی صورت میں اللہ کی کرم نوازی سے دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جائیں (جس طرح اصحاب کہف کا قصہ قرآن پاک میں موجود ہے) تو ایسی صورت میں نہ اُن کا غسل کیا جاتا ہے نہ کفن دیا جاتا ہے، نہ جنازہ پڑھایا جاتا ہے، نہ قبر کھودی جاتی ہے نہ اُن کو دفن کیا جاتا ہے اور نہ ان پر تلقین پڑھی جاتی ہے اور نہ اُنہیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ وفات پا گئے ہیں بلکہ اُن کو کہا جاتا ہے کہ فلاں برگزیدہ ہستیاں دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گئی ہیں، یہ سوئے ہوئے ہوتے ہیں شہدا کی طرح زندہ، مردہ نہیں۔ اس لئے وفات پا جانا مرنا اور دُعا طلب کر کے زمین میں سما جانا سونا اور شہید ہو جانا یہ تین مختلف شکلیں ہیں۔ اور مختلف الفاظ میں ہی ان کے انتقال کا ذکر کیا جاتا ہے، جو شخص بیمار ہو کر وفات پا جائے اور اُس کا غسل و جنازہ کفن دفن کیا جائے اسے کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص وفات پا گیا ہے اور جو شخص دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جائے اُسے کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما گیا ہے اور جو شخص امام وقت کی اجازت سے جہاد کرتا ہوا مارا جائے یا ظالم کسی کو مار دے، تو اُسے شہید کہتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جو وفات پا جائے اُسے یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ دُعا کر کے زمین میں سما گیا ہے، اور جو دُعا کر کے زمین میں سما جائے اس کو یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں شخص وفات پا گیا ہے۔ وفات پا جانا اور دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا الگ الگ چیز ہے۔ اسے الگ الگ لفظوں میں لکھا یا پکارا جاتا ہے۔ شہید ہونا بھی الگ چیز ہے الگ الگ علیحدہ علیحدہ حالتیں ہیں وفات پا جانے والے کو دُعا طلب کر کے زندہ زمین سما جانا نہیں کہا جاتا ہے بلکہ یہ جھوٹ اور ظلم ہوگا، اور جو دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جائے اُسے یہ نہیں لکھا جاتا اور کہا جاتا کہ فلاں شخص وفات پا گیا ہے جو وفات پا جائے اُس کا دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا مشہور نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی یقین کر سکتا ہے اور جو دُعا کر کے زندہ زمین میں سما جائے اُسے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص وفات پا گیا ہے۔ روزمرہ اور محاورہ کے لحاظ سے بھی زندہ سمانا ہے۔

قارئین کرام! احقر نے دُعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانے کی وجہ تسمیہ اور شہید ہونے کی وجہ تسمیہ جو بندہ ناچیز نے بار بار کی ہے آپ غور فرما کر علم و ادب نیز دلائل اور حوالہ جات کتب تاریخ کا مطالعہ فرمائیں جو بندہ نے ان دعوے دار صاحبان کے دعویٰ کو غلط دعویٰ ثابت کرنے میں ان حضرات کی ہی کتب کے حوالہ جات نقل کر کے پیش کئے ہیں۔ ملاحظہ فرما کر انصاف فرمائیں، اور ان معترضین حضرات کو اگر آپ کی فراست و اذہان ناچیز کے جوابِ دعویٰ کو مبنی بہ صداقت و حقیقت خیال فرماتے ہیں تو مدعا علیہم کے ابطال و تعصب سمجھ کر احقر کے دعویٰ کی تصدیق فرمائیں!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرم میں دربار حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام پر میلہ بنا کر خوشیاں منائی جاتی ہیں کیا یہ جائز ہے یا ناجائز؟

......☆......

دربار دختر حضرت علی علیہ السلام ہمشیرہ امام حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام و حضرت عباس علمبردار علیہ السلام و زوجہ حضرت امیر مسلمؑ و والدہ ماجدہ محمد و ابراہیم پر ان دنوں خوشیوں کے سامان ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان ایام محرم میں ہی اسی معظمہ، بی بی رُقیہ کبریٰ کے بھائیوں کو اور ان کے بچوں کو کربلا میں یزیدیوں نے تین دن کا بھوکا پیاسہ رکھ کر قربانی کے بکروں کی طرح ذبح کر دیا تھا اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے تھے۔ لاشیں پائمال کی گئیں خیمے جلا دیئے گئے۔ سامان لوٹ لئے مستورات کے سر سے چادریں چھین لی تھیں مستورات کو قیدی بنایا گیا۔ بازاروں میں پھرایا گیا۔ پتھر مارے گئے اور اسی بی بی پاک رُقیہ کبریٰ کے سرتاج حضرت امیر مسلمؑ کو کوفہ میں بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ لاش کو بازاروں میں کھینچا گیا اسی بی بی پاک کے دونوں بچوں کو دریائے فرات پر لے جا کر حارث ملعون نے شہید کیا اور سر اقدس اُتار کر لاشیں دریا میں پھینک دیں بے پناہ ظلم و تشدد کئے اس ظاہری فتح کی خوشی میں اسی ماہ محرم میں یزید نے خوشیاں منائی تھیں جشن کئے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ خوشیاں منائی جائیں خوشبو لگائیں نئے کپڑے پہنیں، ان قیدیوں کو یعنی آلِ رسول ﷺ کو چونکہ باغی ہیں پتھر ماریں۔ ان دنوں ہی اہلبیت رسول ﷺ روتے پیٹتے تھے۔ اسی لئے مستورات کے بازو رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ محرم میں قاتلانِ اہلبیت نے میلہ بنایا تھا۔ خوشیاں منائی تھیں جو لوگ دربار اقدس بی بی پاک کدا منہ پر جن کے عزیز و اقارب سے اُن دنوں یہ ظلم ہوئے تھے میلا بناتے ہیں۔ کیا یہ میلہ بنا کر خوشیاں منا کر سنت اہلبیت ادا کرتے ہیں یا سنت یزید بجالاتے ہیں۔ ان دونوں گروہوں میں سے کس کی یادگار منائی جاتی ہے۔ خود انصاف کریں کہ کیا یہ دن خوشیوں کے ہیں یا غم کے ہیں کیا ان دنوں خوشیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزید نے منائی تھیں یا اولادِ رسول ﷺ نے؟ شیعہ ان دنوں عزاداری حسین علیہ السلام منا کر سنت اہلبیت النبوت کی یادگار مناتے ہیں۔ غم میں رہتے ہیں پیٹتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں محرم میں خوشیاں منانی یزیدی پیروی ہے اور غم کرنا اہلبیت النبوت کی پیروی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ سے ثابت ہے کہ فرمایا رسول پاک ﷺ نے حسین علیہ السلام کے غم میں رونے والے شخص پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ مضمون عزاداری حسین علیہ السلام میں مفصل درج کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ دربار حضرت بی بی پاکدامنہ پر جو فیصلے کئے گئے ہیں اُن میں عزاداری حسین علیہ السلام کی اجازت تو دی گئی ہے مگر ساتھ شرط یہ لگائی گئی ہے کہ مجلس کی جائے مگر کوئی ایسی صورت اختیار نہ کی جائے جس سے دیگر فرقہ کی دل آزاری ہو کیا دیگر فرقہ مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے تو ہدایت کی گئی ہے مگر دیگر کو دل مجروح نہ کرنے کی ہدایت بھی کی جائے۔ محرم میں خوشیاں منانے والے لوگوں کی حرکات سے جو دل آزاری ہوتی ہے اور دل مجروح ہو جاتے ہیں اور اُس کی مثال یہ ہے جس طرح کسی کے گھر کسی عزیز کی موت ہو جائے اور کوئی اُس کے سامنے خوشیاں منائے۔ خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی صاحبہ کے دربار پاک پر ان دنوں محرم میں میلہ اور خوشیاں منائی جاتی ہیں اور جھولے جھلائے جاتے ہیں دکانیں لگائی جاتی ہیں نئے کپڑے پہنے جاتے ہیں میلہ کی شکل بنائی جاتی ہے اس سے دل سخت مجروح ہوتے ہیں۔ ان دنوں محرم میں دربار حضرت بی بی پاکدامنہ پر میلہ بنا کر خوشیاں منانے کی رکاوٹ کرنی چاہئے تا کہ شیعہ لوگوں کے دل مجروح نہ ہوں، ویسے زیارت کے لئے ہر فرقہ کا آدمی حاضر ہو کر فیض حاصل کر سکتا ہے مگر خوشیوں کے طریقے اختیار کرنے اور محرم میں! ایسا پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کو بجائے خوش کرنے کے ناراض کرنے کا یہ سامان ہے کہ محرم میں خوشیاں منائی جائیں۔ الراقم احقر الکونین خادم اہلبیت النبوت دربار بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا ابوالظفر مولوی محمد بخش قریشی۔

ساکن بیت القریش قزلباش روڈ، لاہور۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ

حضرت امام علی علیہ السلام

↓

حضرت امام حسن علیہ السلام

↓

حضرت زید

↓

حسن اصغری

↓

ابوالحسن

↓

شاہ شجاع

↓

سیّد علی

↓

سیّد عثمان

↓

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے تاریخی حالات

......☆......

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ دربار بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا سے فیض یاب ہونے کے لئے دربار پاکدامناں پر ہر جمعرات تشریف لاتے رہے۔ بی بی پاکدامنہ عرفان کی سلطنت کے شہنشاہ حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں۔

یہ کہ داتا صاحب بمطابق کتاب تحفۃ الواصلین بیبیاں پاکدامنا سلام اللہ علیہا کے تاحیات دربار اقدس پر ہر جمعرات پاپیادہ آ کر فیض حاصل کرتے رہے ہیں باادب دور بیٹھ کر مراقبہ کر کے فیض حاصل کیا ہے، تاریخ وفات داتا صاحب 465ھ ہے اور بیبیاں پاکدامنا سلام اللہ علیہا کا دعا طلب کر کے زندہ زمین میں سما جانا، 61، 62 ہجری ہے، صاف ظاہر ہے کہ داتا صاحب 465 ہجری سے پہلے دربار بی بی پاکدامناں پر حاضری دیتے رہے، جبکہ دختران سید احمد شاہ توختہ کا عہد ساتویں صدی ہجری کا ہے۔

معترض لوگوں کے اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کے متعلق عدم واقفیت اور تعصب کی بنا پر من گھڑت روایتیں بعض لوگوں نے پھیلا رکھی ہیں۔ اور مشتہر کر رہے ہیں۔

۲۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لوگوں نے من گھڑت یہ روایت پھیلا رکھی ہے کہ داتا صاحب (نعوذ باللہ) اہلبیت رسولؐ کے دشمنوں سے وابستہ تھے اور جب کربلا معلّیٰ سے شب عاشور بیبیاں پاکدامناں ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی تھیں تو داتا صاحب ان کے پیچھے مخبر یعنی جاسوس بن کر آئے تھے۔

۳۔ کہ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں اہلبیت کے فضائل بہت کم بیان کئے ہیں اور اصحاب کی شان کو اہلبیت رسولؐ سے بڑھا کر تحریر کیا ہے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراضات کے جواب:۔ناظرین حضرات کسی روایت کوسن کراس پر اعتقاد کرنا یااس روایت کو بغیر سوچے سمجھے اصول درایت سے پرکھنے کے اپنی کتب میں فوراً درج کر لینا اورعوام کوشبہ میں ڈال دینا بیحد ظلم ہے کئی لوگ تاریخ لکھتے وقت بھی اپنی قوم وطن مذہب یاباعث حسد ایسے اثرات دل میں رکھ کرتاریخ میں زہر بھر دیتے ہیں جس کا نتیجہ بہت نقصان دہ نکلتا ہے مگروہ نتیجہ کومدنظر نہیں رکھتے ۔اپنے عقیدہ کے تحت غلط روایت کوبھی درج کتاب کر دیتے ہیں انصاف نہیں کرتے اسی کا نام ظلم ہے اب بندہ ناچیز ان کی اس روایت کی تردید تحریر کرتا ہے اوراصول درایت ناظرین حضرات کے پیش نظر کر کے ایسے الزام کوغلط ثابت کرتا ہے سب سے پہلے دیکھنا اس چیز کا ہے کہ کیاداتا صاحب واقعہ کربلا 61ھ کے زمانہ کے ہیں شب عاشور جناب امام حسین علیہ السلام نے ان بیبیوں کوکربلا معلّی سے ہندوستان روانہ کیا تھا۔واقعہ کربلا پہلی صدی ہجری 61ھ ہے۔اس وقت داتا صاحب پیدا ہو چکے تھے یانہیں کس قدر ظلم ہے کہ یہ روایت مشہور کرنے والے صاحبان نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ذرا غور کرنے سے آدمی حقیقت حاصل کرسکتا ہے اورروایت کودرایت کے اصول سے پرکھا جائے تواصل حقیقت پر پہنچ جاتا ہے کشف محجوب کتاب جوحضرت داتا صاحب کی تصنیف ہے اورعلم تصوف پرلکھی گئی ہے اس میں تحریر ہے کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 465ھ میں ہوئی ہے جبکہ بیبیاں و پاکدامناں کاواقعہ زندہ زمین میں سماجانے کا 61،62ھ پہلی صدی ہجری کا ہے جب داتا صاحب کے والد بزرگوار بلکہ ان کے دادا بزرگوار بھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

اسی طرح 465ھ میں سیّد احمد شاہ توختہ بھی پیدا نہ ہوئے تھے ان کی بیٹی کا یہ مزار کیسے بن گیا، کیا کوئی تاریخ یہ بتاتی ہے؟سوائے من گھڑت افسانہ جوغلام دستگیر نامی نے اپنی کتاب جلیلہ وشجرہ رسولؐ مقبول میں درج کیا ہے۔اسی بیان نے کہ داتا صاحب پاپیادہ دربار بی بی پاکدامن پر حاضری دیا کرتے تھے اس کہانی کو باطل ثابت کردیا ہے۔جومحض بغض علی اورعزاداری حسین علیہ السلام کوروکنے کے لئے تیار کی گئی تھی جو کامیاب نہ ہوسکی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المشہور بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کے دربار اقدس پر حضرت پیر داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمتہ کا حاضر ہونے کا ثبوت

ازقلم پیر غلام دستگیر صاحب نامی کتاب بزرگانِ لاہور صفحہ 44-243 سطر 20

لکھتے ہیں، الغرض ان (محترم بیبیاں پاکدامناں) کی قدامت میں کوئی شک نہیں اور ثابت ہے کہ یہ حضرات پاکدامناں متقدمین میں سے ہیں، چنانچہ تحفۃ الواصلین میں مرقوم ہیں کہ مخدوم علی گنج بخش ہجویری لاہور تشریف لاکر لاہور سے باہر متوطن ہوئے تو ہر ہفتے ان پاکدامناں کے مزارات پر تشریف لاتے تو بہت دور بیٹھ کر فیضیاب ہوتے اور ادب کی وجہ سے نزدیک نہ جاتے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مزار آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہاں موجود تھے، ان کی بزرگی سیادت اور ولایت ان حضرات کی تحفہ احمدیہ اور تذکرہ قطب عالم (تالیف شیخ ابوبکر جمال الدین برادرز خلیفہ حضرت عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری عظمہ اللہ تعالیٰ د) وغیرہ سے واضح ہے کہ بہت سے اولیاء کبار نے اس دربار عالی سے فیض حاصل کیا ہے اور تاحال فیض عام جاری ہے، سینکڑوں اہل حاجت ومراد یہاں حاضر ہوکر اپنے مقصد حاصل کرتے ہیں اور مراد کو پہنچتے ہیں اور بی بی حلیمہ المشہور بی بی تنوری ان حضرات کی خادمہ اور فیض یافتہ تھی، اس کا مزار بھی اس خانقاہ کے احاطہ میں ہے۔

نوٹ: جناب پیر غلام دستگیر صاحب نامی خود اپنی قلم سے اپنی کتاب میں مندرجہ بالا حالات تحریر فرماتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ داتا صاحب دربار اقدس بی بی پاکدامناں پر حاضر ہوتے تھے مگر اپنی کتاب میں کئی جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ سید احمد شاہ توختہ کی صاحبزادیاں ہیں اور 614 ہجری میں دُعا کر کے زمین میں سما گئی تھیں جبکہ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 465 ہجری میں ہوئی تھی، اس طرح سے 149 سال پیشتر داتا صاحب کن حضرات کے مزاروں پر حاضر ہوتے تھے، نیز کتب تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ موجودہ مزار اقدس اور حویلیاں اور برآمدے جناب سلطان محمود غزنوی کے تیار کئے ہوئے ہیں، جبکہ سلطان محمود غزنوی 410 ہجری میں ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حساب سے 204 سال پیشتر بادشاہ سلطان محمود غزنوی نے کن حضرات کے مزارات، حویلیاں اور برآمدے تیار کرائے تھے، جبکہ ایسے مشہور واقعات داتا صاحب کا دربار پر حاضر ہونا ثابت ہے۔ سلطان محمود غزنوی کا یہ موجودہ مزاریں اور حویلیاں اور برآمدے جو خود عمارت گواہی دے رہی ہے کہ افغانستان کی طرز کی بنی ہوئی ہیں، پیر غلام دستگیر نامی صاحب اور اُن کے ہم خیال حضرات کی بنائی ہوئی غلط کہانی کہ یہ دربار پاک سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی دختران کا ہے، اور پھر بغیر سوچ سمجھے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ واقعہ دختران سیّد احمد شاہ توختہ کا 614 ہجری کا ہے۔ کتنا نادانی سے کام لیا گیا ہے۔ یہی تاریخ ہی ان لوگوں کی بناوٹی کہانی کو مطابقت کرنے سے کاذب ثابت کرنے میں کافی ہو چکی ہے عقلمند آدمی ان تاریخوں کی مطابقت سے ہی اس کہانی کا سچا یا جھوٹا ہونا ثابت کر سکتا ہے۔ مگر بندہ حیران ہے کہ ایک شخص نامی صاحب نے تو خدا معلوم ضعیفی کی وجہ سے کہ یاد تک نہیں رہا۔ اس کہانی کو تیار کرنے میں یہ نہ سوچا کہ اس سے پیشتر میں نے کیا کچھ ان بیبیوں کے متعلق تحریر کیا ہے مگر اس کے بعد کے علماء حضرات نے بھی اس کی مکمل تحقیق نہ کی اور اُن کی لکھی ہوئی کہانی کے مطابق لکیر کے فقیر والی مثال پوری کرتے ہوئے تائید فرما دی ہے۔ قارئین کرام! عدل سے خود فیصلہ کر لیں۔

بعد از شہادت حضرت علی علیہ السلام اور حضرت حسن علیہ السلام اموی حکمرانوں نے ذرائع ابلاغ پر مکمل کنٹرول کر کے اپنے تربیت دادہ پروردہ دین فروش نیم ملاؤں کو دینی اور قضاۃ کے عہدوں پر فائز کیا، اور 18 ہزار مساجد عراق و مصر و شام و عرب تا حد مملکتِ بنوامیہ کو اموی پروپیگنڈے کے مراکز بنا کر اپنی مرضی کے مطابق ناخواندہ قسم کے لالچی اور کٹھ پتلی بندوں کو دینی رہنما مقرر کیا، تاکہ وہ اشارہ پر چلتے رہیں۔ چنانچہ اس قسم کے جاہل لوگ وعظ میں اور خصوصاً جمعہ کے خطبہ میں بنی اُمیہ کی تعریف و توصیف کرتے اور علی علیہ السلام اور بنو ہاشم پر سب وشتم کرتے (یہ سب وشتم کی رسم 99 ہجری تک جاری رہی، اور عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں اُس نے بند کروائی اور اُسے بھی محبت علی علیہ السلام کے جرم میں زہر دے دیا گیا) حکومت کے کارندے نمایندے اور مذہبی رہنما آلِ ابی طالب (ہاشمیوں) کے لئے زہر پھیلانے اور یزید کی ولی عہدی کو تسلیم کروانے کی پیہم کوشش کرتے رہے چنانچہ اموی حکمرانوں کے نقطہ نظر کے مطابق تفسیریں لکھی گئیں اور ان گنت حدیثیں وضع کی گئیں جن میں بنوامیہ کی عظمت اور بنو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاشم کی ہجو کے پہلو پائے جاتے تھے۔ حالانکہ لا اکراہ فی الدین و نیز الراشی والمرتشی فی النار فرمانِ رسول ﷺ موجود تھا اور جاننے والے اصحاب بھی موجود تھے۔ مگر جو آواز اٹھاتا یا ملک بدر یا قتل کر دیا جاتا، زر، زن اور زور تینوں نے مل کر قرآن و احادیث نبوی کا احترام مثلاً الا تھا قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ کی ایسی غلط تفسیر کی گئی کہ عامتہ الناس الفت رسول اور مودّت اہلبیت سے زمانۂ جاہلیت سے بھی زیادہ بے بہرہ ہو گئے، اولوالامر کا چغہ ہر ظالم و فاسق حاکم کے جسم پر بھی فٹ کیا جانے لگا۔ مسجدوں میں علی علیہ السلام پر سب و شتم کا سلسلہ سالہا سال تک جاری رہا جس کے نتیجے میں لوگوں کیلئے یزید جیسے بدکردار کو اپنا خلیفہ ماننے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

محبانِ علی علیہ السلام یا تو قتل کئے گئے تھے یا قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار رہتے، باقی ماندہ پابند تھے، بنو ہاشم پر پہرے تھے حکومت کے کارندے سادہ لباس میں محلہ بنو ہاشم کا دن رات طواف کرتے رہتے، بچے اور عورتیں بھی بچوں اور عورتوں کی نگرانی پر مامور تھیں، عورتوں کی نگرانی کے لئے زنانہ خفیہ پولیس بنائی گئی، جاسوسوں کا ملک میں جال بچھایا جا چکا تھا۔ بھائی اپنے سگے بھائی سے ڈرتا تھا، کہ مبادا حکومت کا جاسوس ہو، بازارِ حسن فوجیوں کے لئے خصوصاً قائم کئے گئے، جہاں جاسوس عورتیں طوائفوں کے روپ میں فوجی اور غیر فوجی نوجوانوں کو اپنے دامِ فریب میں پھنسا کر محبانِ علی علیہ السلام کے قتل پر اکساتی تھیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ لعین عبدالرحمٰن بن ملجم جس نے حضرت علی علیہ السلام کو قتل کیا اسی واقعہ کی ایک کڑی ہے اور اُسے قتلِ علی علیہ السلام پر اکسانے والی اُس وقت کی حکومت کی جاسوسہ تھی، پھر یزید کی ولی عہدی کو تسلیم کرانے کے لئے شروع سے ہی امیر شام نے انتظامات کرنے شروع کر دیئے تھے۔ مساجد میں اُس کی تعریف کی جاتی، القصہ پھر مسجد نبوی میں مدینہ میں تمام مملکت کے حصوں سے وفود بلائے اور امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں اس کے حق میں بیعت لی، مشہور واقعہ ہے جب یہ سب جن میں بصرے کے وفد کا چیف قیس بن احنف بھی تھا نے امیر معاویہ سے آ کہا اے امیر! اگر ہم جھوٹ کہیں تو اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہے اور اگر سچ کہتے ہیں تو تیری تلوار کا ڈر ہے۔ جا ہم نے صرف زبان سے اقرار کیا جو تو کہتا ہے پھر تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ مسجد نبوی میں عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر بھی موجود تھے، منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر امیر شام نے مسجد نبوی میں کہا، سنئے حضرات!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سب حضرات نے بھی یزید کی بیعت کر لی ہے اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر بھی شامل ہیں۔ پھر فوراً ہی ممبر سے اُتر کر گھوڑے پر سوار ہو کر دمشق کی طرف باگیں اٹھا دیں۔ لوگوں نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے پوچھا تو وہ کہنے لگے یہ غلط ہے ہم نے بیعت نہیں کی جھوٹ ہے لوگوں نے کہا تو پھر تم کیوں نہ بولے، اُنہوں نے جواب دیا، ہمارے سروں پر کوتوال اور سپاہی پہلے سے مقرر کر دیئے گئے تھے اور اُنہیں یہ ہدایات تھیں کہ اگر ہم سر یا آنکھ سے اشارہ یا کوئی حرکت بھی کریں تو فوراً ہماری گردنیں اڑا دی جائیں اس طرح قرآن کی تفاسیر من گھڑت حدیثوں کے سہارے اور ممبر رسول پاک ﷺ کا مذاق اڑا کر مسلمانوں پر یزید فاسق و فاجر شخص کی بیعت ٹھونس دی گئی، اس موقعہ پر بی بی عائشہ حرم رسول پاک ﷺ نے یزید کو خلیفہ بنانے کی سخت مخالفت کی تو اسے گڑھے میں گرا کر مارا گیا تھا القصہ اپنے باپ کی موت کے بعد یزید مسلمانوں کا خلیفہ امام اور امیر حج مقرر ہوا، جناب حسین علیہ السلام کو بھی بیعت کے لئے مدینہ کے گورنر کی معرفت پیغام بھجوایا۔ آپ گئے اور فقط یہ کہہ کر واپس آ گئے، انا حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام! کیا مدینہ کا گورنر حسین علیہ السلام اور آپ کے والد ماجد علی علیہ السلام کا نام نہیں جانتا تھا؟ حسین علیہ السلام نے انا حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام اس لئے کہا کہ گورنر یاد رکھے کہ نہ تو علی علیہ السلام نے رسول ﷺ کی بیعت کے بعد کسی کی بیعت کی اور نہ حسین علیہ السلام کر سکتا ہے۔ ہم پر عوام کی خواص کی بیعت لازم ہے، چنانچہ اپنے پروردہ اٹھارہ ہزار علماء سے یزید لعین نے امام حسین علیہ السلام پر فتاویٰ صادر کرنے کو کہا وہ تو پہلے امیر معاویہ کے رزق خوار تھے، اور اب یزید ان کے مزاج کا آشنا تھا، فوراً فتویٰ دے دیا، ''حسین باغی ہے'' واجب القتل ہے جو ساتھ دے حسین کا وہ بھی باغی و واجب القتل ہے چنانچہ سانحہ کربلا جو مسلمانوں کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے اور یزید کے حکم سے وہاں آل رسول ﷺ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے پیش آیا، جناب حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کے بعد خیامِ اہل البیت لوٹنے کے بعد آگ لگانے کے بعد مخدرات عصمت کے سروں سے چادریں اتارنے کے بعد بچوں کے قتل کے بعد، امام زین العابدین علیہ السلام کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے کے بعد ننھی سکینہ کے کانوں کو لہولہان کرنے کے بعد جناب زینب و کلثوم کو ہتھکڑیاں اور درے لگانے کے بعد، جناب فضا کے چہرے کو زخمی کرنے کے بعد، رسولِ پاک ﷺ کی رسالت اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبوت کو ہاشمیوں کا ڈھونگ کہنے کے بعد اور سر حسین علیہ السلام کو نیزوں پر بلند کرنے کے بعد لاشوں پر گھوڑے دوڑانے کے بعد جناب زینب کے شام کے دربار میں خطبہ کے بعد جس سے یزید لعین کی یزیدیت و بربریت کا پول کھل گیا۔ یزید نے رائے عامہ کو استوار کرنے کے لئے پھر اٹھارہ ہزار پالتو نیم ملاؤں کی خدمات حاصل کیں جو جھوٹ بولنے میں بے مثل اور بُرائی کے دیوتا تھے، انہوں نے ہر مسجد کے منبر سے یہ آواز بلند کی، حسین علیہ السلام کا قتل اللہ کی رضا تھی، اللہ کے حکم کے سوا کون کسی کو قتل کر سکتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو سب کچھ کر سکتا تھا۔ حسین علیہ السلام کا کربلا میں امتحان تھا رونا نہیں چاہئے وہ پاس ہو گئے، نیز وہ شہید ہیں اور شہیدوں کے لئے رونا ماتم کرنا اور نوحہ وغیرہ کرنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اللہ کے بغیر ذرہ اور پتا تک نہیں ہل سکتا، یہ خدا کی رضا تھی یہ مشیتِ ایزدی تھی، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہئے۔ اس طرح یزید کو لعین کہنے سے منع کرنے اور قتل حسین علیہ السلام پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش میں لگے رہے۔ اور آج تک ان ظالموں کی باتوں کو اَن پڑھ اور بھولے مسلمان صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ (خدا کو بُرائی بے حیائی اور ظلم سے نفرت ہے) جھوٹے اور ظالم پر اللہ کی لعنت ہے۔

انصاف اور عقل سے کام لیں، کیا یہ اللہ کا حکم تھا؟ کیا خدا کو دو پٹوں کی ضرورت تھی؟ کیا اللہ ڈائن ہے (معاذ اللہ)؟ کیا اللہ کالی دیوی ہے (معاذ اللہ) جو خون چاہتا ہے؟ یہ خدا پر بہتان ہے۔ اموی دور میں ایسی کتابیں لکھی گئیں اور اُنہیں عام کیا گیا، ہر مسجد کے ملاّ کو ان باتوں کو اذہانِ مسلمانان میں بھرنے پڑھنے اور جمعہ کے روز خطبہ میں سنانے کا ماہانہ کے علاوہ انعام بھی ملتا تھا۔

چنانچہ لعین عیاش فاسق اور شرابی یزید چھٹا امام جنتی حافظ قرآن اور امیر حج اور کیا کیا خطابات سے نوازا گیا اور جناب حسین علیہ السلام کو باغی واجب القتل قرار دیا گیا۔ کئی ملاں آج کل بھی انہیں سابقہ عقائد کے مطابق سادہ دل مسلمانوں کو اہلبیت رسول سے منحرف کرتے ہیں اور اب بھی یزید لعین کو چھٹا خلیفہ تصور کرتے ہیں امیہ اور ہاشمی خاندان کو یکساں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے کردار خبیثہ جو مراعات حاصل کر کے قتل حسین کا فتویٰ جاری کیا تھا چھپانے کی خاطر شیعہ سنی کو متفق نہیں ہونے دیتے کہ شیعہ ہمارا کربلا والا ظلم کرایا ہوا سنیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لئے تو علامہ اقبال فرما گئے۔

خدایا تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں ۔ کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

سلطان سے مراد یزید اور درویشی سے مراد اٹھارہ ہزار یزیدی دور کے علماءِ سو۔

نیز یہ کہ۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ۔ ایسے امام سے گزر ایسی نماز سے گزر

اس سے مراد بھی نیم ملاں یا علماءِ سو۔

نیز یہ کہ۔

می شود ہر مو درازے خرقہ پوش ۔ آہ زیں سودگران دیں فروش

نیز یہ کہ۔

گلہ تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا ۔ کہاں سے آئے صدا لا الہ اللہ

نیز یہ کہ۔

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے ۔ گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادر زہرہؑ

نیز یہ کہ۔

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ ملاں کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں ۔ کرگس کا جہاں اور شاہیں کا جہاں اور

نیز فرمایا سلطان العارفین (علیہ رحمت و رحمت بر تربت پاک اُو)۔

جے کر دین علم وچ ہندا سر نیزے کیوں چڑھدے ھُو

اٹھاراں ہزار جو عالم آہے اُوہ اگے حسینؑ دے مر دے ھُو

جے کجھ ملاحظہ سرورؐ دا کر دے تمبو خیمے کیوں سڑ دے ھُو

جے کر من دے بیت رسولی پانی بند کیوں کر دے ھُو

صادق دین اونھاں دا باھو جیہڑے سر نذرانہ کر دے ھُو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیز فرمایا۔

سچا عشق حسینؑ علیؑ دا باقی سب دھروٹی ھُو

اچیاں بانگاں سوئی دیندے نیت جنادی کھوٹی ھُو

مذہباں دے دروازے اچے راہ ربانا موری ھُو
پنڈتاں عالماں فاضلاں کولوں جولنگھیا سو چوری ھُو

کفر در دل بر زباں اللہ اکبر داشتن آلِ احمد کشتن و ہم حب حیدر داشتن
ایں مرا باور نمی آید زروئے اعتقاد حق زہرا خوردن و دینِ پیمبر داشتن
القصہ

درد منداں وفا کی ہائے رے مجبوریاں!
دردِ دل دیکھا نہ جاتا تھا مگر دیکھا کئے!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوئم

عرضِ مصنف

......☆......

قارئین کرام! ایک محقق یا مورخ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہوتا ہے انسانیت نواز ہوتا ہے اور حق و عدل کو پیش نظر رکھ کر اور فرقہ پرستی سے بالاتر ہو کر اگر تحقیق نہ کرے اور نہ لکھے تو آنے والی نسلیں، مورخین اور حاضرہ اور مستقبل اُسے کبھی خراجِ تحسین پیش نہیں کیا کرتے، یہ اور بات ہے کہ ایک ٹولہ یا جماعت یا فرقہ تھوڑی سی دیر کے لئے واہ واہ کر دے۔ لیکن اگر اس کا قلم حق پرست نہ ہوگا تو کبھی لافانی نہیں ہوسکتا۔ عادل محقق یا مورخ نہ تو حاکمانِ وقت کے ہاتھ کا ہتھیار ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت یا گروہ کا آلہ کار، بلکہ اپنے دشمن کی حقیقت کو چھپانا بھی جرم اور گناہِ عظیم اور کم ظرفی خیال کیا کرتا ہے۔ صحیح و عادل مورخ یا محقق اپنوں اور بیگانوں میں تفاوت نہیں کیا کرتا، تاریخ اور تحقیق کا تعلق واقعات و حقائق سے ہوتا ہے۔ آثار قدیمہ و صدر رالرجال اور روایات معتبرہ اُس کے اوزار ہوتے ہیں اور یہ اوزار ہی اُس کے ساتھی یا اُس کی جماعت یا اُس کا گروہ یا ظہیرین ہوتے ہیں، اور مورخ یا محقق متقدین کی پیروی کیا کرتا ہے اور متقدم کو متقدم اور متاخر کو متاخر ہی تسلیم کیا کرتا ہے۔ حالانکہ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کے مجاورین حضرات اور احقر کے مابین ایک بہت بڑی خلیج حائل ہے۔ لیکن کتاب ہذا میں اُن کے شجرہ نسب اور حقوق و خدمات کو رتی برابر چھپانے کی کوشش یا اُن کی شان میں کوئی نازیبا کلمہ احقر کے قلم سے نکلا ہوا آپ کو نہ مل سکے گا بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ احقر نے انہیں بقائے دوام سے ہمکنار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مورخ یا محقق اگر حسد و بغض و عناد و حرص و ہوا یا ذاتی یا قومی یا مذہبی تعصبات کی بنا پر قلم اٹھانے کی کوشش کرے تو زمانہ بہت بڑا محقق ہے۔ زمانہ کی آنکھ سے بچ نہیں سکتا اور تا قیامت ہر زمانہ کے مورخین و محققین اُس کی زندگی کے بعد اُس کی قبر پر پھولوں کی چادروں کی جگہ کیا کیا ہار چڑھایا کرتے ہیں۔ اس لئے ایک محقق یا مورخ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو نتیجہ سے بے خبر ہو کر قلم نہیں اٹھانا چاہئے۔ قلم ہاتھ میں پکڑنا بہت آسان ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری نبھانا کارِ طفلاں نیست۔

احقر کو اگر تحفظِ حقوق بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کا پاس ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان کے مجاورین عظام کا بھی اعترافِ حقیقت ہے۔

ہر کہ خدمت کرد اُو مخدوم شُد

وہر کہ خود را دیدہ اُو محروم شُد

بلکہ احقر اوقاف کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہے (مانے یا نہ مانے) اوقاف کی مرضی لیکن بحیثیت مورخ و محقق احقر عدل کا دامن چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتا۔ چڑھاوے میں ان کا بھی حق ہے اور یہ تا ابد حقدار ہیں۔ ان کے آباؤاجداد کی خدمات نظر انداز نہ کی جائیں۔ احقر نے نہ صرف بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا کے مزار اقدس پر گردو غبار ڈالنے اور کیچڑ اُچھالنے والوں کے ہاتھ اور زبانیں روکی ہیں بلکہ مخدوم علی ہجویری داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ناروا کلمات کہنے والوں کو بھی روکا ہے۔ احقر نے جو کچھ اس تاریخ کتاب بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا میں لکھا ہے۔ عدل اور خوفِ خدا کو سامنے رکھ کر اولیاء کی خدمت کی ہے۔ قارئین کرام معترضین حضرات سے التماس ہے کہ عدل و انصاف سے توجہ فرمائیں۔ اگر یہ معروضات دل نشیں ہوں تو احقر کے لئے دُعا فرمائیں۔

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد

مولوی محمد بخش شاہ قریشی

☆

حضرت ابی طالب کے حالات اور اُن کے مسلمان ہونے کے ثبوت

رسالت مآب کے باپ حضرت عبداللہ کا پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا بچپن سے ماں کا بھی انتقال ہو گیا۔ حضرت ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد نے اپنے بچوں سے زیادہ محبت کے ساتھ پرورش

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی۔ اسی لئے آنحضرت صلعم کو یتیم ابوطالب کہا جاتا تھا۔ بڑے ہوئے تو زبان سے مال سے تلوار سے اپنی اولاد کے ذریعہ سے ہر موقع پر مدد اور حفاظت کی۔ لوگ رسولِ خدا ﷺ کے قاتل بن گئے تو رات کو حضرت ابوطالب اس امانتِ خدا کی حفاظت کرتے تھے اور اکثر آنحضرت ﷺ کی جگہ پر حضرت علی علیہ السلام کو لٹا دیتے تا کہ کفار حملہ کریں تو آپ بچ جائیں اور علی علیہ السلام صدقے ہو جائیں۔ حضرت علی علیہ السلام کے حق میں رسولِ پاک ﷺ نے بہت حدیثیں فرمائی ہیں اور انہیں علم کا دروازہ فرمایا ہے۔ اس لئے آپ کا علم میں کوئی ثانی نہیں ہے۔

......☆......

حضرت ابوطالب کی انگوٹھی کا نقش نگین مندرجہ ذیل تھا اور وہ پکے مسلمان، مومن و محسنِ اسلام تھے

......☆......

"رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًا و بابن ابن اخی نبیًا و علیًا وَصِیًا"

معنی:- میں اس بات پر راضی ہوں کہ اللہ میرا رب اور میرا بھتیجا میرا نبی اور علی ان کا وصی ہے (محت)

حضرت ابوطالب نے وقت انتقال آخری کلمہ بآواز بلند یہی کہا "لا الٰـــــہَ اِلاَّ اللّٰہ" ابن عباس ناقل ہیں ابوطالب نے وقت وفات کہا۔ "لا الٰہ اِلاَّ اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ"

جابر ناقل ہیں۔ میں نے ایک دن حضرت رسالت مآب صلعم کی خدمت میں عرض کیا لوگ کہتے ہیں ابوطالب کافر تھے۔ حضرت نے فرمایا، اے جابر ایمان کا جاننے والا خدا سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ رسالت مآب فرماتے ہیں۔ شب معراج جب میں تخت عرش پر پہنچا تو چار نور نظر آئے۔ میں نے عرض کیا پروردگار یہ نور کیسے ہیں۔ جواب ملا ایک نور عبدالمطلب کا دوسرا ابوطالب کا تیسرا عبد اللہ کا چوتھا جعفر کا نور ہے۔ میں نے عرض کیا یہ نور ان لوگوں کو کیسے ملے جواب ملا کہ ان لوگوں نے کفار کے مظالم برداشت کر کے اپنے ایمان کو برقرار رکھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولودِ کعبہ حضرت علیؑ کی تاریخ پیدائش وشجرہ نسب

اور آپ کے مزاجِ پاک کے حیرتناک حالات

جو بیبیاں پاکدامناں کے مراحات سے مشابہہ ہیں

......☆......

نام علی علیہ السلام اور اسم حیدر وصفدر وجہہ اللہ مادر گرامی فاطمہ بنت اسد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی چچا زاد بھائی، ماں باپ دونوں جانب سے ہاشمی 599ء بمطابق 30 عام الفیل ہجرت سے 22 سال قبل 13 رجب یوم جمعہ مادر گرامی خانہ کعبہ کے پاس تشریف لے گئیں خانہ کعبہ بند تھا مگر دیوار شک ہو گئی، بی بی اندر چلی گئیں آپ کی پیدائش کعبہ کے اندر ہی ہوگئی، اور سجدہ خدا میں گر گئیں۔

دس سال کی عمر میں سب سے پہلے تصدیق رسالت کی۔ 13 سال کی عمر میں دعوت ذوالعشیرہ ہوئی تو وصی وخلیفہ کا لقب پایا۔ 24 سال کی عمر میں نامورانِ عرب کو تہ تیغ کیا تو سیف اللہ کہلائے۔ آدھی عمر خدمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پھر مصائب وآلام کے ہجوم میں، 4 سال 9 ماہ خلافت کے جھگڑوں میں پوری 63 سال کی عمر اشاعت اسلام میں صرف کر کے 19 رمضان 40 ہجری مطابق 661ء کی صبح کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی کی تلوار سے زخمی ہوئے۔ 21 رمضان کی شب میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ فرزندوں نے غسل دیا۔ کفن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچے ہوئے کپڑے کا پہنایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی میت سے بچا ہوا حنوط استعمال کیا۔ رات کی اندوہناک تاریکی میں بنی ہاشم اور مخصوص اصحاب جمع ہوئے۔ امام حسن علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی، سب نے مل کر وصیتی مقام پر صبح سے پہلے دفن کر کے نشان قبر مٹا دیا۔

شجرہ

جناب اسمٰعیل ذبیح اللہ کی نسل سے جناب عبدمناف سے ہاشم، ہاشم کے فرزند عبدالمطلب کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولاد میں سے عبداللہ سے جناب رسالت مآب اور ابو طالب سے حضرت علی علیہ السلام پیدا ہوئے۔
حضرت عبداللہ اور ابو طالب حقیقی بھائی، حضرت علی علیہ السلام کے کعبہ میں پیدا ہونے سے کعبہ کی شان بلند ہوئی۔
حضرت علی علیہ السلام کی ماں فاطمہ بنت اسد ہاشمیہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ آپ رسالت مآب کے ہم جد اور ہم نسب تھے۔ اتنی خصوصیت زیادہ تھی کہ آپ ماں باپ دونوں جانب سے ہاشمی تھے۔

والد بزرگوار

حضرت ابو طالب کا اصلی نام عمران تھا کنیت ابو طالب تھی، ان کے بیٹے علی علیہ السلام سارے عرب میں جمیع علوم ظاہری و باطنی و بہادری، سخاوت، اخلاق، مہمان نوازی، فصاحت، بلاغت، شہسواری، خوش مزاجی، زود جوابی، نسب دانی، خوش بیانی ان تمام اوصاف میں مشہور تھے۔ آپ کے والد خانہ کعبہ کے کلید بردار، موقف حج کے ساقی تھے۔ قریش میں بھی بنی ہاشم کے لئے بھی طرۂ امتیاز ہے۔ عبدالمطلب کے قائم مقام ابو طالب ہوئے۔ حضرت ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد دونوں قبل بعثت رسول دین خدا پر یعنی ملتِ ابراہیم حنیفا کے نہ صرف پیرو کار بلکہ علمبردار و نگہبان رسالت و کفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

بزبان مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ۔

چون تولد کرد در کعبہ علیؑ
کعبہ قبلہ گشت از نفس جلی
چون تولد کرد در کعبہ امام
کعبہ قبلہ گشت ہر خاص و عام
در کعبہ ولادت شد امام المتقین
زین سبب شد کعبہ ھد اللعالمین

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ خاندانِ قریش

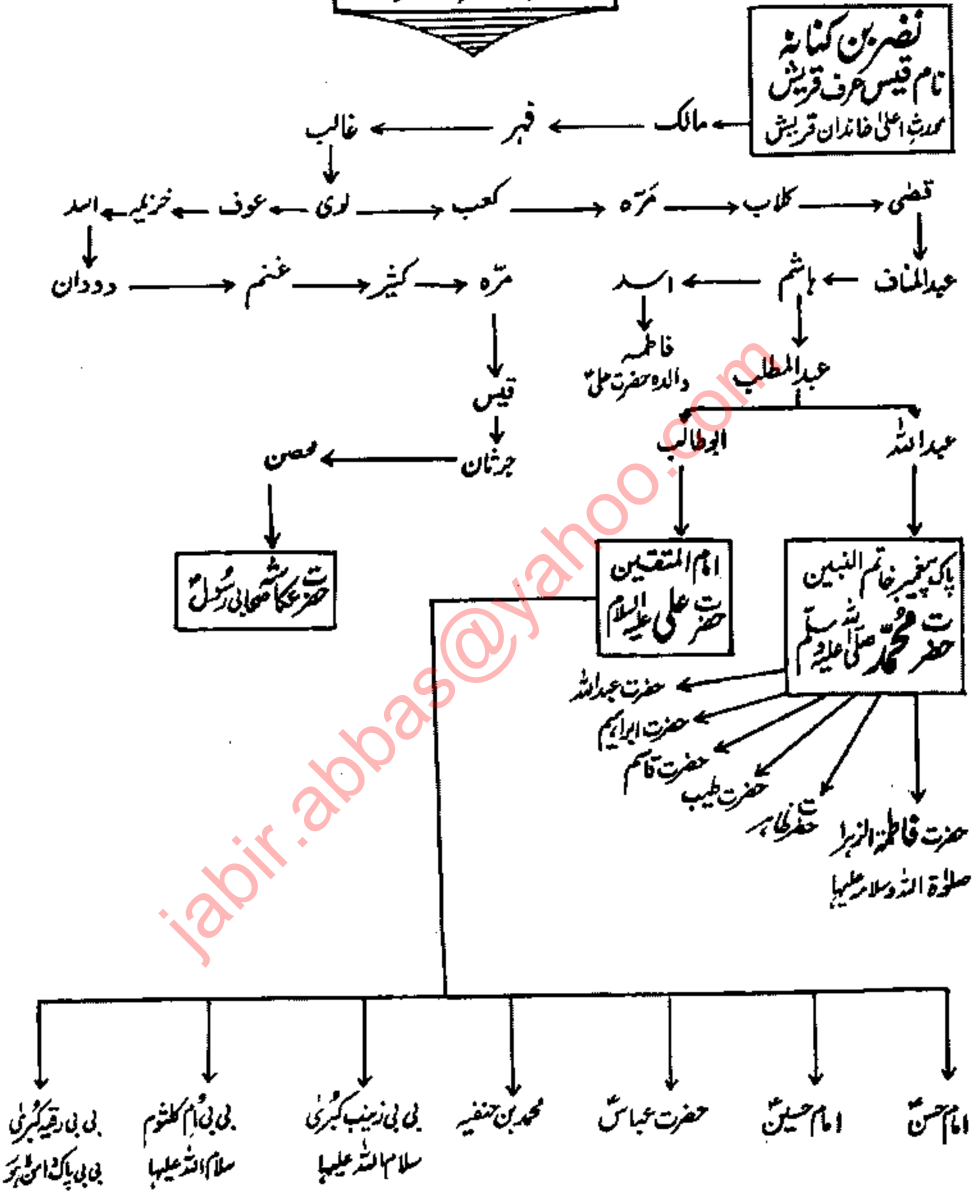

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطِ ھاشم

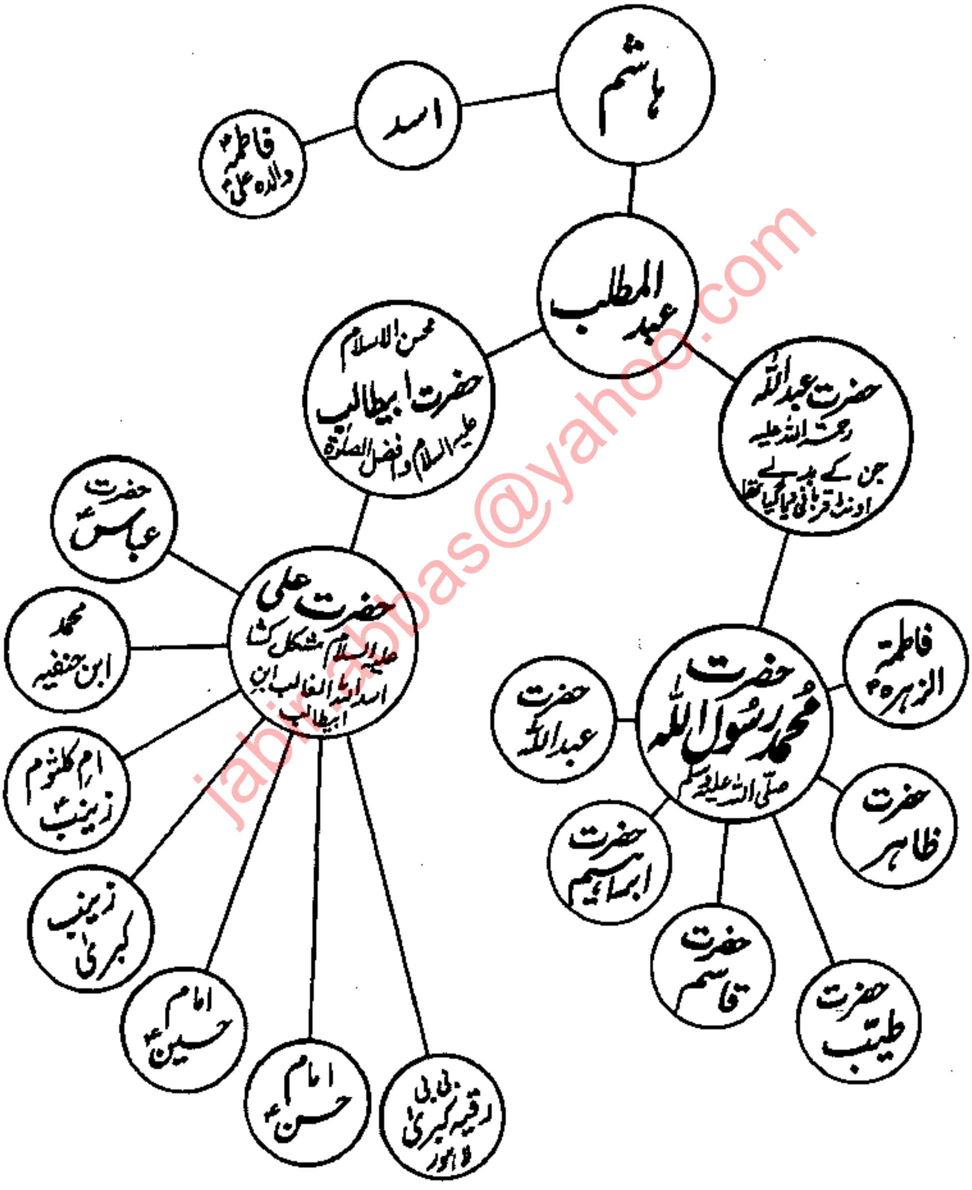

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سفینۃ النجات

احادیث، اِنّما مثلُ اھلبیتی کمثلُ سفینۃ نوحٍ من رکبھا نجی و من تخلّف عنھا ھلکَ ÷ اِنّی تاریکن فیکم الثقلین کتاب اللہ واترتی اھلبیتی و اِن تمسکم ان لن تضلو بعدی اِنّھما علی الخصوص

نقشہ ازواج و اولاد حضرت علی علیہ السلام

ماخوذ منتہی الامال صـ ۱۳۸ تاریخ آئمہ ابن خلدون و دیگر کتب تاریخ

علیؑ

فاطمہؑ

علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

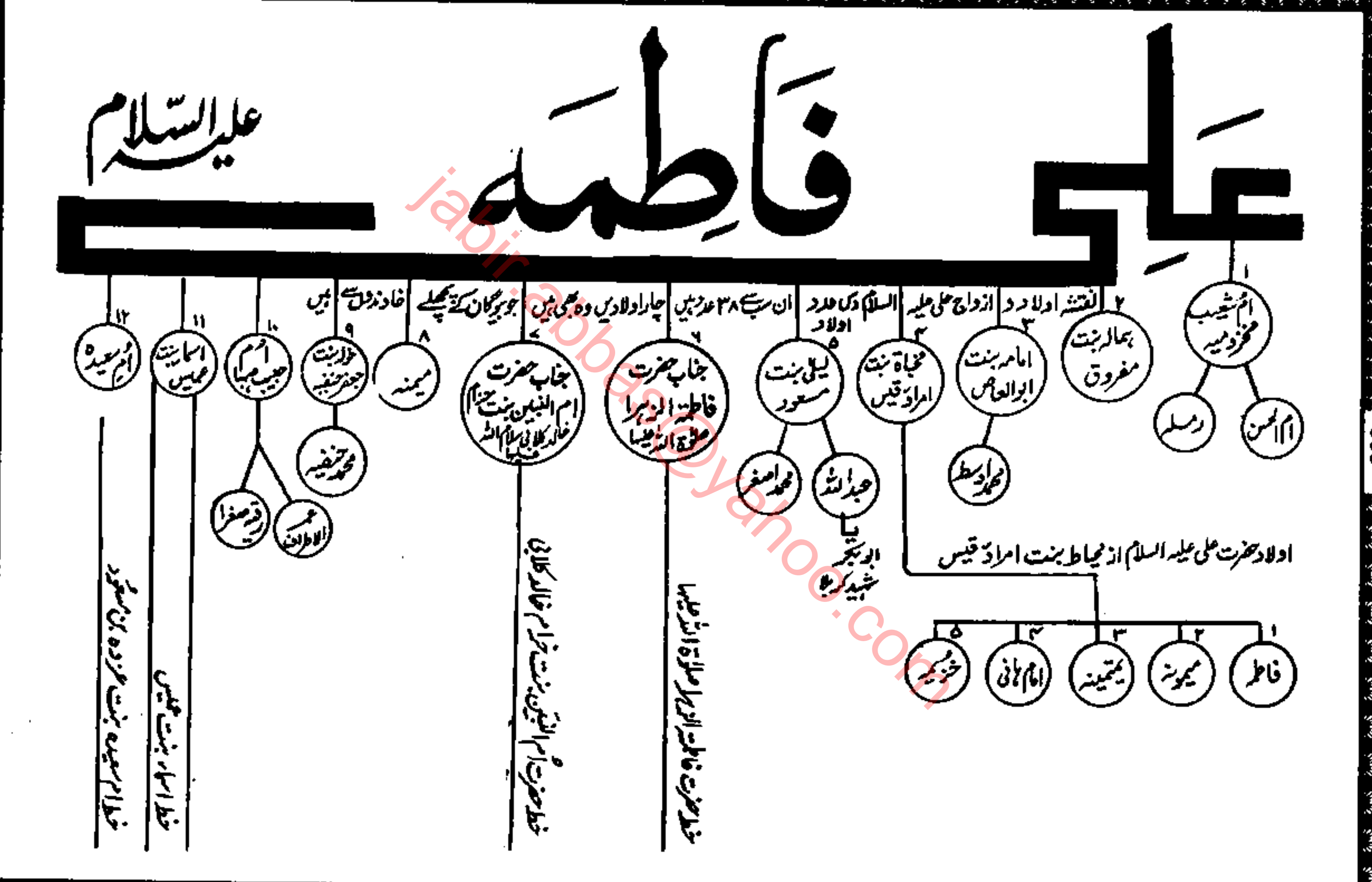

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

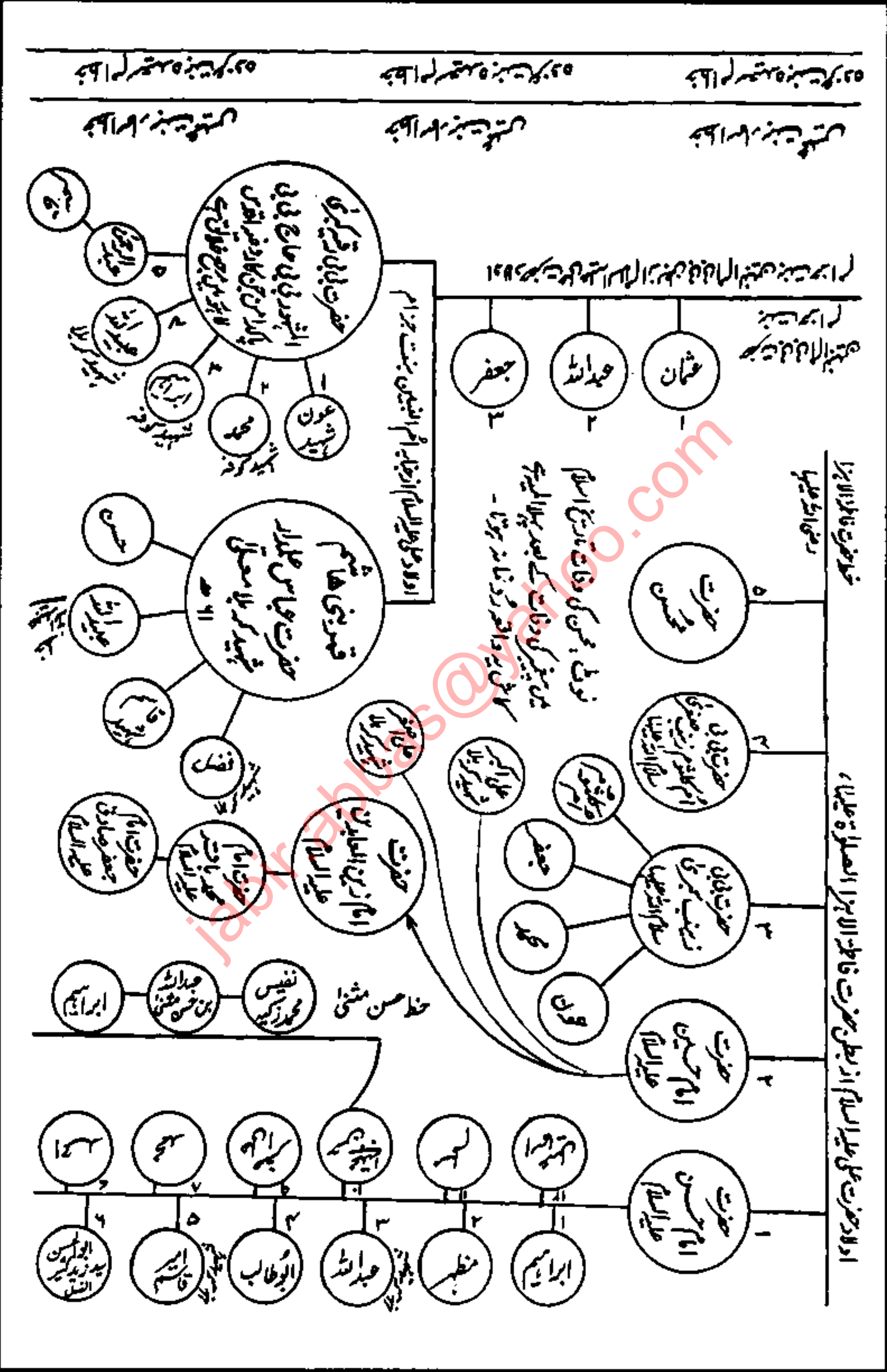

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

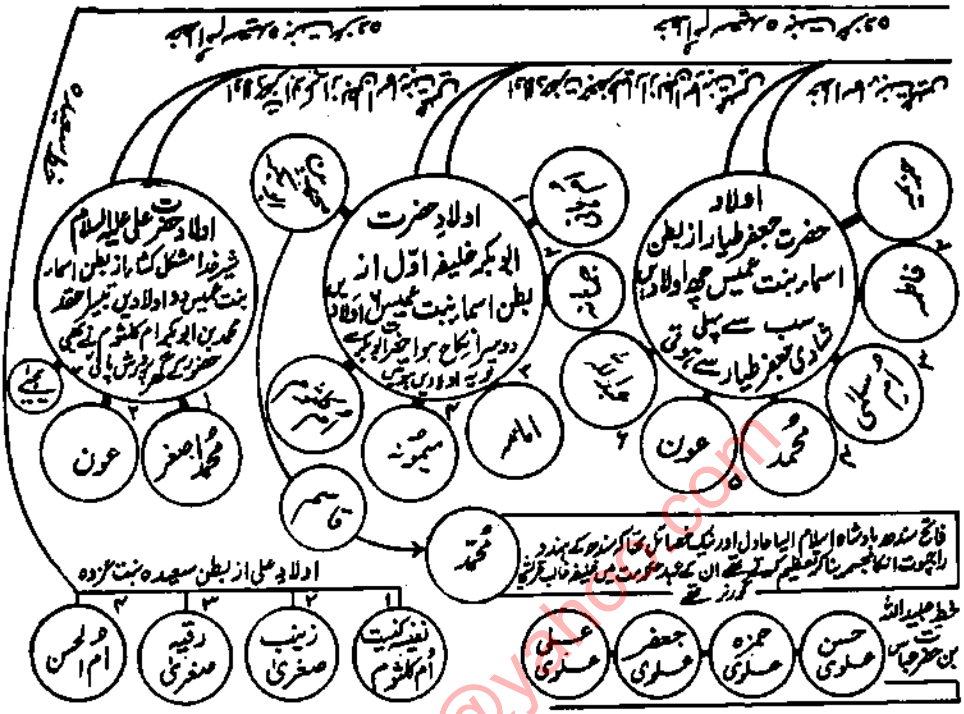

خط حسن مثنیٰ ← جناب حسن مثنیٰ بڑے جلیل القدر فاضل اور متقی سردار اور صدقات حضرت امیرالمومنین کے متولی تھے۔ آپ کی شادی حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی جناب فاطمہ صغراٰ سے ہوئی تھی۔ مفصل حالات آگے درج ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حسن مثنیٰ اور ان کی اولاد سے بنی امیہ نے جو مظالم کئے سب درج ہیں۔

اولاد امام حسن علیہ السلام - ماخوذ کتاب تاریخ آئمہ صہ ۲۳۹

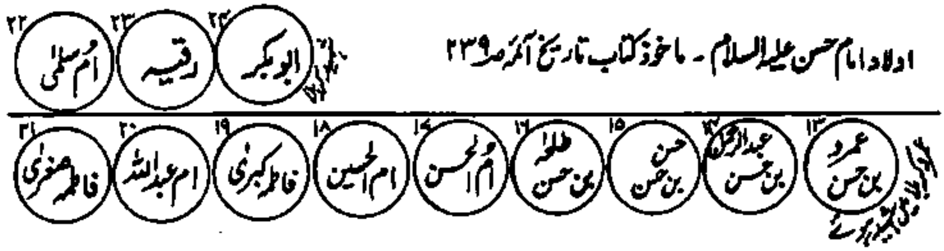

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل اہل بیت النبوت کے لکھنے کا مقصد

.....☆.....

"تاریخ بیبیاں پاکدامنا سلام اللہ علیہا" میں فضائل اہلبیت النبوت بھی تحریر کیے گئے ہیں۔ فضائل علی علیہ السلام کے حق میں جس قدر آیات اور احادیث ہیں۔ اُن میں سے کچھ یہاں تحریر کی گئی ہیں، اور ان آیات کی تصدیق کے لئے اکابرین، بزرگانِ دین خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ نظام الدین و شاہ شمس تبریز، مولانا روم و مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ و سیّد مہر علی شاہ صاحب سرکار گولڑہ شریف و سیّد قطب علی شاہ صاحب سرکار پیر محل شریف و حضرت بیدم صاحب و حضرت علامہ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ و مولانا نیاز بریلی رحمۃ اللہ علیہ اور سکھ گرونانک صاحب از ننکانہ ان سب کی عقیدت کے اظہار کے شعر و اشعار بھی اس کتاب کے حصہ سوئم میں درج کئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ فضائل علی علیہ السلام کا بیان کرنا اور سننا ثوابِ عظیم ہے۔ دیگر مقصد یہ ہے کہ اکثر علمائے دین فضائل علی علیہ السلام کو کماحقہٗ بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ میرا اکمل تجربہ ہے۔ تیسرا مقصد یہ ہے کہ ناظرین حضرات کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام کی دخترِ نیک اختر ہیں جن کے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فضائل بیان فرمائے ہیں۔ تاکہ اس کتاب کو پڑھنے والے حضرات کے دامنِ التجا گوہرِ نایاب سے بھرپور ہو جائیں اور اُنہیں ثوابِ دارین حاصل ہو، ان کا مطالعہ صرف طبع تفریح تک ہی محدود نہ رہ جائے۔ مگر ہر عمل نیت پر منحصر ہے۔ ناظرین حضرات کی نیت اور اعتقاد اگر درست ہے، تو انہیں اس کتاب کے مطالعہ سے بہت کچھ ثواب حاصل ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں کئی قسم کے اعتقاد کے لوگ موجود ہیں۔ خداوند ہر ایک مسلمان کو راہِ ہدایت عطا فرمائے اور محبت اہل بیت النبوت ان کے دلوں میں بھر دے، جو موجب نجات ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے فرمانِ خدا "قُل لَّآ اَسْئَلُکُم عَلَیْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ" (پارہ 25۔ سورہ شوریٰ آیت 22)۔ "تم کہہ دو کہ میں تو اس (تبلیغ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت و مودّت اس کے مطابق فرمانِ رسول پاک صلعم۔ انّی تارکٌ فیکمُ الثقلین کتاب اللہِ والرتی اھلبیتی "معنی:۔ اے لوگو میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں انہیں مضبوط پکڑ لینا تو تم نجات پاؤ گے اور وہ قرآن اور میری اہلبیت ہیں۔ یہ آپس میں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے اسکا ثبوت حضرت حسین علیہ السلام نے اپنی شہادت کے بعد اپنے سر کو نوکِ نیزہ پر چڑھے ہوئے قرآن پاک لوگوں کو بازاروں میں سنا کر (ثابت کر کے دیکھا دیا کہ اہلبیت رسول ہم ہی ہیں دیگر کوئی نہیں ہے، اہلبیت النبوت سے مودّت اس طرح کرنی فرض ہے جس طرح مچھلی کو پانی سے ہے تب انسان مومن ہے۔

فضائل حضرت علی علیہ السلام

مسجد نبوی کی طرف سے تمام اصحابوں کے گھروں کے دروازے بند کر دیئے گئے

سوائے خانہ علی علیہ السلام کے دروازہ کے جو خانہ علی اسوقت موجود ہے یہ عمل بحکم خدا رسول سے ہوا تھا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پاک جانے پر مسجد نبوی تیار کی گئی اور مسجد کے صحن کی طرف سب اصحابوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے گھروں کے دروازے رکھے گئے اور ہر ایک صاحب ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو جاتا تھا۔ اچانک رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دے دیا کہ تمام صحابہ کے دروازے مسجد کی جانب سے بند کر دیئے جائیں سوائے دروازہ علی علیہ السلام کے۔

اور رسول اللہ نے مسجد کے اندر حالت حیض و جنابت میں داخل ہونے اور ٹھہرنے کو منع فرمایا۔ لہٰذا حکم دیا کہ مسجد کی طرف سے تمام گھروں کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ البتہ علی علیہ السلام کے خانہ کا دروازہ کھلا رہنے دیا جائے۔ اور دستِ مبارک سے در خانہ علی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ بہ حالت جنابت میں مسجد کے اندر داخل ہونے اور ٹھہرنے کا جواز حضرت علی علیہ السلام کا خاص شرف تھا، لہٰذا یہ عمل اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ہر جنب و حائض کا مسجدوں میں داخلہ اور توقف ہو سکے۔" انما خص بذالک لعلم المصطفیٰ بانّہ بتحسری من النجاسة ھو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وزوجة فاطمة واولاده صلوات الله عليهم و قدنطق القران تبطهير هم فی قوله عزوجل انما یرید الله "خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا علی علیہ السلام کو مخصوص قرار دینا آپ کے لئے اس معنی سے ایک خصوصیت عظمیٰ تھی۔ کہ آنحضرت اس بات کا قطعی علم رکھتے تھے کہ علی علیہ السلام و فاطمہ اور ان کی اولاد نجاست سے دور اور پاک ہیں، چنانچہ آیت تطہیر اس بات کی تصریح کرتی ہے کہ یہ خاندان جلیل جملہ رجس ونجاسات سے منزہ ہے جو مکمل توضیح اس کی شافعی عالم نے پیش کی ہے۔ درآنحالیکہ بخاری ومسلم نے بھی اپنی صحیحین میں اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے اس بات میں کہ جنب مسجد میں داخل ہونے اور ٹھہرنے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ " لاینبغی لاحد ان یحبنب فی المسجدالا انا و علی "(یعنی کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ مسجد میں جنب ہو سوائے میرے اور علی علیہ السلام کے)، معتبر اسناد کے ساتھ اس قسم کی حدیثیں ثابت کرتی ہیں کہ سوا باب علی علیہ السلام کے جملہ دروازے مسدود کر دیئے گئے تھے۔ کیونکہ سوا بابِ پیغمبر و علی علیہ السلام کے اگر کوئی اور دروازہ کھلا رکھا گیا ہوتا تو ان دونوں بزرگواروں (محمد وعلی علیہم السلام) کے علاوہ دوسرے کے لئے بھی حالت جنابت میں مسجد کے اندر آنا اور توقف کرنا جائز ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ آنحضرت صریحی طور پر فرماتے ہیں "لاینبغی لاحد ان یحبنب فی المسجد الا انا وعلی "پس یہ احادیث برہان وقاطع ہیں۔ کیونہ بخاری ومسلم نے بھی نقل کیا ہے۔ جناب فاطمۃ الزہرا کے خانہ کا نشان یعنی علی علیہ السلام کے گھر کا نشان موجود ہے اور حاجی صاحبان گواہی دیتے ہیں اور نقشے تیار کر کے لاتے ہیں، اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کے ملحقہ ہی جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا یعنی علی علیہ السلام کے گھر کا نشان اس وقت تک بھی موجود ہے ملاحظہ فرمائیں قطعاً اور یقیناً مسلم ہے کہ مسجد کے اندر فتح باب علی علیہ السلام کے خصائص میں سے تھا، اب بندہ خلیفہ ثانی حضرت عمر ابنِ خطاب سے ایک حدیث پیش کرتا ہے جس کو حاکم نے مستدرک جلد سوئم ص 135 میں سلمان بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ ضمن باب 56 ص 310 میں ذخائر العقبیٰ امام الحرام سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور انہوں نے مسند امام احمد ابنِ حنبل سے (خطیب خوارزمی نے مناقف ص 361 میں احمد ابن حنبل نے مسجد جلد اوّل ص 175، جلد دوم ص 26 اور جلد چہارم ص 366 میں، امام ابوعبدالرحمٰن نسائی نے سنن میں، اور خصائص العلوی ص 13، 14 میں حاکم نیشاپوری نے مستدرک جلد سوئم ص 117 و 125 میں، حجر مکی نے صواعق ص 76 میں۔ ابنِ حجر عقلانی نے فتح الباری جلد 2 ص 12 میں، طبرانی نے اوسطہ میں، متقی ہندی نے کنز العمال میں، یہاں تک عام طور پر کبار صحابہ سے بڑے بڑے علماء نے عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمرو زید بن ارقم، براز بن عازب، ابوسعید حذری، ابوا شلیجعی، سعد بن ابی وقاص وغیرہ نے مختلف عبارتوں کے ساتھ رسول اللہ سے نقل کیا ہے، کہ حضرت ﷺ نے حکم دے کر مسجد میں سارے دروازوں کو بند کروادیا سوائے علی علیہ السلام کے۔ ابن حجر نے صواعق ص 76 میں، سیوطی نے اور اسکے ہم عصروں نے اپنی کتب میں، اور دوسرے حضرات نے بھی الفاظ کی مختصر کمی وبیشی کے ساتھ نقل کیا ہے کہ خلیفہ عمر نے یہ کہا تھا "لقد اولی (علی) ابن ابیطالب ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الیّ من زوجه النبی صلی الله علیه وسلم بنته و وسدالابواب الا و سکناغ المسجد مع رسول الله یحل له مافیه ما یحل له و اعطاه الوایه یو صر خیبر "یعنی درحقیقت یقیناً علی بن ابیطالب کو تین خصلتیں ایسی عطا ہوئیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہوتی تو میرے لئے سرخ بالوں والے حیوانات (یعنی اونٹوں) سے بہتر ہوتی۔ خصلت (۱) پیغمبر ﷺ نے اُن کے ساتھ اپنی دُختر کی ترویج کی۔ (۲)۔ مسجد کے تمام دروازے بند کردیئے سوائے اُن کے دروازے کے، مسجد میں پیغمبر ﷺ کے ساتھ آرام کیا، اور مسجد میں پیغمبر ﷺ کے لئے جو کچھ جائز ہے وہ اُن کے لئے بھی جائز ہے۔ (۳)۔ اور خیبر کے روز ان کو (اسلام کا علم) عطا فرمایا، میرے خیال میں اب تمام برادرانِ اسلام کے نزدیک یہ معمہ حل ہوگیا ہوگا، اور کوئی عذر باقی نہ رہا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت بی بی رقیہ سلام اللہ علیہا المشہور بی بی پاکدامن

جن کا دربار پاک ایمپرس روڈ لاہور میں مرجع خلائق ہے کے والد بزرگوار

امام عالی مقام امام المتقین حضرت علی علیہ السلام کے قرآن واحادیث نبویؐ کے مطابق فضائل درج کیے جاتے ہیں

......☆......

حضرت علی علیہ السلام عرفان کی سلطنت کے شہنشاہ خزینۂ علم لدنی کے ماہر، اسرار الٰہی کے رازدان، ماہرِ مراتب حقی و خلقی، احدیت وحدت واحدیت عالم ارواح عالمِ مثال و عالم اجسام اور برزخ ان تمام علوم مراتب کے کامل اکمل بلکہ مکمل استاد ہیں قرآن پاک کے عبارات مقطیعات رموزات اشارات کوکما حقہٗ سمجھنے والے شریعت طریقت حقیقت ومعرفت کا مشاہدہ کرانے والے ہیں علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم صرف، علم نحو، علم نساب، علم جعفر علم کتابت، علم فراست، علم قرأت، علم کلام، علم فرائض، علم شعراء، یہ تمام علوم درسِ الٰہی سے عالم مثال میں حاصل کیے ہوئے ہیں واقف و مواقف ناسوت، عارف و معارف لاہوت منبع عیونِ مشاہدہ منبع فنونِ مجاہدہ آئینہ اسرار الوہیت خورشیدہ پہر امامت جمشید سریر کرامت خاتمۂ مصحفِ احدیت دیباچۂ رسالۂ وحدت و وحدیت و دیباچۂ رسالۂ عنایت قاضی محکمہ قضاوقدر سردارِ اولیاء جانشینِ خاتم الانبیاء مولود بیت اللہ امام المشارق و المغارب مظہر اتم انسان اکمل اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں ان کا وجود مقدس ہر دور میں ملت اسلام کے لئے مایۂ ناز انسانیت کے لئے سرمایۂ افتخار علم وعرفان کے لامتناہی خزانہ اور اعلیٰ کردار کے عدیم المثال نمونہ ہونے کے علاوہ ہر جوہر کمال کا مرکز رہا ہے اور قیامت تک رہے گا مشاہیر عالم کی صف میں علی علیہ السلام ہی کی ایک ایسی ذات ملے گی جو دین و دنیا میں یکساں طور پر بلند وممتاز حیثیت لئے ہوئے منفرد شان کی حامل ہے۔ مجمع سلاطین میں آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہیں۔ کہ جن کے دربار میں دنیا کے معتقد، شہنشاہوں کے سفیر دست بستہ نہایت ادب واحترام سے سرنیچے کئے خاموش استادہ ہیں معرکۂ کارزار میں ایسے یکتا شہسوار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں کہ آستین چڑھا کر عنتر و مرحب جیسے عرب رستم نژادوں کو مغلوب کر کے ان کے سینوں پر سوار نظر آتے ہیں۔ ممبر پر آپ ایک موثر و محقق خطیب ہیں کہ خطبائے عراق اور علمائے عرب آپ کے خطبہ کی فصاحت و بلاغت سے متاثر ہو کر جوش میں آ کر کچھ پوچھنے کے لئے اٹھتے ہیں، اور پھر بے خودی بن کر کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور کوئی عذر پیش کرنے کی جرأت تک نہیں رکھتے عالم و فاضل کی درسگاہ میں آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہیں کہ انبیاء بنی سرائیل کی شریعت اور شریعت کے رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسرائیل کی زبان میں بیان فرما رہے ہیں۔ غرضیکہ مسندِ فقر پر ایک منکسر المزاج فقیر ہیں اور مسند امارت پر ایک ذی شوکت امیر ہیں، عدالت میں نوشیرواں شجاعت میں رستم سخاوت میں حاتم شہامت میں کنجسر، آپ کے مقابلہ میں طفلانِ مکتب نظر آتے ہیں۔ ایسی صفات متضادہ کا حامل عالمین میں سوائے رسول پاک ﷺ اور علی علیہ السلام کے کوئی پیدا ہی نہیں ہوا ہے۔ انہیں صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھ کر نصیری نے آپ کو خدا جانا اور صوفیائے کرام نے خدا جانے کیا جانا، ہر اک بزرگ خدا نے اسی اعتقاد کا اظہار فرمایا ہے کہ علی علیہ السلام علم کا باب اور حکمت کا دروازہ ہیں جنہوں نے بولتا ہوا قرآن اور جیتی جاگتی سنتِ رسولؐ بن کر علم و عمل کے ہر میدان میں ایسے دریا بہا دیئے ہیں جن سے کوئی حاجت مند اور طالب ہدایت نہیں جو فیضیاب نہ ہوا ہو، علمائے صرف و نحو ہوں یا بیانِ ادب ہوں یا علمائے تفسیر و حدیث و کلام و ماہرین فلسفہ و حکمت و ریاضی ہوں یا شناورانِ دریائے عروض و شعر و خطابت اولیائے کرام و صوفیائے عظام ہوں یا اربابِ عرفان و ایمان ہوں ایسا کوئی بھی نہیں جس کے لئے آپ کا وجود سنگِ بنیاد ثابت نہ ہوا ہو اور کسبِ کمال میں آپ کا مرہونِ منت اور ممنونِ احسان نہ ہو۔ اسی لئے خلاق عالم نے علی علیہ السلام کے بلند مراتب اظہار فرمانے کے لئے قرآن پاک میں کئی آیتیں نازل فرمائی ہیں اور اُن کے مطابق حضور پُر نور جناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمۃ للعالمین سید المرسلین نے علی علیہ السلام کے حق میں اپنی حیات طیبہ میں ہر عظیم موقعہ پر بیشمار حدیثیں بیان فرمائی ہیں۔ جو ہر ایک مذہب کی کتب تاریخ میں موجود ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن طلحہ شافعی شامی نے اپنی کتاب میں بیہقی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ جو کوئی شخص علم آدم تقویٰ نوح خلعت ابراہیم ہیبت موسیٰ اور عبادت عیسیٰ دیکھنا چاہے وہ دیکھے علی ابنِ ابی طالب کو کہ سب پیغمبروں کے صفات اُن میں موجود ہیں۔

فرمایا رسولِ خداؐ نے	کتب
علی امیرالمومنین علیہ السلام ہے	الدیلمی
علی علیہ السلام امام المتقین ہے	حاکم
علی علیہ السلام سیدالصادقین	کنزالاعمال
علی علیہ السلام سیدالدنیاوالآخرۃ	ریاض النضرہ
علی علیہ السلام فخر ملائکہ	الدیلمی
علی علیہ السلام فخرالانبیاء	ابونعیم
علی علیہ السلام یعسوب الدین ہے	دین کے ماکھی کی سردار مکھی
علی علیہ السلام امام الاولیاء	ابنِ مردویہ
علی علیہ السلام قاضی امت	ترمذی
علی علیہ السلام ساقی کوثر	صغیر طبرانی
علی علیہ السلام بابِ علم	مشہور حدیث
علی علیہ السلام ہادی ومہدی	حاکم
علی علیہ السلام کا نام لینا عبادت	خوارزمی
علی علیہ السلام کعبۂ اُمت	اسدالغابہ
علی علیہ السلام صدیق	نسائی
علی علیہ السلام محبوبِ محمدؐ ہے	کنزالعمال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیگر فضائل علی علیہ السلام

☆

عمیق الفاظ	معنی
علی علیہ السلام واقف ومواقف ناسُوت ہے	شریعت ظاہرہ کو جاننے والا علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام عارف و معارف لاہُوت ہے۔	طریقہ یا مرتبہ ذاتِ الٰہی کی معرفت کی واقفیت رکھنے والا علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام منبع عیون مشاہدہ	مشاہدوں کے نکلنے والی جگہ علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام فنون مجاہدہ	مجاہدہ کی جمع ہونے کی جگہ کا مالک علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام آئینہ اسرار الوہیت	خدائی بھیدوں کا آئینہ علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام خورشید سپہر امامت	وقت امامت کا سورج علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام جمشید سریر کرامت	کرامت کے تخت کا بادشاہ علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام محکمہ قضاوقدر	تقدیر کے محکمہ کا حاکم علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام سرمایۂ افتخار	فخر کی دولت علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام عدیم المثال نمونہ	بے نظیر نمونہ علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام مشاہیر عالم کی صف میں اعلیٰ	دنیا کی مشہور لوگوں کی صف میں اعلیٰ وافضل علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام قائدل تحرّل مجلین	سالم نورانی چہرہ رکھنے والا ہے۔
علی علیہ السلام منفرد شان کا حامل	یکتا صفت سے موصوف علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام مجمع سلاطین میں سب سے اعلیٰ وافضل	بادشاہوں کے جمع ہونے میں سب سے اعلیٰ علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام یکہ تاز شہسوار	یکبارگی سے حملہ کرنے والا شہسوار علی علیہ السلام ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام رستم نژادوں کے سینوں پر سوار	رستم کے نسب رکھنے والے یعنی ان کی اولاد کے سینوں پر سوار علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام شیوہ غلط کو بدلنے والا	زمانہ کے غلط طور کو بدلنے والا علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام طلیق اللسان پروفیسر	بہترین تقریر کرنے والا علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام منکسر المزاج بھی	نفس پر غالب فقیر علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام ذی شوکت امیر بھی	بلند شان والا رئیس علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام متصف الحان	نغمگی خوش آواز والا علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام خاتمہ مصحفِ احدیت	ذات احدیت کی کتاب کا اختتام علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام مجمل و مفصل قرآن	اکٹھا اور کھلا ہوا قرآن علی علیہ السلام ہے۔
علی علیہ السلام سارے کا سارا ایمان	مکمل ایمان ہی علی علیہ السلام ہے۔

علی علیہ السلام تہذیب، اخلاق، شائستگی، شجاعت، سخاوت، رحم، کرم، حلم، مروّت، دیانت، ریاضت، ہدایت اور نصیحت کا خزانہ ہے۔ بائے بسم اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ، کرم اللہ، مظہر اللہ، علی! علی! علی! علی!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ خم غدیر پر فضیلت علی علیہ السلام

خم غدیر پر حضرت رسول پاکؐ کو حضرت علیؑ کے خلیفہ مقرر کرنے کا اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا، انہوں نے بحکم خدا حضرت علیؑ کو خلیفہ مقرر فرمایا

......☆......

واقعہ غدیر کتب احادیث صحیح بخاری شریف ابن ماجہ صواعق معرقہ صحیح مسلم میں درج ہے دیگر کئی کتب میں درج ہے۔ (۶۶ قرآن پاک پارہ ۶ سورہ المائدۃ آیت ۶۷ صفحہ قرآن مقبول احمد نمبر ۲۳۴)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾

ترجمہ: ''اے رسول ﷺ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اُسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ منکر لوگوں کی بہتری نہیں فرماتا''

جب یہ حکم خدا پہنچا تو اُس وقت خم غدیر مقام جہاں سے عرب کے مختلف شہروں کو راستے نکلتے تھے۔ جو ایک لاکھ چوبیں ہزار لوگ حضور کے ساتھ آخری حج کو گئے تھے واپسی پر اس مقام سے رخصتیں لے کر اپنے اپنے وطنوں کو روانہ ہو رہے تھے کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضور پاک ﷺ نے سب جاتے ہوئے لوگوں کو بھی روک لیا جو روانہ ہو چکے تھے واپس بلوالیا۔ اور اُونٹوں کے پلانوں کا اونچا ممبر بنایا اور اس پر حضرت علی علیہ السلام کو لے کر چڑھ گئے اور لوگوں سے فرمایا اے مسلمانو! میں تمہارا رسول رہبر، ہادی، مالک، حاکم ہوں تمہاری جانوں، مالوں، اولادوں کا مالک ہوں۔ سب نے اونچی آواز سے جواب دیا جی ہاں، اس کے بعد رسول پاک ﷺ نے فرمایا ''من کنت مولا فھٰذا علی مولا ''جس کا میں مولا رہبر حاکم رہنما ہوں اُس کے یہ علی علیہ السلام بھی مولا ہیں۔ مولا بمعنی اولا حاکم، رہنما، مالک کے ہیں۔ یہ میرے خلیفہ جانشین ہیں۔ اے لوگو تم میرے بعد ان کو میرا خلیفہ تصور کرنا تو تم کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صراط المستقیم مل جائے گی۔

اس کے بعد ایک صندوق اُوپر ممبر پر منگوایا۔ اس سے ایک پگڑی نکالی اور حضرت علی علیہ السلام کے سر پر باندھی، شملہ پیچھے لٹکایا اور مبارکیں ہونے لگیں۔ حضرت عمر فاروق نے حضرت کو کہا، بخن بخن یا علی علیہ السلام کہ آج آپ مومنوں اور مومنات کے مولا مقرر ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو مبارک ہو کہ آپ علیہ السلام رسول پاک ﷺ کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد نیچے اُتر کر ایک سائے بان کے نیچے بیٹھے اور مبارکیں ہوئیں اور رسومات سجادہ نشینی کی ادا کی گئیں اور اس خوشی میں حضرت حسان بن ثابت نے قصیدہ پڑھا جو اصحاب رسول ﷺ تھا اور شاعر تھا اور حضور پاک ﷺ کا بڑا مقبول تھا، قصیدہ مندرجہ ذیل درج کیا جاتا ہے۔

حضور پاک ﷺ نے حضرت کا ہاتھ پکڑ کر مندرجہ ذیل احادیث حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بیان فرمائیں جو کہ بندہ نے فضائل اہلبیت میں تحریر کی ہیں۔ ”انا و علیاً من نور واحد“ معنی: میرا ﷺ اور علی علیہ السلام کا نور ایک ہے۔ باقی حصہ سوئم فضائل اہلبیت میں ملاحظہ فرمائیں۔

”اَنتَ منی وانا منکَ“

”میں ﷺ علی علیہ السلام سے ہوں اور علی علیہ السلام مجھ سے ہے“

”لَحمَک لحمی جسمک جسمی روحُکَ روحی دمکَ دَمی“

معنی ”فرمایا رسول پاک ﷺ نے کہ میرا ﷺ اور علی علیہ السلام کا خون گوشت جسم روح ایک ہے“

قصیدہ حسان بن ثابت

شاعر حضرت رسول ﷺ درشانِ جناب امیر بروزِ غدیر خم

يُنَادِيهِمْ يَوْمَ الْغَدِيْرِ مُحَمَّدٌ بِخُمٍ اَسْمَعُ بِالنَّبِيِّ مُنَادِيَا

محمدؐ روز غدیر مقام خم میں اصحاب کو پکارے تھے اور میں پیغمبر کی ندا سن رہا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَقَدْ جَاۤئَهُ جِبْرِیْلُ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ — بِاَنَّکَ مَعْصُوْمٌ فَلَاتَکُ وَانِیَا

آپ پر جبرئیل منجانب اللہ یہ پیغام لائے تھے — کہ تم معصوم ہو اور کوئی کوتاہی نہ کرو

وَبَلِّغْهُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ رَبُّهُمْ — اِلَیْکَ فَلَا تَخْشَ هُنَاکَ الْاَعَادِیَا

اُنھیں پہنچادو جو اُنکے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل — ہوا ہے اور اس مقام پر دشمنوں سے نہ ڈرو

فَقَامَ بِهٖ اِذْ ذَاکَ رَافِعُ کَفِّهٖ — بِکَفِّ عَلِیٍّ مُعْلِنَ الصَّوْتِ عَالِیَا

تو حضرت اُس وقت اپنے ہاتھ میں علیؑ کا ہاتھ لے کر کھڑے — ہو گئے اور بآواز بلند اعلان فرمانے لگے

فَقَدْ فَمَنْ مَوْلٰیکُمْ وَ وَلِیُّکُمْ — فَقَالُوْ وَ لَمْ یَبْدُوْا هُنَاکَ تَعَامِیَا

اور فرمایا تم سب کا مولیٰ و ولی کون ہے؟ — سب نے کہا اور کسی نے اپنا اندھا پن نہ بتایا کہ

اِلٰهُکَ مَوْلَانَا وَ اَنْتَ وَلِیُّنَا — وَلَنْ تَجِدَنْ فِیْنَا لَکَ الْیَوْمَ عَاصِیَا

آپ کا پروردگار ہمارا مولیٰ اور آپ کا ولی ہے — اور ہم سے کسی کو آپ مخالف نہ پائیں گے

فَقَالَ لَهٗ قُمْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّنِیْ — رَضِیْتُکَ مِنْ بَعْدِیْ وَلِیًّا وَّ هَادِیَا

پھر علیؑ سے فرمایا اٹھو کہ میں اس بات سے خوش ہوں کہ — تم میرے بعد ولی و ہادی بنو

فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِیُّهٗ — فَکُوْنُوْا لَهٗ اَنْصَارَ صِدْقٍ مُّوَالِیَا

پس جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا یہ علی بھی مولا ہے — اور تم سارے اس کے سچے ناصر اور دوست بن جاؤ

هُنَاکَ دَعَا اللّٰهُمَّ وَالِ وَلِیَّهٗ — وَ کُنْ لِلَّذِیْ عَادٰی عَلِیًّا مُعَادِیَا

اُسوقت آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ علی کے دوست کو — دوست اور جو اس کا دشمن ہو اُس کو تو بھی دشمن کرو

فَیَارَبِّ اُنْصُرْنَا نَاصِرِیْهِ لِنَصْرِ هِمْ — اِمَامَ الْهُدٰی کَالْبَدْرِ یَجْلُوْا دَیَاجِیَا

اور اے پروردگار علیؑ کے مددگاروں کی مدد — فرما بسبب اس کے کہ ایسے امام ہادی کے ناصر

علیؑ جو بدر کی طرح تاریکیوں کو روشن کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحکم خدا خلافت علی علیہ السلام کا اعلان واقعہ خم غدیر کے ثبوت،

رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ اونچا کر کے دکھایا، میرے بعد میرا خلیفہ یہ علیؑ ہے

معترض لوگوں کیلیئے دلائل جواب اور تبصرہ ملاحظہ فرمائیں

......☆......

اگر روز غدیر میدانِ خمِ غدیر کے جلسہ عام میں آنحضرت ﷺ نے امیرالمومنین کو اپنا وصی و جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا تو یہ مشاعرہ اور تہنیت وسلام ومبارک اور یہ شعروشاعری کی ۳ روزہ تقریب کس مناسبت سے تھی اور حسان بن ثابت کا مذکور قصیدہ اس دن اس موقع پر برجستہ کیوں پڑھا گیا تھا۔ جس میں مضمون غدیر اس انداز سے نظم ہے جس کا مفہوم ہی استخلاف امام معصوم ہے۔ کیا غیر اہم واقعات میں بھی ایسی تقریبات اور مبارک بادیاں ہوتی ہیں اور غیر معمولی واہم واقعات کے سوا بھی ایسی خوشیاں اور تہنیت ومشاعروں کا سامان کیا اور خواہ مخواہ اہم بنایا جاتا ہے۔ یہ قصیدہ حسان نے آنحضرت ﷺ کے خطبے کے بعد آپ کی اجازت سے پڑھا تھا۔ جب حسان قصیدہ سنا چکا تو آنحضرت ﷺ نے دعا دی کہ اے حسان جب تک تم زبانی نصرت ہماری کرتے رہو روح القدس کی تائید تمہیں حاصل رہے۔ اسی سے سمجھنا چاہئے کہ اگر آنحضرت ﷺ کا مقصد لفظ مولیٰ سے مَنْ کُنْتُ مولٰیہ فَعَلِی مولٰیہُ فرمانے میں امامت وپیشوائی اُمت اور بنیابت اپنے خلافت مقصود نہ تھا تو بجائے خوش ہونے اور دُعا دینے کے چاہئے تھا کہ حضرت حسان سے کہہ دیتے، کہ یہ کیا تم نے نظم کر کے سنا دیا اس سے عوام ہچکچائیں گے۔ یہ قصیدہ اپنی بلند پایہ کتابوں میں حفاظ حدیث نے نقل فرمایا ہے۔

(نمبر۱)۔ حافظ ابوعبداللہ المرزبانی محمد بن عمران خراسانی کی مرقاۃ الشعر میں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(نمبر۲)۔حافظ خرگوشی سعدی کی کتاب شرف المصطفےٰ میں۔

(نمبر۳)۔حافظ ابنِ مردوریہ اصفہانی کی مترجم میں۔

(نمبر۴)۔حافظ ابونعیم اصفہانی کی کتاب ''مانزل من القرآنِ فی علی'' میں،۔

(نمبر۵)۔حافظ ابوسعید سیتانی کی کتاب ''الولایہ'' میں۔

(نمبر۶)۔حافظ ابوالاعلیٰ نطنزی کی کتاب ''الخصائص العلویہ علی سائرالبریہ'' میں۔

(نمبر۷)۔علامہ سبط بن الجوزی کی کتاب تذکرہ خواص الامت میں۔

(نمبر۸)۔صدرالحفاظ گنجی شافعی کی کتاب کنایت الطالب میں۔

(نمبر۹)۔اخطب خوارمی کی مناقب میں۔

(نمبر۱۰)۔صدرالدین حموینی کی فرائدالسمطین میں۔

(نمبر۱۱)۔حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی کی کتاب دورالسمطین میں۔

(نمبر۱۲)۔حافظ جلال الدین سیوطی کے رسالہ الازدہار میں۔

جن شعراء کے اشعار موجود ہیں اُن میں عمرو بن العاص نے خود بھی روز غدیر قصیدہ سنایا تھا۔ بال محمد عرف الصواب، وفی اہیاتھم الکتاب اس قصیدہ کا مطلع ہے۔حضرت علی علیہ السلام کی مدح وثنا میں بیشمار اشعار کہے ہیں اس موقعہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کے پلانوں کے ممبر پر ہی ایک صندوق طلب کیا اُس سے پگڑی نکالی اور اپنے ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر باندھی اور شملہ پیچھے لٹکا دیا اس کے بعد مبارکیں ہونے لگیں گویا تمام رسومات، سجادہ نشین بنانے کی مکمل کی گئیں، جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب نبی بحکم خدا اپنی زندگی میں اپنا وصی اپنا جانشین خلیفہ مقرر کرتے آئے ہیں اس طرح سنت ابراہیم کے تحت کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں بار بار حکم آیا کہ سنت ابراہیم پر قائم رہیں انہوں نے اپنی زندگی میں باقی انبیاء کے مطابق حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا۔

خم غدیر کے واقعہ کے روز یہ تمام اُمت پر واضح ہو گیا تھا کہ حضرت علی علیہ السلام پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جانشین بننے جا رہے ہیں، بن ابی الحدید تحریر کرتے ہیں:۔"و کان عامة المهاجرين و جل الانصار لایشکون ان علیا هو صاحب الامر بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: "مہاجرین اور انصار کی اکثریت کو اس میں کوئی شبہ نہ تھا، کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی علیہ السلام ولی امر ہوں گے" گو تمام لوگوں نے اُنہیں مبارک بادیں بھی دی تھیں مگر کچھ قوتیں جو دائرہ اسلام کی روز بروز توسیع کو مستقبل کی ایک بہت بڑی اسلامی سلطنت کی شکل میں دیکھ رہی تھیں نے اُسی دن سے منصوبہ تیار کرنا شروع کر لیا تھا۔ جو ثقیفہ بنی ساعدہ پر منتج ہوا۔ اس منصوبہ کو تیار کرنے والا گروہ نبوت اور خلافت کو ایک ہی گھر میں دیکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ ثقیفہ بنی ساعدہ کو پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ پر ترجیح دی گئی۔ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ میں کون کون لوگ شریک ہوئے یہ ایک علیحدہ سوالیہ نشان ہے۔ حضرت علی علیہ السلام پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے اور دوسری طرف ثقیفہ بنی ساعدہ میں جانشینی پر لڑائی جھگڑا ہو رہا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام کو دانستہ طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا کیونکہ خم غدیر کے اعلان کے مطابق وہی حقیقی جانشین تھے۔ بلکہ حضرت علی علیہ السلام کی حمایت کی ہر آواز کو سختی سے دبا دیا گیا تھا۔

یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر کی چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام کو گلے میں رسی ڈال کر گھر سے گھسیٹ کر باہر لایا گیا (سیرتِ امیر المومنین از مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہ) اور اسی ہنگامہ کے نتیجہ میں پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا زخمی ہو گئیں۔ حضرت محسن شکمِ مادر میں شہید ہو گئے، اور ان زخموں کیوجہ سے بی بی اپنے بابا کی وفات کے بعد نوے دن کے اندر وفات پا گئیں، اور یہاں سے ہی خاندان رسول پر مظالم اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے شروع ہو گئے، یہاں تک کہ واقعہ کربلا رونما ہوا، خم غدیر کے دن سے ہی رسول ﷺ کے خاندان کو اس کی وراثت سے محروم کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

☆

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد
ذاتِ نبیؐ بلند ہے ذاتِ خدا کے بعد
دنیا میں جتنے قابلِ تعظیم لوگ ہیں
میں سب کو مانتا ہوں مگر مرتضیٰؑ کے بعد

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضائل امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۚ (آیت نمبر 7 پارہ 22، سورۃ الاحزاب)۔ تمام آیت قرآن وحدیث نبویؐ کے معنی جو بندے نے مندرجہ ذیل درج کیے ہیں ان کے مطابق اور تصدیق میں بزرگانِ دین اہلسنت والجماعت کے شعر، اشعار ومناقب وقصیدوں سے ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔ اولیاء اللہ ہمارے کئے ہوئے معنوں کی تصدیق فرماتے ہیں ان کا عقیدہ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے بلکہ بڑھ کر ہے کیونکہ ہم حضرت علی علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے ہیں۔

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی (سورہ شوریٰ پارہ 25) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ رٰکِعُوۡنَ ۝ (سورہ مائدہ آیت 61) ”علی کے ولی اللہ ہونے کا ثبوت“۔ امام حق خود خدا کے مقرر کیے ہوتے ہیں طریقہ جمہور سے منتخب نہیں ہوتے۔

نمبر شمار	ثبوت	کتاب وصفحہ
1	وَ جَعَلۡنَا مِنۡہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُوۡا ۟ؕ وَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یُوۡقِنُوۡنَ ۝ ترجمہ: انہوں نے صبر کیا تھا اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ہم نے بھی اُن میں سے ایسے امام مقرر کیے، جو ہمارے حکم کے بموجب ہدایت کرتے ہیں۔	پارہ 21، سورہ السجدۃ 83، ترجمہ مقبول احمد
2	وَ جَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَ کَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ۝ ترجمہ: ہم نے اُن کو ایسا امام بنایا جو ہمارے حکم کے بموجب ہدایت کرتے تھے اور ان کی طرف ہم نے نیکیاں کرنے کی اور نماز پڑھنے کی اور روزہ، زکوٰۃ دینے کی وحی فرمائی وہ سب ہماری بندگی کرنے والے ہیں۔	پارہ نمبر 18۔ رکوع 4، ص 252 قرآن شریف، ترجمہ: مقبول احمد
3	امام حق کو عالم مثال سے علم حاصل ہوتا ہے، بظاہر پیدائش بعد میں ہوتی ہے۔ ہر نبی حکم اللہ کے بغیر اپنا جانشین نہیں بناتا۔ رسول پاک بغیر وحی کلام نہیں کرتے تھے، رسول پاک کا کلام خدا کا کلام ہے، ہر نبی نے اپنی زندگی میں اپنا جانشین مقرر کیا ہے اسی طریقہ کے مطابق رسول پاکؐ نے خم غدیر پر علیؑ کو خلیفہ جانشین مقرر کیا ہاتھ پکڑ کر دکھایا پگڑی بندھوائی مبارکیں ہوئیں۔ حسان بن ثابت نے اس خوشی میں قصیدہ پڑھا، اُس کو رسول پاکؐ نے انعام دُعا عطا فرمایا۔	صحیح بخاری شریف، ابن ماجہ، صواعق محرقہ
4	محمد بن منصور کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کہ اصحاب رسولؐ میں سے کسی کی فضیلت میں اتنی حدیثیں آنحضرتؐ سے وارد نہیں ہوئی جتنی حدیثیں علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں وارد ہوئیں۔	مستدرک الصحیحین ج 3 ص 107، ابن عساکر ج 42 ص 418

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵	اسماء بنت عمیس کی شادی پہلے جعفر طیار سے ہوئی اس سے چھ بچے ہوئے اس کے بعد حضرت ابوبکر سے نکاح ہوا تو چھ بچے ہوئے اس کے بعد حضرت علیؑ سے نکاح ہوا تو دو اولادیں ان سے ہوئیں اور محمد بن ابوابکر اور اُم کلثوم جو حضرت ابوبکر کی اولادیں ہیں جو کم سن ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے ساتھ حضرت علیؑ کے گھر میں پرورش پائی اور انہوں نے بچوں کی طرح اُنہیں رکھا بعد میں بھی محمد بن ابوبکر حضرت علیؑ کے طرف دار رہے۔	
	احادیث نبوی درشانِ حضرت علی علیہ السلام	
۶	اَنَاو علیاً مِنْ نورٍ احد"۔ فرمایا رسولِ خدا نے میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے۔	
۷	اَنت منیّ و انا منکَ"۔ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔	
۸	انا مدینة العلم وعلیاً بابها۔ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔	
۹	من کنت مولا فهذا علیاً مولا ۔ جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے۔ مولا بمعنی محترم حاکم رہبر پیشوا مالک رہنما دوست کے ہیں۔ خم غدیر کے دن مولا کے معنی دو عربوں نے ایک دوست اور ایک دشمن نے سمجھ کر اپنے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا۔ حسان بن ثابت محبّ علیؑ نے قیصدہ پڑھا اور رسول پاکؐ سے انعام پایا اور حارث بن نعمان فہری نے اس حسد کے مارے کہ خم غدیر پر حضرت علیؑ کو رسول پاکؐ نے اپنے بعد خلیفہ کیوں مقرر کیا ہے۔ خدا سے عذاب طلب کیا تو اس پر عذاب نازل ہوا۔ وہ دونوں عرب عربی کا معنی ہندوستانی عالموں سے اچھا جانتے تھے، جنہوں نے مولا کے معنی رہبر حاکم مالک امیر تصور کر کے ایک نے انعام حاصل کیا، دوسرے نے بغض علیؑ میں قہر خدا طلب کیا اور وہ فی النار ہوا۔ اس لئے مولاؔ کا معنی حاکم رہبر اور مالک کے ہیں۔ صرف دوست کے نہیں۔	
۱۰	برز الایمان کلہ الی الکفر کلمہ ۔ جنگ خندق کے دن جبکہ عمر بن عبدود کے مقابلہ میں کوئی اور نہ جاسکا تو علیؑ اس کے مقابلہ میں گئے تو ان کے جانے پر رسول پاکؐ نے فرمایا سارے کا سارا ایمان سب کے سب کفر کی طرف جا رہا ہے۔	
۱۱	جب عمر بن عدود جو ہزار آدمیوں کی طاقت رکھنے والا کافر تھا۔ اُس کا سر اُتار کر حضرت علیؑ نے حضورؐ کے سامنے ڈال دیا، تو حضور فرمانے لگے کہ ضربت علیاً یوم الخنه ق افضل من العبادت ثقلین۔ معنی کہ آج علیؑ کا یہ ایک وار جس سے علیؑ نے عمر بن عدود کو فی النار کیا ہے تمام ثقلین کی عبادت سے زیادہ ہے۔ النظر الیٰ وجهِ علي عبادة ذکر علي عبادة وحبُ عليً عبادة۔	

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲	فرمایا رسولؐ خدا نے "علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے، علیؑ کے فضائل بیان کرنا اور سننا اور لکھنا پڑھنا عبادت ہے۔	صواعق محرقہ
۱۳	فرمایا رسولؐ خدا نے جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے علیؑ سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی، جس نے علیؑ سے لڑائی کی اُس نے مجھ سے لڑائی کی۔ چنانچہ وہ کافر ہے۔	صواعق محرقہ
۱۴	علی قرآن کے ساتھ ہے قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے۔	راوی صواعق محرقہ
۱۵	الحق مع علیاً مع الحق۔ فرمایا رسولؐ خدا نے کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے۔	صواعق محرقہ
۱۶	فرمایا رسولؐ خدا نے اگر دنیا کے تمام درخت قلم اور سمندر سیاہی اور تمام جن شمار کرنے والے ہو جائیں اور تمام انسان لکھنے والے ہو جائیں جب بھی علیؑ کے فضائل ختم نہیں ہو سکتے۔	مناقب خوارزمی
۱۷	فرمایا رسولؐ خدا نے جو شخص علیؑ کو میرے بعد افضل نہ جانے اس نے کفر کیا، قیامت کے دن حساب کے بعد ہر شخص سے خدا ولایت علیؑ کے بارے میں سوال کرے گا، لوگوں میں تم کو وصیت کرتا ہوں میری عترت کے ساتھ نیکی کرنا میں تم سے حوض کوثر پر ملاقات کروں گا۔ یاد رہے علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ، انہی دونوں کے متعلق تم سے دریافت کروں گا کہ ان سے تم نے کیا برتاؤ کیا۔	تاریخ خطیب مسند احمد حنبل صواعق محرقہ ترمذی شریف
۱۸	اس آیت قرآن "قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی مودت ہم پر واجب قرار دی گئی ہے تو آپ نے فرمایا علی علیہ السلام، فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام۔	(۱)۔ الکشاف (الزمخشری)، (۲)۔ معجم کبیر طبرانی جلد 11 صفحہ 351، (۳)۔ تفسیر قرطبی جلد 16 صفحہ 1 (۴)۔ فتح القدیر شوکانی جلد 4 صفحہ 524

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹	عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت (ندع ابناءنا و ابنائکم) نازل ہوئی تو رسول ﷺ نے علی علیہ السلام، فاطمہؑ، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔	مستدرک الصحیحین جلد 3 صفحہ 150، مسند احمد جلد 1 صفحہ 185، صحیح مسلم باب فضائل علیؑ جلد 7 صفحہ 121، ترمذی تفسیر آل عمران جلد 4 صفحہ 293، تفسیر ابن کثیر آل عمران جلد 1 صفحہ 379
۲۰	عمران بن حصین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔	مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 438، مستدرک الصحیحین جلد 3 صفحہ 111، ترمذی جلد 5 صفحہ 296، معجم کبیر طبرانی جلد 18 صفحہ 129، الکامل ابن عدی جلد 2 صفحہ 146، کنز العمال ج 11 صفحہ 599
۲۱	سعید بن مسیب، عامر بن سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا، اے علی علیہ السلام تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔	صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 120، سنن کبرای نسائی جلد 5 صفحہ 121، ابن عساکر جلد 13 صفحہ 150، اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 27
۲۲	ترمذی نے اپنی مسند سے عمرو بن ابی مسلمہ پروردۂ نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب آیت تطہیر اُم مسلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ نے علی علیہ السلام، فاطمہؑ، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں لے لیا، اور پھر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک اور پاکیزہ رکھ جیسا پاک رکھنے کا حق ہے، اُم مسلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے نبی ﷺ کیا میں ان کے ساتھ ہوں تو آنحضرت نے فرمایا تم اپنی حیثیت رکھتی ہو۔	تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 494، کنز العمال جلد 13 صفحہ 644 شواہد التنزیل الحسکانی جلد 1 صفحہ 62

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳	ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔	صحیح بخاری فی کتاب بدء الخلق فی باب مناقب علی ابن ابی طالب جلد 4 صفحہ 208، مسند احمد جلد 1 صفحہ 331، ترمذی جلد 5 صفحہ 303، شرح مسلم جلد 1 صفحہ 195، معجم کبیر جلد 5 صفحہ 303، کنز العمال جلد 1 صفحہ 599
۲۴	عمران بن حصین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی علیہ السلام مجھ سے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔	احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 438، مستدرک الصحیحین جلد 3 صفحہ 111، ترمذی جلد 5 صفحہ 296، کنز العمال جلد 11 صفحہ 599
۲۵	جریر بجلی کہتے ہیں کہ حجتہ الوداع کے موقع پر ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ حج کیا جب ہم واپسی پر خم غدیر کے مقام پر پہنچے تو آنحضرتؐ نے اعلان کرایا، اور مہاجرین اور انصار سب جمع ہو گئے آپؐ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! تم اس امر کی گواہی دیتے ہو تو انہوں نے جواب دیا ہم گواہی دیتے ہیں، کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اور اس کے بعد ؟ تو لوگوں نے کہا محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر فرمایا تمہارا ولی کون ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسولؐ ہمارا مولیٰ ہے۔ پھر فرمایا تمہارا ولی کون ہے؟ اس کے بعد آپ نے علی علیہ السلام کا بازو تھاما اور انہیں کھڑا کیا اور دونوں کو بلند کیا اور فرمایا اللہ اور رسولؐ جس کے مولی ہیں یہ علی علیہ السلام بھی ان کا مولی ہے۔ اے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو اسے دوست رکھے، اور اسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے، یا اللہ لوگوں میں سے جو ان سے محبت کرے تو اُسے محبوب رکھ، اور جو اس سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ۔	کنز العمال جلد 13 صفحہ 138، معجم کبیر طبرانی جلد 2 صفحہ 357، مجمع الزوائد الھیثمی جلد 9 صفحہ 106

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۶	عمر ابن خطاب سے منقول ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ساتوں آسمان ترازو کے ایک پلڑے پر رکھ دیئے جائیں اور علی علیہ السلام کا ایمان ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو علی علیہ السلام کے ایمان کا پلہ بھاری ہوگا۔	ابن عساکر جلد 42 صفحہ 341، کنز العمال جلد 11 صفحہ 617
۲۷	رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے نماز پڑھی اور نماز میں مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود نہیں بھیجا تو اس کی نماز قبول نہیں۔	علل دار قطنی جلد 1 صفحہ 348
۲۸	سیوطی نے سورۂ احزاب کی آیہ تطہیر کی تفسیر میں فرمایا کہ آنحضرتؐ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے علی علیہ السلام فاطمہؑ حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام کو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا اور فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔	تفسیر ابن کثیر، سورۂ احزاب جلد 3 صفحہ 493
۲۹	رسول اللہؐ نے فرمایا تم لوگوں میں میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ یعنی توبہ کا دروازہ، جو اُس میں داخل ہوگیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کیلئے باب حطہ میں داخل ہونے کو اُن کی بخشش کا ذریعہ بنا دیا تھا اس طرح حب اہل بیت سبب غفران ہے یعنی بخشش کا ذریعہ ہے۔	تاریخ یعقوبی جلد 2 صفحہ 212، الکامل ابن عدی جلد 4 صفحہ 198، شواہد التنزیل جلد 1 صفحہ 361، کنز العمال جلد 2 صفحہ 425
۳۰	زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا میں تم لوگوں کے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنے اہل بیت اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے۔ یہاں تک میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں۔	مستدرک الصحیحین جلد 3 صفحہ 148، مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 182، دار المنثور جلد 2 صفحہ 60، معجم الکبریٰ نسائی جلد 5 صفحہ 45، ابن عساکر جلد 42 صفحہ 220

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر کبیر فخر الدین رازی فی ذیل تفسیر آیت ابن عساکر جلد 42 صفحہ 222,237، مسند احمد جلد 4 صفحہ 281 دار المنثور جلد 2 صفحہ 298 ریاض النضرۃ محب طبری جلد 3 صفحہ 126 تا 128	فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کی تفسیر کے ذیل میں فرمایا یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں نازل ہوئی، اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولا فھذا علی مولا، میں جس کا مولیٰ ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے، اور تو اسے دشمن رکھ جو ان سے دشمنی رکھے۔ حضرت عمر نے اُن سے ملاقات کی اور فرمایا مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر مومن مرد و عورت کے مولا ہو گئے۔	۳۱

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارہ امام حق آلِ نبیؐ اولادِ علیؑ سے بزرگانِ دین اہلسنت والجماعت حضرات کا عقیدہ مندرجہ ذیل ہے

......☆......

اہلسنت والجماعت میں اولیاء اللہ کو ماننے والے چشتی، قادری، نظامی، نوشاہی بھی بارہ اماموں کو مانتے ہیں لیکن کچھ لوگ بزرگانِ دین اور اہل سنت کے عقیدت مند لوگوں کو قبروں کو پوجنے والے اور بدعتی تصور کر کے انہیں درباروں، مجلسوں میں اور بزرگانِ دین کی محبت سے دُور رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سب قصور اِس مشرب کے صاحبان کا ہے جو ہم شیعہ و سنی بھائیوں کو آپس میں متفق نہیں ہونے دیتے، اور مذہبی رسومات میں متفق رہنے سے روکتے اور ڈراتے ہیں اور ایسے طریقوں سے ہمارے دل ایک دوسرے سے دُور کرتے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف کی خلیج دن بدن وسیع تر ہوتی چلی جارہی ہے، یہ سب عدل سے بعید ہے۔ یہ متعصب گروہ کا کارنامہ ہے، جس کی وجہ سے آج کل دہشت گردی اور شدت پسندی نے جنم لیا اور اسلام کی بدنامی کا باعث بنا۔

انہیں یہ خبر نہ رہی کہ ان کا بارہ آئمہ کا انکار کس کا انکار ہے۔ کیونکہ رسول پاک ﷺ کی زبان مبارک سے بحکمِ خدا پاک فرمان جاری ہے کہ میرے بعد میرے بارہ نقیب و جانشین امام ہوں گے جو اللہ کے دینِ اسلام کے محافظ ہوں گے، اور وہ سب کے سب محمد ﷺ ہوں گے۔ رسول پاک ﷺ نے بارہ اماموں یعنی اپنی اولاد کے لئے فرمایا کہ یہ بارہ کے بارہ محمد ﷺ ہیں۔ "اَوَّلُنَا محمدٌ وَاٰخِرُنَا محمدٌ وَ اَوْسَطُنَا محمدٌ وَکُلُّنَا محمدٌ صلّی اللّٰہ علیہ واٰلِہٖ وَسَلَّمْ" یعنی بارہ امام اوّل بھی محمد ﷺ ہیں آخر بھی محمد ﷺ ہیں درمیان میں بھی محمد ﷺ ہیں یہ سب کے سب محمد ﷺ "اَنَا عَلِیًّا مِنِّیْ وَ اَنَا ھُوَ" میں علی علیہ السلام سے ہوں اور علی علیہ السلام مجھ سے ہیں۔

مگر وائے حسرتا، متعصب حضرات نے اس قدر اختلاف کا مفہوم پیدا کر دیا ہے کہ ہمارے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھائی اہلسنت شیعہ سے عناد کے تحت آلِ نبی ﷺ اولادِ علی علیہ السلام بارہ اماموں سے بھی منکر ہو گئے ہیں کہ یہ شیعہ کے امام ہیں حالانکہ یہ سب مسلمانوں کے امام ہیں۔ مگر ایک گروہ اعلیٰ تعلیم کا بزرگوں کا اہلسنت جماعت کا ہے جو متعصبین کے سخت خلاف ہے، ان سب بزرگوں نے بارہ اماموں کو اپنا امامِ حق تصور کیا ہے۔

ایک مولانا قبلہ سائیں پیر غلام محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو اہلسنت والجماعت ہیں جن کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک ہے۔ عرب عراق اور انگلینڈ امریکہ تک ان کے مرید ہیں، جن کا روضہ اقدس نزد سلک ملز فیصل آباد جڑانوالہ روڈ پر مرجع خلائق ہے اور روضہ اقدس پر مرید بے شمار روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ المشہور امام جلوی اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ حضرت قبلہ پیر سائیں میرے چچا زاد بھائی ہیں فرماتے ہیں۔

ذریت پاک محمد افضل شان علیؑ مردِ سخی دا زین العابد حضرت باقر جعفر پاک ذکی دا شیر علی دا
کاظم اتے رضا دا بندہ خادم خاص تقی دا علی نقی دا غلام محمدؑ بانہار دہ عسکر اتے مہدی دا خاص ولی دا

پھر فرماتے ہیں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں:- حضرت علی علیہ السلام کو باب العلم فرماتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے تقسیم کرنے والے تسلیم کرتے ہیں۔ اسد اللہ مانتے اور فقر کا سرتاج تسلیم کرتے ہیں۔

خادم جبرئیل سدادے شاہ علیؑ دے در دا اُس صفدر دا باب العلم قسیم الجنت تے ساقی کوثر دا پیر خضر دا
اسد اللہ الغالب ہو کے پیلیں در خیبر دا کوٹ کفر دا غلام محمد ختم خلافت شروع امامت ہے ہر دا تاج فقر دا

میرے محترم حنفی اہلسنت بھائیو! ذرا حوصلہ اور انصاف سے میرے ان معروضات کو بغور پڑھیں اور بزرگانِ اہلسنت کے اشعار شانِ علی علیہ السلام وحسین علیہ السلام و آئمہ سنیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور ان حضرات کی بھی سنیں۔ قرآن پاک اور احادیث پاک کے معنی بھی جن کو کچھ لوگ بیان کر کے آپ کے اعتقاد کو بگاڑتے ہیں۔ غور سے سوچیں کہ بزرگانِ اور ان مولویوں کے عقیدہ میں کس قدر فرق ہے اور آپ حضرات کو بفرمان قرآن پاک کن صاحبان کی پیروی کرنی جائز اور مفید ہے۔ سورۃ یٰسین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں احکام الٰہی ملاحظہ فرمائیں میں نے تحریر کر دیا ہے کہ خدا کا حکم کیسے لوگوں کی پیروی کرنے کا ہے۔ میں نے بڑی محنت سے آپ حضرات کو ہدایت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے قرآن واحادیث ہیں۔ پھر اس مطابق آپ ہی کے مذہب اہلِ سنت کے بزرگانِ دین کے شعر اشعار اور قول پیش کئے ہیں۔ آپ شیعہ بھی نہیں ذرا مذہب اہلسنت اکابر بزرگوں کا عقیدہ دیکھیں جو مسجد کے مولویوں سے ہزار درجہ زیادہ باعلم وباعمل ہیں جن کی کرامتیں ظاہر ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے کافر لوگ اُن کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہوئے۔ اب پہچان کرنی آپ کے بس کی بات ہے۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور سلوک اتفاق یکجہتی اور ایک دوسرے سے تعاون کے لئے بہت کچھ مستند طریقہ سے عرض کر دیا ہے۔ خداوند کریم تمام مسلمانوں کو دنیا وآخرت میں باعزت رکھے۔ اور ہر مومن جو ایک دوسرے کا بھائی ہے بھائی بن کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں میں ٹھنڈک اور سکون پیدا کر دے۔ اغیار کی بھڑکائی ہوئی آگ کو خدا اپنے کرم سے سرد کر دے۔

؎ حقا کہ بنائے لا الا است حسینؑ

(خواجہ غریب نوازؒ)

جو متعصب لوگ شانِ علی علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ یا اللہ کو کہیں کہ یا باری تعالیٰ اور یا رسول اللہ ﷺ آپ دونوں نے کیوں یہ احادیث رائج کیں۔

"ید اللہ، لسان اللہ، وجھه اللہ، النظرُ اِلیٰ وجہ علیٍ عبادہ و

ذکرِ علیٍ عبادہ وحب علیٍ عبادہ"

یا

جو حضرات حضرت علی علیہ السلام کے شان کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ فوجیوں کو روکیں کہ لڑتے وقت نعرہ علی علیہ السلام نہ لگائیں۔ ہر شیعہ وسنی آدمی کو روکیں کہ وہ میدان میں نکل کر کسی بھی مقابلہ میں نعرہ علی علیہ السلام نہ لگائیں۔ اور ہر مشکل میں حضرت علی علیہ السلام سے مدد نہ طلب کریں اور نہ پکاریں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقیروں کوروکیں جو کہتے ہیں نذرِاللہ و نیازِ حسین علیہ السلام بابا کچھ دیدو حکومت کوروکیں کہ وہ کسی بہادری پر فوجیوں کونشانِ حیدر کا اعزاز عطانہ فرمائیں۔ بزرگانِ اہلسنت والجماعت حضرات کوروکیں کہ وہ اس قدر فضائل وشانِ علی علیہ السلام بیان نہ فرمائیں۔حضرت شافی رحمۃ اللہ علیہ کوروکیں کہ وہ حضرت علی علیہ السلام پر خدا ہونے کا شک نہ کریں۔علیؑ علیؑ ہے..........علیؑ علیؑ!

محبتِ علی علیہ السلام کے سوا کوئی شخص بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔خدا کوروکیں کہ قرآن پاک میں ان کی شان کیوں بیان فرمائی ہے۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوروکیں کہ ہزاروں کی تعداد میں ان کی شان میں احادیث کیوں بیان فرمائی ہیں۔

شانِ امامت

سپارہ پہلا رکوع ۱۴۳:

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَـٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿١٢٤﴾ وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا

معنی:۔اُس وقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم کا اُس کے رب نے چند کلمات سے امتحان لیا۔اور ابراہیم علیہ السلام نے اُن کو پورا کردیا۔(خدا نے) فرمایا کہ میں تم کو کل آدمیوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے۔(خدا نے) فرمایا جو ظالم ہوں گے وہ میرے عہدہ سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔

سپارہ ۲۲ سورہ یسین:

وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَـٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝

معنی:۔اُن سب کو ہم لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں ازروئے علم شمار جمع کرلیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک حیرت انگیز معجزہ

نبی ﷺ و علی علیہ السلام کے ایک نور ہونے کے ثبوت

در مزار اقدس حضرت بی بی رقیہ کبریٰ المشہور بی بی پاکدامنا سلام اللہ علیہا دختر حضرت علی علیہ السلام محمد نگر ایمپرس روڈ لاہور کے روضہ مبارک کی سنگِ مُرمُر کی اینٹوں پر قدرتاً حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی اور حضرت علی علیہ السلام کا اسم گرامی لکھا ہوا ظاہر ہوا ہے جو نبی ﷺ و علی علیہ السلام کے ایک نور ہونے کا بین ثبوت ہے کہ جہاں نبی ﷺ ہیں وہاں علی علیہ السلام ہیں اور نبی ﷺ و علی علیہ السلام کا گوشت خون روح دم جسم ایک ہے۔ اور مندرجہ ذیل آیات واحادیث بالکل صحیح ہیں، جن کے معنوں کے مطابق اکابرین بزرگانِ دین اہلسنت والجماعت حضرات نے اپنے عقیدہ کو ظاہر کرنے کے لئے حضرت علی علیہ السلام کے شان میں شعر واشعار تحریر فرمائے ہیں اور بعد از رسول پاک ﷺ باقی تمام مخلوقات میں سے حضرت علی علیہ السلام کو بہتر و برتر و اعلیٰ و افضل عالم باعمل ظاہری باطنی تمام علوم کو جاننے والے مشکل کشا حاجت روا شیرِ خدا زمینوں وآسمانوں کے تمام معلومات کو جاننے والے ثابت کیا ہے اور یہ ایسا گروہ بزرگانِ دین کا ہے جنہوں نے ہندوستان کے لاکھوں کافروں کو مسلمان کیا اسلام پھیلایا جن کی کراماتیں ظاہر ہوئیں، لوگوں کو ان کی بزرگی تسلیم کرنی پڑی، جن کے مریدوں کی تعداد لاکھوں تک موجود ہے، جن کے مزار اقدس اس وقت بھی خلقتِ خدا کے لئے مرجع خلائق ہیں اور ان کی مزاروں سے لوگ اس وقت بھی فیض حاصل کر رہے ہیں یہ ایک گروہ اعلیٰ و افضل مسلمانوں کا تبلیغی گروہ ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو تسلیم کرتا ہے۔ ان حضرات کا یہ عقیدہ جو اہلبیت النبوت سے ہے قابل تقلید ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

چوں تولد کرد در کعبہ علیؑ کعبہ قبلہ گشت از نصِ جلی
چوں تولد کرد در کعبہ امام کعبہ قبلہ گشت بہر خاص و عام
در کعبہ ولادت شد امام المتقین زیں سبب شد کعبہ ھدا العالمین
کسے را میسر علیؑ سی سعادت بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث نبویؐ کے مطابق

محبت پنجتن پاک کے بغیر کثرت سے عبادت کرنے والے لوگوں کے حق میں

حضرت پیر بلھے شاہ صاحب کا فرمان

لھنا ھِک نہ دینے دوُ   سَبدا خالِق مالِک اُدہ
لھنا اِک نہ دینے دُو

ادھی رات جداں اُٹھ جان میتی   کر کے وُضو تھجد نیتی
پر دل توں ذرا نہ گئی پلیتی   رھندے تھَمّے وانگ کھلُو
لھنا اِک نہ دینے دُو

کی ھوئیا جو کٹیا چِلا   دین مذھب تھیں رہ گیا ڈھلا
جیویں بھُورے وچ لپیٹیا بِلا   اُوہ دی ذرا نہ بدلی خوُ
لھنا اِک نہ دینے دُو

کی ھوئیا جے ناتا دھوتا   سجدے دے وِچ آن کھلوتا
مَکے بھانویں لے جایئے کھوتا   اُہ کدیں ناھیں ھوندا آدم رَو
لھنا اِک نہ دینے دُو

بُلھے شاہ رب تائیں مِلدا   پاک محلہ ھوے دِلدا
خطرہ من وچ رھے نہ تِلدا   جھڑی اللہ کرے سوھُو
لھنا اِک نہ دینے دُو

پھر فرماتے ہیں:-

دھرم سالے دھڑوائی رہندے تے ٹھاکر دوارے ٹھگ
وچ مست کوتّی رہندے عاشق رہن الگ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کردے ڈیڑھ سوائے چونے مسلمان

ہتھو لئے کے مکر جان جیدی بغل قرآن

"قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی"

سب عبادت کی اُجرت محبت کرنا اولادِ رسول پاک ﷺ سے ہے جس کے دل میں محبت اہلبیتِ رسول ﷺ نہیں ہے اُن کا دل پاک نہیں ہوسکتا اور خیالات دُنیاوی سے پاک مبرا نہیں ہوسکتا اور قابل عبادت نہیں ہوسکتا۔ حضور قلب نہیں ہوسکتا۔" لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ" فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے اگر تیرا دل متوجہ خدا نہیں ہے تو نماز کے نزدیک نہ جا، اسی فرمان کی تصدیق میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کبھی سر بسجدہ ہوا جو میں تو زمیں سے آنے لگی صدا

تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جیکر دین وچ علم دے ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو

علامہ اقبال بھی فرماتے ہیں" تجھے ہزار تقریروں اور گفتار کے غازی بننے پر دین نہیں ملتا" فرماتے ہیں

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے بے حُب اہلبیت عبادت حرام ہے

جناب حضرت جامؔی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی علیہ السلام اور اُن کی اولاد سے محبت کرنے والے کے لئے اور بغض کینہ رکھنے والے شخص کے لئے فیصلہ کن شعر فرمائے ہیں:۔

بہ بدخواہ اولادِ حیدر خدا گفت یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا

زہر کس کہ بوئے ولائے تو آمد چہ حاجت کہ پُرسند منکر نکیرا

تو نیست پوشیدہ احوالِ جامؔی کہ ہستی علما سمیعاً بصیرا

حضرت علی علیہ السلام اور اُس کی اولاد کا بدخواہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور جس شخص کے دل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں علی علیہ السلام اور اُس کی اولاد کی محبت ہے اسے قبر اور جہنم کا ڈر نہیں ہوگا، کیونکہ خدا پاک نے پنجتن پاک کو بہشت کا مالک بنا دیا ہے۔ مولانا قبلہ سائیں پیر غلام محمد شاہ صاحب بھی اپنے شعر میں علی علیہ السلام کے حق میں فرماتے ہیں۔ "باب العلم قسیم الجنت تے ساقی کوثر دا پیر خضر دا" شعر مکمل ان کی مکمل کلام میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کو وہ بحکم خدا جنت کے تقسیم کرنے والے تسلیم کرتے ہیں۔

مولانا جامیؒ اولادِ علیؑ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

اے دل بگیر دامن سلطانِ اولیاء — یعنی حسینؑ ابن علیؑ جانِ اولیاء

چوں صاحب مقام نبیؐ و علیؑ است حسینؑ — ہم فخرِ انبیاء شدو ہم شان اولیاء

اور اولیاء چشتیہ تو عقیدہ بھی یہی ہے کہ — حقا کہ بنائے لا الا است حسینؑ

(خواجہ معین الدین چشتی اجمیری)

اس لئے کہ اولادِ علی علیہ السلام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ابناء کہہ رہا ہے اور اجزاء کہا ہے، جز کا دشمن کل کا دشمن، جز کا دوست کُل کا دوست ہوتا ہے۔ علی علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

کلام حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ

چوتھا امام اہلسنت والجماعت درشانِ علی علیہ السلام

فرماتے ہیں:۔

لَوْ اِنَّ الْمرتضٰی ابدٰءَ مُحَلہ‘ لَکَانَ الْخلْق طُرّاً سُجّد الہ‘

معنی:۔ اگرچہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل تمام دنیا والوں کو ظاہر ہو جائیں تو تمام کی تمام مخلوق علی علیہ السلام کو سجدہ کرنے لگ جائیں۔

کَفیٰ فِیْ فضلِ مولانا علیٍ وُقُوعُ الشَّکِ فیہ اَنّہ‘ اللہ‘

معنی:۔ کہ میرے مولا علی علیہ السلام کی فضیلتوں میں سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ان میں خدائی کا شک ہوتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَاتَ شَافِعِی وَلیس یَدرِی عَلِیٌّ رَبُّہٗ اَم رَبُّہٗ اللہُ

معنی:- شافعی مرتے مر گیا اور یہ نہ جان سکا کہ علی علیہ السلام اُس کا رب ہے یا خداوند ذوالجلال اُس کا رب ہے۔

لَئِن کَانَ ذَنبُ حُبُّ ال مُحَمَّدٍ لَستُ عَنہُ اتُوب

معنی:- دنیا تبدیل ہو جائے تو ہو جائے، اگر محمد و آلِ محمد ﷺ کی محبت ان کے نزدیک گناہ ہے تو وہ بیشک توبہ کر لیں لیکن میں شافعی تو اس گناہ سے توبہ نہیں کروں گا۔

لَوکَانَ رَفضًا حُبَّ ال محمدٍ فَلیَشھَدُ الثَّقلین اِنّی رَافِضاً

معنی:- اگر محمد و آلِ محمد ﷺ سے محبت کرنا افضل ہے تو تمام کائنات کے لوگ گواہ ہو جائیں کہ پھر میں رافضی شیعہ ہوں۔

نوٹ:- آیات نمبر ا کی تصدیق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اہلبیت سے محبت کر کے کرتے ہیں۔ آیت مودۃ پر ان کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

کلام حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجمیری سرکار ھندالولی

(جس نے ہندوستان کو مسلمان بنایا ہے)

ا آنست شاہ نجف کہ در روزِ الست دادند جھانیان بَہمبالش دست

۲ بر تخت نبی تا کہ علی پا نہ گذاشت می داں بہ یقیں کہ حق بہ کُرسی نہ نشت

معنی:- روزِ ازل خدا پاک نے ہر ایک انسان سے ولایت علی علیہ السلام کی بیعت یعنی اقرار لیا۔

تخت نبی پر جب تک علی علیہ السلام کا قدم مبارک نہیں آیا، یقین کے ساتھ جان لے کہ ابھی کرسی پر حق سوار نہیں ہوا ہے۔

دیگر کلام درِ حق حسین علیہ السلام

کارِ کہ حسینؑ کارِ کردی در گلشنِ مصطفےٰ بہار کردی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معنی:- حسین علیہ السلام نے وہ کام کیا کہ گلشن مصطفےٰ میں ایک بہار لادی۔

از ہیچ پیغمبر نہ آید ایں کار واللہ اے حسینؑ تو کار کردی

معنی:- جو کام پیغمبروں سے نہ ہو سکا خدا کی قسم اے حسین علیہ السلام تو نے وہ کام کر دیا ہے اور اسلام کو بچا لیا ہے۔

دیگر کلام خواجہ صاحبؒ در شانِ حسین علیہ السلام

......☆......

شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید حقا کہ بنائے لاالہ ہست حسینؑ

معنی:- بادشاہ ہے حسین علیہ السلام اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے حسین علیہ السلام: دین بھی ہے حسین علیہ السلام اور دین کی پناہ بھی ہے حسین علیہ السلام سر اپنا دے دیا مگر اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں نہ دیا یعنی بیعت نہ کی، یقیناً کلمہ کی جڑ بنیاد حسین علیہ السلام ہیں۔

شعرا اشعار و مناقب وقصیدے درِ شانِ حضرت علی علیہ السلام

......☆......

بزبانِ حضرات جو عالم فاضل باعمل ہیں۔ جنہوں نے ہندوستان کی قوموں کو مسلمان کیا ہے۔ جن کے روضوں کی خاک کو خلقتِ خدا آنکھوں کا سرمہ بناتے ہیں اور اُن کے روضے اقدس مرجع خلائق ہیں، اور یہ حضرات مندرجہ بالا آیات قرآن شریف اور احادیث نبویؐ جو میں نے تحریر کی ہیں کے صحیح ہونے کی مکمل طور پر تصدیق فرماتے ہیں مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں اور ان کی تقلید کریں اور مولوی صاحبان سے دریافت کریں جو اپنے وعظوں مجلسوں میلادوں اور جمعہ کے خطبوں میں ان فضائل اہلبیت النبوت کو بیان تک نہیں فرماتے اور دربارِ حضرت بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا پر بھی بیان کرنے کو بند کرائے ہوئے ہیں اور خود ان کے معنوں کو بدلتے ہیں اور تاویلیں کر کے فضائل اہلبیت سے سادہ دل مسلمانوں کو روگردان اور منحرف کرتے ہیں اور احادیث نبوی پر جو فضائل اہلبیت ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ اقبال کا خراجِ عقیدت

جمالِ عشق و مستی نے نوازی
جلالِ عشق و مستی بے نیازی
کمالِ عشق و مستی ظرف حیدر
زوالِ عشق و مستی حرف رازی

(اقبال) بال جبرئیل

ترجمہ: ''مولائے کائنات علی المرتضیٰ کو عقل کل گردانتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشق مستی کی جمال آرائی اپنے نقطہ عروج حیدر کرار کے ثبات قدم اور جذبہ ایثار قربانی کی بدولت پہنچی اور جلال عشق و مستی نے حیدر کرار کو بے نیاز غم دوراں کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار امیر المومنین کا جمال، جلال اور کمال عشق و مستی کے اُس مقام پر نظر آتے ہیں جہاں کوئی اور نہیں۔

☆

کلام مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

☆

علیؑ دستِ خدائے ما علیؑ حاجت روائے ما
علیؑ معجز نمائے ما علیؑ مشکل کشائے ما
دریں رنج و بلائے ما
دریں درد و بکائے ما
دریں محنت سرائے ما
دریں راحت فزائے ما
نصیری اَش خدا گفتہ خدایش خود ثنا گفتہ
عطائش ہل اتی گفتہ علیؑ شاہِ عطائے ما
علی حبہ علیؑ جبہ قسیم النار و الجنہ
امام الانس و الجنہ علیؑ مصطفےٰ ما
زباں تا در دہاں دارم بجاں سوزِ نہاں دارم
عیاں دردِ زباں دارم علیؑ مشکل کشائے ما
علیؑ مالک علیؑ سالک علیؑ سرور علیؑ رہبر
علیؑ حیدر علیؑ صفدر علیؑ خیبر کشائے ما

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیگر کلام مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

......☆......

علیؑ شاہِ عالم اماماً کبیرا　　کہ بعد از نبی خود بشیراً نذیرا

زمین آسمان عرش کرسی بخشش　　علیؑ واں علیٰ کلِ شی قدیرا

علیؑ اولیاء را دلیل است برحق　　علیؑ انبیاء را ولیاً نصیرا

علیؑ ابنِ عم محمدؐ رسولش　　چوں موسیٰ اخی گفت ہاروں وزیرا

بہ بدخواہ اولادِ حیدر خدا گفت　　یَدْعُوْ ثُبُوْرً وَّ یَصْلٰی سَعِیْرا

زِ ہر کس کہ بوئے ولائے تو آمد　　چہ حاجت کہ پُرسند منکر نکیرا

تو نیست پوشیدہ احوال جامی　　کہ ہستی علیماً سمیعاً بصیرا

چہ باک است معراج مولا علیؑ را　　ز یوماً عبوسًا و زُو قمطریرا

......☆......

از مولانا مولوی کاشی رحمۃ اللہ علیہ

......☆......

السلام اے سایۂ ات خورشید رب العالمین　　آسماں عزو تمکین آفتاب داد و دیں

معنی:-سلام ہے اے وہ شخص کہ پروردگار عالم کا خورشید جس کا سایۂ انور ہے۔عزت وآبرو کے آسمان اور انصاف ودین کے آفتاب۔

مقصدِ تنزیل بلغ مظہرِ اسرارِ غیب　　مطلع یتلوہ شاہد مقطع حبل المتین

معنی:-آیۂ بلغ کا انزل الیک کے نازل فرمانے کے مقصد غیب کے بھیدوں کے مظہر آیۂ یتلوہ شاہد کے مطلع اور حبل المتین کے مقطع ہیں۔

مفتی ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خلد　　داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معنی:- چاروں کتابوں کے مفتی اور آٹھوں بہشت کے مالک، شش جہت کے حاکم اعظم امیرالمومنین

صورت معنی فطرتِ باعثِ ایجاد خلق بہترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

معنی:- پیدائش باطنی کے ظاہر کنندہ خلقت کے پیدا کرنے کے باعث، حضرت آدمؑ کی نسل میں سب سے بہتر خیرالمرسلین کے نفس۔

صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

معنی:- آیۂ یوفون بالنذر کے مقصود اور آیۂ انما ولیکم اللہ کے آفتاب معرک کی آنکھ کی ٹھنڈک جبرئیل آمین باعثِ افتخار۔

بر زمین از روئے رفعت آسمانے بر زمیں مثلِ تو چوں شبہ ایزد در ہمہ عالم محال

معنی:- بلندی میں آپ زمین سے ایسے ہیں جیسے زمین سے آسمان، خدا کے نظیر کی طرح تمام عالم میں آپ کی نظر محال ہے۔

ناکشیدہ چوں مہ رُخسارِ تو نقشِ مبین عالمِ علم لدُنی شہسوارِ لو کشف

معنی:- آپ کے رخسار کے چاند جیسا کوئی روشن نقشہ نہیں بنایا۔ علم لدنی یعنی خداداد کے علم (اسرار لوکشف کے شہسوار۔

آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود گر کسے ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود

معنی:- وہ جناب جن کا خدائے تعالیٰ مداح اور رسول اللہ ﷺ ہمدم تھے، اگر کوئی ان کا مثل ہوسکتا ہے، تو وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔

اے بغیر از مصطفٰے نابود ہمتائے تو کس بستہ برمہرِ تو ایزد مہرِ حورالعین بس

معنی:- اے وہ جناب کہ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے کوئی آپ کا مثل نہیں، آپ کی محبت کو ایزد پاک فراخ چشم حورانِ بہشت کا قرار دیا ہے، یعنی محبت علی علیہ السلام کے بغیر کبھی بہشت حاصل ہو نہیں ہوسکتا، جب تک محبت علی علیہ السلام دل میں نہ ہو بہشت کی کنجی علی علیہ السلام کی محبت ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صورت گردد مجسم فتح گوید آشکار　　لا فتیٰ اِلّا علی لاسیف الا ذوالفقار

معنی:--فتح مجسم صورت ہوکر پکار کر کہے کہ علی علیہ السلام کے سوا جوان نہیں اور ذوالفقار کے سوا تلوار نہیں۔

ہر کہ مہر مہر تو بر صفحۂ جاں نقش کرد　　مخزنِ دل را چوکان زر توگر یافتہ

معنی:--جس نے آپ کی محبت کے سورج کا جان کے صفحہ پر نقش کھینچا تو دل کے خزانہ کو سونے کی کان کی طرح دولت مند پایا۔

ہر کہ دستِ حاجت بر جودِ تو بردا شتہ　　تا قیامت دستِ خود را حاجت آور یافتہ

معنی:--جس نے کہ حاجت کا ہاتھ آپ کی بخشش پر اٹھایا تو قیامت تک اپنے ہاتھ کو حاجتوں کا پورا کرنے والا پایا۔

گر نہ بودے ذات پاکت آفرینش را سبب　　تا ابد حوا بود و آدم عذب

معنی:--اگر آپ کی ذات پاک پیدائش کا سبب نہ ہوتی، ہمیشہ حوا بانجھ رہتیں اور آدم بے تخم رہتے۔

تا نجفِ شد آفتاب دین و دولت را مقام　　خاک اودارد شرف بر زمزم و بیت الحرام

معنی:--جب سے نجفِ دین ودولت کا مقام ہوا ہے، اُس کی خاک کو زمزم اور ابیت الحرام پر شرف حاصل ہے۔

کعبہ اصل است بیشک نزد اربابِ یقیں　　زانکہ دارد عروۃ الوثقائے دیں دروے مقام

معنی:--ارباب یقیں کے نزدیک بیشک وہ کعبہ ہے کیونکہ دین کا مضبوط سہارا وہاں مقیم ہے۔

آفتاب آسمان دین امیرالمومنین　　والیِ ملکِ ولایت حاکمِ دارالسلام

معنی:--دین اسلام کے آسمان کے آفتاب امیر المومنین، ملک ولایت کے والی بہشت کے حاکم۔

نسبت باز مرۂ انسان خطا باشد خطا　　گوہر پاکیزہ جوہر راچہ نسبت بار خام

معنی:--آپ کو گمراہ انسان سے نسبت دینا خطا ہے خطا ہے، پاکیزہ گوہر کو بھلا پتھر سے کیا نسبت ہے۔

گندم انہوں نے کھایا تو اُن کا ہوا یہ حال　　آدم کو جب بہشت سے حق نے دیا نکال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روتے ہوئے وہ کوہ پہ گر کر ہزار سال لاچار ہو کر اُنہوں نے بھی یہ کیا سوال
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن مشکل میری تو حل کرو یا شاہِ پنجتن

☆

آیا عتاب حق کا سلیمانؑ پہ جس گھڑی تھی ہاتھ میں انگوٹھی وہ دریا میں گر پڑی
گم ہوگئی تھی سلطنت جن اور پری تب سوئے آسماں پکارے تھے یوں نبی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل تو میری حل کر یا شاہ پنجتن

ایوبؑ کے بدن کو تھے جب کھا گئے کرم تھا ضعف اس قدر کہ لبوں پہ تھا آیا دم
آئی ندا یہ ان کو کریں گے قبول ہم ایوبؑ اس کلام کو تم پڑھو دم بدم

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل تو میری حل کر یا شاہِ پنجتن

یونسؑ کو جبکہ شکم میں مچھلی نگل گئی حیران مضطرب تھے نہایت وہ اُس گھڑی
کی جستجو بہت ہی یہ مشکل بہت ہوئی آخر شکم ماہی کے تسبیح یہی پڑھی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل تو میری حل کر یا شاہِ پنجتن

☆

کلام شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

☆

در صورتِ پیوند جہاں بود علیؑ بود تانقش زمیں بود زماں بود علیؑ بود
ہم اوّل وہم آخر وہم ظاہر و باطن ہم عابد ہم معبد و معبود علیؑ بود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ — ہم یونسؑ و ہم یوسفؑ و ہم ہو علیؑ بود
ہارون ولایت کہ پس از موسیٰ عمران — و اللہ علیؑ بود علیؑ علیؑ بود
ایں کفر نباشد سخن کفر نہ ایں است — تا ہست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود
موسیٰ و عصا و ید بیضا و نبوت — در مصر بفرعون کہ نیمود علیؑ بود
جبریل کہ آمد زِ پس خالق بیچوں — در پیشِ محمد شد و مقصود علیؑ بود
آں لحمک لحمی بشنو تا کہ بدانی — آں یار کہ اُو نفسِ نبی بود علیؑ بود
آں شاہِ سر افروز کہ اندر شب معراج — با احمدِ مختار یکے بود علیؑ بود
چنداں کہ نظر کردم و دیدم بحقیقت — از ہر دو جہاں مقصد و مقصود علیؑ بود
آں قلعہ کشائے کہ در قلعہ خیبر — برکند بیک حملہ و بکشود علیؑ بود

☆

کلام حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت

منم کز جان شدم مولائے حیدرؑ — امیر المومنین آں شاہِ صفدر
علیؑ کو را خدا بیشک ولی خواند — بامرِ حق وصی کردش پیغمبر
بحقِ بادشاہِ ہر دو عالم — خدائے بے نیاز و فرد اکبر
بحق آسماں ہاؤ ملائک — کز آنجا ہیچ جائے نسبت برتر
زپنج ارکان شرع ہفت اقلیم — بافلاک دہ و دو بُرج دیگر
بکرسی و بعرش و لوح محفوظ — بحق جبرئیل آں خوب منظر
کہ جد از مصطفےٰ ور حملۂ عالم — نہ بد فاضل تر و بہتر زِ حیدر
یقیں اندر سخا و علم و عصمت — نہ شد پیدا ہیچ ہمسر
بداں گفتم کہ تا خلفاں بدانند — کہ سعدی زیں سعادت نیست بے پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الا سعدی تو نیکو اعتقادی
ز دین و اعتقاد خویش برخور

......☆......

کلام حسن کاشانی رحمۃ اللہ علیہ

دلا تا در جہاں باشم بہ امر خالق کبر | نگر دانم جہاں را جز بمدح خواجہ قنبر
ثنا گویم امامے را کہ بیشک ہست بے شی | بقرآں در ہمہ سورہ خدا بستودہ پیغمبر
بہر چیزے کہ مے گویم بہ فضل ایزد بیچوں | علی و الی علی عالی علی اعلیٰ علی سرور
بعلم و حلم و فخر و فرزد بود و متینش اکثر | علی دائم علی قائم علی صائم علی سرور
دریں ظلمات ایرانی زِ بہر شوق انسانی | علی رحمت علی راحت علی جنت علی کوثر
بوحش و انس و جن بہر چیزے کہ میدانی | علی شاہِ علی ماہِ علی راہ علی رہبر
دریں دریائے خونخوارہ زبر حال بیچارہ | علی گوشہ علی توشہ علی کشتی علی لنگر
زلوح آسماں نازل زبر انس و جاں ایدل | علی رسم و علی جسم و علی جان و علی گوہر
بغیر از وے کسے نبود وکیلے انس والجا را | علی بحر و علی مہر و علی شاہ علی سرور
جزائے مومن و مشرک سزائے ہر دو را آخر | علی ناز و علی نور و علی تیغ و علی جوہر
میان مارو اژدہا چوکس تنہا بود او را | علی مونس علی یونس علی حافظ علی ناصر
کسے کورا نمیداند یقیں داند کہ در ماند | علی حاکم علی عادل علی شاہ و علی سرور
نمیدانی کہ درقرآں دراں نازل شدہ درشان | علی کل و علی جز و علی مخفی علی مظہر
برائے جان ہر کافر فرستاد است حیدر را | علی حرب و علی ضرب و علی جنگ و علی جوہر
کہ بعد از احمدِ مُرسل خطاب آہ کہ اے مردم | علی پیرو علی میر و علی بالا علی برتر
بہ بستانِ مسلمانی زِ بہرِ شوقِ انسانی | علی بلبل علی گلبن علی سنبل علی احمد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ندارم در نظر دنیا نخواہم جنت عقبےٰ　　چو جاں کردم فدا بہر امیر المومنین حیدر

حسنؔ مداح خوش خوانم محب آلِ عمرانم　　زنفس شہر کا شانم زِ امرِ ایزد داور

......☆......

کلام سخی شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ

حیدری ام قلندرم مستم　　بندہ مرتضیٰ علی ہستم

پیشوائے تمام رندانم　　کہ سگِ کوئے شیر یزدانم

کلام حضرت پیر سائیں قبلہ

مولانا مولوی غلام محمد شاہ صاحب قریشی (مشہور امام جلوی) رحمۃ اللہ علیہ

خادم جبرئیل سدا دے شاہ علی دے در دا اس صفدر دا　　باب العلم قسیم الجنت تے ساقی کوثر دا پیر خضر دا

اسد الغالب ہو کے پٹیس در خیبر دا کوٹ کفر دا　　غلام محمد ختم خلافت شروع امامت ہر دا تاج کفر دا

کلام سلطان العارفین قبلہ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

جن کا روضہ اقدس سلطان باہو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں مرجع خلائق ہے

......☆......

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی علیہ السلام میں مندرجہ شعر فرماتے ہیں۔

سن فریاد پیراں دیاں پیرا میں آکھ سناواں کہنوں ہو

تیرے جہا مینوں ہور نہ کوئی میں جہیاں لکھ تینوں ہو

کھول نہ کاغذ بدیاں والے تے درتوں دھک نہ مینوں ہو

جے میں ایڈا گناہ گار نہ ہوندا تے حضرت باہو توں کہنو بخشیندا ہو

......☆......

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام حضرت پیر خواجہ سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

گولڑہ شریف

☆

مہر علیؓ ہے مہرِ نبیؐ حب علیؓ ہے حب نبیؐ　　لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا

☆

کلام حضرت پیر سائیں قبلہ سیّد قطب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سرکار

پیر محل شریف ضلع لائل پور حال فیصل آباد جن کا روضہ اقدس سندیلیانوالی شریف مرجع خلائق ہے فرماتے ہیں:-

اُس بیچون ہر جون بنائی خالق وہ جن بشر کا　　خود آپ حکیم مقیم کیا واہ قدر عظیم نبی سرور کا

کیا انسان بیان کرے زبان سے شانِ علی حیدرؓ کا　　اس نام لیاں ہر کام ہوتا ہے وِرد رکھو تم شام سحر کا

دور کرے ہر درد مریضاں ہے شافعی وہ روزِ محشر کا　　قطب علی ہے رازِ الٰہی ہے جلوہ ہر لہر بہر کا

الف میم عین ایک سبھی ہیں فرق نہ جانو زیر زبر کا　　خود ذات واحد کثرت وچ آ کے رکھیں نام جدا ہر ہر کا

جیسا برگ تے پھل پھل میوہ سب ہوتا ہے ایک شجر کا　　قطب علی ہے عین الف وچ پردہ رکھیں جوڑ ہنر کا

☆

دیگر کلام سرکارِ پیر محلوی

☆

نادِ علیؓ خاطر تیری یہ حق نے فرمایا ہے　　قرآن بھی بیشک تیرے شان میں سب آیا ہے

کون ہے تیری برابر دشمناں غم کھایا ہے　　حضرت محمد مصطفےٰؐ بھی لحمک لحمی کہا

مشکل تو میری حل کر یا حضرتِ مشکل کشاء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر پیغمبر کی مصیبت تم نے بیزار کی　　تم کشتی نوحؑ کی طوفان سے بھی پار کی
حضرت خلیل اللہ پر تم آتشِ گلزار کی　　تم ہوا غمخوار اُس دشوار میں سلیمانؑ کا
مشکل تو میری حل کر یا حضرتِ مشکل کشاء

ہر پیغمبر کو ہوا شافعی تمہارا نام ہے　　ہر کسی کے واسطے بھی فیض تیرا عام ہے
راہِ خدا میں بیکنا یہی تمہارا کام ہے　　بہرِ خدا تم مدد میری جلد پہنچو شہنشاہ
مشکل تو میری حل کر یا حضرتِ مشکل کشاء

......☆......

اشعار امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

یَا اٰلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ　　فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرآنِ اَنْزَلَہٗ
کَفَاکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ　　مَنْ یُصَلِّی عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

معنی:-اے اہلبیت رسول آپ کی دوستی کو خدا نے قرآن منزل میں واجب فرمایا ہے کہ مرتبہ اور بزرگی کے لئے یہی کافی ہے کہ جو شخص نماز میں آپ پر درود نہ بھیجے اُس کی نماز قبول نہیں، اور صواعق محرقہ میں ہے، کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا "لَا یُصَلُّوْ عَلَی الصَّلٰوۃِ" تم لوگ مجھ پر صلوات ناکمل نہ بھیجا کرو لوگوں نے کہا یا حضرت صلوٰاۃ سے کیا مراد ہے فرمایا یہ نہ کہا کرو "اَللّٰھُم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" بلکہ یوں کہا کرو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہ

کلام حضرت پیر سائیں مولانا قبلہ غلام محمد شاہ صاحب قریشی رحمۃ اللہ علیہ

الف: احد بالذات مجرد عین وجود عدم دا نور ظلم دا　　عدم العدم وجود معظم عدم وجود عدم دا سرِ اقدم دا
مظہر ذات صفات مقدس فیض اقدس اقدم وا قاف قلم دا　　غلام محمدؐ قلم الٰہی نور نبی اکرم دا بحرِ کرم دا

ب: بعد تے قرب حضوری دوری ہرگز مول نہ آہی قسم الٰہی　　ناں کوئی واجب نہ کوئی ممکن غیر نہ ہابن ماہی قسم الٰہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بود نہ بود وجود عدم تے ناں کوئی امر نواہی قسم الٰہی — غلام محمدؐ نام منزّا صاحب بے پرواہی قسم الٰہی

ت: تحقیق ہوئی اِس گل دی غیر نہ ہا کوئی موولے قسم الٰہی — نہ عالم معلوم علم تے ناں علّت معلولے قسم رسول
نہ تزیہہ نہ تشبیہ اندر دال اتے مدلولے قسم رسولے — غلام محمد ایہہ ہن رمزاں ہرگز نہیں معقولے قسم رسولے

ث: ثابت اثبات واریوں آہی ذات جلیدی قسم علی دی — اسماء صفت مسمّی ناہن عدم تمیز تقلیدی قسم علی دی
قدم حدوث اطلاق تقلید ناہی شان علی دی قسم علی دی — غلام محمدؐ ہے تحقیقی سخن نہیں تقلیدی قسم علی دی

ج: جمال جلال نہ آہا ناں خبر کمال حُسن دی قسم حسن دی — کنت کنزاً مخفیا وچہ تخفی ذات سجن دی قسم حسن دی
اوّل آخر ظاہر باطن مشکل بات کٹھن دی قسم حسن دی — غلام محمد خبر نہ پاون احمق سرِ سخن قسم حسَن دی

ح: حُسن ازل دا مخفی آہا گنج عماما بنے قسم حسینؑ — ناں کوئی قوس مقوس آہا نہ قاب قوسین قسم حسینؑ
ناں آدمؑ نہ خضر پیمبر ناہا ذوالقرنین قسم حسینؑ — غلام محمد ذات الٰہی کل عالم دی عین قسم حسینؑ

خ: خادم جبرائیل سدا وے شاہ علی دے در دا اُس صفدر دا — باب العلم قسیم الجنت تے ساقی کوثر دا پیر خضر دا
اسد اللہ الغالب ہو کے پٹیس در خیبر دا کوٹ کفر دا — غلام محمد ختم خلافت شروع امامت ہر دا تاج فقر دا

ز: ذریت پاک محمدؐ افضل شان علیؑ دا مرد سخی دا — زین العابد حضرت باقر جعفر کی دا مرد سخی دا
کاظم اتے رضا دا بندہ خادم خاص تقی دا علی نقی دا — غلام محمد باہنا بردہ عسکر تے مہدی دا خاص ولی دا

......☆......

کلام

چوں علیؑ از عین ہائے حق یکے است
آں علیؑ مخصوص فی ذات اللہ ہست

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد مصطفیؐ اور اہلبیت النبوت کی عالم آب گل میں تشریف آوری

اسم مبارک	تاریخ	سفرِ آخرت کی تاریخ
حضرت محمد مصطفیؐ	17 ربیع الاوّل 53 قبل ہجری	28 صفر 11 ہجری
امام علی علیہ السلام	13 رجب 23 قبل ہجرت	19 ماہ رمضان 40ھ کو مسجد کوفہ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم نے خنجر کا وار کیا، 21 رمضان 40 ہجری کو شہادت ہوئی۔
حضرت فاطمۃ الزہراؑ	20 جمادی الثانی 11 قبل ہجرت	3 جمادی الثانی 11 ہجری
امام حسن علیہ السلام	15 رمضان المبارک 3 ہجری	28 صفر 50 ہجری کو اشعث ابن قیس نے زہر دیا۔
امام حسین علیہ السلام	3 شعبان 4 ہجری	10 محرم الحرام 61ھ کو شہادت پائی شمر ذی الجوشن نے شہید کیا
امام زین العابدینؑ	15 جمادی الاوّل 38ھ	25 محرم الحرام 95 ہجری کو ولید بن عبدالملک نے شہید کیا
امام محمد باقر علیہ السلام	یکم رجب 57 ہجری	8 ذوالحجہ 114ھ کو ہشام بن عبدالملک نے زہر سے شہید کیا
امام جعفر صادقؑ	17 ربیع الاوّل 83 ہجری	25 شوال 148 کو منصور دوانقی کے حکم سے زہر دیا گیا۔
امام موسیٰ کاظمؑ	7 صفر 128ھ	25 رجب 183ھ کو ہارون رشید نے زہر سے شہید کیا، بہت مدت بغداد میں قید کئے رکھا۔ آخر انگوروں میں زہر دے دیا، بے وارث میت کو مزدوروں نے پُل پر رکھ دیا، لوگوں نے غریب الوطن کر کے دفن کیا، اس وقت بغداد کے نزدیک کاظمین مشہور روضہ ہے۔
امام علی رضا علیہ السلام	11 ذیقعد 153 ہجری	36 ذیقعد کو مامون رشید نے زہر سے شہید کیا۔
امام محمد تقی علیہ السلام	10 رجب 195 ہجری	آخر ذیقعد 220 کو موتمن عرف معتصم باللہ عباسی کے حکم سے زہر دیا گیا۔
امام علی نقی علیہ السلام	5 رجب 212 ہجری	3 رجب 254 ہجری کو معتز عباسی کے حکم سے زہر دیا گیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسن عسکریؑ	10 ربیع الثانی 223 ہجری	8 ربیع الاول 260 ہجری کو معتمد عباسی کے زہر دینے سے شہادت پائی۔
امام مہدی آخرالزماںؑ	5 شعبان 256 ہجری	الحمدللہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

خلفائے راشدین اور بنواُمیہ کے عہد حکومت کی تفصیل

☆

سال تملک بعد ہجری	نام خلیفہ	مدت خلافت	محل خلافت	مدفن
11 ہجری	حضرت ابوبکر خلیفہ اوّلؓ	3 سال	مدینہ منورہ	
14 ہجری	حضرت عمر فاروقؓ	11 سال	مدینہ منورہ	
25 ہجری	حضرت عثمان غنیؓ	10 سال	مدینہ طیبہ	مدینہ
35 ہجری	حضرت علی علیہ السلام	5 سال	مدینہ کوفہ	نجف اشرف
40 ہجری	حضرت حسن علیہ السلام	6 ماہ کے بعد خود دستبردار ہوگئے حکومت معاویہ کو دیدی	کوفہ	مدینہ منورہ
40 ہجری	معاویہ بن ابی سفیان	20 سال	دمشق	شام
61 ہجری	لعین یزید بن معاویہ بن ابی سفیان	3 سال صرف	دمشق	شام
64 ہجری	حضرت معاویہ بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان یہ عقیدت مند اہلبیت النبوت تھا اور مومن تھا اور اُس نے اپنے باپ و دادا کو غاصب کہا اور مر گیا	معاویہ ثانی نے تخت پر لعنت کی اور تسلیم کیا کہ میرے باپ یزید اور دادا معاویہ نے یہ تخت خلافت خاندان نبوت سے غصب کیا تھا اور مکان کے اندر غم میں مبتلا رہا، خاندان اُمیہ کے زہر دینے سے شہید ہوا، یہ مومن تھا۔		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سال تملک بعد ہجرت	نام خلیفہ	مدت خلافت	محل خلافت ومدفن
64ہجری	عبداللہ بن زبیر ومروان	6سال	مکہ ودمشق
66تا73ہجری	عبدالملک بن مروان	8سال	دمشق،شام
87ہجری	ولید بن عبدالملک بن مروان	14سال	دمشق،شام
97ہجری	سلیمان بن عبدالملک بن مروان	10سال	دمشق،شام
99ہجری	حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان نے عدالت میں بڑی شہرت حاصل کی، یہ طرف دار اہلبیت تھا کہ باغ فدک مدت کے بعد اہلبیت رسولؐ کو واپس کر دیا اور اسے غصب کیا ہوا تصور کیا، تو بنی امیہ نے زہر دیکر شہید کر دیا۔	صرف 6سال	دمشق، شام
102ہجری	یزید بن عبدالملک بن مروان	3سال	
106ہجری	ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم	10سال	دمشق

126ہجری	ولید بن زید بن عبدالملک	دمشق،شام
127ہجری	یزید بن ولید بن عبدالملک بن مروان	دمشق،شام
127ہجری	ابراہیم بن ولید بن عبدالملک بن مروان	دمشق،شام
127ہجری	مروان بن محمد بن مروان بن حکم	دمشق،شام

خلفائے عباسیہ بغدادیہ

132ہجری	ابوالعباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس	انبار بغداد
136ہجری	ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس	بغداد
156ہجری	مہدی بن ابوجعفر	بغداد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

169ہجری	الہادی بن المہدی	بغداد
170ہجری	ہارون الرشید بن مہدی	بغداد
194ہجری	امین بن ہارون	بغداد
198ہجری	مامون بن ہارون رشید	بغداد
218ہجری	المعتصم باللہ بن ہارون	بغداد
228ہجری	الواثق باللہ بن معتصم	بغداد
244ہجری	المتوکل علی باللہ بن معتصم	بغداد

نوٹ: مامون رشید بن ہارون رشید نے امام رضا علیہ السلام کو اپنی بیٹی کا رشتہ دیا۔ ابو العباس بن محمد عباسی نے خاندان اُمیہ سے حسین علیہ السلام کا بدلہ لیا اور اُن کو قتل کیا۔ معاویہ بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان نے اپنے باپ دادا پر قابل نفریں الفاظ کہے اور غم حسین علیہ السلام میں مرگیا۔ عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ بن مروان نے دنیا میں عدل کیا، تمام غصبی جائیدادیں اپنے خاندان امیہ سے لے کر مالکوں کو واپس دے دیں اور باغ فدک بھی سادات کو واپس کر دیا، یہ دیکھ کر اموی ناراض ہو گئے اور عمر بن عبدالعزیز کو اُمیہ خاندان کے لوگوں نے زہر دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت بی بی پاکدامناں دُختر حضرت علیؑ اور پانچ صاحبزادیاں حضرت عقیل کے مدینہ سے اس جگہ تشریف لانے کی تاریخ اور اس تاریخ کو صحیح ثابت کرنے کیلئے دلائل اور تاریخوں کی مطابقت سے اس واقعہ کا ثبوت

☆......☆......☆

اسم مبارک	تاریخ	کیفیت
روانگی از کربلا تشریف لانا حضرت بی بی پاکدامناںؑ کربلا سے لاہور شب عاشور 61 ہجری 60ھ	61،62 ہجری آمد در لاہور	بوجہ حکم راجہ مہاں برن یا مہاتری اور اپنے دربار میں بلائے جانے پر بیبیاں دُعا کر کے زندہ زمین میں سماگئیں۔
حملہ کرنا سلطان محمود غزنوی کا ہندوستان پر اوران بیبیوں کی مزاروں پر حویلی اور برآمد تیار کرنے کی تاریخ	410 ہجری	میں سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر پہلا حملہ کیا اور جب سنا کہ علیؑ کی دختر کا یہاں مزار مقدس ہے تو حویلی اور مزار و برآمدہ اور باہر والی مسجد بنوائی۔
حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ	465 ہجری	حضرت داتا صاحب اپنی زندگی میں ہر جمعرات کو دربار حضرت بی بی پاکدامناں پر حاضر ہوتے تھے اور دور بیٹھ کر مراقبہ کر کے فیض حاصل کرتے تھے۔
راجہ مہاں برن یا مہاتری کے ولی عہد بکرماسہائے کی وفات	101 ہجری	راجہ بکرماسہائے کی وفات جو مسلمان ہو کر بی بی پاک کی مزاریں تیار کیں اور مجاور بن کر خدمت کرتا رہا، ان کی وفات 101 ہجری میں ہوئی۔
وفات سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی	602 ہجری	سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کا انتقال 602ھ میں ہوا ان کی وفات بھی داتا صاحب کی وفات اور زندگی کے بعد ہوئی
وفات سیّد جلال الدین حیدر جن کا روضہ مزار حضرت بی بی رقیہ سلام اللہ علیہا کے نزد حویلی کے اندر ہے۔	11 محرم 1016 ہجری	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ یلغار کرنا لاہور کا بحکم حاکم چنگیز خان مغل	614ہجری	پیر غلام دستگیر نامی نے تاریخ جلیلہ میں لکھا ہے کہ سیّد احمد شاہ توختہ کی لڑکیاں دُعا کر کے زمین میں سما گئی تھیں جو مندرجہ تاریخوں کے مطابق سراسر غلط ہے۔614ھ سے پہلے داتا صاحب اور میاں میر اور سلطان محمود غزنوی کس کی مزاروں پر آتے تھے او رروضہ مبارک محمود غزنوی نے 410ہجری میں کس کا بنوایا۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسنؑ کی اولاد کے حالات

ماخوذ از کتاب باغ سادات مؤلفہ تنوالاطباء ڈاکٹر حکیم سیّد تجمل حسین صاحب نقوی البخاری اُچوی گڑھی شاہو، لاہور۔ معنفہ فخر الحکماء شمس الاطباء سیّد حکیم محمد شاہ حاجی وزائر کربلا

صفحہ 47 سطر 16 پر قبلہ شاہ صاحب نے بحوالہ کتاب عمدۃ المطالب اور بحوالہ قمقام اور ناسخ التواریخ اور کشف الغمہ وارشاد وریاض الشہـــادتیـــن وگلزارِ جنت تصویر کربلا مولفہ آلِ محمد صاحب امروہی صفحہ 83 سے اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام کے مکمل حالات وشجرہ جات تحریر فرمائے ہیں، اس میں قبلہ سیّد تجمل حسین شاہ صاحب نے بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے کتب تاریخ کے حوالہ جات مکمل کئے ہیں بندہ انکی تحقیق کا نتیجہ شاملِ کتاب کرتا ہے بیشتر بندہ ناچیز نے اس کتاب میں اولادِ حسن علیہ السلام کے حالات بحوالہ تاریخ آئمہ وتذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام درج کئے ہیں اور شجرہ بھی لکھا ہے اس وقت قارئین کی مزید تسلی اور یقین محکم کرنے کیلئے قبلہ شاہ صاحب کی تحقیق کو بھی اپنی تحقیق کے مطابق ہونے کو ثابت کرکے پیش کرتا ہے تاکہ اس میں باقی کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔ وھو ہذا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کے 20 فرزند تھے۔ ان سب صاجزادوں سے جو باقی بچ گئے ایک سیّد زید جو کثیر الاولاد ہیں، ان کی اولاد حکام بھی رہی ہے۔ دوسرے حسن مثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام ہیں جو جنگِ کربلا میں زخمی ہوکر گرے اور لاشوں کے نیچے آ گئے۔ دوسرے دن جس وقت شہداء کے سر جسم سے الگ کرنے لگے پتہ چلا کہ حسن مثنیٰ ابھی تک زندہ ہے، تو ابوحسان اسماء نے جو آپ کے ماموں تھے۔ عمر بن سعد سے آپ کو زخمی حالت میں لے لیا، اور کوفہ میں لے جا کر ان کے زخموں کا علاج کرایا، خدا کے فضل وکرم سے شفایاب ہو گئے تو مدینہ طیبہ روانہ کئے گئے اور ان کا عقد جناب حسین علیہ السلام نے قبل از معرکہ کربلا اپنی دختر فاطمہ صغرا سے کردیا تھا۔ اُن سے ان کی شادی ہوئی اولاد پیدا ہوئی جن کا مفصل ذکر اگلے صفحوں میں کیا گیا ہے۔

نوٹ: حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام کا عقد قبل از سانحہ کربلا امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ صغریٰ سے ہو چکا تھا۔ کربلا سے واپسی پر مدینہ میں شادی ہوئی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام حسنؑ کی اولاد و ازواج حضرت حسن مثنیٰ

کے کربلا میں زخمی ہو کر زندہ رہنے کے حالات اور حضرت بی بی فاطمہ صغرا بنت امام حسینؑ سے مدینہ میں شادی ہونے کے ثبوت گیلانی سادات کا ذکر

(ماخوذ از تاریخ آئمہ صفحہ 239 و ینابیع المودۃ صفحہ 602)

حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد 8 بیٹے اور 7 بیٹیاں تھیں مگر باقی کتب تاریخ میں 8 اولادیں اور بھی درج ہیں۔ اس طرح حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولادیں 24 شمار ہوتی ہیں۔ میں نے شجرہ میں سب کے نام درج کر دیئے ہیں جو شمار میں کُل 23 ہیں، اور تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

۱۔ زید بن حسن اور ان کی دو بہنیں اُم الحسن اور اُم الحسین ایک زوجہ اُم البشیر دختر ابو مسعود بن عقبہ سے تھیں۔

۲۔ حسن مثنیٰ بن حسن دوسری زوجہ خولہ دختر منظور فزاریہ سے تھیں۔

۳۔ عمرو بن حسن و قاسم و عبداللہ تیسری زوجہ سے تھے۔

۴۔ عبدالرحمٰن بن حسن چوتھی زوجہ سے تھے۔

۵۔ سیّد حسن اصغر، طلحہ اور ان کی بہن فاطمہ پانچویں زوجہ اُم اسحاق بنت طلحہ سے تھیں۔

۶۔ اور حضرت کی دوسری صاحب زادیاں اُم عبداللہ و فاطمہ و اُم سلمٰی و رقیہ و دیگر صاحبزادے مختلف بیویوں سے تھے۔ (ارشاد صفحہ 208)۔

حالات

حضرت کے فرزندوں میں سے زید بن حسن بڑے جلیل القدر اور صدقاتِ رسول اللہ صلعم کے متولی بھی تھے۔ 90 سال کی عمر پا کر دنیا سے انتقال کیا، خلیفہ بنی امیہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے والی کو آپ کے بارے میں لکھا تھا۔ ان زید بن الحسن شریف بنی ہاشم زو سنہم، زید بن حسن خاندان ہاشم کے شریف اور محترم بزرگ ہیں۔ آپ نے 120ھ، 728ء میں انتقال کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت حسن مثنیٰ:۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کے دوسرے فرزند جناب حسن مثنیٰ بڑے جلیل القدر فاضل متقی سردار اور صدقات حضرت امیر المومنین کے متولی تھے۔ آپ کی شادی حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی جناب فاطمہ صغرا سے ہوئی تھی۔

آپ بھی حضرت کے ساتھ کربلا میں آئے، خوب جہاد کیا، آخر زخمی ہو کر گرے تو لوگوں نے سمجھا کہ انتقال کر گئے، مگر جان باقی تھی، جب شہداء کربلا کے سر اُن کے بدن سے جدا کئے جانے لگے تو معلوم ہوا کہ آپ ابھی زندہ ہیں۔ اُس وقت آپ کے ماموں ابوحسان اسماء نے آپ کو عمر بن سعد سے لے لیا۔ کوفہ میں لا کر علاج کرایا اور آپ صحیح ہو کر مدینہ واپس تشریف لائے، پھر وہیں رہتے تھے۔ اس میں اختلاف ہے کہ آپ نے کب اور کس عمر میں انتقال فرمایا، بعض کا خیال ہے کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے زہر دلوایا، اور آپ نے 53 سال کی عمر میں 97ھ میں انتقال فرمایا، اور بعض کا قول ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک نے آپ کو پوشیدہ زہر دلوا دیا۔ جس سے آپ نے 42 سال کی عمر میں غالباً 86 ہجری میں انتقال فرمایا۔

آپ کی وفات کا صدمہ آپ کی زوجہ محترمہ یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی جناب فاطمہ صغریٰ کو اس قدر ہوا کہ آپ کی قبر پر خیمہ نصب کر کے سال بھر تک وہیں پڑی رہی، شب بھر عبادت خدا بجالاتیں اور دن بھر روزہ رکھتیں۔ آپ کے حسن و جمال کے بارے میں لکھا ہے کانت مالحور العین لجمالھا۔ آپ حسن و جمال میں حورعین کی مشابہ تھیں۔ غرض پورے سال بھر تک شوہر کی قبر پر سوگواری کی، اور جب دوسرا سال شروع ہوا تو اپنے خیمہ وہاں سے اٹھوا دیئے اور پھر واپس گئیں۔ (ارشاد صفحہ 211 وغیرہ)۔

حضرت کے تیسرے چوتھے اور پانچویں صاحبزادے عمرو، قاسم و عبداللہ حضرت حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے، اور چھٹے فرزند عبدالرحمٰن اپنے چچا حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ حج کرنے گئے تو راہ میں بمقام ابواء حالت احرام میں انتقال کر گئے، اور ساتویں بیٹے حسین اور آٹھویں فرزند طلحہ بھی بڑے معزز و محترم تھے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادیوں میں جناب فاطمہ بڑی جلیل القدر تھیں۔ ان کی شادی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ہوئی تھی جن سے حضرت امام باقر علیہ السلام پیدا ہوئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر جناب محمد نفس زکیہ و جناب ابراہیم

امام حسن علیہ السلام کے دوسرے فرزند جناب حسن مثنیٰ کے پوتوں جناب محمد نفس زکیہ و جناب ابراہیم کا واقعہ بھی اسلامی تاریخ میں خونی حرفوں سے لکھا ہوا ہے۔امام حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی اولاد مدینہ میں سلطنت بنی اُمیہ و بنی عباس کے معاملات سے الگ تھلگ ہو کر علمی اور مذہبی خدمات میں مشغول رہتی تھی۔ خصوصاً آئمہ اہلبیت صرف اپنے جد بزرگوار حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو فروغ دینے اور خلقِ خدا کو ہدایت کرنے کے کام میں لگے رہتے تھے، مگر باوجود ان کی تنگدستی کے ان کے اہلِ شہران کی اس قدر تعظیم کرتے تھے کہ کسی اور کی نہیں ہوتی تھی۔ اسی سبب سے خلفاء بنی امیہ و بنی عباس ہمیشہ ان کے قتل کے درپے ہوتے تھے۔

132 ہجری میں بنی اُمیہ کا زمانہ ختم اور بنی عباس کا دور شروع ہوا، مگر دونوں خاندان کے خلفاء کو خواہ مخواہ اولاد امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام سے کھٹکا لگا رہتا تھا کہ کہیں لوگ ان کے گرویدہ ہو کر اُن کو خلیفہ نہ بنا لیں۔ اس سبب سے وہ ان کی رسوائی اور تخریب کے درپے رہتے، خاصکر خاندان بنی عباس کا دوسرا بادشاہ منصور تو اولادِ علی علیہ السلام کے خون کا سخت پیاسا رہتا تھا۔ اُس کے سادات سے سخت دشمنی کرنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ کی سلطنت کا شیرازہ بکھر رہا تھا، بنو ہاشم نے ایک جلسہ کر کے امام حسن علیہ السلام کے فرزند جناب حسن مثنیٰ کے صاحبزادے عبداللہ کے بیٹے محمد کو (جو امام حسن علیہ السلام کے پڑپوتے اور جناب حسن مثنیٰ کے پوتے تھے) اور جو اپنی نیک سیرتی کی وجہ سے نفس زکیہ کہے جاتے تھے خلیفہ منتخب کر لیا تھا اور خود منصور جو اُسی جلسہ میں شریک تھا اُن کی بیعت کر لی تھی۔ مگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ آپ اس جلسہ کے خلاف تھے، جب سازباز سے خلافت بنی عباس میں آ گئی اور منصور بادشاہ ہوا تو اس بیعت کا خیال کر کے اُسے اور بھی اندیشہ ہوتا تھا پس اس نے جناب محمد نفس زکیہ اور ان کے بھائی ابراہیم کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہاتھ نہ آئے تو منصور نے اُن کے والد عبداللہ بن حسن مثنیٰ کو ۱۴

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے بنی فاطمہ کے ساتھ پابجولان کوفہ میں بُلا کر قید کر دیا اور محمد و ابراہیم کی تلاش میں جابجا جاسوس مقرر کر دیئے۔ مجبور ہو کر جناب محمد نفس زکیہ نے اپنے بھائی ابراہیم کو کوفہ واہواز کی طرف بھیج دیا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی طرف کریں اور کہا کہ اسی روز میں بھی مدینہ میں ایسا ہی کروں گا، مگر اتفاق ایسا ہوا کہ جناب نفس زکیہ کو اپنے بھائی ابراہیم کی تیاریوں کے مکمل ہونے سے پہلے ہی اعلان کرنا پڑا، اور اس طرح منصور کو پہلے ایک بھائی سے پھر دوسرے بھائی سے الگ الگ لڑنے کا موقع مل گیا۔

اولاً جناب نفس زکیہ نے زور پکڑا اور منصور کے گورنر کو مدینہ سے نکال دیا۔ اور حجاز و یمن نے جناب محمد نفس زکیہ کو خلیفہ اسلام تسلیم کر لیا۔ یہاں تک کہ اہلسنت کے مشہور امام مالک نے بھی جناب محمد نفس زکیہ کی بیعت کر لی اور ان کی حقیقت دعویٰ کی تائید میں فتوے دیدیئے، منصور نے یہ حالت دیکھ کر اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو جناب نفس زکیہ سے لڑنے کیلئے روانہ کیا موقع جنگ پر جناب نفس زکیہ کے ساتھ صرف تین سو آدمی رہ گئے اور 15 رمضان المبارک 145 ہجری 762ء کے لڑائی میں لڑ کر سب کے سب شہید ہو گئے۔ تھوڑے دنوں بعد آپ کے بھائی ابراہیم بھی جو بصرہ، واسطہ واہواز وغیرہ پر قابض ہو گئے تھے مقابلہ پر نکلے اور اہلسنت کے مشہور امام ابوحنیفہ نے بھی ان کی تائید میں لوگوں کو آمادہ کیا۔ ابراہیم نے ایک بڑی فوج مہیا کر کے بادشاہ منصور کی افواج کو سخت شکستیں دی۔ مگر آخر کوفہ کے نزدیک عیسیٰ بن موسیٰ کی فوج کے مقابلہ میں 24 ذیقعدہ 145ھ کو ایک تیر کھا کر شہید ہوئے۔

اس کے بعد منصور نے اہلِ بصرہ اور اہل مدینہ پر جناب محمد نفس زکیہ اور ابراہیم کی مدد کرنے کے جرم میں اپنا غصہ اتارا بصرہ کے بہت سے آدمی قتل کئے، اولاد امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے بکثرت حضرات کو قتل کر ڈالا، بہت لوگوں کو دیواروں میں چنوا دیا اور بہت سے قید کر دیئے گئے، امام مالک کو تازیانے لگائے گئے، اور امام ابوحنیفہ صاحب کو تو قید ہی کر دیا، عبداللہ بن حسن مثنیٰ اور ان کے ہمراہی قیدیوں میں سے بعض کو فوراً قتل کر دیا گیا۔ غرض اولاد امام حسن علیہ السلام کے مصائب و آفات سے تاریخ کے اوراق سرخ ہو گئے۔

امام مالک و امام ابوحنیفہ کو حسن مثنیٰ کی حمایت پر سزا ملی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت امام حسنؑ کے روضہ کی کرامت

حضرات اہلسنت کے بکثرت معتبر علماء نے لکھا ہے کہ الطمش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ایک بدمعاش شخص نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے مزارِ مطہر پر پاخانہ پھیر دیا۔اس پر اس کو جنون ہو گیا اور وہ کتوں کی طرح بھونکنے لگا اور اسی طرح بھونکتا ہوا مر گیا جب وہ دفن کیا گیا تو اس کی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔(حلیۃ الاولیاء)ابونعیم وارجح المطالب صفحہ272 ونورالابصار مطبوعہ صفحہ162۔

اولادِ امام حسنؑ کے فرزند حضرت حسن مثنیٰ کے مکان کا انہدام

(ماخوذ تاریخ آئمہ صفحہ416)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور امام باقر علیہ السلام کے زمانہ کا ایک دردناک واقعہ 91 ہجری، 710ء میں خلیفہ ولید بن عبدالملک نے خانہ کعبہ کا حج ادا کیا۔جب اس سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں آیا تو ایک دن ممبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خطبہ پڑھتے ہوئے اُس کی نظر امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے حسن مثنیٰ پر پڑ گئی۔جو جناب سیّدہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔خطبہ سے فارغ ہو کر ولید نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا کہ حسن بن حسن علیہ السلام کو کیوں اب تک اس مکان میں رہنے دیا ہے۔ان لوگوں کو اس سے باہر کیوں نہیں نکالا؟اسی وقت ان لوگوں کو اس میں سے نکال کر اور یہ مکان خرید کر مسجد میں شامل کر لو، میں نہیں پسند کرتا کہ آئندہ ان لوگوں کو اس مکان میں دیکھوں۔جناب حسن مثنیٰ اور ان کی بیوی فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد اس مکان میں تھیں اور باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ولید نے حکم دیا کہ اگر یہ لوگ باہر نہیں نکلتے تو مکان کو ان لوگوں پر گرا دو۔اس پر اُن کے آدمیوں نے ان کے سامان کو زبردستی مکان سے باہر پھینک دیا اور ان اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کو ویران کر دیا۔اور چاہتے تھے کہ اس کو مسمار کر دیں، مجبوراً بیچارے گھر سے باہر نکل پڑے اور روز روشن میں مخدرات گھر چھوڑ کر مدینہ سے باہر چلی گئیں اور اپنی سکونت ایک دیگر جگہ اختیار کر لی۔کچھ دنوں کے بعد اسی قسم کا واقعہ حضرت حفصہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے مکان کے متعلق بھی پیش آیا جو حضرت عمر کی اولاد کے قبضہ میں تھا۔ جب اُن سے کہا کہ گھر سے باہر نکلو تو انہوں نے انکار کیا اور اس کو بہ قیمت دینے پر راضی نہ ہوئے، حجاج بن یوسف اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔ اس نے چاہا کہ مکان کو گرا دے، مگر جب اس ارادہ کی خبر ولید بن عبدالملک کو ہوئی تو اس نے عمر بن عبدالعزیز حاکم مدینہ کو لکھا کہ اولاد عمر بن الخطاب کی رضا جوئی میں کمی نہ کرنا ان کا پوری طرح عزت و احترام کرو، اگر وہ لوگ مکان بیچنے پر راضی نہ ہوں تو اُن کے رہنے کیلئے مکان کا ایک حصہ چھوڑ دو اور ان کی آمد ورفت کے لئے مسجد جانب ایک دروازہ بھی رہنے دو۔ (وفاء الوفاء جلد ا صفحہ 363۔ جذب القلوب صفحہ 173) اللہ اکبر! حضرت رسول خدا صلعم کی اولاد کے ساتھ وہ برتاؤ اور حضرت عمر کی اولاد کے ساتھ یہ سلوک۔

ببیں تفاوت رہ است تا بکجا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد

......☆......

حضرت امام حسین علیہ السلام کی پانچ بیویوں سے چھ اولادیں ہیں۔ چار بیٹے اور دو بیٹیاں

نمبر شمار	نام زوجہ	نام اولاد صاحبزادے اور صاحبزادیاں
1	بی بی شہر بانو جن کے اور کئی نام ہیں	امام زین العابدین علیہ السلام
2	اُم لیلیٰ	علی اکبر علیہ السلام جو کربلا میں شہید ہوئے۔
3	قضاعیہ	ایک فرزند جعفر علیہ السلام جو مدینہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔
4	اُم رباب	حضرت علی اصغر علیہ السلام اور المعظمہ سکینہ سلام اللہ علیہا۔ علی اصغر علیہ السلام کو پانی طلب کرنے پر کربلا میں حرمل نے سہ پہلو تیر مار کر امام پاک کے ہاتھوں پر شہید کیا، جس کے نام کی سبیلیں پانی کی بنائی جاتی ہیں۔ جس بچے کی پیاس اور شہید ہونے کا احساس اور ارمان ہر انسان کے دل پر ہے۔ سکینہ سلام اللہ علیہا در زندان شام شہادت، وائے حسرتا! بمدینہ نہ رسیدہ، نگاشیدہ!
5	اُم اسحاق	امام حسین علیہ السلام کی بیمار بیٹی جسے آپ مدینہ میں چھوڑ کر کربلا گئے تھے۔ المعروفہ صغریٰ سلام اللہ علیہا کا اسم صغریٰ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظالم افراد جو اہل بیت کے دشمن تھے

(۱) یزید لعین بن معاویہ نے حکم دے کر کربلا میں اہلبیت کو بیدردی سے شہید کرایا۔ لاشوں پر گھوڑے دوڑائے خیمے جلوائے۔ مستورات کو قید کرا کر اپنے سامنے لا کھڑا کیا اور طرح طرح کے سوال بے جا کئے (۲) عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ نے کربلا میں ظلم کرائے۔

۳۔ عمر بن سعد افسر فوج نے کربلا میں اہلبیت پر ظلم کرائے اور پانی بند کیا۔ خیمے جلوائے مستورات کو قید کیا۔

اسی خاندان میں طرفدار اہلبیت عادل مومن ایماندار صاحب انصاف افراد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عمر بن عبدالعزیز صاحب عدل انصاف نے باغ فدک بھی حق سادات جان کر واپس کیا۔

۲۔ حضرت معاویہ ثانی نے خطبہ پڑھا اور اپنے باپ کو ظالم کہا اور دستبردار ہوگیا۔

اُمیہ خاندان کے اکثر لوگوں نے اپنوں کو بھی جو خاندان رسالت کی طرفداری کرتے تھے۔ زہر دیکر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ عمر بن عبدالعزیز کو اور معاویہ ثانی بن یزید کو بھی زہر دیکر ختم کردیا گیا تھا۔

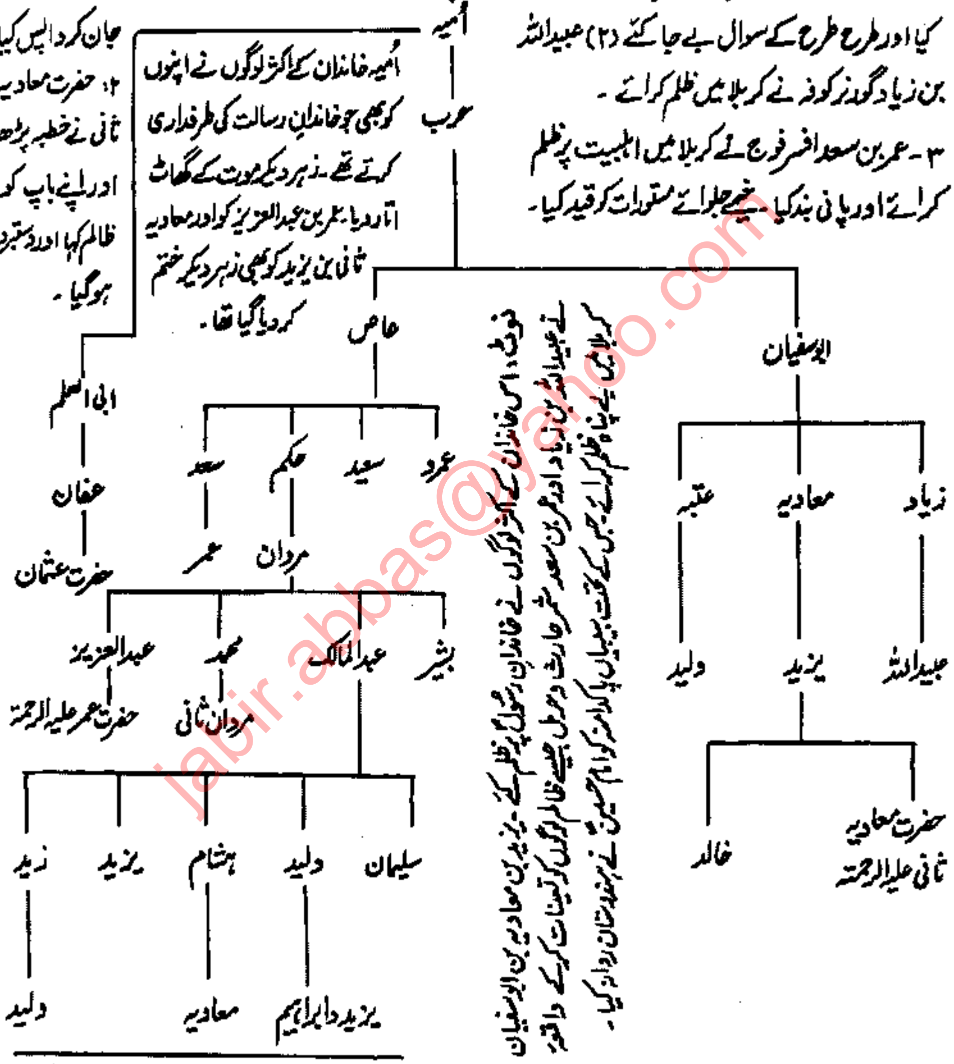

نوٹ: (۱) اسی خاندان کے اکثر لوگوں نے خاندان رسولؐ پر ظلم کئے۔ یزید بن معاویہ بن ابوسفیان نے عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد، شمر، حارث و حرمل جیسے ظالم لوگوں کو تعینات کرکے واقعہ کربلا میں پیاسا ظلم کرایا جس کے تحت بیابان پاکر امام حسینؑ ع مع مخدرات خاندان رواں کیا۔

عمر بن عبدالعزیز نے رسم سب و شتم کو بند کر دیا۔

معاویہ ثانی علیہ الرحمۃ مومن و عادل نے تخت شاہی سے بیزاری ظاہر کی خلوت اختیار کی اسکو اموی لوگوں نے ہی زہر دیکر قتل کیا۔

اخذ کتاب تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب والاسلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شجرہ یزید بن معاویہ امیرِ شام

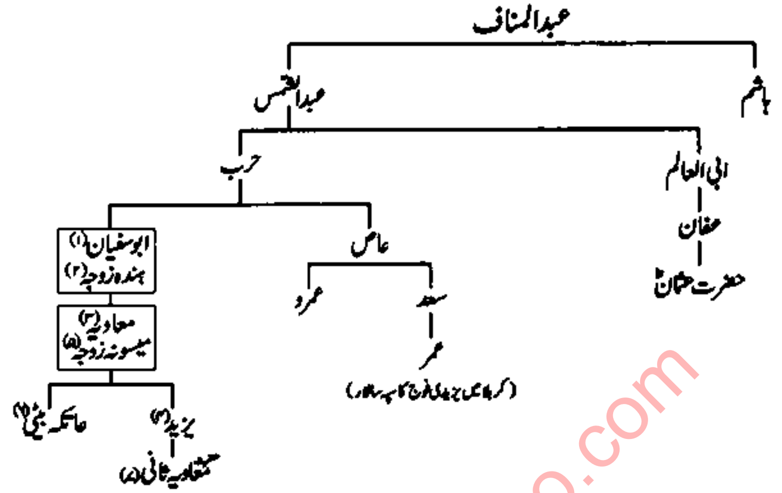

۱۔ ابوسفیان جس نے رسول پاک ﷺ کو پہلے بڑی ایذائیں پہنچائیں۔ رسول پاک ﷺ کا دندان مبارک شہید کیا، فتح مکہ پر مسلمان ہوگیا، مگر مجبوراً جن منافقین کی خبر اللہ پاک نے قرآن پاک میں دی ہے، منافقین مکہ کا ذکر بندہ نے پہلے بھی لکھا ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے اے محمد ﷺ تیرے اردگرد منافق لوگ بھی بیٹھتے ہیں، عنقریب وہ اپنے سابقہ مقام پر چلے جائیں گے۔

۲۔ زوجہ ابوسفیان ہند جس نے جنگ اُحد میں حضرت امیر حمزہؓ کے ناک کان کاٹ کر ہار بنا کر گلے میں ڈالا اور کلیجہ نکال کر کھایا۔

۳۔ امیر معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ مقرر ہونے پر بغاوت کی، ستر جنگ لڑا اور باغی رہا، منتخب خلیفہ رسول ﷺ کا باغی ہونا گناہ عظیم ہے وہ واجب القتل ہوتا ہے۔

۴۔ یزید بن معاویہ جس نے کربلا میں خاندانِ رسول ﷺ پر طرح طرح کے ظلم کئے اور کنبہ رسول ﷺ کو شہید کر ڈالا

۵۔ میسونہ غیر مومنہ عیسائی عورت تھی جس سے امیر معاویہ نے شادی کی وہ عام طور پر میکے رہتی تھی اس لیے یزید کی بود و باش ننھال میں ہوئی میسونہ اکثر و بیشتر اوقات میکے دیہات میں رہتی تھی۔

۶۔ عاتکہ امیر معاویہ کی دختر تھی، بڑی شاعرہ تھی۔

۷۔ معاویہ بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان کو یزید کی موت کے بعد تختِ خلافت پر بٹھایا تو ایک خطبہ پڑھا، اور باپ دادا سے بیزاری کے الفاظ بیان کئے اور تخت سے بیزار ہو کر دستبردار ہوا اور خلوت نشین ہو کر روتا رہا آخر وفات پا گیا اُسے بھی زہر دیا گیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نوح ثانی آدم کی اولاد کے حالات

حضرت آدم علیہ السلام

شیث

انوش

قینان

حضرت مہلائیل

الیارد

حضرت ادریس آپ کو ہی انوخ کہتے ہیں

متوشلخ

مالک یالمک

حضرت نوح اور اُن کی اولاد

یافث سام حام

نوٹ: نوح بن مالک یالمک بن حنوک یا نوخ ادریس بن عمیق یا الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم علیہ السلام کے تین بیٹے تھے۔ سام بن نوح حام بن نوح یافث بن نوح، سام بن نوح کی اولاد سے عرب اور حضرت ابراہیم اور اُن کے لڑکے ہیں۔ ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ ان کے پانچ لڑکے ارفخشد، لازر، ارم۔ وغشود، ولیم تھے۔ لارز سے طسم، عمیق، جرجان فارس لڑکے تھے عمیق سے جاسم کا گروہ جن میں سے فراعقہ، مصر، کنعائین، برابرہ، شام، بنی لف ہوئے، حام سے جو اولاد ہوئی وہ ہندوسندھ و کنعان تھے پہلی، حام کو حضرت نوح نے بدُعا کی، جس کی وجہ سے اس کی اولاد کے رنگ سیاہ ہو گئے، سنا اور بدعا کی وجہ سے ہمیشہ یافث اور سام کی نسل کا رعایا اور غلام رہا، ہمیشہ سام کی اولاد کی سردار اور حاکم رہی، کسی زمانہ میں بھی حام کی اولاد یعنی ہندوستان کے باشندے ہندو سام کی اولاد پر غالب نہیں آئے۔ ہمیشہ محکوم رہے ہیں ہندوستان کبھی بھی عربوں پر غالب نہیں آسکا اور عرب ان پر حکومت کرتے رہے ہیں، اسی لیے سام راج مشہور ہے کہ سام کی اولاد کا ہی راج رہا ہے، ہندو ہمیشہ ہی عربوں کے محکوم رہے ہیں، عرب عموماً سام بن نوح کی اولاد ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت حضرت علیؑ اوران کے مدفن کے عجیب حالات

بیبیاں پاکدامنائ کے حیرت انگیز مراح سے مطابقت

......☆......

اہلبیت النبوت کے لئے اکیس ماہ رمضان کی رات اِک قیامت کی رات تھی۔کوفہ کے درو دیوار سے رونے چیخنے کی صدا بلند ہورہی تھی۔گریہ وزاری سے تہلکہ پڑا تھا زمین ہل رہی تھی آسمان تھرارہا تھا۔زہر کا اثر تمام جسم میں دوڑ چکا تھا۔ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے۔پیشانی پر موت کا پسینہ آنے لگا۔تو آپ نے تمام فرزندان اور اہل بیت کو جمع کر کے امام حسن علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ایک ایک کو گلے لگایا۔وداع کیا فرمایا،خدا تمہارا نگہبان اور محافظ وہی کافی ہے۔اُسی کا سہارا اُسی کا بھروسہ ہے۔بیٹوں نے کوشش کی مگر کھانا نہ کھا سکے،دل میں خدا کی یاد،زبان پر خدا کا ذکر،پیشانی سے پسینہ ٹپکا،آپ نے خود ہی سورہ یسین کی تلاوت شروع کی۔گرد فرزندان رورہے تھے۔پاس بیٹھ کر بیٹیاں سر پیٹ رہی تھیں۔اہلبیت ماتم کررہے تھے ادھر سورہ یسین ختم ہوئی،اولاد پر حسرت بھری نظر ڈالی، لبوں کو جنبش ہوئی لا الہ الا اللہ کہتے کہتے طائر روح مقدس آشیانہ قدس کو پرواز کر گیا۔

اہلبیت علیہم السلام میں قیامت برپا تھی۔سیّدزادیوں کے دلخراش بین سے زلزلہ کے آثار نمایاں تھے۔حسنین علیہم السلام کے رونے سے عرش الٰہی لرز رہا تھا۔4 سال 9 ماہ خلافت کی زحمتیں اٹھا کر 63 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔فرزندوں نے غسل دیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچے ہوئے کافور و کفن سے کفن دیا۔

امام حسن علیہ السلام نے نماز پڑھائی،بنی ہاشم اور مخصوص اصحاب جنازہ اُٹھا کر لے گئے۔وصیت کے مطابق کھدی کھدائی قبر ملی،اس میں سے لوح نکلی جس پر لکھا تھا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ قبر نوح علیہ السلام پیغمبر کی کھودی ہوئی علی ابن ابی طالب کے لئے ہے۔قبر میں اتارا دفن کر کے زمین ہموار کر دی گئی تاکہ پتہ نہ چلے راز الٰہی کی قبر کو راز ہی میں رکھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صعصعہ ابن صوحان عبدی حضرت کے مخصوص صحابی شریک جنازہ تھے۔ قبر اطہر کی نزدیک کھڑے ہوئے ایک مٹھی خاک قبر اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا، اے امیرالمومنین آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آخرت کی نعمتیں، خدا کی رحمتیں، پیغمبر کی شفقتیں، مبارک ہوں۔ آپ مولا پاک کے صبر قوی جہاد عظیم تھے جہاں کی آرزو تھی بلند مقام پر پہنچے خدا سے ایسی تجارت کی جس کا نفع بہت زیادہ پایا۔ بشارت استقبال کے لئے ملائکہ رحمت پیشوائی کو آئے اللہ نے بزرگی بڑھائی اپنے جوارِ رحمت میں رحمتہ للعلمین کے ساتھ جگہ دی ہمیں بھی خدا توفیق دے کہ آپ کی پیروی کریں۔ آپ کی سیرت پر عمل کریں۔ آپ کے دوستوں کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھیں۔ آپ نے عظیم درجہ حاصل کیا۔

فتنہ وفساد کو رفع کیا۔ سنت نبوی کو بلا تغیر جاری کیا، اسلام کو مستقیم ایمان کو منظم کیا۔ مومنین کی پیٹھ مضبوط، راہِ راست کے نشانات واضح کئے، مناقب ایسے حاصل کئے جو کسی کو نہ ملے۔ فضائل ایسے جمع کئے جو کوئی نہ پا سکا، پیغمبر کی تصدیق سب سے پہلے فرمانبرداری سب سے زائد کی۔ ہر وقت مدد، ہر جگہ نصرت کی، اپنی جان فدا، ذوالفقار بلند رکھی۔ آنحضرت کے بڑے بڑے دشمنوں کو شکست دی۔ مغرور کفار کو زیر کیا۔ شرک وکفر کے قلعوں کو فتح کیا۔

آپ حبیب خدا ﷺ کے سب سے بڑھ کر قرابت دار سب سے زیادہ جان نثار اور محبوب تھے۔ علم میں سب پر فوق، فہم میں سب سے بڑے، یقین میں سب سے کامل تھے۔ خدا ہمیں آپ کے بعد گمراہی سے بچائے، نیکیوں سے محروم نہ کرے۔ آپ کی زندگی سعادت کی کنجی آپ کی حیات خیر کا دروازہ تھی۔ کاش دنیا آپ کی فرمانبردار اور اُمت محمد ﷺ آپ کی ہدایت پر عامل ہوتی تو خدا کی نعمتوں سے گھری اور رحمتوں سے ہم آغوش ہوتی۔ مگر تف ہے ان مسلمانوں پر جنہوں نے آپ کی مخالفت کی، یہ کہہ کر خود بھی روئے دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، محمد، جعفر، عباس وغیرہ کو تعزیت ادا کی۔ صبح کو امام حسن نے مصلحتہً ایک تابوت مجمع اصحاب میں گھر سے نکالا، بیرون کوفہ نماز پڑھی اور اونٹ پر رکھ کر مدینہ روانہ کر دیا۔ آپ کی شہادت کے دن آسمان سے خون برسا، زمین سے جو سنگریزہ اٹھایا گیا۔ خون تازہ جوش مارتا نظر آیا۔ جب امام حسن علیہ السلام امیرالمومنین کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روانہ کر کے پلٹے ابن ملجم آپ کے سامنے حاضر کیا گیا، عبداللہ بن جعفر نے کہا، مجھے اجازت دیجئے میں لوہے کی سیخ گرم کر کے اس کی آنکھوں میں ٹھونس دوں۔ محمد بن حنفیہ نے کہا، اسے زمین میں گاڑ کے تیروں کی بارش کی جائے، کسی نے کہا ہاتھ پاؤں زبان سے قطع ہوں پھر قتل کیا جائے کسی نے کہا سولی پر عبرت کے لئے لٹکایا جائے مگر امام حسین علیہ السلام نے فرمایا مجھے اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرنا چاہیئے۔ ایک ضرب لگاؤں گا۔ پھر ابن ملجم سے کہا، اے دشمن خدا تو نے امیر المومنین اور امام مسلمین کو قتل کیا۔ دین میں فساد عظیم برپا کیا، یہ کہہ کر ایک ضرب لگائی اور ابن ملجم کو واصل جہنم کر دیا۔ اہل کوفہ نے ایک گڑھے میں ڈال دیا۔ اس سے مدتوں فریاد کی آواز آتی رہی۔

روضہ اقدس۔۔۔۔۔بنی اُمیہ کی حکومت میں آل محمد ﷺ نے نشانِ قبر کسی کو نہ بتایا۔ 132 ہجری میں عبداللہ بن عباس کے پوتے ابوالعباس نے اپنے عہدِ خلافت میں قبر مطہر پر پتھر نصب کرایا۔

ممکن ہے اہلبیت سے دریافت کیا یا سینہ بسینہ عبداللہ بن عباس سے معلوم ہوا ہو۔ پھر ان کے پوتے ہارون رشید نے ۱۷۰ ہجری میں جب قلمرو کا دورہ کیا اور اس مقام کی عظمت لوگوں کے دلوں میں پائی، نشانِ قبر نمایاں کر کے انتظام روضہ اقدس وہاں کے اصلی باشندوں بنی اسد کے سپرد کر دیا۔

ایک عباسی خلیفہ شکار کو نکلا، نجف کے قریب شکاری کتے چھوڑے، کتوں نے ایک ہرنی کا پیچھا کیا وہ بھاگ کر قبر پر کھڑی ہوگئی، کتے رک گئے اور کھڑے ہرنی کا منہ دیکھتے رہے۔ خلیفہ نے بزرگ بنی اسد سے دریافت کیا، اُس نے بتایا، یہ حضرت علی علیہ السلام کی قبر ہے جو جانور یہاں آ جاتا ہے اُسے دوسرے جانور نہیں ستاتے۔ یہ سن کر اُس نے کچھ اور رونق دے دی۔

ذوالحجہ 293 ہجری میں اسمٰعیل بن عیسیٰ عباسی نے روضۂ اقدس کے فضائل اور معجزات و کرامات سُن کر ایک حبشی معہ چند آدمیوں کے روانہ کئے۔ اُنہیں حکم دیا جا کر تحقیق کرو، آخر لوگ اس قدر معتقد کیوں ہیں اور یہ شہرت کہاں تک درست ہے یہ حضرت علی علیہ السلام کی قبر ہے۔ وہ لوگ آئے زمین کو کھودنا شروع کیا۔ جب پانچ ہاتھ زمین کھود چکے تھے تو سخت پتھر پڑ گیا۔ بے حد کوشش کی ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ساتھی تھک گئے تو غلام حبشی قبر میں اُترا، پوری طاقت سے بیلچہ مارا، تین بار بیلچہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مارا تھا کہ خود چیخنے لگا، ساتھیوں نے رسی کے ذریعہ کھینچا، غلام کا پورا ہاتھ خون آلودہ تھا۔ خچر پر سوار کر کے لے گئے، راستہ میں ہاتھ کا گوشت سڑ سڑ کے گرنے لگا۔ اسمٰعیل کے پاس پہنچتے پہنچتے مر گیا۔

اسمٰعیل نے روبقبلہ توبہ کی علی علیہ السلام کا اقرار ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعتراف کیا حکم دیا کہ قبر اطہر پر صندوق بنا دیا جائے کارپردازوں نے صندوق قبر تیار کیا، معزالدولہ ویلمی نے اپنے عہد میں مقبرہ کی صورت سے کچھ عمارت بنوادی۔

عضدالدولہ عمران بن شاہین پر کسی خطا کی وجہ سے ناراض ہوا، عمران بھاگ کر روضہ اقدس میں چھپ رہے۔ رات کو خواب میں امیرالمومنین کو دیکھا فرما رہے ہیں عضدالدولہ آئے گا، زیارت پڑھیگا، عبادت میں رات گذارے گا۔ صبح کو اس کے پاس جانا وہ تم کو نہ پہچانے گا۔ اُس سے کہنا آپ کس فکر میں ہیں وہ بتادے گا تو کہنا اگر کوئی شخص آپ کے سامنے حاضر کر دے تو کیا انعام ملے گا۔ آخر میں وہ کہے گا اس کی ہر فرمائش پوری کروں گا۔ اگر وہ یہ کہے تب کہنا کہ اے فنا خسرو میں ہی عمران ہوں جب عمران نے عضدالدولہ سے کہا تو اُس نے تعجب سے پوچھا تجھے فنا خسرو میرا نام کس نے بتایا یہ تو میرے اور میری ماں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

عمران نے کہا مجھے میرے مولا علی علیہ السلام نے خواب میں بتایا ہے پھر پورا خواب بیان کیا۔ عضدالدولہ نے اُسے اپنا وزیر بنالیا اور حکم دیا کہ روضہ اقدس کی تعمیر کی جائے۔

شاندار روضہ بنوا کر اکثر پیدل زیارت کو آتا تھا۔ 683 ہجری میں تیمور نے اس عمارت میں کچھ اور اضافہ کیا موجودہ روضہ اقدس 834 ہجری میں خوش عقیدہ محب اہلبیت بادشاہ نادر شاہ فتح ہندوستان کے بعد از سرنو تیار کرایا جسے نجف اشرف کہتے ہیں، نادر ایک بکریوں کے ریوڑ کا مالک تھا اور اپنی قوم اور عوام کی شمولیت سے برسر اقتدار آیا، اہلبیت النبوت سے بڑی عقیدت رکھتا تھا۔ ہندوستان فتح کرنے کا متمنی تھا۔ ایک دن اپنے گلے میں زنجیر پا کر دو آدمیوں کو پکڑا دیا اور کتا بن کر دربار پاک حضرت علی علیہ السلام پر رینگتا ہوا حاضر ہوا، اور بڑے آہ بقا سے دُعا طلب کی کہ مولا مجھے ہندوستان کی بادشاہی عطا فرمائی جائے۔ رات کو بشارت ہوئی تو اُس نے ہندوستان پر حملہ کیا اور فتح حاصل کی تو واپس جا کر نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کا نیا روضہ تیار کرایا اور وہی زنجیر سونے کا بنوا کر دربار پر لٹکا دیا جو آج تک نادر کا زنجیر مشہور ہے لوگ اسے شوق سے دیکھتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روضہ اقدس علیؑ کے متعلق دیگر روایت

......☆......

مندرجہ بالا تحریر کے مطابق چنانچہ حسب وصیت اُن حضرت کا جنازہ رات کے وقت دفن ہوا اور قبر پر کوئی علامت تک بھی نہیں چھوڑی گئی۔ یہ قبر مبارک زمانہ ہارون رشید تک عامطور پر نگاہوں سے مخفی رہی، یہ عباسی خلیفہ ایک روز صحرائے نجف میں جو ایک نیستان اور ہرنوں کی قیام گاہ تھا شکار کھیلنے آیا۔ تازی کتوں اور چیتوں نے ہرنوں کا پیچھا کیا انہوں نے تل نجف کے اوپر پناہ لی۔ لیکن کُتے اور چیتے ٹیلے کے اوپر نہیں گئے، کئی مرتبہ یہی اتفاق ہوا، یعنی جب واپس آ جاتے تو ہرن نیچے اُتر آتے تھے اور جیسے ہی حملہ ہوتا تھا وہ ٹیلے پر پھر پناہ لیتے تھے۔ خلیفہ نے سوچا کہ اس مقام پر کوئی ایسا راز ہے جس کی وجہ سے کتے اوپر نہیں جاتے۔ چنانچہ آدمیوں کو بھیجا جو وہاں کے باشندوں میں سے ایک بوڑھے شخص کو خلیفہ کے پاس بلا لائے۔ اُس نے پوچھا کہ اس ٹیلے میں کیا راز ہے کہ کتے ہرنوں کے تعاقب میں اوپر نہیں جاتے بوڑھے نے کہا میں اس راز کو جانتا ہوں لیکن کہتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ خلیفہ نے امان دی تو اُس نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے باپ کے ہمراہ آیا۔ اُس نے اس ٹیلے پر زیارت اور نماز ادا کی۔ میں نے پوچھا کہ یہاں کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم لوگ اس جگہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ زیارت کو آئے تھے اور ان حضرت نے فرمایا تھا کہ اس مقام پر ہمارے جد امجد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی قبر ہے جو عنقریب ظاہر ہوگی۔ خلیفہ کے حکم سے وہ جگہ کھودی گئی۔ یہاں تک کہ ایک قبر کی علامت ملی اور وہیں پر ایک لوح نظر آئی۔ جس پر سُریانی خط میں دو سطریں تھیں۔ ترجمہ: کیا گیا تو یہ مضمون ظاہر ہوا۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا اما حفره نوح النبی تعلی وصی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قبل الطوفان بسبع ماعۃ عامر“ ہارون نے اس کا احترام کیا اور حکم دیا کہ مٹی اپنی جگہ پر ڈال دی جائے۔ پاپیادہ ہوا وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی کافی گریہ کیا اور اپنے کو قبر مطہر کی خاک پر نثار کیا۔ پھر اس کی یہ کیفیت مدینہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں لکھی گئی اور معاملہ کی حقیقت دریافت کی گئی۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ ہاں اُسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقام پر میرے جد بزرگوار امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے۔ چنانچہ ہارون رشید کے حکم سے اُن حضرت کی قبر مطہر پر ایک پتھر کی عمارت بنی جو حجیر ہارونی کے نام سے مشہور ہوئی۔ تب یہ خبر چاروں طرف مشہور ہوگئی اور مومنین سامان سفر مہیا کر کے حضرت کی زیارت کے لئے پہنچنے لگے۔ لہذا جناب سیّد ابراہیم مجاب (جد سلطان الواعظین ...... بھی موقع ملتے ہی شیراز سے عازم زیارت ہوئے اور زیارت سے فارغ ہونے کے بعد کربلائے معلّٰی میں داعی اجل کو لبیک کہا، اپنے جد بزرگوار حضرت ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کے جوار میں دفن ہوئے۔ ان کی قبر شریف رواق حضرت کے شمال مغربی گوشہ میں دوستوں کی زیارت گاہ ہے کئی لوگوں کا خیال ہے مولا علی علیہ السلام کی قبر نجف اشرف میں نہیں ہے اور علمائے اہلسنت میں بھی اختلاف ہے خدا معلوم یہ کس نیت پر مبنی ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

(بال جبریل)

مزار کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ کوفہ کے دارالامارہ میں بعض نے کہا ہے قبلہ مسجد جامع کوفہ میں، بعض نے لکھا ہے، مسجد کوفہ کے باب کندہ میں، بعض کا قول ہے رحبہ کوفہ میں اور بعض دوسروں کا بیان ہے کہ قبرستان بقیع کے اندر قبر فاطمہؑ کے پہلو میں ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ افغانستان میں کابل کے نزدیک ہے وہاں مزار علی علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے اور مشہور ہے کہ مولا علی علیہ السلام کا جسد مبارک لوگوں نے ایک صندوق میں رکھ کر اونٹ کی پشت پر باندھ کر مدینہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ ایک جماعت نے کہ اس خیال سے کہ صندوق کے اندر قیمتی چیزیں ہونگی۔ اُس کو چھین لے گئے۔ جب کھولا اور اُن حضرات کا جسد مبارک دیکھا تو کابل میں لا کر اسی مقام پر دفن کر دیا، اور اس وجہ سے عام طور پر لوگ اس بقعہ کا احترام کرتے ہیں۔ یہاں بہت عالیشان روضہ بنا ہوا ہے۔ اصل مزار علی علیہ السلام نجفِ اشرف میں ہی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وصیت حضرت علیؑ کہ میری چار جگہ قبریں تیار کر دینا

......☆......

مگر یہ سارے اختلافات امامؑ کی وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوئے کیونکہ آپ نے پوشیدہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا، اور جس کی یہی وجہ تھی کہ دشمن حضور کے جسد مبارک کی بھی بے ادبی کرتے، چنانچہ امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین نے اپنی رحلت کے وقت اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھ کو نجف میں دفن کر دینے کے بعد میرے لئے چار مقامات پر چار قبریں تیار کر دینا۔ نمبرا۔ مسجد کوفہ میں۔ نمبر۲۔ رحبہ میں۔ نمبر۳۔ خانہ جعدہ میں۔ نمبر۴۔ نزد کوفہ میں تا کہ کوئی شخص میری قبر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ دراصل یہ اختلاف اہلسنت والجماعت کے علماء کے درمیان ہے جو دوسرے اشخاص کی باتوں سے اثر پذیر ہوتے ہیں ورنہ علمائے شیعہ کی جماعت اس قول پر متفق ہے کہ امام علی علیہ السلام کی قبر مبارک نجف اشرف میں ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے جو کچھ اہلبیت طہارت سے حاصل کیا ہے۔ وہ یقینی چیز ہے۔ اہل البیت ادریٰ بمافی البیت (یعنی گھر والے سب سے زیادہ گھر کی چیزوں سے واقف ہوتے ہیں)۔ لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام کا مزار کابل کے قریب ہے تو یہ بہت مضحکہ خیز بات ہے اور یہ شہرت مکمل طور پر غلط ہے، یہ قصہ ایک صحیح خبر کے مقابلہ میں ایک افسانے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

تعجب ان علمائے اہلسنت والجماعت پر ہوتا ہے جنہوں نے ہر محل پر عترت طاہرہ اور اُن اقوال سے انحراف کیا ہے یہاں تک کہ اس پر بھی آمادہ نہ ہوئے کہ باپ کی قبر کی جگہ اس کے فرزندوں سے دریافت کریں تا کہ اختلاف پیدا نہ ہوں کیونکہ اہل البیت ادریٰ بمافی البیت یقینی بات ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں اولاد باپ کی قبر اور مدفن سے زیادہ آگاہ ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی درست ہوتی تو یقیناً آئمہ طاہرین علیہم السلام کو پتہ ہوتا۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثبوت اہلسنت والجماعت مدفن علی علیہ السلام نجف اشرف

☆

پیروکاروں کو اس کی اطلاع نہ دیتے حالانکہ ان کے برعکس نجف اشرف کے لئے تقویت فرمائی ہے بلکہ خود تشریف لے گئے ہیں اور شیعوں کو بھی نجف اشرف میں ان حضرات کی زیارت کی ترغیب وتحریص کی ہے۔ سبط بن جوزی نے تذکرہ صفحہ ۱۰۲ میں اختلاف اقوال کا ذکر کیا ہے۔ یہاں تک کہتے ہیں۔ ''وَالسادس انہ' علی النجف فی المکان المشہور الذی بزار فیہ و ھوالظاھر وقد استفاض ذالک'' یعنی چھٹا قول یہ ہے کہ قبر علی ابن ابی طالب علیہ السلام نجف اشرف میں اُسی مقام پر ہے جس کی آج کل عام طور سے زیارت کی جاتی ہے اور بظاہر اس میں کوئی غلطی نہیں ہے اور یہی زبان زدِ خلائق بھی ہے۔ اسی طرح اہلسنت والجماعت علماء جیسے خطیب ثبوت اہلسنت والجماعت خوازم نے مناقب میں خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں، ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں، مصنف قاری نے قاموس میں لغت نجف کے تحت میں اور دوسروں نے نقل کیا ہے۔ کہ اُن حضرت کا مدفن نجف اشرف ہے، اسی طرح گھر والوں کو پتہ ہے کہ درجاتِ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا محلہ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہا لاہور میں ہے۔ آمد و غائب شدن کی تفصیل ووجوہ اس کتاب میں متعدد جگہ پر درج ہے۔

☆

لفظ نجف کا معنی

انجف لغت میں اُس پشتے اور بلندی کے معنی میں ہے جس پر پانی نہ پہنچے اور پشت کوفہ پر ایک پانی کے بند کا نام ہے جو اس کے گھروں اور قبروں تک سیلاب کے پہنچنے میں حائل ہے اور اُسی بند کے قریب حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی قبر ہے جیسا کہ فروز آبادی قاموس کے اندر لغتِ نجف کے ضمن میں ذکر ہے۔ ۲۔ یہ وہ قبر ہے جسے نوح پیغمبر نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی علی علیہ السلام کے لئے طوفان سے سات سو برس قبل تیار کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس قدر تحقیق کے باوجود بھی لوگ قبر حضرت علی علیہ السلام کے متعلق شبہات پیدا کرتے ہیں جس سے عوام میں بد اعتقادی پھیلتی ہے۔ دراصل اہلبیت النبوت کی طرف سے عوام کے اعتقاد کو جعلی اور فرضی قصے سنا کر مشتعل کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا، حضرت بی بی رقیہ کبریٰ دختر حضرت علی علیہ السلام جن کا یہ مزار لاہور میں موجود ہے، مگر غلام دستگر نامی نے اپنی کتابوں میں بے معنی بے سند ثبوت مہمل داستانیں بنا کر لوگوں کے خیالات اور اعتقاد کو مشکوک کیا ہے اکثر مسلمانوں نے کئی اور حکومتوں نے آلِ نبی اولادِ علی علیہ السلام کے وجود کو دنیا میں رہنے سے بڑی تکلیف محسوس کی ہے کہ اولادِ علی علیہ السلام کو بے قصور اور بلاوجہ قید و بند کی صعوبتیں دی اور زہر دے کر شہید کیا ہے اور پھر اُن کی مزاروں پر زیارت کرنے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیگر ہلاک کیا ہے اور حکومتیں ان کو اور ان کے عقیدت مندوں کو دنیا سے بالکل ختم کرنے کے درپے رہی ہیں اور ان کو ملک در ملک جلاوطن ہونا پڑا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے مزارات بھی اپنے جدامجد جناب سرور کائنات کے نزدیک نہ بننے دیئے۔ حتیٰ کہ کسی کا مزار مدینہ میں ہے کسی کا کوفہ میں کسی کا نجف میں کسی کا کربلا معلیٰ میں کسی کا بغداد میں کسی کا طوس میں کسی کا ایران میں اکثر مراحاتِ اہل البیت وآلِ ابیطالب میں سے بیبیاں پاکدامناںؑ کے دربار کو بھی مشکوک کرنے کے لئے لوگوں نے طرح طرح کی مہمل من گھڑت داستانیں تیار کر کے اپنی اپنی کتابوں میں درج کر دی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کا رجوع اہلبیت النبوت کی طرف نہ ہو جائے فقط یہی مقصد ہے حتیٰ کہ اہلبیت النبوت کی قبریں بھی جدا ہو گئیں اور کسی امام کو اپنی طبعی موت نہ آئی، مسلمانوں نے بلکہ یہ کہیئے کہ اسلامی حکومتوں نے ان حضرات کو زہروں اور تلواروں سے بڑی بے دردی سے شہید کیا۔ اور اب بھی کئی مسلمان ان کے مزاروں کو بھی نظر التفات سے دیکھنا نہیں چاہتے، نہایت بے دردی اور المناک شہادتوں میں سے حیرتناک دو شہیدوں کے واقعہ کو بندہ نے پہلے صفحات میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے آلِ نبی اولادِ علی علیہ السلام پر کس قدر ظلم کئے ہیں اور ان کی مزارات تک تعمیر نہ ہونے دیئے اور انکی لاشوں کو جلا کر ان کی خاک تک ہوا میں اُڑا دی گئی اور مسلمانوں کے ڈر سے خاندانِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس قدر دُکھی زندگیاں بسر کی ہیں، انہی میں سے یہ بیبیاں ہیں جو یہاں لاہور میں حضرت بیبیاں پاکدامناںؑ کے نام سے مشہور ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضائل حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ مقبول اصحاب سرکار کائنات ﷺ

جس نے مہر نبوت کا بوسہ لیکر شرف حاصل کیا

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مہر نبوت مہر نبوت جناب سرکار کائنات کے دونوں شانوں کے بیچ میں تھی، جو کافروں کے نظروں میں بھی مثل کبوتر کے انڈے کے مسون کی طرح معلوم ہوتی تھی، اور بعض لکھتے ہیں کہ اس جگہ کا گوشت روپیہ جتنا اُبھرا ہوا تھا اور نورانی شکل تھی۔ نور چمکتا تھا، وہ مہر نبوت تھی روایت ہے کہ حضرت عکاشہؓ کو یہ مہر نبوت چومنے کا شرف ملا اور سلمان فارسی کو دیکھنے کا۔	تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب	8 بحوالہ صفحہ 30
تو رسولؐ نے خوش ہو کر فرمایا، زہے نصیب تیرے اے عکاشہ تو سب پر سبقت لے گیا ہے کہ تیری آنکھوں نے مہر نبوت کی زیارت کر لی ہے اور بوسہ حاصل کیا، تو بغیر حساب کتاب کے بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے تیری آنکھیں دیکھیں وہ بھی بہشتی ہوگا جس پر اس وقت کے تمام جمع شدگان حضرات نے حضرت عکاشہ کی آنکھوں کے بوسے لئے اور حضور پاکؐ نے فرمایا، عکاشہ بن محصن ممتاز صحابہ میں ہیں فرمایا تیرے اور تیری اولاد کے دہن میں اس مہر نبوت کے بوسے لینے کا قیامت تک اثر رہیگا۔ اور دُعا میں اثر ہوگا فوراً قبول ہوگی۔	ویسٹرن پراونس جلد چہارم مصنفہ سر ہیگلن کے سی آئی سی، سی ایس گورنر پنجاب صفحہ پر شجرہ ۱۰۵ پر شجرہ تحریر ہے رپورٹیں غلط ہیں ہندوستانی قوموں سے مخلوط ہیں جو حضرت عکاشہ کی اولاد نہیں ہیں غلط دعویٰ کر کے اولاد حضرت عکاشہ بنتے ہیں، عادات و خصائل ان کے عربی نہیں ہیں ہندوستانی ہیں ایسے لوگ عربی النسل قریشی قوم کے لئے ذلت کا باعث ہیں عربی قوموں میں عربی عادات و خصائل کا ہونا لازمی ہے اور صحیح مستند شجرہ کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکمل سوانح حیات بمع شجرہ حضرت عکاشہ بن محصنؓ

ماخوذ کتب تاریخ

حضرت عکاشہ بن محصن زمانہ جاہلیت میں حلیف بنی امیہ تھے بدر کی لڑائی میں حاضر ہوا، اُس میں بہت سی مصیبتیں اٹھائیں، اس کے بعد بھی کئی جنگوں میں داخل رہا بدر کے دن اُس کی تلوار ٹوٹ گئی، اُس کو جناب سرکار کائنات نے ایک کھجور کی چھڑی یعنی لکڑی دے دی بس وہ ہی تلوار بن گئی اور اُسی سے اُس نے جنگ لڑی اور فتح پائی اور کافروں کا صفایا کر دیا۔ یہ بڑے فضلاء اصحابہ میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر کی خلافت میں شہید ہوئے ان کی عمر پینتالیس (45) سال تھی اُس کے شاگردوں میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس اور ان کی اپنی بہن اُم قیس ہیں۔ تمام معتبر کتب کے حوالہ جات سے ثابت ہے کہ حضرت عکاشہ بن محصن بڑے جلیل القدر اور مشہور اصحاب اور سادات صحابہ میں شمار تھے، بہادری اور خوبصورتی میں مشہور اور بڑے عالم و فاضل تھے۔ کتاب رحمتہ للعالمین حصہ اول مؤلفہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری صفحہ 276 پر یوں درج ہے۔

کہ جنگ خیبر میں نبی صلعم کے ہم رکاب صحابہ کی تعداد 1400 تھی، جن میں دوسو اسپ سوار تھے، مقدمہ لشکر کے سردار عکاشہ بن محصنؓ اور میمنہ لشکر کے سردار عمر بن خطاب تھے۔ سردار میسرہ کوئی اور صحابی تھے۔ حاشیہ عکاشہ بن محصنؓ فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ نبی صلعم نے بشارت دی تھی کہ یہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ بدر اور خندق اور دیگر تمام جنگوں میں حاضر تھے، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بعمر 45 سال شہید ہوئے۔

ماخوذ سیر الصحابہ کے حصہ مہاجرین کی دوسری جلد مہاجرین حصہ اوّل میں حاجی معین الدین صاحب ندوی مرحوم سابق رفیق المصنفین اعظم گڑھ کے صفحہ 399 پر جناب حضرت عکاشہ بن محصن کے تمام حالات مختصر طور پر بیان فرماتے ہیں اور شجرہ نسب بھی تحریر ہے۔

(مشکوۃ شریف مطبوعہ اصح المطابع کراچی صفحہ 1606 کمال فی اسماء الرجال)۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام وہجرت

مکہ میں قبل ہجرت بادۂ ایمان سے مخمور ہوئے۔ساقی اسلام نے جب ہجرت کی، یثرب کا رُخ کیا تو یہ بھی قدح خوارانِ توحید کے ساتھ مدینہ پہنچے۔

غزوات

غزوۂ بدر میں غیر معمولی جانبازی وشجاعت کے ساتھ سرگرم کارزار تھے،ان کے تیغ دودم ریزے ریزے ہوکر اُڑ گئی تو آنحضرت ﷺ نے ان کو کھجور کی چھڑی مرحمت فرمائی،جس نے خنجر خار اشگاف بن کر دشمن کا صفایا کر دیا،آخر وقت تک اس سے لڑتے رہے یہاں تک کہ حق نے فتح پائی اور باطل مغلوب ہوا۔

اس معرکہ کے علاوہ احد،خندق اور تمام دوسری مشہور جنگوں میں جوش وپامردی کے ساتھ نبرد آزما تھے۔ماہ ربیع الاوّل 6 ہجری میں 40 آدمیوں کی ایک جمعیت بنواسد کی سرکوبی پر مامور ہوئے۔جو مدینہ کی راہ میں چشمہ غمر پر خیمہ افگن تھے۔حضرت عکاشہ نہایت تیزی کے ساتھ یلغار کرتا ہوا موقع پر جا پہنچے لیکن وہ خائف ہوکر پہلے ہی بھاگ گئے تھے۔اس لئے کوئی جنگ پیش نہ آئی، صرف 2 اونٹ اور بھیڑ،بکریاں پکڑ کر لے آئے۔

شہادت حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہا

12 ہجری میں خلیفہ اوّل نے حضرت خالد بن ولید کو طلحہ کی بیخ کنی پر مامور کیا۔جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد علم نبوت بلند کیا تھا۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا اپنے رہوار رزام اور حضرت ثابت بن اقرم اپنے گھوڑے محبر پر سوار ہوکر اسی فوج کے آگے آگے مخبری کی خدمت انجام دے رہے تھے۔اتفاقاً راہ میں غنیم کے سواروں سے مڈ بھیڑ ہوگئی،جس میں خود طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد شامل تھا،طلیحہ نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا پر حملہ کیا اور سلمہ حضرت ثابت بن اکرم پر جا پڑا اور وہ شہید ہوئے،تو طلیحہ نے پکار کر کہا،سلمہ! جلدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری مدد کو آ ؤ یہ مجھے قتل کر دیگا۔ وہ فارغ ہو چکا تھا، اس لئے یکا یک ٹوٹ پڑا اور دونوں کافروں نے اس شیر حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا کو نرغہ میں لے لیا اور شہید کر ڈالا۔

تجہیز و کفن حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا

اسلامی فوج ظفر موج جب ان دونوں شہیدانِ ملت کے قریب پہنچی تو ایسے جواہر پاروں کے فقدان کا سب کو نہایت شدید قلق ہوا، حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا کے جسم مبارک پر نہایت خوف ناک زخم تھے اور تمام بدن چھلنی ہو گیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید امیر عسکر گھوڑے سے اُتر پڑے اور تمام فوج کو روک کر اُسی خون آلودہ پیراہن کے ساتھ زیر زمین نہاں کیا۔ انا وانا الیہ راجعون۔ نوٹ: بوجہ زمین اپنی ملکیت نہ ہونے کے ان شہدا کو بطور امانت دفن کیا ہوگا۔

فضل و کمال حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا

فضل و منقبت کے لحاظ سے اکابر و سادات صحابہ میں شمار تھا۔ صاحب اسد الغابہ لکھتے ہیں۔

"کَانَ مِن سادات الصحابة و افضلاھُم"۔

ایک مرتبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے بخش دیئے جائیں گے تو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا نے معصومانہ سادگی کے ساتھ عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، فرمایا تم بھی ان ہی میں ہو، اس پر ایک دوسرے آدمی نے بھی اپنی نسبت پوچھا تو ارشاد ہوا، عکاشہ رضی اللہ عنہا تم سب پر سبقت لے گیا۔ اس واقعہ کے بعد یہ جملہ ضرب المثل ہو گیا، اور جب کوئی کسی پر سبقت لے جاتا تو کہتے فلاں عکاشہ رضی اللہ عنہا کی طرح سبقت لے گیا۔ یہ تمام فضائل حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا کے ہیں پورا شجرہ مندرجہ ذیل ہے۔

شجرہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا

امین و مطلب و عبداللہ بن عکاشہ بن محصن بن جرثان بن قیس بن مُرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن کنانہ مورث اعلیٰ قوم قریش۔

حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہا اہلِ صُفہ میں شمار ہیں، جن کا ذکر اور تعریف خود خدا پاک نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن پاک میں فرمائی ہے۔

ماخوذ کتاب کشف محجوب اُردو مصنفہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 89۔ داتا صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ امت کو اس پر اتفاق ہے کہ اصحابوں میں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک گروہ تھا جس کے آدمی آپ کی مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور عبادت کے واسطے موجود انہوں نے دنیا سے ہاتھ اٹھالیا ہوا تھا، اور کسب سے پرہیز کیا، خدا کے مطالق الرزاق ہونے کے قائل ہوئے، خدائے بزرگ وبلند نے اُن کے لئے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے اور کہا ہے:-

"ولاتطرد الذین یدعون ربّھم بالغداوۃ والعشیّ یریدون وجھہ"

معنی: اور نہ نکالدے ان لوگوں کو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اُس کا دیدار چاہتے ہیں، خدا کی کتاب ان کی بزرگی پر گواہ ہے، اور ان کی بزرگیوں میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت حدیثیں ہیں جو ہمیں پہنچی ہیں اور ہم نے تھوڑا ذکر اُن کا اس کتاب کے مقدمہ میں کیا ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وقف رسول اللہ علیہ وسلم علیٰ اصحاب الصفہ فرالھم فقر ھم وجھد ھم و طیب قلولھم فقال بغیر و ایا اصحاب الصفۃ فیھن بقی فی اُمتی علی انسنت الذی فتم علیہ رامینا بعافیہ فانہ من رفقائی فی الجنۃ۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر گزرے اور ان کو دیکھا تو ٹھہر گئے، اور مجاہدہ میں ان کے دل کی خوشی دیکھی اور فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو اور اُنہیں بھی جو تمہارے صفت پر ہوں اور اپنی فقر میں راضی ہوں وہ بھی میرے دوستوں میں سے ہیں۔ اس کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اصحابوں کی فہرست بیان فرماتے ہیں حضرت بلال وابوعبداللہ سلمان فارسی، عمار بن یاسر، مقدار بن اسود اور عکاشہ بن محصن اور مسعود بن ربیع قاری، بہت سے حضرات اصحاب صفہ میں ہیں۔ اگر سب کے نام لکھوں تو کتاب کا مضمون اور طویل ہو جائے گا۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ خدا ان سب سے اور ان کے دوستوں سے راضی ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین سلمی کے بیٹے شیخ ابوعبدالرحمٰن محمد نے جو بزرگوں کے کلام اور طریقت کا نقل کرنے والا ہے، صرف اہل صفہ کیلئے ایک تاریخ لکھی ہے اور ان کے پوشیدہ سخن اور نام اور بزرگیاں اور نیک صفتیں بیان کی ہیں۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک

ماخوذ سفرنامہ ابن بطوطہ ترجمہ رئیس احمد جعفری 440

آپ کا مزار مبارک بلخ واقع روسی ترکستان میں ہے۔ آپ طلیحہ کے خلاف جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کا مزار باقاعدہ خانقاہ کی شکل میں اسی شہر میں حضرت حزقیل علیہ السلام کا مزار بھی ہے اور بہت سے صالحین کی مزارات کے زمرے میں حضرت ابراہیم بن ادھم شاہ بلخ کا مزار بھی ہے ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے میں اسکا ذکر یوں کیا ہے دو بلخ کے بیروں میں عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہا صحابی رسول اللہ صلعم وتسلیما کا مزار ہے، آپ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے اس پر ایک بہت بڑی خانقاہ بنی ہوئی ہے، ہم اس میں اُترے تھے اس کے باہر پانی کا ایک عجیب عوض ہے اور اس پر اخروٹ کا بہت بڑا درخت ہے۔

ہندوستان کی کئی قومیں رسول پاک ﷺ کے ایسے جلیل القدر صحابی جو ممتاز صحابہ میں شامل ہیں اور اصحاب صفہ میں شمار ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہا کی اولاد بن کر قریشی کہلانے لگ گئی ہیں، اور اپنے ہندوستانی باپ دادا کو چھوڑ کر عربی النسل حضرت عکاشہ کی اولاد کہلانے لگی ہیں، جو عادات وخصائل سے عربی النسل قریشی قوم سے مطابقت نہیں کرتیں۔ کیونکہ ہندوستانی قوموں کے عادات وخصائل اور ہیں اور عربی قوموں کے عادات خصائل اور ہیں، قوموں کے اصل نسل کا پتہ اُن کے عادات وخصائل کردار اور اُن کے شجرہ مستند سے چلتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوٹ : نضر اور فہر جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ مختلف تاریخی وجوہات کی بناء پر قریش کے لقب سے جانے جاتے تھے۔ لہٰذا اُن کی اولاد قریشی کہلاتی ہے۔

نضر ابن کنانہ المعروف قریش ← مالک ← فہر (قریش) ← غالب

غالب ↓ لوی ↓ کعب ↓ مرّہ ↓ کلاب ↓ قصی ↓ عبدالمناف ↓ ہاشم ↓ عبدالمطلب

عبدالمطلب ↓ عبداللہ ↓ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالمطلب ↓ ابوطالب ↓ امام المتقین حضرت علی علیہ السلام

لوی ← عوف ← خزیمہ ← اسد ← دودان ← غنم ← کثیر ← مرّہ

مرّہ ↓ قیس ← جرثان ← محن ← حضرت عکاشہ صحابی رسولؐ ← امین ← مُلاّ نور

مُلاّ نور ↓ میسر

کرن ← ثابت ← عبدالقیوم قیوم الورث ← غلام زین العابدین گورنر سندھ ← میسر

کرن ↓ روشن عرف سوجھے ← کرم ← خیر علی نورج ← نورنگ ← جلال جن

جلال جن ↓ ساوت ← غلاب علی ← ہتاب علی ← عاشق علی ← محرم علی ← عبداللہ

عبداللہ ↓ سلیم ← پیر صدرالدین ← کبیر علی

کبیر علی ↓ نور محمد ← کمال الدین ← محمد موسیٰ ← نذر علی

نذر علی ↓ علی محمد ← اکبر علی ← بہاؤالدین ← محرم علی

محرم علی ↓ احمد دین ← نواب دین ← محمد حیات ← محمد شاہ

محمد شاہ ↓ جلال الدین ← سلطان علی ← نامدار

نامدار ← حضرت شیر محمد شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ ← محمد عادل قریشی ← **ابوالمظفر مولوی محمد بخش شاہ قریشی، مصنف مؤلف تاریخ بیبیاں پاکدامناں**

ابوالمظفر مولوی محمد بخش شاہ قریشی ↓

- ظفر علی قریشی — خط ظفر علی ↓
- نوازش علی قریشی — خط نوازش علی ↓
- محمد اسلم قریشی
- ڈاکٹر مقبول حسین قریشی — خط مقبول حسین ↓
- گلزار بیگم قریشی — خط گلزار بیگم ↓
- پروین بیگم قریشی — خط پروین بیگم ↓

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خط ظفر علی قریشی

- ڈاکٹر غیور عباس قریشی MD
  - سکینہ زہرا قریشی
  - حسین عباس قریشی
- ظہور عباس قریشی
- سائل عباس قریشی
  - لیلیٰ قریشی
  - عالیہ قریشی
- روبینہ قریشی
- تہمینہ قریشی
  - عادل
  - قاسم
  - علیزہ
- حمیر اظفر قریشی
  - ریاض مہدی قریشی
  - مریم زہرا قریشی
  - محمد حسنین رضا قریشی
- سمیر اظفر قریشی

خط نوازش علی قریشی

- ندیم عباس قریشی
  - محمد رضا ان عباس قریشی
  - زہرا بتول قریشی
- وسیم عباس قریشی
  - ایمان سکینہ قریشی
  - سحر قریشی
- اعتزاز الحسن قریشی
- عمران الحسن قریشی
- عرفان الحسن قریشی
  - ریحان قریشی
- شان حیدر قریشی
- میمونہ نوازش قریشی

خط ڈاکٹر مقبول حسین قریشی

- رضوان قریشی
  - لیلیٰ گریس قریشی
- حسن قریشی
- مہوش قریشی

خط گلزار بیگم

- فاخرہ بیگم
- جاوید الحسن قریشی سول سروس آف پاکستان
- نوید الحسن قریشی
  - حیدر علی قریشی
- کلثوم فاطمہ قریشی
- اسد علی قریشی

خط پروین بیگم قریشی

- رباب قریشی
- عنبرین قریشی
- محمد شکیل قریشی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام دینِ فطرت ہے۔ ملّتِ ابراہیم حنیفاً اسلام ہے اور دین ہے۔ دینِ ملّت ابراہیم ہے۔ الاسلام دیناً۔ قرآن کریم کا حرف آخر ہے گو آخر پر نہیں۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا۔ اب تم سچے دل سے ملّتِ ابراہیم کی پیروی اختیار کرو۔

آیاتِ قرآنِ مجید جو کتبِ سابق کی مصدق ہیں

نمبر شمار	سورۃ	آیات نمبر	آیت و ترجمہ	کیفیت
۱	البقرۃ	۴-۵	وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تم سے پہلے نازل کیا گیا۔	ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (سورۃ النحل) پھر ہم نے تجھ پر وحی کی کہ تو طریقِ ملتِ ابراہیم کی پیروی کر۔ (آیت نمبر ۱۲۳)
۲ سوائے اپنے آپ کو بے عقل بنانے والے کے اور کون ملتِ ابراہیم سے منہ موڑے گا۔	〃 وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ	۱۳۶ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی	قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ ترجمہ: تم یہ کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط پر نازل کیا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے ملا۔ اس پر اور ہم ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے مطیع ہیں۔	

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثُمَّ اَوحینآ اِلَیْکَ ان اتبع ملّۃ ابراھیم حنیفا
(اس پر غور کیجئے) ترجمہ پچھلے صفحہ پر دیکھیں۔

قل صدق اللہ فاتبعوا ملّۃ ابراھیم حنیفا
کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا پس تم سچے دل سے ابراہیم کی پیروی کرو۔

نمبر شمار	سورۃ	آیات نمبر	آیت و ترجمہ کہ کلام اللہ لا تبدیل ولا تحویل	کیفیت
۳	آل عمران	۸۴	قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ	برائے تاکید، دوبارہ یہ آیت اللہ نے بیان فرمائی۔ ترجمہ نمبر شمار ۲ میں پچھلے صفحہ پر دیکھئے۔
۴	آل عمران	۸۵	وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کا (یعنی مذہب کا) خواستگار ہوگا۔ اس کا دین (فرقہ، مذہب) ہرگز قبول نہیں ہوگا اور وہ (تارکِ ملّۃِ ابراھیم) قیامت کے دن گھاٹا اٹھانے والوں کی صف میں ہوگا۔	لہٰذا دین اور مذہب میں امتیاز کریں۔ ملّتِ ابراہیم ہی اسلام اور دین ہے۔ دین اور اسلام ملّتِ ابراہیم ہے۔
۵	سورۃ البقرہ	۲۸۵	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ جو ایمان والے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جو رسول پر نازل کیا گیا پر ایمان لانے والے دل سے اللہ۔ اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر بھی یکساں ایمان رکھتے ہیں اور اس کے کسی رسول کی شان میں فرق نہیں ڈالتے۔	(غور فرمائیں!) منافق صرف منہ سے اقرار کرتے ہیں۔ مگر دل سے انکار کرتے ہیں۔ فرشتوں سے ان کے بارے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثُمَّ اَوحَينَآ اِلَيكَ اَنِ اتَّبِع مِلَّةَ اِبرَاهِيمَ حَنِيفًا

نمبر شمار	سورہ	آیات نمبر	آیت و ترجمہ کلام اللہ تبدیل	کیفیت
٦	المائدہ	٨٢ تا ٨٣	وَلَتَجِدَنَّ اَقرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ قَالُوٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنهُم قِسِّيسِينَ وَرُهبَانًا وَّاَنَّهُم لَا يَستَكبِرُونَ۔	مومنوں کی دوستی میں قریب تر علماء و راہبان جو متکبر نہیں ہیں۔
"	"	٨٣	وَاِذَا سَمِعُوا مَآ اُنزِلَ اِلَى الرَّسُولِ تَرٰٓى اَعيُنَهُم تَفِيضُ مِنَ الدَّمعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكتُبنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ۔	مومنوں ایسے جو تکبر نہیں کرتے وہ مودۃ کو سمجھتے ہیں قُل لَّآ اَسـَٔلُكُم
"	"	٨٢	اور ان میں سے مومنوں کا رکے دوست زیادہ ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے آپ کو نصرانی کہنے والے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں علماء ہیں اور راہب لوگ اور علماء و راہبان شان تکبر کا جامہ نہیں پہنتے ہیں (یعنی تکبر نہیں کرتے ہیں)	اللہ لکھ لے ! وہ آہ۔ آہ۔ آہ
"	"	٨٣	اور جس وقت جو رسول پر نازل کیا گیا سُنتے ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ (اور وہ یہ کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے۔ ہم کو بھی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ پس ثابت ہوا کہ (حق کی پہچان۔ لکھنا۔ رونا۔ تکبر نہ کرنا) مودت کرنے والے کریں گے کرتے رہیں گے۔	کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ واہ۔ واہ! نہیں کرتے اور ہنستے نہیں۔ رونے والے مودت کرنے والے ہیں (نص قرآن)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا

نمبر شمار	سورہ	آیات نمبر	آیت و ترجمہ	کیفیت
۷	الانعام	۲۰	اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہماری طرف سے وہ اس کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جیسا وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ لیکن گھاٹا اُٹھانے والے لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (نوٹ) سورۃ بقر۔ کا نہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا....	وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ خدا کی سنّت یعنی کا تبدیل (دائمی) سورۃ احزاب۔ آیت نمبر ۶۲۔
۷	؍؍	۲۱	وَمَنْ اَظْلَمُ.... اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ...... الظّٰلِمُوْنَ (تک) اور ان سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھیں اور اللہ کی آیات کو جھوٹی کہیں۔ تحقیق (بلاشک و شبہ) ایسے ظالم (آیات اللہ کو جھوٹی کہنے والے) کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ نوٹ: آیات اللہ = ہر نبی اللہ کی آیت۔ ہر کلام خدا اللہ کی آیت ناقہ صالح آیت اللہ۔ شہد کی مکھی اللہ کی آیت سورج چاند، سارے زمین آسمان۔ یعنی جو اللہ نے بنایا۔ آیات اللہ اور جو ہم نے بنایا۔ بنائے یا بنائیں وہ آیات اللہ ہرگز نہیں۔ اگر صالح کی ناقہ جو پتھر سے نکلی آیت ہے اور مزدور ہے کیا کائنات کی سب سے بڑی آیت محمد مصطفےٰؐ کی جگر گوشہ آیت نہیں؟ خدارا اہل اسلام غور کرو! بھلا ہوگا! قرآن مجید تفکر کی دعوت دیتا ہے اور پکار رہا ہے کہ کیا تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ آیات اللہ پر غور کرو، پہچانو! آیات اللہ کے منکرین کیلیے قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے کہ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ البقر - ۳۹ ابراہیم آیت۔ اسمٰعیل آیت۔ موسیٰ آیت۔ اسحاق آیت۔ حضرت مریم آیت۔ عیسیٰ آیت۔ رسول اللہؐ کے والدین آیات اللہ۔ کشتی نوح۔ نوح آیت غور!	ملتِ ابراہیمؑ خلیل کو دین اسلام اور سنت یعنی آئین و دستور دائمی قرار دیا گیا۔ جو ابراہیمؑ نے کیا وہ آئین ابراہیم نے ماتم کیا۔ وراثت رکھی۔ وارث ہوا۔ ابراہیمؑ کا اسحاق اور اسمٰعیل ذکریا کو وارث دیا۔
اگلے صفحہ پر صرف سورہ نمبر اور آیات نمبر درج کئے جائیں گے تاکہ آپ قرآن مجید سے تصدیق کر سکیں۔ جس نے نہیں ماننا پورا قرآن لوگوں کے پاس گھروں میں موجود ہے۔ جس نے نہیں ماننا نہ مانے۔ وما علینا الا البلاغ طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت نمبر اور سورہ نمبر ہی لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔				

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ: اسی نے تم پر کتاب برحق نازل کی جو اپنے سے پہلی (کتب، کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور اُس نے الناس کی ہدایت کیلئے پہلے تورات وانجیل کو نازل کیا اور اسی نے قرآن نازل کیا (قرآن) جو لوگ اللہ کی آیات کے منکر ہیں انکے لئے سخت عذاب ہے اللہ زبردست انتقام لے گا" (آل عمران

آیت نمبر4-3)۔

نمبرشمار	سورہ	آیت	حاصل کلام	کیفیت
۸	التوبہ	۱۱۱	خدا کا سچا وعدہ تورات وانجیل اور قرآن میں موجود ہے۔	ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراھیم حنیفاً (النحل ۱۲۳)۔
۹	یوسف	۱۱۱	جو اس سے پہلے ہے اس کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل، ہدایت اور رحمت برائے قوم یومنون۔	
۱۰	یونس	۹۴	پھر اگر تم کو اس میں جو کچھ ہم نے تمہاری طرف نازل کیا شک ہو تو وہ لوگ جو تم سے پہلے سے کتاب پڑھتے ہیں اُن سے دریافت کرلو بے شک تمہاری طرف حق آیا ہے۔	فَاِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ...... يقرون الكتاب من قبلكَ...... لَقَدْ جَاءَكَ الحقُّ......
۱۱	النسآ	۱۲۵	اور جس نے احسن دین اسلام اور اطاعت خدا میں سر جھکا دیا وہ محسن ہے اور جس سے خلوص دل سے ملت ابراہیمؑ کی پیروی کی اُس سے بہتر دین اور کس کا ہوگا؟ کیونکہ ابراہیم اللہ کا خلیل ہے۔	الی کائنات ملّت ابراہیم حنیفا کے بغیر بات بنتی نظر نہیں آتی لہٰذا Religion۔ اسلام ہے جو دین ہے۔
۱۲	النسآ	۸۰	مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ۔ (جانِ قرآن)۔	کیا ہوا؟ قرآن کریم میں کہیں مذہب یا مذہب پرستی کوئی شخص دکھا سکتا ہے۔

علامہ رحمت اللہ علیہ بھی فرما گئے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اور مصطفےٰ اللہ کر کہہ رہے ہیں ملۃ ابراہیم خلیل

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فَاَقِمْ وَجهَکَ لِلدِّینِ حَنِیفًا، فِطرَتَ اللّٰهِ الَّتِی

فَطَرَ النَّاسَ عَلَیهَا لَا تَبدِیلَ لِخَلقِ اللّٰهِ ذَالِکَ الدِّینُ القَیِّمَ

ترجمہ: "پس (اے نبیؐ) تو دین حنیفا کی طرف اپنا منہ سیدھا رکھے رہو، خدا کی بنائی فطرت (سرشت) جس پر اُس نے الناس کو خلق کیا اور دین القیمہ متبدیل ہیں لیکن اکثریت لایعلمون ہے۔

(سورہ الروم آیت 30)

اس باب میں ماتم، نوحہ، رونا، پیٹنا، آہ و بکا کرنا سینہ کوبی، ہائے وائے کرنا، چلا چلا کر رونا، گریبان چاک کرنا، پیراہن چاک کرنا، تڑپنا، شہدا کیلئے ماتم کرنا، میت کا ماتم، انبیاء کا ماتم کرنا، کرانا، انبیاء کا میت سے لپٹ کے رونا، القربا کا خصوصاً بیٹے یا بیٹیوں کا باپ کی میت کو چومنا، بلند اور دل سوز آواز سے عام کا ماتم، نبی کا ماتم، نبی کیلئے ماتم کرانا، چالیس دن تک سوگ منانا، ماتم کرنا اور کرانا، نبی کا نبی کے لیے ستر (70) دن ماتم کرنا اور کرانا، لوگوں کو نبی کے کہنے پر اسکی موجودگی میں اسقدر ماتم کرنا کہ جگہ کا نام ہی ابیل مصریم پڑ جائے۔ عشرہ محرم کیم تا دس منانے کا ابدی آئین من جانب اللہ۔ نویں اور دسویں محرم کو شام تک اپنے ذاتی کام چھوڑنے اور جانوں کو تکلیف دینے اور ماتم کرنے کا دائمی اور ابدی قانون معرفت رسول و نبی و کلیم اللہ، جو نویں اور دسویں کو کام نہ چھوڑے اور ماتم نہ کرے اس کے لئے عذاب و جہنم و فنا، ماتم کرنے والوں کو تنگ کرنا اور روکنا ظلم اور گناہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بانی ملتِ ابراہیم حنیفا و دین اسلام و آئین دادہ نبی و رسول و خلیل و امام نے نوحہ و ماتم کیا، آدم و حوا نے ماتم کیا، نوح کے معنی نوحہ کرنے والا، (تفصیل اگلے صفحات میں)۔

حضرت اسحاق کا ماتم یعقوب نے کیا اور کرایا زاں بعدازاں ہر سال کرایا، حضرت یعقوب کا ماتم حضرت یوسف نے 70 ستر دن تک کیا اور کرایا۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبی کی آبائی ملکیت بھی ہوتی ہے اور زرخرید جائیداد بھی

خدانے ہر نبی کو میراث دی نبی کی زرخرید ملکیت بھی ہوتی ہے، نبی کے مال مویشی بھی ہوتے ہیں، نبی اپنی زرخرید زمین میں دفن ہوا کرتا ہے نبیوں کے گورستان میں سوائے نبی کے خاندان والوں یا بیٹیوں کے کوئی دوسرا دفن نہیں کیا جاسکتا، نبی کا نوکر یا امتی اُس کا وارث نہیں ہوسکتا۔

فهب لی من لانک ولیا میرثنی و یرث من ال یعقوب

(حضرت زکریا نے اللہ کے محراب میں کھڑے ہوئے دُعا کی)

ترجمہ: "پس مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر کہ وہ میرا (بھی) وارث ہو اور آل یعقوب کا (بھی) وارث ہو"۔ (سورہ مریم آیت 5-6)۔

اس آیت قرآن کی تفصیل میں کتب سابق سے مستند حوالے کہ نبی لاوارث نہیں ہوتے، نبیوں کی میراث بھی ہوتی ہے وارث نہ ہو تو وارث عطا کرنا پڑتا ہے، نبی کا وارث صرف وہ ہوسکتا ہے جو اس میں سے ہو، نیز اینکہ وصیت ہر نبی رسول، امام، اور ملت ابراہیم اور قرآن کے پڑھنے والے پر فرض۔ کتب علیکم الوصیت، میراث وملکیت وغیرہ۔

(اب) فان کنت فی شکٍ مما انزلنا الیک...... (سورہ یونس)

ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیما حنیفاً کو ذہان میں رکھتے ہوئے اور صفحہ نمبران پر قرآن مجید کے حوالوں کی تصدیق از کتب سابق۔

غم ودرد، رنج وتکلیف، اعزا کی یاد، نقصان مالی ہو یا جانی، مقام کے چھن جانے، شہدا کی یاد، نماز پڑھتے وقت، قرآن پڑھتے وقت، کسی مظلوم پر ظالموں کے کئے ہوئے ظلم سن کر رونا نہ خلاف فطرت ہے نہ گناہ نہ بدعت نہ شرک کسی کو دکھ پہنچا کر رلانا، بچوں پر ظلم، عورتوں کے سروں سے چادر اتارنا، شیر خواروں کو تیر مارنا، پُر امن عباد کو باغی بنا کر قتل کر کے اُس کے خاندان کو رسوا کرنا یہ ایسے افعال ضرور ہیں جو گناہ واخلاقی گناہ، ظلم، جبر، برائی شمار کئے جاسکتے ہیں، دشمن بھی اگر شریف ہو تو کسی کے قتل پر خوشی نہیں منایا کرتا، اسلام سے دشمنی یہ دشمنی کفر نما بھی ہوسکتی ہے۔ کھلم کھلا بھی، دوست نما بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسلام نما بھی بقول غالب مرحوم ومغفور۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

شیعہ سنی تعصب کی پٹی اتار کر عینکیں اتار کر آیئے تورات وانجیل سے پوچھیں کہ تو بتا کچھ گزری ہوئی قوموں اور انبیاء کا حال اور ماتم ومیراث وغیرہ کے متعلق تورات وانجیل وزبور وصحائف انبیاء وقرآن مجید سب اللہ کی طرف سے اللہ کا کلام ہے لاتبدیل وہ تحویل ہے لاریب، تاریخی لحاظ سے بھی یہ سب اللہ کا کلام ہر انسانی ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ سے اعلیٰ وافضل واکمل واحق۔ (تفکر کی دعوت دیتی ہے) نہ احقر کو شیعہ بھائیوں کی طرفداری مطلوب ہے نہ اہل تسنن بھائیوں کی طرفداری نہ دونوں کی دل آزاری، لاکن (الحق مرہ) حق بیانی معہ حوالہ جات پیش خدمت شاہمہ ہے، تاریخ وسیلہ و ماتم ومیراث انبیاء وصیت موضوع ہے مجھے اس سے غرض نہیں کہ فلاں کیوں کرتا ہے اور فلاں کیوں نہیں کرتا ہے۔ میرا کام حقائق آپ کے سامنے پیش کرنا ہے۔ منوانا نہیں۔ تاریخ ایسا سرمایہ حیات ہے جس کا تعلق قوموں کی تعمیر وتخریب سے ہے۔ غور وفکر کرنا تاریخ خواں کا کام ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب وحصہ	باب	آیات	مضمون (متعلق ماتم، میراث، وصیت، وسیلہ)	کیفیت
				(میراث انبیاء ووارثانِ انبیاء)	
۱	تورات پیدائش	۱۲	۲،۳ ۴	خداوند نے کہا، اے ابراہیم (ابرام) "میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا، اور تیرا نام سرفراز کروں گا، سو تو باعثِ برکت ہوا، جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا، اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر میں لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے"	تارخ ستر برس کا تھا جب اللہ نے اُسے تین بیٹے عطا کیے۔ ا۔ ابراہیم۔ ۲۔ نحور۔ ۳۔ حاران
۲	ایضاً	ایضاً	۷	تب خداوند نے ابرام کو دکھائی دے کر کہا کہ یہی ملک میں تری نسل کو دوں گا۔	تارخ حاران ابراہیم نحور لوط اسمٰعیل اسحاق اور چھ بیٹے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳	ایضاً	۱۳	۱-۲	اور ابرام مصر سے اپنی بیوی اور سب مال اور لوط کو ساتھ لیکر کنعان کے جنوب کی طرف چلا اور ابرام کے پاس چوپائے اور سونا چاندی بکثرت تھا، اور لوط کے پاس بھی بھیڑ بکریاں گائے بیل اور ڈیرے تھے۔
۴	ایضاً	ایضاً	۱۴ ۱۵	خداوند نے ابراہم سے کہا "اپنی آنکھ اٹھا اور جس جگہ تو ہے وہاں سے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا یہ تمام ملک جو تو دیکھ رہا ہے تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دوں گا۔
۵	تورات پیدائش	۱۵	۱ تا ۵	خداوند کا کلام رویا میں ابرام پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا "اے ابرام تو مت ڈر، میں تیری سپر اور بہت بڑا اجر ہوں" ابرام نے کہا "اے خداوند خدا تو مجھے کیا دے گا؟ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ پھر ابرام نے کہا "دیکھ تو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا" تب خداوند کا کلام اس پر نازل ہوا اور فرمایا "یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔
۶	ایضاً	۱۸	۱۸ ۱۹ ۲۰	خداوند نے کہا "ابرام سے تو یقیناً ایک بڑی زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اسکے وسیلہ سے برکت پائیں گی، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اسکے پیچھے رہ جائیں گے وصیت کرے گا، وہ خداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں تا کہ جو کچھ خداوند نے ابرام کے حق میں فرمایا ہے، اُسے پورا کرے"۔
۷	ایضاً	۲۳	۲ ۳ ۴ ۵	سارہ نے قریت اربع میں وفات پائی یہ کنعان میں ہے اور حبرون بھی کہلاتا ہے، اور ابرام سارہ کے لیے ماتم اور نوحہ کرنے کو وہاں گیا پھر ابرام میت کے پاس سے اٹھ کر باتیں کرنے لگا کہ میں تمہارے درمیان پردیسی ہوں تم اپنے ہاں گورستان کیلئے کوئی ملکیت مجھے دو تا کہ میں اپنے مردہ کو آنکھ کے سامنے سے ہٹا کر دفن کردوں۔ نوٹ: لوگوں نے کہا کہ آپ جہاں چاہیں دفن کریں مگر ابرام نیکہا زرخرید، قیمت ادا کرکے اپنی ملکیت میں دفن کروں گا اور ابرام نے چار سو مثقال چاندی دیکر زمین خریدی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٨	توارت پیدائش	٢٣	١٦ تا ٢٠	ابرام نے عفرون کو اتنی ہی چاندی تول کر دی جتنی کا ذکر اُس نے بنی حت کے سامنے کیا تھا، یعنی چاندی کا چار سو مثقال جو سوداگروں میں رائج تھی، سو عفرون کا وہ کھیت و مکفیلہ میں ممرے کے سامنے تھا اور وہ غار جو اُس میں تھا اور سب درخت جو اُس کھیت میں اور اسکے چاروں طرف کی حدود میں تھے یہ سب ہی بنی حت اور اُن سب کے روبرو جو اُس شہر کے دروازہ سے داخل ہوتے تھے ابرام کی خاص ملکیت قرار دیے گا۔ اس کے بعد ابرام نے اپنی بیوی سارہ کو مکفیلہ کے کھیت کے غار میں دفن کیا، چنانچہ وہ کھیت اور وہ غار جو اس میں تھا بنی حت کی طرف سے گورستان کے لئے ابرام کی ملکیت قرار دیے گئے۔	خاصہ یعنی خاص اور زر خرید ملکیت انبیاءؑ
٩	ایضاً	٣٥		خداوند نے یعقوب سے کہا "یہ ملک جو میں نے ابرہام اور اضحاق کو دیا ہے سو تجھ کو دوں گا اور تیرے بعد تری نسل کو بھی یہی ملک دوں گا۔ نوٹ: (جب یوسف کے بھائیوں نے جا کر یعقوب سے کہا یہ دیکھ قبا یوسف کی اُسے بھڑیا پھاڑ گیا)۔	
١٠	ایضاً	٣٧	٣٤ ٣٥ ٣٦	تب یعقوب نے اپنا پیراہن چاک کیا اور ٹاٹ اپنی کمر سے لپیٹا اور بہت دنوں تک اپنے بیٹے کے لیے ماتم کرتا رہا اور اُسکے سب بیٹے بیٹیاں اسے تسلی دینے جاتے تھے پر اُسے تسلی نہ ہوتی تھی وہ یہی کہتا رہا کہ میں تو ماتم ہی کرتا ہوا قبر میں اپنے بیٹے سے جاملوں گا اور اسکا باپ اسکے لئے روتا رہا۔ نوٹ: (جب یوسف نے نیا مین کو دیکھا) فطرت کے تقاضے (رو کے سے نہیں رکتے)۔	
١١	ایضاً	٤٣	٣٠ ٣١	بھائی کو دیکھ کر اُسکا جی بھر آیا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ کہیں جا کر روئے، سو وہ اپنی کوٹھری میں جا کر وہاں رونے لگا، پھر وہ اپنا منہ دھو کر باہر نکلا اور اپنے کو ضبط کر کے حکم دیا کہ کھانا چنو۔	فرعون نے یوسف کا نام صفنات فعنیح رکھا اور اون کے معبد خانہ کے پجاری خوطیرع کی بیٹی آسناتھ سے شادی کردی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	کتاب	باب	آیات	فطرت لاتبدیل (تقاضا فطرت)	کیفیت
				جب یوسف کے بھائی آئے تو یوسف چلا چلا کر رو دیا	
۱۲	تورات پیدائش	۴۵	۱ تا ۳	جب یوسف اسکے آگے جو اُس کے آس پاس کھڑے تھے اپنے کو ضبط نہ کرسکا اور چلا کر کہا، ہر ایک آدمی کو میرے پاس سے باہر کردو، چنانچہ جب یوسف نے اپنے آپ کو بھائیوں پر ظاہر کیا اُس وقت اور کوئی اسکے ساتھ نہ تھا، وہ چلا چلا کر رونے لگا اور مصریوں نے سنا اور فرعون کے محل میں بھی آواز گئی اور یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا، میں یوسف ہوں۔	
				نوٹ:" پھر بھائیوں سے باپ کے متعلق پوچھا اور پھر کہا" دیکھیے!	باپ اور یوسف کو رلانے والے گھبرا گئے۔
۱۳	ایضاً	ایضاً	۱۴ ۱۵	تم بہت جلد میرے باپ کو یہاں لے آنا، اور وہ اپنے بھائی بنیامین کے گلے لگ کر رو دیا، اور بنیامین بھی اُسکے گلے لگ کر رویا، اور اُس نے سب بھائیوں کو چوما اور ان سے مل کر رو دیا۔	کہہ دو! جذبات میں آ گیا تھانی جذباتی کا فتویٰ صادر کردو!
۱۴	ایضاً	۴۹ ۵۰	۳۳ ۳	جب یعقوب اپنے بیٹوں کو وصیت کر چکا تو اس نے اپنے پاؤں بچھونے پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ دیا تب یوسف اپنے باپ کے منہ سے لپٹ کر رو دیا اور اسکو چوما اور مصری اسکے لیے ستر دن تک ماتم کرتے رہے۔	كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا ... الوَصِيَّةُ (البقرۃ ۱۸۰) وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ (البقرہ ۱۳۲)
۱۵	ایضاً	۵۰	۵	جب ماتم کے دن گزر گئے تو یوسف نے فرعون سے کہا میرے باپ نے مجھ سے قسم لیکر کہا ہے کہ تو مجھ کو میری گور میں جو میں نے ملک کنعان میں اپنے لیے کھدائی ہے دفن کرنا۔	
۱۶	ایضاً	۵۰	۱۰	(یعقوب کا جنازہ چلا) نوحہ خوانوں نے (بلند دل سوز سے نوحہ کیا) بلند اور دل سوز آواز سے نوحہ کیا۔	نوحہ
۱۷	تورات پیدائش	۵۰	۱۰ تا ۱۳	بلند اور دل سوز آواز سے نوحہ کیا اور یوسف نے اپنے باپ کے لئے (کنعان پہنچ کر) سات دن ماتم کرایا۔	لانفرق بین احد من رسله

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیفیت	البقرہ۲/۱۸۵/ لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُم......آل عمران آیت ۱۳۶	آیات	باب	کتاب	نمبر شمار
تابوت نبی یوسف کتاب تورات پیدائش کی آخری سطر باب ۵۰ ۲۶ آیت آخری	اور جب اس ملک کے باشندوں یعنی کنعانیوں نے اطد میں کھلیان پر اس طرح کا ماتم دیکھا تو کہنے لگے کہ مصریوں کا یہ بڑا دردناک ماتم ہے، سو وہ جگہ ابیل مصریم کہلائی، وہ یردن کے پار ہے، اور یعقوب کے بیٹوں نے جیسا اُس نے ان کو حکم کیا تھا ویسا ہی اسکے لئے کیا، ملک کنعان میں لے جا کر ممرے کے سامنے مکفیلہ کے کھیت کے مغارہ (غار) جسے ابراہام نے عفرون حتی سے خرید کر گورستان کے لیے اپنی ملکیت بنالیا تھا دفن کیا۔ (نوٹ) اگر مضمون اسی طرح ساتھ لکھتا رہوں تو ایک ضخیم کتاب بن جائیگی اس لئے اب صرف کتاب......اور آیت اور میراث یا ماتم یا وسیلہ یا جسکے متعلق ہو آگے درج کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ اب نمبر شمار بھی ضرورت محسوس نہیں کرتا چونکہ بیشار حوالے ہیں۔			سورہ یونس	
وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبۡدِيلًا	فرعون اور فرعون کی بیٹی کو بھی رونے والے بچہ پر ترس آ گیا، صد حیف مسلمانان کوفہ وشام عہد یزید واباش کسی نے بچے کے گلے میں تیر مارا، کسی بچی کے کانوں سے اس طرح بالیاں کھینچیں کہ کان زخمی ہو گئے۔	آیت نمبر۲	باب ۱		کتاب خروج
حضرت موسیٰ نے سوائے اپنی ماں کے کسی کا دودھ نہ پیا! غور طلب بات ہے!	جب فرعون کی بیٹی نے حضرت موسیٰ کو جو رو رہا تھا سنا تو سسکی سے کہا انشالا کسی عبرانی کا ہے شاید۔ (الفاظ آیت) وہ بچہ رو رہا تھا اسے اس پر رحم آ گیا۔				

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے۔..........(فطرت)

اگر وہ نہ روئے تو سب کو رونا پڑ جاتا ہے۔......(فطرت)

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب مقدس زبور سے

ماتم و میراث انبیاء و صالحین کے حوالہ جات معہ باب و آیات نمبر

باب۳۷ آیت۱۱ لیکن حلیم ملک کے وارث ہونگے۔

باب۳۷ آیت۱۹ انکی میراث ہمیشہ کے لئے ہوگی۔

باب۳۷ آیت۲۲ کیونکہ جن کو وہ برکت دیتا ہے زمین کے وارث ہونگے اور جن پر وہ لعنت کرتا ہے کاٹ ڈالے جائیں گے۔

باب۴۴ آیت۳ بلکہ ترے دہنے ہاتھ ترے بازو اور تیرے چہرے کے نور نے انکو فتح بخشی۔

باب۴۵ آیت۱۶ تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کے جانشین ہونگے جنکو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کروں گا۔

باب۵۶ آیت۸ میرے آنسوؤں کے اپنے مشکیزہ میں رکھ لے۔

باب۶۹ آیت۳۵ وہ وہاں بسیں گے اور اسکے وارث ہونگے اسکے بندوں کی نسل بھی اسکی مالک ہوگی۔

باب۱۰۵ آیت۱۱ میں کنعان کا ملک تجھے دوں گا کہ تمہارا موروثی حصہ ہو۔

باب۱۲۶ آیت۵،۶،۷ جو آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں وہ خوشی کے ساتھ کاٹیں گے، جو روتا ہوا بیج بوئے جاتا ہے وہ اپنے پودے لئے ہوئے شادماں لوٹے گا۔

باب۱۳۶ آیت۲۲ اسکی شفقت ابدی ہے یعنی اور انکی میراث ابدی کردی۔

کتاب مقدس امثال

باب۱۹ آیت۱۴ گھر اور مال تو باپ دادا سے میراث میں ملتے ہیں۔

باب۲۵ آیت۱۹،۲۰ مصیبت کے وقت بے وفا آدمی پر اعتماد ٹوٹا دانت اور اکھڑا پاؤں ہے۔ جو کسی غمگین کے سامنے گیت گاتا ہے وہ گویا جاڑے میں کسی کے کپڑے اتارتا اور سجی پر سرکہ ڈالتا ہے۔

باب۲۶ آیت۲۴،۲۵ کینہ ور دل میں دغا رکھتا ہے لیکن اپنے باتوں سے چھپاتا ہے اس کی میٹھی باتوں کا یقین نہ کر۔

باب۳۱ آیت۳۰،۳۱ وہ عورت جو خداوند سے ڈرتی ہے اسکی محنت کا اجرا سے دو اور اسکے کاموں سے مجلس میں اسکی ستائش ہو۔

کتاب مقدس یسعیاہ باب۵۲ آیت۱۰ خداوند نے اپنے پاک بازو تمام قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے۔

باب۵۳ آیت۱ ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا خداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا۔

باب۶۱ آیت۲،۳ اپنے خداوند کے روز انتقام کا اشتہار دوں، اور سب غمگیوں کو دلا سا دوں کہ ان کو راکھ کے بدلے سہرا اور ماتم کی جگہ خوشی کا روغن اور اُداسی کے بدلے ستائش کا خلعت بخشوں تا کہ وہ صداقت کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوئے کہلائیں۔

کتاب تورات حصہ ایوب باب۵ آیت۱۱ اور ماتم کرنے والے سلامتی کی سرفرازی پاتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب مقدس

اناجیل و یوحنا عارف کا مکاشفہ

باب ۵	آیت ۳،۴، ۶،۷،۱۰	(یسوع مسیح کی منادی) مبارک ہیں جو دل کے غریب ہیں آسمان کی بادشاہی انکی ہی ہے، مبارک ہیں جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے، مبارک ہیں جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔ مبارک ہیں جو راستبازی کے سبب ستائے گئے، مبارک ہیں جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
باب ۸	آیت ۱۸،۱۹،۲۰	ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے پس تم انکے پھلوں سے ان کو پہچان لو گے۔
باب ۱۰	آیت ۲۸	جو بدن کو قتل کرتے ہیں وہ روح کو قتل نہیں کر سکتے۔
باب ۱۲	آیت ۲۳	یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اسکے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو بھی بُرا کہو اور اس کے پھل کو بھی بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ (قرآن مجید اور انجیل مقدس ایک نبی اللہ کی طرف سے ہیں)۔
باب ۱۵	آیت ۱۴	اگر اندھا اندھے کو راہ بتائے گا تو دونوں گڑھے میں گریں گے۔
باب ۱۵	آیت ۱۹،۲۰	بُرے خیال، خون ریزیاں، حرامکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں بدگوئیاں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔
باب ۱۹	آیت ۱۸	خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے اپنے باپ اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔
باب ۲۴	آیت ۱۲	جو قیصر کا ہے قیصر کو دو جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔
باب ۱	آیت ۹-۱۰	یوحنا کی انجیل، وہ خود تو نور نہ تھا مگر نور کی گواہی دینے آیا تھا، حقیقی نور جو دنیا میں آنے کو تھا۔ (انجیل مقدس پر غور کرو)(انجیل مقدس کو سمجھو)
باب ۷	آیت ۱۴	یہودیوں نے تعجب کر کے کہا اس کو بغیر پڑھے کیسے علم آ گیا (نبی کو ان پڑھ کہنا یہودیوں کی پیروی کرنے کے مترادف ہے)
باب ۱۰	آیت ۱	میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ کسی اور طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ (نبی اکرم کی حدیث ضمناً) انا مدینة العلم و علی بابھا نیز انا دار الحکمت و علی بابھا۔ (یوحنا عارف کا مکاشفہ) جادوگر، خونی، بت پرست، اور جھوٹی بات کا پسند کرنے والا اور گھڑنے والا زندگی کے درخت کے دروازے کے باہر رہے گا۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عزاداری حسینؑ رونا پیٹنا جائز ہے یا نہیں

کون لوگ روتے پیٹتے تھے اور کون لوگ رونے سے روکتے تھے

......☆......

''فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّ لْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ''

آیات (پارہ 10۔رکوع 16۔آیات 2)۔

اس جگہ خدا پاک ایک گناہ گار قوم کا ذکر فرماتے ہوئے حکم فرماتا ہے کہ ''ہنسو کم اور روئیں زیادہ'' خداوند نے رونے کو پسند فرمایا ہے۔ خدا پاک رونے سے عاجزی سے دعائیں قبول فرماتے ہیں۔ حدیث شریف (فرمایا رسول پاک ﷺ نے جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

آیات توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام (یرمیاہ باب 46۔احبار باب 33) یہاں صرف معنی اردو میں لکھے جاتے ہیں۔ معنی خدا پاک نے رب الافواج کے لئے اتر کی سرزمین میں دریائے فرات کنارے ذبیحہ مقرر کیا! کہ تم اُس دن اپنے آپ کو غمگین بنائیو۔ یہ تمہارے لئے صدیوں تک قانون ابدی ہوگا۔

''وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ''

آیات قرآن شریف پارہ 23 سورہ الصّٰفّٰت)

ترجمہ: ''اور ہم نے قربانی اسمٰعیل کے بدلے ذبح عظیم مقرر کی اور اُسے آنے والوں میں چھوڑا''۔

حدیث شریف:۔'' مَنْ بكى على الحسين عارفاً بحقه و حَبّبت لهُ الجنةَ''،

''جو شخص حسین علیہ السلام پر اُن کا حق پہچانتے ہوئے روئے اُس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ نزول الابرار ص ۴۵ مقدرک علی الصحیحین حدیث شریف:۔'' من زار الحسين بكربلا عارفاً بحقه و حببت لهُ الجنة ''، جو شخص کربلا میں حسین علیہ السلام کی زیارت کرے درآنحالیکہ ان کے حق کو پہچانتا ہو اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کی شبیہ ذوالجناح بصورت مجسمہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور انہوں نے رسول پاک ﷺ کو دیکھائی تھی۔(دیکھئے مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابوداؤد مطبوعہ سعیدی کراچی جلد 2 ص 118۔

حضرت رسول پاک کا رونا اور عورتوں کو رونے کا حکم دینا

(بحوالہ سیٹر صفحہ 200)

ا۔ جب غزوہ اُحد میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول پاک ﷺ کی شہادت ہوئی اور ہندہ زوجہ ابوسفیان والدہ امیر معاویہ نے اُن کے کان اور ناک کاٹ کر ہار بنا کر گلے میں لٹکایا اور اُن کا کلیجہ نکال کر کھایا یعنی بڑی بے دردی سے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضور پاک ﷺ کو بڑا صدمہ پہنچا، باقی مسلمان بھی بہت شہید ہوئے، مدینہ پاک میں گھر گھر رونا پیٹنا شروع ہوا، تو حضور پاک ﷺ نے خود فرمایا کہ میرے چچا کو رونے والیاں عورتیں بھی نہیں ہیں تو صحابہ نے سب اپنی عورتوں کو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا اور وہ عورتیں حلقہ باندھ کر رونے پیٹنے لگ گیئں اور حضور نبی پاک ﷺ بھی خود روتے رہے، حتیٰ کہ حضور ﷺ کو روتے روتے نیند آ گئی جب جاگ اُٹھے تو عورتیں ابھی رو پیٹ رہی تھیں۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول پاک کی وفات ہوئی تو میں عورتوں کے حلقہ میں کھڑی ہو کر رونے پیٹنے لگی، تمام کتب میں درج ہے۔

۳۔ جب رسول پاک ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دن رات رونے لگیں تو لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ بی بی پاک کا کوئی ایک وقت رونے کا مقرر کریں تا کہ ہم آرام کر سکیں تو حضرت علی علیہ السلام نے جنت البقیع میں شمال کی جانب ایک کمرہ بنوایا جس میں بی بی پاک اپنے صاحبزادوں کو ساتھ لے جا کر رویا کرتی تھیں۔ کمرہ بیت الحزن اس وقت بھی موجود ہے۔ اہل سنت حضرات نے ہی ایک اپنی کتاب میں سفرحج کا نقشہ بنا کر لکھا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب میرے پاس موجود ہے۔

۴۔ رسول پاک ﷺ پیدائش حضرت حسین پاک علیہ السلام کے دن جب حضرت جبرائیل نے آ کر کربلا کی خاک دی اور حالات کربلا کے بطور پیشینگوئی سنائے تو حضور ﷺ زار و قطار رونے لگے تھے۔ تمام کتب تاریخ میں موجود ہے۔

۵۔ حضرت رسول پاک ﷺ کی وفات پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بہت روتے تھے۔ ایک دن بی بی پاک حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا آج اذان دینا۔ جب مسجد میں اذان دی اور رسول پاک ﷺ نظر نہ آئے تو بے اختیار رونے لگے۔

۶۔ جب حضرت خواجہ اویس قرنی محب رسول پاک ﷺ نے یہ خبر سنی کہ حضور پاک ﷺ کا دندان مبارک شہید ہو گیا ہے تو انہوں نے پتھر اٹھا کر جنگل میں ہی اپنے چہرہ مبارک پر مار مار کر اپنے تمام دانت نکال دیئے تو بتائیں کہ انہوں نے کسی اوزار سے پکڑ کر تو دانت نہیں نکالے تھے تو چہرہ کا کیا حال ہو گیا مگر اُسے خودکشی نہیں کہا جاتا مگر اُن کے چہرہ کا خون کس قدر نکلا ہو گا۔ اور چہرہ مبارک کی کیا حالت ہو گئی ہو گی، یہ ہے عشق رسول پاک ﷺ جن لوگوں کو محبت و عشق حسین علیہ السلام ہے وہ بھی اسی طرح حسین علیہ السلام کی شہادت کے حالات اور بے شمار ظلم اور زخموں کے حال سن کر اپنا خون بہاتے ہیں روتے اور پیٹتے ہیں اگر خواجہ اویس قرنی کا خونی ماتم جائز ہے تو عاشقانِ حسین علیہ السلام کا خونی ماتم بھی درست اور جائز ہے۔

جب امام حسین علیہ السلام اور تمام شہداء کربلا شہید ہو گئے اور خیمے جلا دیئے گئے اور لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے، لاشیں پائمال کی گئیں، طرح طرح کے بے پناہ مظالم ہوئے تو تمام اہلبیت رسول ﷺ بیبیاں و بچے روتے اور پیٹتے تھے اور آہ و بکا کرتے تھے اُن کو دیکھ کر فوج یزید سے بھی کئی لوگ رونے لگ گئے تو ظالموں نے مستورات کو رونے پیٹنے سے روکا جب وہ نہ رُکتیں تھیں تو ان کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دیئے گئے اور کوفہ و شام کے بازاروں میں انہیں پھرایا گیا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر سے چادریں چھین لیں۔ سفر میں مقام کرتے تو خود سایہ پر بیٹھتے اور خاندانِ رسول ﷺ کو دھوپ میں بٹھاتے تھے۔ روتے تھے تو انہیں ظلم کر کے روکتے تھے، اور کوفہ و شام والے لوگوں عورتوں اور مردوں کو حکمِ یزید ہوا کہ نئے کپڑے پہنو خوشیاں مناؤ اور ان قیدیوں کو پتھر مارو، کیونکہ یہ حاکم کے باغی ہیں ان کا مارنا ثواب ہے۔ اُس وقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام خون کے آنسو روتے تھے۔ مستورات روتی تھیں مگر یزیدی عورتیں اور مردان کو رونے سے روکتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے اور خوشیاں مناتے تھے اور یزید کو خلیفہ رسول مانتے تھے۔ اور اہل بیت رسول ﷺ کو اُس کا باغی تصور کرتے تھے۔

برادرانِ اسلام میرے اہلسنت والجماعت حنفی صوفیائے کرام بزرگانِ دین کو ماننے والے حضرات شیعہ احکام الٰہی واحکام رسول پاک ﷺ واہلبیت النبوت کے مطابق روتے اور پیٹتے ہیں۔ شیعہ اہلبیت رسول ﷺ کے عاشق ہیں۔ اور انکی پیروی کرتے ہیں تقلید کرتے ہیں، قدم بقدم چلتے ہیں۔ اُن کی سنت پر عمل کرتے ہیں اہلبیتِ رسول ﷺ کے غم میں روتے اور پیٹتے ہیں، اور علی علیہ السلام کا ہر وقت بیٹھتے اٹھتے ورد کرتے ہیں۔ کیونکہ بفرمانِ رسول پاک ﷺ حضرت علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ ان کے فضائل بیان کرنا عبادت ہے، فضائل سننا عبادت، فضائل لکھنا عبادت، علی علیہ السلام کے نام کا ورد کرنا عبادت، علی علیہ السلام سے محبت کرنا عبادت ہے۔ بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صواعق محرقہ میں دیکھ سکتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے اور وہ خود اس کے عامل تھے اور جو لوگ ہم کو رونے پیٹنے سے روکتے ہیں آپ خود انصاف کریں کہ ایسے لوگ کن لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ یزیدی لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اس واسطے بھائیو! دربار حضرت بی بی پاک دامناں پر زائرین کو رونے سے نہ روکا کریں۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قارئین! نقشہ جنت البقیع کے جنوب مغرب کے کونہ میں نقشہ بیت الحزن حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے رونے کا کمرہ اس وقت تک موجود ہے۔ جس کا نقشہ زائرین حاجی صاحبان تیار کر کے لائے ہیں۔ اس سے دختر حضرت رسول پاک ﷺ کے زیادہ رونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ غمِ رسول پاک ﷺ میں فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اس قدر زیادہ روئی ہیں کہ لوگوں کے بے قراری کی وجہ سے یا کسی سیاست سے رسول پاک ﷺ کی بیٹی کو باپ کی وفات کے غم میں رونے سے بھی روکا گیا۔ یہ رسم شروع سے جاری ہے اور علی علیہ السلام نے ان کے لئے بیت الحزن تیار کیا۔ اگر شریعت نبوی میں رونا ناجائز ہوتا تو شریعت کے مالک کی بیٹی جو تمام باقی مخلوق سے زیادہ علم رکھنے والی خود شریعت کی مالک اور نبی پاک ﷺ کے ہر فرمان سے واقف تھیں اور نبی پاک ﷺ کا جز اور ٹکڑا اور ایک حصہ یعنی شریعت کے علم کا حصہ برخلاف احکام الٰہی کیوں اس قدر روتی تھیں۔ چنانچہ رونا جائز ہوا جس سے لوگوں کا چین آرام ضائع ہونے لگا اور کائنات کے مالک کی بیٹی کو رونے سے روکا گیا کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی نہ رونے دیا۔ ہائے افسوس ان لوگوں پر اور اُن کی جرأت پر جنہوں نے اپنے رسول ﷺ کی بیٹی کو اپنے باپ کے ہجر میں رونے سے روکا تھا اور اس بی بی کو روکا جس کا ہر ایک کام اور ہر حرکات سکنات جائز اور مستند جائز ہے۔ آیت تطہیر سے ان ہستیوں کا پاک ہونا ثابت ہے۔ ان کی ہر ایک حرکت ہر ایک کام ہر ایک ارادہ تمام رجس اور ناپاکی اور خطا سے مبرا ہے۔ ان کا ہر ارادہ جائز ہے برخلاف احکام الٰہی تو ان کا کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ خدا نے انہیں ہر خطا ہر رجس گناہ گاری سے پاک مبرا کر دیا ہے۔ ان کے کسی کام پر اعتراض کرنا یا کسی فعل کو خلاف شریعت تصور کرنا انکارِ قرآن ہے۔ ان کا رونا باپ کے ہجر میں ثابت ہے کیونکہ ان کے علیحدہ رونے کا کمرہ بیت الحزن اس وقت تک موجود ہے۔ اسی طرح ان کی پوتی بی بی سکینہ بنت حسین علیہ السلام جو اپنے باپ کے ہجر فراق اور ظلم کو یاد کر کے دن رات روتی تھی تو شامیوں نے اُسے بھی رونے سے روکا اور آخر کار انہیں بھی ایک علیحدہ کوٹھری میں قید کیا۔ جس سے رات کی تاریکی میں معصوم بچی رو رو کر وفات پا گئی۔ جن کی مزار بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شام کے قبرستان میں اس وقت موجود ہے۔اس سے ثابت ہو گیا کہ اہلبیت رسول ﷺ ان مصیبتوں میں روتے پیٹتے رہے ہیں اور کئی مسلمان اُن کو رونے سے روکتے رہے ہیں اور رونے والے اہلبیت النبوت ہیں اور ان کے عقیدتمند ہیں۔اور رونے سے روکنے والے اہلبیت النبوت کو ایذا پہنچانے والے ظالم ہیں اور وہ صرف اپنے کیئے ہوئے ظلم پر پردہ ڈالنے کے لئے روکتے تھے اور بعد میں چونکہ حکومت بھی اُن کی تھی۔بناوٹی حدیثیں تیار کرا کے رونا پیٹنا حرام اور ناجائز اور بدعت بت پرستی گناہ گاری قرار دے دیا اور یہی ایسی ہزاروں جھوٹی حدیثیں شامل کرنے پر موجودہ دین بن گیا۔اور اس وقت بھی وہی حالت ہے کہ اہلبیت کے غم کرنے والوں کو رونے پیٹنے سے روکا جاتا ہے۔رونے والے جناب فاطمۃ الزہرا اور اُن کی اولاد حضرت بی بی سکینہ،حضرت بی بی زینب،حضرت بی بی رقیہ اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جو چالیس سال خون کے آنسو روئے ہیں، اور خود رسول پاک ﷺ جو امیر حمزہ کی شہادت پر روئے ہیں اور عورتوں کو بلوا کر رُلوایا ہے اور تمام امامین حق جو اپنے جدامجد حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کربلا کو یاد کر کے روتے رہے ہیں رونے والے ان کی سنت پر کاربند ہیں۔اور روکنے والے خود سمجھ لیں کہ کس کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رونے والوں کو روکتے ہیں۔خدارا کچھ سوچیں اور سمجھیں اور قرآن پاک کا خود مطالعہ کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ کونسی حدیث قرآن پاک سے مطابقت رکھتی ہے۔باقی سب حدیثیں اُمیہ اور عباسی خاندان کی تیار کرائی ہوئی ہیں ان پر عمل مت کریں، ہر ایک حدیث صحیح ہرگز نہیں ہے۔خود رسول پاک ﷺ کا حکم ہے۔کہ جو حدیث قرآن سے مطابقت نہ کرے اُس کو دیوار پر مارو۔وہ جھوٹی حدیث ہوگی، وہ میری حدیث ہرگز نہ ہوگی جو خلاف قرآن ہوگی۔قرآن پاک میں تو اللہ کا حکم ہے (ہنسو کم اور روؤ زیادہ) خدا نے تو رونے کو پسند فرمایا ہے مگر عجیب بات ہے کہ کئی مسلمان رونے کو ناپسند کرتے ہیں۔یہ قرآن پاک پر عمل نہیں ہے بلکہ نافرمانی ہے۔

میں نے بڑی محنت اور تحقیق سے گریہ وزاری کے متعلق تلاش کر کے اس کتاب میں درج

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کئے ہیں۔ کیونکہ اس دربار پاک پر دونوں قسم کے اعتقاد مند جمع ہوتے ہیں۔ کئی گریہ زاری کرتے ہیں اور کوئی آہ و فغاں سے روکتے ہیں جو روکتے ہیں اپنے خیال کو درست جانتے ہیں کیونکہ مذہبی کتب تمام عربی میں ہیں اور عام لوگ عربی سے ناواقفیت رکھتے ہیں۔ ان کتب تاریخ سے مولوی صاحبان جن کا یہ روزگار ہوتا ہے اور وہ ہمیں آپس میں متفق دیکھنا نہیں چاہتے۔ وہ وہی جھوٹی احادیث ان کے سامنے مسجدوں اور منبروں پر بیان کر کے انہیں مسلمانوں میں ایک دوسرے سے نفرت پیدا کرتے ہیں۔ اور عوام چونکہ عربی نہیں جانتے اور نہ ان کو فارغ وقت ملتا ہے کہ دینی امور میں عربی کتب کا مطالعہ خود کر کے سچ اور جھوٹ کا مطالعہ کر سکیں بس جو کچھ سنا جس کا نام حدیث رکھا ہوا ہے۔ اسی پر اعتقاد کر کے اسی کو دین اور مذہب تصور کر لیا اور وہی چیز ایک دوسرے کو غلط کہنے کی موجب بن گئی اور بحث مباحثہ کرنے لگے۔ اس لئے میں نے بہ نظر انصاف کوشش کر کے رونے کے ثبوت مہیا کئے ہیں۔ مطالعہ کر کے اسقدر رونے والوں کو نہ روکا جائے۔ اگر خود اس پر اعتقاد نہ ہو تو جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ آہ و فغاں کارِ ثواب ہے تو انہیں رونے پیٹنے سے نہ روکا جائے اور بحث مباحثہ نہ کیا جائے اور آپس میں مخالفت پیدا نہ کی جائے کیونکہ یہ وقت آپس میں مخالفت کا نہیں بلکہ فرقہ بندی کو دور کر کے خالص مسلمان ہو کر ایک دوسرے سے متفق ہونے کا ہے۔ کیونکہ غیر مسلم بھارت ہر وقت ہمیں نیست و نابود کرنے کے منصوبے تیار کرنے میں مشغول ہے۔ خدا اس کو ہم پر کامیاب نہ کرے مگر ان کے ارادوں کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے آپس میں متفق رہیں کبھی اختلاف پیدا نہ ہوتے ہیں اور تفرقہ ڈالنے والے علماء سے بچ کر رہیں۔ قیامت کے دن ہر شخص کو برائی اور گناہ کی سزا ملے گی۔ آیا رونا گناہ ہے یا عرش پر بلا کر سرفرازی عطا ہونے کا نسخہ، اگر رونا گناہ ہے تو مساجد میں یہ نعت نہ پڑھایا کرو۔

"غاراں وچ روون والے نوں عرشاں تے بلایا جاناں اے"

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائے تابوت شبیہہ امام حسین علیہ السلام

......☆......

تابوت کی ابتدا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ سنت ابراہیم علیہ السلام کے مطابق بعد شہادت امام حسین علیہ السلام تابوت حضرت امام حسین علیہ السلام کی ابتدا، المختار ثقفی علیہ الرحمتہ نے کی اور تابوت امام حسین علیہ السلام یعنی جنازہ امام حسین علیہ السلام کے تصور میں تابوت کا جلوس نکالا اور محبانِ حسین علیہ السلام کے دلوں میں جوش و جذبہ پیدا ہوا اور انتقام حسین علیہ السلام پر لوگوں کو جمع کیا گیا اور دشمنانِ حسین علیہ السلام اور طرفدارِ یزید جنہوں نے اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار ظلمات کیے اور جن علماء نے یزید کے کہنے پر قتلِ حسین علیہ السلام کا فتویٰ جاری کیا اور حضرت حسین علیہ السلام کو باغی قرار دے کر واجب القتل قرار دیا، ان سب ظالموں کو عبرتناک سزائیں دیں۔ مگر ابھی سارے قاتلانِ حسین علیہ السلام ختم نہ ہوئے تھے جن سے انتقام لینا باقی تھا کہ اچانک مختار ثقفی شہید ہو گئے اور محبانِ حسین علیہ السلام مختار ثقفی کی قیادت سے محروم ہو کر کمزور ہو گئے، بعد وفات مختار ثقفی کے قاتلانِ حسین علیہ السلام جو بچ گئے تھے۔ مختار ثقفی کی گرفت میں ابھی نہ آئے تھے ان سب نے مل کر حکمران عبدالملک کی قیادت میں عزادارانِ حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ عزادارانِ سے حکومت اُمیہ کو بڑا اندیشہ تھا، سب نے مل کر اور اس وقت کے علماء جو مختار ثقفی کی تلوار سے بچ نکلے تھے۔ محبانِ حسین علیہ السلام سے ان کو ابھی خطرہ تھا۔ حکومت اُمیہ کے حکم کے مطابق تابوتِ حسین علیہ السلام کو بت پرستی اور بدعت و گناہ گاری قرار دے دیا اور یہ فتویٰ عائد کیا اور محبانِ حسین علیہ السلام کا قتل شروع کیا کیونکہ حکومت امیہ اور طرفدارانِ حکومت لوگوں کو اور اس وقت کے علماء کو ان محبانِ حسین علیہ السلام سے سخت خطرہ تھا (ماخوذ تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام صفحہ 315 یہ کتاب اہلسنت والجماعت حضرات کی ہے، کتاب کی عبارت لفظ بلفظ مندرجہ ذیل تحریر کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں)۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختار ثقفی کا جنگ کر کے دشمنانِ حسینؑ پر فتح حاصل کرنا

مختار نے اہل شہر کو طلب کیا اور اپنے قدیم حاکم (یعنی عبید اللہ بن زیاد) قاتل حسین علیہ السلام سے بدلہ لینے کے لیے محبانِ حسین علیہ السلام سے کہا ایک لشکر بہ سرداری ابراہیم بن الاشتر حملہ آور ہوا، اس محاربہ میں ایک (تابوت) چادر سے ڈھکا ہوا بنایا اور شبیہ جنازہ حضرت حسین علیہ السلام کے تصور میں ساتھ لیا، تاکہ اہل لشکر کو اسے دیکھ کر جرأت ہو اور لڑائی میں اس تابوت کے ساتھ یہ دُعا کی جاتی کہ یا اللہ ہم کو اپنی اطاعت میں رکھ اور ضرورت کے وقت مدد کر سب مل کر دُعا کرتے۔ ابراہیم نے کثیر لشکر سے کوفہ میں مقابلہ کیا، یعنی یزید پرستوں پر یہ کثیر لشکر ٹوٹ پڑا اور دینی جوش کے ساتھ اور انتقام حسین علیہ السلام کا نعرہ لگانے پر ابن زیاد کے دل پر چوٹ آئی! لڑائی تند و خونریز ہوئی، شامی لشکر اگرچہ تعداد میں بہت تھا، تاہم اُسے شکست فاش ہوئی، ابن زیاد مارا گیا اور اس کا بقیہ لشکر بھاگ گیا مگر بچ نہ سکا کہ مختار ثقفی نے دشمنانِ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چن چن کر تلاش کر کے عبرتناک سزائیں دیں۔ یہ کامیابی تابوت امام حسین علیہ السلام کو ساتھ رکھنے اور جوش دین اور انتقام حسین علیہ السلام کے طفیل ہوئی، جس کو بعد میں اموی حکمرانوں نے بت پرستی قرار دیا۔

تعزیہ داری کی ابتدا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ بعد میں سنت ابراہیمی کو فروغ کربلا کے واقعہ کے بعد ہوا۔ ابراہیم نے عبداللہ بن زیاد کی لاش جلوادی اور اس کا سر المختار کے پاس بھیجا۔ المختار اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے ٹھکرا کاٹا۔ مورخ ابوالفدا کا قول ہے کہ اللہ نے شہادت حسین علیہ السلام کا بدلا ابن زیاد سے لیا۔ المختار کی کامیابی عرصہ قلیل کے واسطے تھی۔ انہوں نے جس کو امام حسین علیہ السلام کا طرفدار نہ دیکھا مار ڈالا۔ ان پر یہ الزام لگاتے تھے کہ یہ غلاموں کو سرداروں سے باغی کرتے ہیں یعنی ظالم سرداروں سے غریبوں کو آزاد کراتے اور غرباء کی حمایت کرتے اور ظالم سرداروں کو قتل کرتے تھے۔ مختار ثقفی نے دشمنانِ اہلبیت جس میں فتویٰ عائد کرنے والے اُس وقت کے علماء بھی شامل تھے۔ پچاس ہزار لوگوں کو عبرتناک سزائیں دے کر قتل کیا، اس وقت سے آج تک طرفدارانِ بنی امیہ کے لوگ اور اس عقیدہ کے علماء محبانِ حسین علیہ السلام یعنی عزادارانِ حسین علیہ السلام کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانی دشمن چلے آ رہے ہیں اور عزاداری حسین علیہ السلام کے روکنے کی کوشش میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں اور کشمکش جاری ہے اس کی ابتدائی وجہ اُوپر تحریر کی گئی ہے، اس وقت اسی طرح سے عزاداری حسین علیہ السلام پر فتوے عائد کیے جا رہے، وہی سنت خود ساختہ جاری ہے، ورنہ رونا پیٹنا عزاداری حسین علیہ السلام قرآن پاک اور احادیثِ نبوی ﷺ کے تحت ناجائز نہیں ہے اور نہ بدعت بت پرستی ہے۔ یہ ابتدا کی طرح ملاؤں کے فتویٰ ایجاد کیے ہوئے ہیں جس سے متاثر ہو کر کئی لوگ عزاداری حسین علیہ السلام کو گناہ گاری تصور کرتے ہیں اور روکتے ہیں، یہ دشمنانِ اہلبیت کے جاری کردہ فتوے ہیں۔ بنی امیہ کے حکمرانوں اور عباسی حکمرانوں نے سر توڑ خاندان رسالت کی دشمنی کی ہے بلکہ ان کی مزاروں کی زیارت کرنے والوں پر بھی ظلم کیے ہیں اور ان کی مزاروں کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ دشمنانِ اہلبیت اور رونے پیٹنے اور زیارات مزار اقدس سے روکنے والوں میں سے صرف عباسی حکمران متوکل کی موت کا عبرتناک قصہ یہاں بیان کیا جاتا ہے کہ عزاداروں کو روکنے سے روکنے والے حکمران کا کیا حال ہوا اور کس طرح ان پر عذاب نازل ہوا اور ملک کی کیا حالت ہوئی، اس کے بعد عزاداری حسین علیہ السلام سے روکنے والے حضرات خود اندازہ لگا کر عبرت حاصل کریں اور اس حقیقت کو سمجھیں اور سوچیں کہ عزاداری حسین علیہ السلام سے روکنے والے کون تھے اور ان کا کیا حال ہوا، میں نے بڑی محنت سے ثبوت عزاداری جمع کر کے آپ حضرات کے سامنے پیش کیے ہیں کیونکہ مزار اقدس بی بی پاکدامنہ پر سے محبانِ حسین علیہ السلام کو غمزدہ حالت میں جھڑک کر روکا جاتا ہے اور وہ اس پر حیران ہو جاتے ہیں کہ ہمیں ابتدا کی طرح اب بھی رونے پیٹنے سے روکا جاتا ہے۔ اس کے بعد امید کافی ہے کہ ناظرین حضرات اس ابتدائی سیاست کو سمجھ کر کہ غمِ حسین علیہ السلام میں رونا پیٹنا بدعت بت پرستی گناہ گاری نہیں ہے۔ صرف دشمنانِ اہلبیت کی سیاست تھی اور علماء سے فتویٰ عائد کروا کر سادہ دل مسلمانوں کو اس پر پابند کر لیا اور انہیں آپس میں الجھا رکھا ہے۔ علماء نے یہ اپنے قدر و منزلت بڑھانے کا سامان کر رکھا ہے اگر مسلمان آپس میں نہ الجھیں تو ان حضرات کو کون پوچھے، انہوں نے ہی ہمارے تہتر (73) فرقے پیدا کیے ہیں جو ایک دوسرے پر کفر کے فتویٰ لگا کر ایک دوسرے کے دشمن بن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چکے ہیں۔ یہ ان علماء کی کارکردگی ہے کہ ہمیں مل بیٹھنے سے روک رکھا ہے۔ اتفاق اور سلوک کی تلقین یہ لوگ ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ خدا انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

اور علامہ حضرت اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرما گئے۔

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادرِ زہرؓا

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور شاہین کا جہاں اور

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلاں کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

شکایت ہے خداوندان مکتب سے مجھے یا رب
سبق شاہین بچوں کو ہیں دیتے خاکبازی کا

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الا اللہ

می شود ہر مو درازے خرقہ پوش
آہ زیں سوداگران دیں فروش

اللہ! اللہ! بائے بسم اللہ پدر
معنی ذبح عظیم آمد پسر

اے صبا اے پیک دور افتادگاں
اشک ما بر خاک پاک او رساں

اسرار و رموز

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے؟
اک ضرب یداللٰہی اک سجدۂ شبیریؑ

وقار انبالوی

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیل

(بال جبریل صفحہ 93) علامہ اقبال

قرون اولیٰ میں جب بھی کسی سفاک فاسق حکمران نے بازار ظلم و ستم و جبر و اکراہ گرم کیا تو مظلوموں اور ان کے طرفداروں کی طبیعتوں میں شورش اٹھی اور لوگ اپنی زبانوں پر حروف شکایات لاتے تو اُن ادوار کی حکومتوں کی بنائی ہوئی، درسگاہوں سے تربیت یافتہ افراد جو حکومت کی نظر میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستند ہوتے تھے۔اور ذرائع ابلاغ پر مسلط تھے اور حکومتوں کے پروردہ تھے نے ہمیشہ ہوائے دہر کو حاکمانِ وقت کے حق میں سازگار بنانے کے لئے اور آوازِ حق پرستاں دبانے کے لیے عیاری، مکاری کی قوتوں کی بل پر قرآن کی من گھڑت تفسیر کر کے یہ کہہ کر خاموش کرا دیتے کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے خدا کی مرضی سے ہوتا ہے۔ہمیں تقدیر کے سامنے چوں و چرا کی گنجائش نہیں، لہٰذا قیاس آرائیوں کے میدان کھل گئے اور پرانا کفر جس میں یونانی فلسفہ کارفرما تھا نے سینگ ابھارے اگر کوئی اعتراض کرتا اور اُن پیشواؤں سے یہ پوچھتا، کہ آیا دنیا میں زنا، جھوٹ، قتل، خیانت، اکراہ جبر اور جور و جفا خدا کی عین مرضی کے مطابق ہے؟ تو کفر کے سینگ حرکت میں آجاتے اور قیاس کے گھوڑوں پر سوار ہو کر باطل کے طرفدار گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالتے، اس کے برعکس اگر کوئی مظلوم اپنا بچاؤ کرتا ہوا حکومت کے کسی طرفدار کو قتل کر دیتا تو حکومت کے مقرر کردہ پیشوا کسی قیمت پر قبول نہ کرتے کہ اللہ کی مرضی ہوتی ہے اور خدا کی رضا کے مطابق ہوا ہے۔بقول دانش ۔اپنے گھر آگ لگے تو آگ اور مظلوم کے گھر کو آگ لگے تو تماشا اور مشیتِ ایزدی چنانچہ جو جاہا سفاکوں کا حسن کرشمہ ساز کرتا رہا اور باطل کی سرپرستی کا دم بھرتا رہا۔الامان الامان پکار اٹھے۔شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس تمام روئیداد کو اپنے ایک شعر میں سمادیا ہے۔

گلہِ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بت کدہ میں بیان کروں تو کہیں صنم بھی ہری ہری

وفا نما جفا اور اسلام کفر کی ابتدا یزید و زاں بعد کے خلفا الا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئی اور انتہا کا سہرا بنو عباس کے سر ہے۔لیکن اس کا پس منظر بھی قابلِ غور و فکر و تحقیق طلب ہے۔مگر بندہ فقط اس ایک مصرعہ پر اکتفا کرتا ہے ورنہ۔

اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

نکتہ دانوں کے لئے یہ مصرعہ ایک مکمل پیغام ہے اور مستند تاریخ، کفر کے پرانے سینگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برداروں نے اسلامی لبادہ اوڑھ کر ہمیشہ اسلام کی شہ رگ کو کاٹنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا لیکن بقول دانشورے۔

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حق و باطل میں کشمکش ابد تک جاری رہے گی اور یہ دو ایسے متوازی خطوط ہیں جن میں ملاپ ناممکن اور خلافِ فطرت ہے، چنانچہ ایسے تخیلات و قیاسات مذہبی پیشواؤں کے ذریعہ پھیلائے اور منوائے گئے، مجروح ہونے والوں اوران کے ہمدردوں کے فطرتی تقاضوں، ہاؤ ہو کرنے، تڑپنے اور پھڑکنے کو بدعت و حرام قرار دیا گیا اور مکروہات کو عبادات کا درجہ دیا گیا، نیز مساجد میں ظالموں، خائنوں اور شریروں کی تعریف و توصیف کو تواتر سے جاری رکھا۔ تابوت کی ابتدا اس نبی رسول خلیل اور امام نے کی جس کا اتباع ہر نبی پر تا محمد مصطفےٰ لازم ولابد، اِنّا اَوحَینآ اِلیکَ اَن اتّبعَ مِلّةَ اِبراھِیمَ حَنیفاً وَما کَانَ مِنَ المشرکین (قرآن کریم) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام پھر ازاں بعد حضرت یوسف علیہ السلام اور انبیاء ماسلف نے پیروی کی۔ حضرت موسیٰ جہاد میں تابوت سکینہ آگے آگے رکھتے تھے۔ مختار ثقفی نے ملت انبیاء کے مطابق کیا، سنت انبیا دین ہے و عبادت ہے، اسے روکنا گناہ ہے یا ثواب فیصلہ خود کریں۔

جو حضرات تابوت یا ذوالجناح و عزاداری حسین علیہ السلام کو روکتے ہیں مندرجہ بالا ثبوت ماتم کا مطالعہ کریں اور انصاف فرمائیں۔ عزاداری روکنے والے اور دربار حضرت بی بی پاکدامناں پر زائرین شیعہ کو عزاداری حسین علیہ السلام سے روکنے والے حضرات سوچیں کہ عزاداری سے روکنا گناہ عظیم ہے یا ثواب ہے مذہبی تعصب کی عینک اُتار کر فیصلہ کریں اور عمل پیرا ہوں۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک اور مثال رونے کے مفاد میں اور جائز ہونے میں درج ہے

☆

2 اگست 1974ء اخبار مشرق میں حضرت سیّد بابو غلام محی الدین شاہ صاحب حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے اکلوتے فرزند کی وفات کا ذکر جناب اصغر صاحب ملک نے لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ اُن پیر صاحب کے غم میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ گولڑہ شریف میں جمع تھے اور رو رہے تھے اور بے اختیار آنسو اُن کے بہہ رہے تھے، کونسا چہرہ تھا جو افسردہ نہ تھا، چار پانچ لاکھ کے اس اجتماع میں شاید ہی کوئی آنکھ ہوگی جو اپنے پیر مُرشد کے غم میں نہ روئی ہوگی،'' پھر لکھتے ہیں کہ جہاں آنسو بہتے ہیں وہاں رحمت خدا ہوتی ہے، جہاں پانی بہتا ہے وہاں ہی سبزہ اُگ آتا ہے، یہ منظر دیکھ کر خدائے ذوالجلال کی رحمت جوش میں آئی ہوئی تھی''۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے ایسے عابد زاہد مجاہد سخی مرد خدا اہلِ ترس عالم فاضل آلِ نبی اولادِ علیؑ نے لوگوں کے دل مسخر کیے ہوئے تھے۔ لوگوں کے دلوں میں بے پناہ محبت بھری ہوئی تھی، پیر صاحب کی وفات سن کر میری آنکھوں میں بھی بے اختیار آنسو بھر آئے تھے۔ وہ میرے بھی بڑے مہربان تھے۔ کئی بار میں گولڑہ شریف حاضر ہوا ہوں۔ پاک پتن شریف کئی سال ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ہوں میرے پہلے بچے ام الصبیان مرض سے مر جاتے تھے ان کے تعویز اور نسخہ استعمال کرنے سے خدا پاک نے فضل کرم کیا۔ پھر حضور نے مجھے تعویذ اور نسخہ لوگوں کو دینے کی اجازت بھی فرمادی جو میں ہزاروں عورتوں کو دے چکا ہوں اور خدا پاک نے اُن پر فضل و کرم کیا ہے۔ پھر اس بیماری سے بچے ضائع نہیں ہوئے۔ سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب کی میں نے کئی بار زیارت کی ہوئی ہے۔ حضور 1920ء کے قریب بغداد شریف عبدالحکیم اور سندیلیانوالی پیر محل شریف جناب سیّد پیر قطب علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاں اور اب چشتیاں عموماً تشریف لاتے تھے۔

بڑے نیک بزرگِ خدا عالم فاضل متقی اور شاعر عابد زاہد تھے قبلہ وحدت الوجود کو بڑی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وضاحت سے بیان کرنے والے خلقِ اعظم کے مالک تھے۔ میں نے اُن کی کلام کو اچھی طرح سنا ہے، اُن کے صاحبزادہ صاحب بھی اُنہی صفات عالیہ کے مالک تھے۔ ان کی وفات پر کیوں نہ خلقِ خدا بے اختیار روتی چیختی واقعی رونے پر خدا کی رحمت برستی ہے کیونکہ رونا تب آتا ہے جب دل ہر ایک آلائش اور دُنیاوی خیالات سے پاک مبرا ہو جاتا ہے۔ اس حالت کے عمل کو با اخلاص کہا جاتا ہے متقی اسی حالت کو کہا جاتا ہے۔ رونا خدا کو بڑا پسند ہے۔ خدا پاک نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ روؤ زیادہ اور ہنسو کم، رسول پاک ﷺ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ پہلے بھی میں نے وضاحت کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ پیر صاحب بابو غلام محی الدین صاحب 80 سال کی عمر میں بیمار ہو کر وفات پا گئے ہیں مگر اُن کی اس وفات پر ان کے محب مرید لوگ اس قدر روتے چیختے رہے ہیں اور یہ عقیدہ درست ہے کہ جہاں آنسو برستے ہیں وہاں رحمتِ خدا برستی ہے یہ ثابت ہوا کہ رونا ذریعہ نجات ہے۔ مگر ان پیر صاحب کے جدامجد حضرت حسین علیہ السلام جن کو کربلا میں تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر قربانی کے بکروں کی طرح ذبح کر دیا گیا تھا اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے ان کے خیمے جلا دیئے گئے۔ مستورات کی چادریں چھین لی گئیں۔ ان کے ہاتھ رونے پیٹنے کی وجہ سے رسیوں سے باندھ دیئے گئے۔ لاشیں کئی روز تک بے گور و کفن پڑی رہیں۔ خاندانِ نبوت کی مخدرات عصمت کو بازاروں میں پیدل پھیرایا گیا۔ ان پر پتھر برسائے گئے، ان کو یزید شرابی کے دربار میں کئی گھنٹے کھڑا کیا گیا، خاندان رسالت پر بیشمار قسم کے ظلم وستم ہوئے۔ ان مظالم کو یاد کر کے شیعہ بی بی پاک دامن پر حاضر ہو کر روتے ہیں۔ اور بیبیوں کو اُن کے پیاروں کا پُرسہ دیتے ہیں۔ خاندانِ رسول ﷺ کی داستانِ غم کو یاد کر کے رونا گوارہ نہیں جبکہ اپنے عقیدہ کے کسی بزرگ کی وفات پر رونا دھونا جائز ہے، کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاندانِ رسالت کے مخالف لوگوں کے مستند حالات

......☆......

نہ جانے کتنا بد بخت ہوگا وہ شخص اور کس قدر ملعون وذلیل جس نے صحابہ کرام پر (اصحاب الرسول ﷺ پر) تبرا کی رسم جاری کی اور کتنا عظیم تھا وہ شخص جس نے اس رسمِ بد کو بند کرایا تھا۔

تاریخ آئمہ صفحہ 307 ملاحظہ فرمائیں۔

کس قدر لعین وشقی تھے وہ لوگ جنہوں نے امام حسن علیہ السلام کے جنازے پر تیر برسائے (تاریخ آئمہ صفحہ 335) نیز تاریخ آئمہ صفحہ 341 اہل البیت کے خون کے پیاسوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ آلِ ابی طالب علیہ السلام زندہ دیواروں میں چنوائی گئی، تاریخ آئمہ صفحہ 340۔ تاریخ آئمہ صفحہ 367 ظالموں کے ظلم کا آئینہ دار ہے۔

تاریخ مدینہ واقعہ حرہ 63 ہجری مدینہ کے مسلمانوں کے قتل عام، سات سو حافظان قرآن کو ذبح کرنے اور ایک ہزار مسلمان دوشیزاؤں کی عصمت دری اور عورتوں سے زنا بالجبر، مسجد نبوی میں گھوڑے اور گدھے باندھے، مدینہ کی گلیوں میں پانی کی طرح مسلمانوں کا خون بہنے اور روضہ رسول پاک ﷺ تک پہنچنے اور ظلم تشدد کے واقعات کیونکر چھپائے صد حیف اُس کفر نما اسلام پر اور اسلامیوں پر جن کے ہاتھوں یہ سب کچھ ہوا (ملاحظہ فرمایئے تاریخ آئمہ صفحہ 386)۔ (نیز جذبہ انتقام صفحہ ۷۷، سادات کے بچے زندہ دیواروں میں چنوائے گئے تاریخ آئمہ صفحہ 340)۔

سادات کو ولید بن عبدالملک نے زبردستی مدینہ سے نکالا اور مکان مسمار کیے، تاریخ آئمہ صفحہ 416 کفر خنداں ہے اس مسلمانی پر!!!۔

نوٹ: تاریخ آئمہ کسی عیسائی یہودی ہندو یا سکھ کی بنائی ہوئی کتاب نہیں بلکہ اہل السنت والجماعت مورخ کی تصنیف وتالیف ہے۔

متوکل عباسی نے مزار اقدس حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے محبانِ حسین علیہ السلام کو روکنے کیلئے ہزار کوششیں اور تدبیریں کیں، پہلے ٹیکس لگا دیا پھر ہاتھ کاٹنا شروع کیا پھر بچے قتل کرنے لگا، مگر زائرین نہ رکے، آخر مزار اقدس پر ہل چلانے کی کوشش کی، دریا کا رُخ بدل کر مزار کو مٹانا چاہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر نا کامیاب رہا۔

قارئین حضرات! متوکل بادشاہ نے حسد و کینہ اور مذہبی تعصب کے تحت حضرت حسین علیہ السلام کے مزار اقدس پر زیارت کرنے والوں کو روکا مگر لوگ نہ رک سکے۔ پھر ٹیکس لگائے پھر لوگوں کا ایک ایک ہاتھ کاٹنا شروع کیا۔ پھر زائرین کے فرزند ذبح کیے جب لوگ نہ رک سکے تو آخر مزار اقدس امام حسین علیہ السلام کا نام ونشان ہی ختم کرنا چاہا۔ ہل چلانے کی کوشش کی، دریا کا رخ کربلا معلیٰ کو بدلا تا کہ پانی سے مزار اقدس کا نشان ہی مٹ جائے مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ کینہ و بغض تعصب و حسد کے تحت اہلبیت النبوت کے فضائل کی احادیث کو ملک کے علماء بلا کر بدلا اور نئی حدیثیں شامل کرائیں اور علماء کو انعامات اور مراعات سے نوازا متوکل عباسی نے 234 ہجری میں محدثین کو ساحرہ میں بلایا، نہایت اکرام کیا، احادیث نبوی ﷺ کو علانیہ بدلا۔ ابوبکر بن ابی شیبہ محدث جامع صافہ میں بیٹھے تیس ہزار آدمی ساعت حدیث کے لئے جمع کیے، متوکل نے حدیث کو خوب پھیلا دیا (ماخوذ تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام صفحہ 415، متوکل عباسی بڑا عیاش زنا کار شرابی اور اہلبیت رسول ﷺ کا جانی دشمن تھا اور بڑا بے عمل تھا۔ بھلا اُسے دینی کام میں کیوں دلچسپی ہوئی، اور خاص کر حدیث میں دخل دے کر علماء کو جمع کر کے نئے سرے سے احادیث نبوی ﷺ تحریر کرا کر دنیا میں پھیلائیں، کیا مطلب وہ یہ کہ فضائل اہلبیت کی احادیث نکلوا دیں، اور اپنی مرضی کی حدیثیں داخل کیں اور من گھڑت حدیثوں سے اپنے کئے ہوئے کو چھپانے کی خاطر یہ کام کیا جو علماء اس گناہ عظیم میں شامل ہو گئے اُنہیں انعام دیئے اور جو علماء ایماندار تھے انہوں نے انکار کر دیا۔ اور انہیں سزائیں دی گئیں، آخر ایسا کیوں ہوا اس کا کیا مقصد تھا۔ متوکل نے کربلا معلیٰ کو ویران اور جنگل کرنے کا ارادہ کیا اور کئی کوششیں کیں۔ اس لئے لوگ اسے ناصبی کہتے تھے۔ اس کی ہجو کی 237 ہجری میں قاضی القضاۃ مصر ابی بکر بن ابی اللیث نے اس کی ہجو لکھی تو اسی جرم میں اس کی داڑھی منڈوا کر گدھے پر سوار کر کے بازار میں پھرایا گیا، کیونکہ اس نے متوکل کی ہاں میں ہاں نہ ملائی۔ (تذکرۃ الکرام صفحہ 234 ملاحظہ فرمائیں)۔

متوکل نے سادات بچوں کو زندہ دیواروں میں چنوایا صفحہ 340 تاریخ آئمہ، حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام کے بال بچوں کو جبراً گھر سے نکال کر مکان کو گرا دیا گیا، بحکم ولید بن عبدالملک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن مروان پہ ظلم کیا گیا۔ حسن مثنیٰ نے شہر سے باہر کسی سے مکان لے کر بچوں اور اپنا سر چھپایا، خلیفہ متوکل عباسی لذات دنیا میں مست رہتا تھا، شراب میں غرق رہتا تھا، چار ہزار عورتوں سے صحبت کی، ترک متوکل سے خفا ہو گئے، رات کو مجلس لہولعب میں اس کو مع اس کے وزیر فتح بن خاقان کے 247 ہجری میں قتل کر دیا۔

ناظرین حضرات مخالفین اہلبیت المعوت ہر زمانہ میں موجود چلے آرہے ہیں اور دل میں خاندانِ رسالت سے بغض رکھتے ہیں۔ اسی مشرب کے جناب غلام دستگیر صاحب تھے جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی صاحبزادی بی بی رقیہ کبریٰ سلام اللہ علیہا سے کینہ و بغض اور تعصب کا ثبوت پیش کیا، اور متوکل بادشاہ کی طرح اس دربار بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا کو بے رونق گم نام اور مٹانے کی سر توڑ کوشش کی، جب ناکامیابی ہوئی تو متوکل کی طرح اس دربار پاک کو بدل کر سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیوں کا دربار مشہور کرنا شروع کر دیا اور متوکل عباسی کی طرح کتب تاریخ تصنیف کی اور ان میں خود ساختہ کہانی درج کی، اور پھر اپنے ہم خیال علماء کو جو مؤلف کتب تھے جمع کئے اور یہ داستان پیش کر کے ان کو اپنی اپنی کتب میں یہ جھوٹی کہانی تحریر کرنے کی استدعا کی اور مدد کے لئے انہیں پکارا، انہوں نے اپنی اپنی کتب میں اس کی کہانی کو ان کے کہنے پر درج کیا اور اس دربار اقدس پر شیعہ زائرین کو روکنے اور بے دخل بے واسطہ رکھنے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے تاکہ اس دربار پر شیعہ لوگوں کی آمد و رفت رُک جائے اور اس دربار اقدس کی رونق نہ بڑھے اور شان بلند نہ ہو، یہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کی اولاد سے دشمنی کا بیّن ثبوت ہے۔ ایسی افواہیں غلط روائتیں سنا کر لوگوں کو اس دربار پاک سے روگردان کیا اور لوگوں کے اعتقاد کو متذبذب کیا گیا۔ 1960ء میں جب میں نے پہلی دفعہ زیارت دربار پاک کا شرف حاصل کیا، بے کسی و غربت اور بے رونقی اور لوگوں کی روگردانی دیکھ کر دل مجروح ہو گیا، بے رونق مزار اقدس بڑی مدت کی تیار کردہ بوسیدہ مزار تھا، شام کے بعد ڈرتے ہوئے کوئی اس مزار پر نہیں آتا تھا۔ حتیٰ کہ مجاوروں کو 60، 70 روپے فی ماہوار حاصل ہوتے تھے۔ جان بوجھ کر اس دربار پاک کو گم نام اور بے رونق رکھنے کی کوششیں جاری تھیں، صرف یہ خوف تھا کہ کہیں شیعہ قوم کی آمد و رفت کثرت سے جاری نہ ہو جائے اور عزاداری حسین علیہ السلام کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فروغ اس دربار پاک پر نہ ہونے پائے۔ غلام دستگیر نامی صاحب کی کوشش کا اتنا اثر ہو چکا تھا اور دنیا کو اسقدر اس حضرت صاحب نے متوجہ کر لیا تھا، مگر خداوند کریم اعلیٰ تر حکیم نے اپنے فضل و کرم سے میرے دل میں اس دربار پاک کی بے رونقی اور غربت و بیکسی کے ارمان و غم کی ایک آگ لگادی اور میں اس ارمان سے بے چین ہو گیا کہ نیند تک نہ آتی اور اسی کوشش میں دن رات بے قرار رہتا کہ کسی طرح اس دربار پاک کی طرف مخلوقِ خدا کی قلبی توجہ ہو اور زائرین کی آمد و رفت سے دربار پاک کی رونق بڑھے اور لوگ زیارت سے شرف حاصل کریں اور یہ دربار پاک بھی باقی پاکستان کے درباروں کی طرح پُر رونق ہو۔ یہ تمنا تھی 1960ء سے میں نے تاریخ بی بی پاکدامنہ لکھنی شروع کی اور اخباروں واشتہاروں اور علماء و ذاکرین شیعہ حضرات کو یہ مضمون دیا، تا کہ پاکستان کے کونہ کونہ تک بی بی پاک کے تاریخی حالات پہنچ جائیں اور حالات سے آگاہی حاصل کر کے لوگ یہاں حاضر ہو کر فیض حاصل کریں تو لوگ آنے شروع ہو گئے، میں زائرین کی آسانی کے لئے کہ انہیں مزارات کا تعارف حاصل نہ تھا۔ زائرین دریافت کرتے تھے اس لئے میں نے ہر ایک مزار اقدس پر مخدرات عصمت کے اسم گرامی کے چھوٹے چھوٹے بورڈ لکھا کر لگا دیئے۔ اس پر کئی آدمی مجھ پر غضب ناک ہوئے، شاید وہ پہلے تعارف کرا کر زائرین سے کچھ بطور ہدیہ وصول کرتے تھے۔ ان کا یہ روزگار تھا میں نے زائرین کی آسانی کے لئے بورڈ لکھوائے تھے۔ اس دوران کہ میں اس کوشش میں مصروف ہو گیا اور میرے دل میں ایک عشق کی آتش پیدا ہو گئی، جس نے مجھے بیقراری سے اس کام پر متوجہ کر دیا، مگر کچھ لوگوں نے جو جناب غلام دستگیر صاحب نامی کے پیروکار تھے اور ہم مشرب تھے انہوں نے میری اس کاروائی کو ناپسند کیا اور مجھے ایک خطرناک آدمی کے تصور میں دیکھنے لگے اور مجھے ڈرایا، دھمکایا۔ ان حضرات کا بھی یہی مقصد تھا کہ کہیں دربار پر رونق نہ ہو جائے نیز کہا یہ بیبیاں رونق سے گریز کرتی ہیں اسلئے آدمی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس دربار پاک پر شیعہ لوگوں کی آمد و رفت زیادہ نہ ہو جائے، دل میں یہی خطرہ رکھتے تھے، میری رکاوٹ کے لئے بھی کوششیں کی گئیں، مگر میں نے خدا پاک اور پنجتن پاک کا نام لیکر ان کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صدیوں کی کوششوں پر پانی پھیرنے کے لئے کمر بستہ ہو کر کوشش جاری رکھی ہے، جو آج تک اسی دُھن میں دن رات مست ہوں سترہ سال گذر چکے خدا کے فضل و کرم سے کتاب تاریخ بی بی پاکدامنہ انشاء اللہ تعالیٰ مکمل ہو چکی ہے اور ان سترہ سال میں سیّد احمد شاہ توختہ والی کہانی بھی غلط ثابت ہو چکی ہے اور دنیا کا رخ بھی اس دربار پاک کی طرف ہو گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اُسی خزانہ کی صندوقچی جس میں ۶۰، ۷۰ روپے فی مہوار نکلتے تھے آج کل 6، 7 ہزار روپیہ نقد فی مہوار نکلتا ہے، مگر افسوس یہ ہے کہ اس دربار پاک پر وہ شیعہ لوگوں کی نذر و نیاز کا روپیہ خرچ نہیں ہو رہا ہے اور زائرین کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام ابھی تک نہیں ہو چکا ہے، اس کام سے فارغ ہو کر کہ یہ کتاب کا کام بنیادی ہے، اس کے بعد حکومت کو اس دربار پاک کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی جائیگی، اور دربار پاک کی آمد و خرچ کے متعلق بھی پڑتال ہوگی، حالانکہ محکمہ اوقاف کا اصول ہے کہ زائرین کی دی ہوئی نذر و نیاز ان کی مرضی کے مطابق دربار اقدس پر خرچ ہونی از حد ضروری ہے مگر میں کتاب کے مرتب کرنے تک بالکل خاموش ہوں باقی سب کام بالکل آسان ہیں، سب درست ہو جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ بالکل نیک اور بے لوث دنیاوی لالچ طمع سے پاک اور مبرا ہے، مجھے عشق ہے کہ بی بی پاک کا دربار اقدس پُر رونق ہو اور بس اور کوئی مطلب نہیں ہے۔ خدا پاک نے میرے ارادوں کو پورا کر دیا ہے، حاسد لوگوں کے مدت کے ارادے تمنائیں پوری نہ ہو سکیں اور ان کی تحریروں تقریروں اور آواز پر کسی نے لبیک نہ کہا اور کسی نے بھی اس مزار اقدس کو حضرت سیّد احمد شاہ توختہ کی دختر ان کا دربار تصور نہ کیا، ایسے ارادہ کے لوگ متوکل عباسی کی طرح ناکامیاب ہو کر مایوس ہو گئے ہیں کہ جس طرح باوجود متوکل عباسی کی کوششوں کے زائرین کربلا معلّٰی کی زیارت سے نہ رُک سکے تھے، باعین اسی طرح باوجود غلام دستگیر صاحب نامی اور ان کے ہم مشرب ہم خیال حضرات کے کہ اس دربار پاک کو شیعہ لوگوں کی آمد و رفت سے محفوظ رکھنا چاہتے تھے کہ یہاں عزاداری حسین علیہ السلام نہ ہو۔ وہ اپنے اس ناجائز اور مذہبی تعصب پر مبنی ارادہ میں ناکامیاب ہو کر مایوس ہو چکے ہیں۔ اب ان حضرات کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مناسب ہے کہ اس ناجائز حرکت کو ترک کر دیں اور زائرین شیعہ حضرات کو اس دربار بی بی پاک دامنہ پر رونے پیٹنے سے جو وہ آ کر بے اختیار ہو کر بی بی پاک کی مصیبتیں یاد کر کے رونے پیٹنے لگتے ہیں ایسی حالت میں انہیں رونے سے نہ روکا جائے، لاکھ جتن کریں عزاداری حسین علیہ السلام ختم ہرگز نہیں ہوسکتی۔ حسین علیہ السلام مظلوم کو یاد کر کے رونا عبادت ہے۔ اپنے محسنوں کو ہر کوئی یاد کر کے رویا کرتا ہے اور انکی تعریف و توصیف چل پھر کر بھی رورو کر اور گا گا کر کیا کرتے ہیں۔

تذکرۃ الاکرام تاریخ خلفائے عرب والسلام صفحہ 415 تیس ہزار دین فروش متوکلی مُلاؤں کی غمازی کر رہا ہے۔ جنہوں نے بحکم خلیفہ متوکل عباسی احادیث میں ادل بدل کر کے متوکل سے انعام و اکرام و مراعات حاصل کیں، نیز ایں کہ روضہ حسین علیہ السلام کو مسمار کر کے کھیتی باڑی شروع کی۔ متوکل عباسی کے ظلم کی وجہ سے اور تیس ہزار دین فروشوں کے اعمال بد کی وجہ سے اللہ ناراض ہوا۔ سخت لُو چلی، بصرہ، کوفہ، بغداد کی تمام فصلیں جل گئیں مویشی تک جل بھن گئے، بازار بند ہو گئے، دمشق میں زلزلہ آیا، موصل میں پچاس ہزار آدمی زلزلہ کا شکار ہوئے۔ عقلان میں سے آگ اُٹھی تین دن تک لوگوں کے گھر جلتے رہے، عراق میں انڈے برابر اولے پڑے، تونس، خراسان، نیشاپور، طبرستان اور اصفہان میں ایسا زلزلہ آیا کہ پہاڑ تک ٹوٹ گئے۔ زمین پھٹ گئی انطا کیہ کا ایک پہاڑ ٹوٹ کر دریا میں جا گرا۔ آسمان سے خوفناک آوازیں سنی گئیں۔ عرب میں ایک سفید پرندہ یا معاشر الناس اتقوا اللہ کی آوازیں لگا تار نکال رہا تھا۔ 500 آدمیوں نے اُس کی آوازیں سنی، نیز صفحہ 416 متوکل کو آل ابی طالب کے خون کا پیاسا شرابی اور شہوت پرست ثابت کرتا ہے۔ اس نے چار ہزار عورتوں سے صحبت کی، آخر اُسے ترک وزیر فتح بن خاقان نے 247 ہجری میں قتل کر دیا۔ (ماخوذ تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب و اسلام)۔

☆☆☆☆☆

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرم کا اثر ہندوستان پر

اقتباس از الواعظ مورخہ یکم تا 8 اپریل 1941ء جناب اعجاز حسین صاحب

(پروفیسر الہ باد یونیورسٹی صفحہ 1 تا 2)

خدا جانے ہندوستان کی قسمت میں کتنی دل کشی لکھی تھی کہ دنیا کی بزرگ ترین ہستی کو بھی اس کی طرف توجہ ہوئی، بقول اقبال ۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

امام حسین علیہ السلام کو بھی یہ سرزمین کم از کم یزید کے احاطہ سلطنت سے بہتر نظر آئی کہ شرائط صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کچھ بھی نہ ہو سکے تو مجھے ہندوستان ہی جانے دیا جائے ۔ مگر دشمنانِ عقل و دیں کو یہ بھی گوارہ نہ ہوا اور ہندوستان کی سرزمین شہیدِ اعظم کی قدم بوسی سے محروم رہی، لیکن ہندوستان اپنی تشنگی کسی نہ کسی طرح بجھائے بغیر نہ رہ سکا۔ امام حسین علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم نہ سہی انکی خاک پاک بھی نہ سہی، اُن کی اولاد اور اُن کی یاد سے اپنی دنیا روشن کر سکا اور اُنکی اولاد اور ماننے والوں کو بھی احتیاط سے رکھا، کم از کم ان پر وہ مظالم نہیں ہوئے جو ہندوستان کے باہر ہوئے تھے، دونوں امانتیں (اولاد و یاد) اب تک ہندوستان کے دامن میں محفوظ ہیں۔

شاہانِ خلیفہ کے وقت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تبرکات بھی تیار ہوتے تھے، مثلاً بیرم خان نے ایک بڑا قیمتی علم حضرت عباس کے روضہ پر نذر کرنے کے لئے بنوایا تھا۔ قطب شاہ اکبر اور جہانگیر کے وقت تو برابر مجلسیں ہوتی تھیں فارسی اور اُردو میں مرثیے کہے جاتے تھے، مسلمان کیا ہندو بھی طبع آزمائی کرتے تھے رام راد سیوں نوری ہاشمی یہ سب انہی عہدوں کے مشہور تاریخی مرثیہ گو ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ محرم کا رواج ہندوستان میں قدیم سے ہے اور ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ اس میں حصہ لیتے رہے، جیسے جیسے واقعات کربلا روشنی میں آتے گئے انکی اہمیت بڑھتی گئی، ماننے والوں اور قدر کرنے والوں کی تعداد بڑھتی گئی، یہاں تک کہ شاہانِ اودھ کے دور حکومت میں یہ قابلِ قدر رسم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے شباب پر پہنچ گئی، اب تک محرم کو ہندوستان میں مناتے ہوئے عرصہ گزر گیا ہے اس واقعہ کی تجدید ہر سال یہاں کی جاتی ہے، اب تک ہر مذہب وملت کے لوگ اس میں شریک ہو رہے ہیں، ذرا تنقیدی نظر سے اسکا جائزہ لیا جائے کہ آخر اسکا کیا اثر پڑا۔ تھوڑی دیر کے لئے اگر ہم مذہب کو چھوڑ کر بھی محرم کے اثر کو دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ مختلف شعبہ جات اسکے ممنون ہیں۔ ادبی، ذہنی، سماجی، فنی اور کسی قدر اقتصادی پہلو اسکے اثر سے خالی نہیں۔

سب سے پہلے ہم سماجی پہلو کو لیتے ہیں ایک مذہب کا سب سے اہم کام آپس میں اتحاد قائم کرانا ہے، سماج کی اخلاقی حالت کو درست کرنا اور اپنی خصوصیات وروایات کا دوسرے پر روشن کرنا مذہب کا ایک زبردست کارنامہ سمجھا جاتا ہے تاکہ وہ یا دوسرے اُس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ عام اس سے کہ لوگ اس مذہب کو کلیتاً اختیار کریں یا نہ کریں۔ یہ مقناطیسی اثر باعثِ رشک ہوتا ہے کہ کسی خاص تقریب میں کسی مذہب کے کسی اہم پہلو پر مختلف فرقے متحد ہوسکیں۔ محرم نے ہندوستان میں ایک یہ بھی اثر ڈالا، اس کے منانے والے تو اکثر وبیشتر تو شیعہ تھے یا ہیں لیکن سنی اور ہندو بھی محرم میں کافی حصہ لیتے رہے۔ غالباً ہندوستان کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جہاں محرم دس دن تک نہ منایا جاتا ہو، بڑے بڑے شہروں کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے قریے تک کچھ نہ کچھ اس سلسلہ میں کرتے آئے ہیں۔ نوحے اور مرثیے پڑھے جائیں یا نہ پڑھے جائیں ماتم کیا جائے یا نہ کیا جائے کوئی آنسو بہائے یا نہ بہائے مگر ''حسین علیہ السلام حسین علیہ السلام حسین علیہ السلام یا علی علیہ السلام'' کی صدائیں ہر جگہ سے بلند ہوتی رہی ہیں۔ یہ ہمہ گیر اثر کسی لحاظ سے کم نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا احاطہ اثر صرف شیعہ ہی نہیں ہوتے بلکہ سنی وہندو بھی ایک ہی صف میں ہندو مسلمان بیٹھ کر مجلسیں سنتے تھے ذکر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ذکرِ حسین علیہ السلام سے بھی فیض اٹھاتے تھے۔ تعزیوں کے ساتھ گشت میں امام باڑوں میں سبیل لگانے والے نذر دلانے والے ہندو بھی ہوتے تھے اپنی عقیدت کا اظہار مختلف پیرائے میں کرتے تھے امام حسین علیہ السلام کے زریں کارنامے غیر معمولی استقلال وکردار کا تذکرہ فوج مخالف کی سنگدلی، جاہ پرستی، خونخواری کا بیان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پراثر ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مقناطیسی بن کر اثر کرتا کسی مذہب وملت کو اختلاف کی گنجائش نہ تھی۔ ایک طرف ہمہ انسانیت دوسری طرف سرپا بربریت ایک طرف چھ ماہ کے بچے کا گلا تھا دوسری طرف حرملہ کا سہ شعبہ تیر، ایک طرف حسین علیہ السلام یکہ وتنہا قوم کی کشتی کو درست کرتے کرتے پسینہ میں نہیں خون میں نہارہے تھے، دوسری طرف وہی لوگ جو سوار تھے اس کشتی کے جو اس کشتی میں سوار ہونے کے مدعی تھے آنکھ بند کر کے کشتی اور ناخداؤں کو مجروح کرنے کی قسم کھائے ہوئے بڑی شدت کے ساتھ ڈبونے کی کوشش کررہے تھے واقعات تاریخی حقیقی تھے مگر اتنے رنگین کہ بڑے بڑے انسانوں میں بھی یہ رنگ نہ ملتا تھا اور یہ اثر نہیں مل سکتا تھا، مجلسوں میں کربلا کے واقعات پر روشنی ہوتے دیکھ کر اہل نظر بغیر کسی تکلف کے شریک ہوتے اسلام کے زبردست مسائل، توحید ومساوات واخوت کی اس سلسلہ میں گفتگو ہوتی تھی کہ معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا تھا، اس وجہ سے غیر شیعہ بھی شامل بزم عزا ہوتے تھے گویا محرم نے مختلف فرقے ومذہب کے لوگوں کو ایک جگہ مذہبی میدان میں مجتمع ہونے کا موقعہ دیا ایک بڑا طبقہ تو جلوس کی گوناگوں دلچسپیوں کی وجہ سے تعزیہ وعلم وغیرہ سے وابستہ ہوتا تھا دوسرا علمی دلچسپ معلومات کیلئے، گویا محرم دعوتِ عام بن کر ہندوستان میں آیا۔

غرض کہ اتفاق واتحاد کے لیے محرم دعوتِ عام بن کر ہندوستان میں آیا۔ رفتہ رفتہ اس کا اتنا بڑا اثر ہوا کہ شیعوں کے علاوہ سنی وہندو خود اپنے اپنے یہاں مجلسیں کرانے لگے اور نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ الہ آباد میں ایک صاحب بابو بنی پرشاد ایڈووکیٹ تھے جو اس سلسلہ میں بے شمار روپیہ صرف کرتے، امام بارہ سجاتے دور دور سے ذاکر بلاتے خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھتے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آدابِ زیارت نماز زیارت اور دُعائے بعد از نماز

طریقہ زیارت مزار اولیاء اللہ

☆

یہ ہر انسان کی انسانیت کا جز ہے کہ دوست کی ملاقات کو جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی تحفہ لے جاتا ہے۔ جیسا کہ فریقین کی ساری کتب احادیث میں مومن کو ہدیہ دینے کے ثواب میں رسول اللہ ﷺ سے پورا ایک باب موجود ہے، جب زائر اپنے محبوب آقا کی مزار اقدس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ بہترین چیز جو حضرت اپنی ساری زندگی زیادہ پسند فرماتے تھے نماز تھی، لہٰذا ہدایت کی گئی ہے کہ زائر قربۃً الی اللہ دو رکعت نفل پڑھے۔ اس کے بعد اس کا ثواب اُن حضرات کی روح پرفتوح کو ہدیہ کرے۔ اس کے بعد مزار پاک کے سرہانے روبقبلہ اس صورت میں کہ قبر مبارک بائیں طرف ہو یہ دُعا پڑھے۔ "اَللّٰھم انّی صلیت ھاتین الرکعتین ھدیۃ منّی الٰی سیدی مولائی ولیک واخی رسولک امیر المومنین و سیّد الواصلین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ و علیٰ اٰلہٖ اللّٰھُمّ صَلِّ علیٰ مُحمّدٍ وّاٰلِ محمدٍ و تقبلھا منّی وا لی علیٰ ذالک جزاء المحسنین اَللّٰھُمّ لک صَلَّیتُ ولک رکعت ولک سجدت وحدک لاشریک لک لانہٗ لا تجوز الصّلوۃ والرکوع والسّجود الا لک لانک انت اللہ لا الٰہ الاّانت" معنی پروردگار اس دو رکعت نماز کو میں نے ہدیہ کیا اپنے سیّد و مولا، تیرے ولی اور تیرے رسولؐ کے بھائی امیر المومنین و سیّد الوصیین علیؑ ابن ابی طالب کی طرف خداوندا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمت بھیج۔ اس دو رکعت نماز کو میری طرف سے قبول فرما اور اس عمل کو مجھ کو نیکو کاروں کی جزا مرحمت فرما، پروردگارا میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، تیرے لئے رکوع و سجود کیا، تو ہی خدائے واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں کیونکہ نماز و رکوع و سجود سوائے تیرے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے اور تو ہی وہ خدائے بزرگ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔

اس کے بعد اپنی جائز التجا جس قدر ہو بصد عجز نیاز و آہ بقا بیان کرے، خداوند پاک اپنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضل وکرم سے قبول فرماتا ہے اس طریقہ میں کوئی شرک نہیں ہے۔

اہلِ بیت النبوت آئمہ کے روضوں پر آستانہ بوسی شرک نہیں ہے

سوال: زائر اظہار ادب کے لئے آستانے پر بوسہ دیتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ ہاں ایسی صورت میں اگر سجدے ہی کی طرز پر ہو جس کا مطلب خاک پر گرنا اور چہرے و پیشانی کی زمین پر ملنا ہے (بغیر قصد بندگی کے) تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لئے کہ کسی بزرگ ذات کے سامنے تعظیم و تکریم کے خیال سے (نہ کہ اُس کی خدائی کے خیال سے) یا خدا کے لئے شریک قرار دینے کے لئے جھک کر زمین پر گرنا یا خاک پر منہ رکھنا کبھی شرک نہیں ہوتا بلکہ محبوب سے شدید رابطہ تعظیم خاک پر چہرہ رکھنے اور بوسہ دینے کا سبب ہوتا ہے۔ کیونکہ سجدے کا تعلق نیت ہے، اور نیت ایک قلبی چیز ہے اور دلوں اور دل کی نیتوں کو جاننے والا صرف خدا ہے۔ بظاہر ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص یا اشخاص سجدے کی نوعیت سے زمین پر پڑے ہیں اور یہ ٹھیک کہ ایسے انداز میں جو خدائے تعالیٰ سے مخصوص ہو کسی غیر کے سامنے حاضر ہونا مناسب نہیں۔ چاہے بغیر نیت ہی کے ہو، لیکن چونکہ ہم اس کی دلی نیت سے آگاہ نہیں ہیں لہٰذا اُس کو سجدے پر تصور نہیں کر سکتے سوا مخصوص سجدے کے اوقات کے جبکہ ظاہری صورت کو بھی ہم سجدے کرتے ہیں۔

بھائیوں کا یوسف کے لئے خاک پر گرنا اور سجدہ کرنا

پس تعظیم و تکریم کے عنوان سے سجدے کے طرز پر (بغیر نیت سجدہ کے) خاک پر گرنا کفر و شرک نہیں ہے چنانچہ برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اسی طرح کا سجدہ کیا، اور دو پیغمبر (یعقوب علیہ السلام و یوسف علیہ السلام) موجود تھے لیکن ان کو منع نہیں کیا، جیسا کہ صورۃ نمبر 12 یوسف آیت نمبر 16 سے ظاہر ہے کہ ارشاد ہے۔ "وَرَفَعَ اَبَوَیۡهِ علی العرش و خرّوا له سجداً و قال یا ابت هذا تأویل رؤیایَ من قبل قد جعل ها ربیّ حقاً" یعنی اُنہوں نے اپنے ماں باپ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تخت پر بٹھایا اور وہ لوگ یوسف کے سامنے سجدے میں گر پڑے، تب انہوں نے کہا اے بابا یہ میرے اُس خواب کی تعبیر ہے جو میں پہلے دیکھ چکا ہوں۔ واقعی خدا نے اس کو سچ کر دکھایا۔ نیز کئی مقامات پر کیا قرآن کریم آدم ابوالبشر کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کی خبر نہیں دے رہا ہے۔ چنانچہ اگر یہ مان لیا جائے کہ سجدے کے طرز پر بغیر نیت عبودیت کے خاک پر گرنا شرک ہے تو چاہئے کہ (معاذ اللہ) برادرانِ یوسف اور ملائکہ مقربین سب کے سب مشرک رہے ہوں اور صرف ابلیس ملعون مؤحد ہوں جس نے سجدے سے انکار کیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ سب موحد اور خدا پرست تھے۔

لہٰذا کسی بزرگ خدا کے دربار کے سامنے بغیر نیت سجدہ عبادت کے سجدہ تعظیمی کی نیت سے گرنا اور بزرگ خدا کو وسیلہ پیش کرنا جائز ہے۔ سجدہ عبادت خداوند کریم کو ہے، سب دارومدار نیت پر ہے، یہ سب چیزیں محبت و مودّت اہلبیت رسول ﷺ دل میں ہو تو ہوتی ہیں۔ یہ عشق و معرفت خدا حاصل ہونے پر ہوتی ہیں مولوی بے چارہ قرآن پاک کے عبارات اور انکے معنی تک محدود ادراک رکھتا ہے اس لئے چیخ اٹھتا ہے قرآن پاک کے اشارات، رموزات مقطیعات یعنی طریقت حقیقت معرفت سے ناواقف ہے اس لئے بہت جلد فتویٰ کفر لگاتا ہے۔ یہ صاحب قرآن کے چوتھے حصے کے واقف ہیں یعنی پاڑھے ہوئے ہیں عشق و محبت تو انہیں نصیب نہیں ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

منہ آئی گل نہیں دسدا ناں — منہ آئی گل نہیں دسداھاں
اک گل جو مینو پیر پڑھائی — اس گل جھی جگ وچ گل نہ کائی
جے میں دساں تاں اہ گل وچ پیندیے نے پھاھی — میں انھاں پا پڑھیاں تو نسدا ھاں
منہ آئی گل نہیں دسدا ناں
لھنا اک نہ دینے دو — سب دا مالک خالق اوہ
لھنا اک نہ دینے دو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادھی رات اٹھ جان مسیتی کر کے وضو تہجد نیتی
پر دل تُوں ذرا نہ گئی پلیتی رہندے تھمی دانگ کھلو
لھنا اک نہ دینے دو

کی ہویا جے ناتاں دھوتا سجدے دے وچ آن کھلوتا
مکے بھانویں لے جائیے کھوتا اہ کدیں ناہیں ہوندا آدم رو
لھنا اک نہ دینے دو

کلام بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (قصور شریف)

بغیر محبت اہلبیت کثیر عبادت کا کوئی فائدہ نہیں

احقر الکونین خادم اہلبیت النبوت

خاکپائے دربار بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا

مولوی محمد بخش قریشی الاسدی 2/8/62

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشنگوئی مطابق زمانہ حال

......☆......

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قال رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اِذَا فَعَلَت اُمَّتِیْ خَمسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ ۔ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس وقت میری اُمت میں یہ پندرہ خصلتیں پائی جائینگی تو ان پر طرح طرح کی مصیبتیں آئینگی۔ (مشکوٰۃ شریف)۔

(مندرجہ ذیل پندرہ خصلتیں یہ ہیں)

۱۔ اِذَا اتَّخَذَالفَئُ مَغْنَماً : جبکہ امراء فقیروں اور مسکینوں کا حق مال الفئی غنیمت سے خود ہڑپ کر جائیں گے۔

۲۔ والا مانة مَغنماً : لوگ مال امانت ادا نہیں کریں گے بلکہ اُسے غنیمت سمجھیں گے۔

۳۔ وَالزَّکٰوةُ مغرَماً: زکوٰۃ ادا کرنا تاوان (چٹی) سمجھیں گے۔

۴۔ وَتُعلِّمُ بِغَيْرِالدِّين : دین کے لئے لوگ علم نہیں پڑھیں گے، بلکہ مال وزر اور شان وشوکت کے لئے پڑھیں گے۔

۵۔ واطاع الرجل امرأتَه : مرد اپنی بیوی کا خادم اور اطاعت گزار ہوگا۔

۶۔ وَعَقَّ اُمَّهٗ : اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا اور اُس کو بُرا جانے گا۔

۷۔ وادنیٰ صَدِیقَهٗ و اقصیٰ اَبَاهُ : باپ اور خویش واقارب کو چھوڑ کر اجنبی دوستوں کو قریبی سمجھے گا۔

۸۔ وَظَهَرَاتُ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسٰجِدِ : مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔

۹۔ سَادَ القَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ : فاسق وفاجر لوگ قبیلے کے سردار ہوں گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۔ وَكانَ عسيه الة :قوم کے سرداراور رئیس کمینے رزیل اور بخیل ہوں گے۔

۱۱۔ وَاُكْرِدُ هرَجُلُ لمخافتهٖ شَرِّهٖ: شریروں کے شر کے خوف سے ان کی عزت کی جائے گی۔

۱۲۔ وظِهَرتِ نغنة والمعاف : گانے والی عورتوں اور گانے بجانے کے ساز وسامان کی کثرت ہو جائے گی۔

۱۳۔ وَشرِبَتِ الغُموُر : اور شراب پی جائے گی۔

۱۴۔ لُبس الحَرِيرُ : ریشمی لباس مرد پہنیں گے۔

۱۵۔ وَلَحَنَ اٰخِرُ هذهِ الاُمَّةِ اَوَّلَهَا : اس اُمت کے بعد میں آنے والے لوگ بزرگوں کو بُرا بولیں گے۔

فارتقبوا عند ذالک ريحاً حمداءَ وزلزلته و خسفاً و مَسْخاً و قد فان ياتِ تَتَابَعَ كنظامٍ قطعَ سِلكُه' فتتابَعَ ۔ان اعمال کا نتیجہ یہ ہوگا کہ طرح طرح کی سُرخ آندھیاں، زلزلے، خسف، مسخ اور سرخ اور آسمانی مصیبتیں اس طرح پے در پے آئیں گے، جیسے کہ ہار ٹوٹنے پر موتی لگا تار زمین پر گرتے ہیں۔

ابنِ عباس : قالَ ماظهَرَ القلولُ : قوم اِلّا القیٰ اللہُ فی قلوبِ هم الرّعبُ

(۱)۔ ابن عباس: فرماتے ہیں: جو قوم خیانت کرنے لگ جائے، تو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ دشمن کا رُعب ڈال دیتا ہے۔

(۲)۔ ولافشا الزنا فی قومِ الا كَثُرَ فيهمُ املوت: جس قوم میں زنا کاری پیدا ہو جائے تو اس میں موت زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۳)۔ وَلاَ نَقصَ قوم المكيال وَالميزان الا قُطعَ عَنهُم الرزق :جو قوم ماپ تول میں کمی کرے ان کا رزق کم کر دیا جاتا ہے۔

(۴)۔ وَلاَ حكَم قومُ بغيرِ حقِّ الافشافِيهمُ الدَّمُ :جس قوم میں ناحق فیصلے شروع ہو جائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان میں قتل وغارت بڑھ جاتا ہے۔

(۵)۔ جو قوم اپنے عہد میں بے وفائی کرتی ہے ان پر دشمن مسلط کیا جاتا ہے۔

یارب العلمین میری اولاد کو ان مندرجہ بالا خصلتوں سے باز اور محفوظ رکھ، اور عتاب سے بچائے رکھ اور ان کے دلوں میں محبت و فرمانبرداری اہلبیت النبوت بھر دے اور انہیں دین و دنیا میں باعزت رکھ۔ آمین ثم آمین۔

احقر الکونین

خادم اہلبیت النبوت ابوالظفر مولوی محمد بخش شاہ قریشی جعفری قزلباش روڈ، لاہور

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ پیش کرنے کا حکم......آیت قرآن

......☆......

سورہ نمبر5، (مائدہ) آیت نمبر39 میں ارشاد ہے۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اتَّقُوا اللہ وَابْتَغُوْ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ یعنی اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اُس کی بارگاہ میں پہنچنے کیلئے (اولیائے حق) کا وسیلہ اختیار کرو (تاکہ مطلب برائے) بحکم رسول پاک آل محمد ﷺ فیض الٰہی کے ذریعے ہیں اور ان کی تابعداری کرنی لازمی ہے اور اس سے تمسک کرنے کا حکم ہے۔

ثبوت: فرمایا رسول پاک ﷺ نے: انَّ تمسکتم بہ لن تضلوا ابعدی۔ یعنی اگر ان کے ساتھ تمسک کروگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

ثبوت دیگر: اِنّی تارک فِیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھلِ بیتی لن یفترقا حتیٰ یرد اعلیٰ الحوض مَنْ توسّل (تمسک) بھما فقد نجی ومَنْ تخلف عنھا فقد ھلک مَا ان تمسک بھما ان تضلوا ابدًا۔ یعنی درحقیقت میں تم میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور میری عترت اہل بیت یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے میرے پاس پہنچ جاویں گے جو شخص ان سے توسل وتمسک رکھے وہ یقیناً نجات یافتہ ہے اور جو شخص ان سے منہ موڑے گا تو وہ یقیناً ہلاک شدہ ہے۔ جب تک ان دونوں سے تمسک کروگے کبھی گمراہ نہ ہوگے ان حدیثوں سے صرف پنجتن پاک اور قرآن سے تمسک کرنے کا حکم ہے۔ بندہ آگے اس کتاب میں مفصل طور پر تحریر کرے گا کہ سوائے حضرت علی علیہ السلام و فاطمۃ الزہرا اور امام حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام اور ان کی اولاد کے اور کوئی وسیلہ ایسا بارگاہ الٰہی میں نہیں ہے جو ذریعہ نجات ہو سکے کیونکہ رسول پاک ﷺ نے بار بار انہیں ہستیوں کے متعلق فرمایا ہے کہ ان سے تمسک کرو اور ان کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ پیش کرو۔ مورخہ 15/6/66

احقر الکونین ناچیز: محمد بخش قریشی: صدر انجمن جعفریہ حضرت بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواب نمبر 1

یہ سب کرم جو میں لکھ رہا ہوں حسین علیہ السلام پاک کا ہے جو میری پشت پر انہوں نے دست مبارک پھیرا ہے

......☆......

1927ء کا ذکر ہے اخباروں کے ذریعہ پتہ چلا کہ مدینہ شریف میں حاکم وقت نے مخدومہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا امام محمد باقر علیہ السلام امام زین العابدین علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے روضے مسمار کرادیئے ہیں۔ شیعہ حضرات واہل سنت حنفی لوگوں نے بہت غم کا اظہار کیا اور احتجاج ہوئے میں اس وقت سندیلیانوالی شریف پیر محل ضلع لائل پور میں رہتا تھا اور حنفی سنی تھا، میں بہت رویا تمام شیعہ سنی مل کر روئے۔

1927ء 27 رمضان کو مجھے ایک خواب آیا جو حسب ذیل ہے:۔

معلوم ہوا پیر محل شریف کے سادات کا ایک قافلہ کربلا معلی کو جا رہا ہے۔ مجھے بھی شوق پیدا ہوا، میں بھی تیار ہو گیا، اس قافلہ کا سردار سالار مخدوم سید ناصر الدین شاہ صاحب ساکن پیر محل ضلع لائل پور تھا، میں قافلہ کے ساتھ چل پڑا، ہم ملتان سے گاڑی میں سوار ہو کر کراچی پہنچے کراچی سے ہم بحری جہاز میں سوار ہوئے، جہاز میں ایک ہال کمرہ تھا اس میں قالین بچھے ہوئے تھے، ہم سب مرد اُس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پیر ناصر الدین شاہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ہال میں ایک آدمی آیا۔ سب لوگ اُس کی تعظیم وتکریم کے لئے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے، میں نے غور سے اُس کا جائزہ لیا۔ اُس کے گلے میں ایک پٹی تھی اس پر چھٹی رسان کا لفظ اُردو میں لکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ ہے تو معمولی چھٹی رسان مگر سب نے اس کا اُٹھ کر استقبال کیا اور عزت وتکریم کی ہے میرے ساتھی نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، سمندر کا سفر ختم ہوا تو ہم اونٹوں پر سوار ہوئے، عورتیں بچے مرد سب اونٹوں پر سوار ہوئے، ہم کربلا معلی پہنچ گئے راستے میں کوئی رات نہ ہوئی۔ میں سب سے پہلے اترا میرے دل میں خیال آیا کہ میں ہندوستان میں امام حسین علیہ السلام کے لئے رویا کرتا تھا۔ میں آج یہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جی بھر کر رووں، میرے دل کو ایک دھڑکا لگا ہوا تھا۔ میں نے سن رکھا تھا کہ مدینہ میں لوگوں کو رونے نہیں دیا جاتا۔ شاید یہاں بھی لوگ سختی کریں اس واسطے میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہاں مدینہ اور مکہ کی طرح رونے کی رکاوٹ تو نہیں۔ اس نے کہا کوئی رکاوت نہیں آپ اپنی مرضی سے رو سکتے ہیں، پیٹ سکتے ہیں، طواف کر سکتے ہیں، بوسے لے سکتے ہیں۔

میں اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر با آواز بلند رونے لگا۔ پھر میں نے اسی شخص سے پوچھا اب بتا روضہ امام حسین پاک علیہ السلام کہاں ہے۔ اس نے مجھے مغرب کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ سامنے روضہ پاک ہے۔ میں آنسو بہاتا اور آہ و بکا کرتا اس طرف چل پڑا۔ جب میں نے مشرقی دروازے کا رُخ کیا تو بند پایا تالا پڑا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے جنوبی دروازے کی طرف رُخ کیا وہ کھلا تھا۔ میں آنسو بہاتا ہوا گیا اور دروازے کا کنڈا پکڑ لیا، مزار اقدس میرے سامنے تھا۔ اندر ایک بہت بڑا مخملی غلاف تھا جو مزار پر اور سارے کمرے میں بچھا ہوا تھا۔ میں نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا، یا امام علیہ السلام آپ کے مزار سے آگ کے شعلے کیوں نہ نکلے آپ نے کیوں نہ دشمنوں کو جلا دیا جنہوں نے آپ کی والدہ ماجدہ کا روضہ مبارک گرا کر ہل چلوا دیئے ہیں اور صرف نشان کے طور پر چھوٹی چھوٹی اینٹیں رکھ دی ہیں۔ اُن کو کیوں برباد نہیں کرتے ہو، میں آہ و بکا کر رہا تھا اور رو رہا تھا کہ اچانک قبر پھٹی اور جناب حسین علیہ السلام روتے ہوئے باہر تشریف لائے اور اپنی قبر کی طرف پشت کر کے مغرب کی طرف منہ کر کے میری طرح رونے لگے، میں اندر گیا اور امام پاک علیہ السلام کے قدموں پر سر رکھ کر روتا رہا، امام پاک علیہ السلام کے بائیں ہاتھ میں رومال تھا، وہ ہاتھ تو آنکھوں پر رکھا ہوا تھا۔ امام پاک علیہ السلام نے پھر دایاں ہاتھ میری پشت پر رکھا اور فرمایا صبر کر میں بھی صبر کیئے ہوئے ہوں۔ دست مبارک رکھنے سے میرے جسم میں بجلی کی سی لہر دوڑ گئی۔ لیکن بجلی کے اثرات ایذا رساں ہوتے ہیں مگر اُس بجلی سی لہر سے مجھے ٹھنڈک راحت اور سکھ پہنچا۔ میں روتا روتا اٹھ کھڑا ہوا میری بیوی میرے پاس دوسری چارپائی پر سو رہی تھی۔ اُٹھ کر آئی اور کہنے لگی کیا ماجرہ ہے آپ کیوں دھائی مچا رہے تھے، میں نے اُسے خواب سنایا، خواب سنا کر بھی میں روتا رہا، آنسو تھمتے نہ تھے۔

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خواب نمبر2

1927ء میں 28 رمضان کو مجھے دوسرے دن پھر ایک خواب آیا جو حسب ذیل ہے

......☆......

میں حاجیوں کے ساتھ چلا، سفر کے حالات میں سے ایک بھی یاد نہیں، میں مکہ معظمہ پہنچا، مکہ کے اُس میدان میں گیا جہاں مکہ کا کوٹھا تھا، مشرق کی طرف چل کر دروازہ پر پہنچا، اُس کا ایک فٹ کنس باہر کو اور تقریباً ڈیڑھ فٹ اونچی دیوار اوپر تھی۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ لا الٰہ الّا اللہ ابراہیم خلیل اللہ۔ لفظ ابراہیم کی میم کی چھپٹی (م) کی مرکز سے اکھڑی ہوئی تھی پھر میں شمال کی جانب گیا وہاں لکھا تھا لا الٰہ الّا اللہ موسیٰ کلیم اللہ، پھر میں مغرب کی طرف گیا وہاں لکھا ہوا تھا لا الٰہ الّا اللہ عیسیٰ روح اللہ، پھر میں جنوب کونے کی طرف پہنچا وہاں لکھا ہوا لا الٰہ الّا اللہ محمد الرسول اللہ وہاں ایک چبوترہ دس پندرہ فٹ چوڑا اور گھٹنے تک اونچا تھا۔ وہاں میرے پیر سائیں شیر محمد شاہ صاحب سرکار فتح پور شریف کو گیرا والے اپنے مرشد کو بیٹھے دیکھا، اُس کے سامنے قوال قوالی عربی زبان میں کر رہے تھے، بہت خلقت جمع تھی، قوالی عربی میں تھی۔ میری سمجھ سے بالاتر تھی قبلہ سائیں پیر شیر محمد شاہ پکارے اُدہ محمد بخش دی آیا کھلوتا اے، انہوں نے مجھے پہچان لیا اور میں نے اُن کو پھر میری آنکھ کھل گئی۔

۲۹ رمضان کو میں صبح روانہ ہو کر اُسی دن ہی فتح پور شریف پہنچا، اُس وقت میں اہل سنت حنفی تھا لیکن مجلسیں سنا کرتا تھا، رویا کرتا تھا، ماتم بھی کیا کرتا تھا، حالانکہ سنی تھا لیکن علی علیہ السلام کی فضیلت کا قائل تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھتا تھا مگر کسی کو بھی حضرت علی علیہ السلام کے برابر ہرگز تسلیم نہ کیا کرتا تھا بلکہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام اور جناب امیر علیہ السلام کو اُن سب کا آقا اور مولا مانتا تھا۔ (یہ میرا اُس وقت عقیدہ تھا اور میں پیر سائیں قبلہ شیر محمد شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا) فتح پور شریف پہنچ کر میں نے اپنے پیر صاحب کو دونوں خواب سنائے، پیر صاحب نے سن کر فرمایا۔

"زہے نصیب اے محمد بخش تیرے تو بڑے نیک نصیبوں والا انسان ہے کہ تم کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوگئی ہے اور تمہاری پشت پر اُن کا دستِ شفقت آگیا ہے۔ اب تمہارا جسم دوزخ میں کبھی نہیں جا سکتا، تمہیں دنیا و آخرت میں عزت حاصل ہوگی تم نے زواری بھی کر لی اور حج بھی کر لیا تیرے نصیب بہت اچھے ہیں"

"اس کے بعد جب بھی پیر صاحب نے مجھے خط لکھا اس میں ہمیشہ یہ دُعا لکھی، "اللہ تعالیٰ آپ کو اس جہان میں اور اُس جہان میں عزت دے"

میرے پیر صاحب مذکورہ مغفور رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت حنفی عقیدہ رکھتے تھے، میرا بھی اُس وقت یہی عقیدہ تھا۔ دسویں محرم کو ننگے سر اور ننگے پاؤں تعزیہ کے ساتھ جاتے تھے اور جب تعزیہ اپنے ڈیرہ سے روانہ ہوتا ہمراہ جاتے تھے اور سڑک والے پیپل تک سے جا کر پیر صاحب قبلہ سائیں واپس آ جاتے تھے۔

ایک عجیب داستانِ معجزہ

پیر صاحب تازیہ امام پاک علیہ السلام اپنے ڈیرہ پر منگواتے تھے۔ پیر صاحب مذکورہ چھ مہینے فتح پور شریف میں اور چھ مہینے پیر قطب الاقطاب حضرت پیر سائیں قطب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سندیلیانوالی پیر الحل ضلع لائکپور میں گزارتے تھے۔ یہ اُن کا ہر سال کا معمول تھا۔ نیز اُن کا یہ بھی معمول تھا کہ جب فتح پور شریف کے سنارے تعزیہ بناتے تو اُن کو ہر سال تاکید کرتے کہ دسویں محرم کو تعزیہ اُن کے ڈیرے فتح پور شریف ضرور لایا جائے اور صبح تک رہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے ایک چبوترا بنا رکھا تھا۔ پیر صاحب کے بال بچے بیوی بہنیں سب مستورات ساری رات تلاوت قرآن پاک کرتے۔ تعزیہ کے پاس جاتے غم کرتے اور ذکرِ خدا کرتے یہ انکا ہر سال کا معمول تھا۔

ایک سال پیر صاحب محرم کے دوران سندیلیانوالی تشریف لے گئے، دس محرم کو فتح پور شریف نہ پہنچ سکے، اُس سال اُسی رات پیر صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ والدہ پیر اقبال حسین شاہ صاحب و زوجہ پیر مہر شاہ صاحب کو خواب آیا کہ ایک نوری عماری آسمان سے اُتری اور اُس چبوتری پر آ ٹھہری، اُس میں سے ایک نورانی صورت نکلی جس کا جسم اور کپڑے گلاب کے پھول کے معلوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتے تھے۔نورانی صورت نے یہ الفاظ کہے۔

شیر محمدا تیرے ہک رات دے مہمان ہوندے ہاسے پر اس سال تو ساڈی مہمان نوازی وی نہ کیتی۔ یہ کہہ کر نورانی صورت عماری میں سوار ہو کر پھر آسمان کی طرف چڑھ گئی (یہ بات وہاں عام مشہور ہے اور اُن کے مریدین نے کئی مرتبہ یہ قصہ مولانا قبلہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم سائیں شیر پاک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی بھی سنا جن کا مزار پاک لائل پور میں ہے اور وہ اہل سنت حنفی ہیں۔

دوسرے روز پیر صاحب کی ہمشیرہ نے فوراً صبح ایک درویش کو پیر محل روانہ کر دیا اور سب حالاتِ خواب زبانی اور رقعہ لکھ کر بھیجے، اور امام حسین علیہ السلام کے غم والے الفاظ بھی رقعہ میں لکھے۔ جب پیر صاحب نے رقعہ پڑھا تو اپنے پیر صاحب کو دکھایا، دونوں پیر خوب روئے اور پیر صاحب شیر محمد شاہ صاحب نے اپنے پیر صاحب سے عرض کی کہ آپ دُعا کریں کہ میں اگلے محرم تک زندہ رہوں تا کہ امام حسین علیہ السلام سے معذرت اور خدمت حسین علیہ السلام کر کے معافی حاصل کر سکوں، اور اُسی وقت اجازت لے کر فتح پور شریف پہنچے سارا سال اسی غم میں رہتے رہے۔

دوسرے سال اُسی دن اُسی رات پھر پیر صاحب کی ہمشیرہ نے پھر وہی نورانی عماری آسمان سے خواب میں اُتری دیکھی اور اُسی طرح نورانی صورت عماری سے نکلی اور فرمایا، شیر محمد تیتھے اللہ وی راضی تے رسول وی راضی پر میں حسین علیہ السلام وی راضی، یہ کہہ کر عماری پھر آسمان کی طرف چڑھ گئی، صبح پیر صاحب کی ہمشیرہ نے خواب سنایا پیر صاحب نے شکرانے کے نفل پڑھے اور نیازیں دیں دیگیں پکوائیں، اور صبح تعزیہ کے ساتھ ننگے سر ننگے پاؤں سرکاری بڑی سڑک پر پیپل کے درخت تک گئے اور تعزیہ کو الوداع کیا، تعزیہ کے ساتھ روتے رہے، سینہ پر ہاتھ بھی مارتے رہے، سب لوگوں نے دیکھا، جو مرید حاضر تھے سب جانتے ہیں۔ برادرم محترم مولانا قبلہ پیر سائیں غلام محمد شاہ صاحب یہ قصہ کئی بار مریدوں میں اپنی زبانی سناتے تھے اور خود بھی روتے تھے، مولانا قبلہ محترم برادرم پیر سائیں غلام محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ اس قدر مومن تھے کہ جب حسین علیہ السلام کا نام سنتے بے اختیار رونے لگتے تھے اور پیر سائیں قبلہ قطب الاقطاب سید قطب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ سرکار پیر محلوی محرم کے مہینہ میں مولوی محمد حسن ملتانی اہلسنت کو منگواتے تھے اور عاشورہ کے دس دن ہی مصائب اہلبیت سنتے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور روتے تھے۔ مولوی صاحب ملتانی اس قدر مصائب پڑھتے تھے کہ اہل شیعہ بھی مسجد سندیلیانوالی میں آ کر مصائب اہلبیت سنتے تھے۔ دس روز مجلسیں ہوتی رہتی تھیں دسویں کی رات پیر قطب علی شاہ صاحب کی مستورات روڑہ بستی میں جا کر تعزیہ کے پاس رات کو عبادت کرتی تھیں، یہ حال میں آنکھوں دیکھے وثوق سے لکھ رہا ہوں۔ پیر سائیں قبلہ وکعبہ سیّد شیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ میرے پیر مرشد ہیں اور ان کا مندرجہ بالا عقیدہ تھا میرا بھی وہی عقیدہ ہے مجھے سب کچھ پنجتن پاک اور انکی اولاد کی دُعاؤں کے صدقے میں ملا ہے اور دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوئی ہے، یہ دونوں خواب میں خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ طور پر تحریر کر رہا ہوں کہ اسمیں میں نے ایک لفظ بھی غلط نہیں بیان کیا ہے۔ احقر محمد بخش بقلم خود۔

☆☆☆☆☆

فاضل ڈسٹرکٹ جج صاحب ملتان کا

عزاداری حسینؑ اور ذوالجناح کے متعلق فیصلہ

(انگریزی سے اُردو ترجمہ)

۱۔ فاضل ڈسٹرکٹ جج ملتان نے پولیس ایکٹ کی دفعہ 30 پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس دفعہ کے تحت پولیس کو پبلک اجتماعات اور جلوسوں کو ریگولیٹ اور کنٹرول کرنے کا اختیار ہے۔ پولیس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ درخواست دہندہ کو لائسنس دینے سے انکار کر دے، کیونکہ کنٹرول کرنے کے اختیار میں انکار کرنے کا اختیار شامل نہیں ہے۔

۲۔ سیشن جج نے الہٰ آباد اور لاہور ہائیکورٹ کے فیصلوں اور رولنگ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی لائسنس کے لئے درخواست کی گئی ہو اور لائسنس منظور نہ کیا گیا ہو، اس صورت میں اگر جلوس برآمد کیا جائے تو شرکا جلوس پر کوئی قانونی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی یعنی جلوس نکالنا اس صورت میں کوئی جرم نہ ہوگا۔

۳۔ ہائی کورٹ کے فیصلوں کی تائید کے ساتھ فاضل جج نے لکھا ہے کہ ہر فرقہ کو شارع عام پر جلوس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برآمد کرنے پیدائشی بنیادی اور نا قابلِ مداخلت مذہبی حق ہے اور اس حق سے اس بنا پر محروم نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مخالف فرقہ کو اس پر اعتراض ہے اور اس حق سے اس بنا پر بھی محروم نہیں کیا سکتا کہ یہ حق ماضی میں استعمال نہیں کیا جاتا رہا ہے حکام کو مذہبی تقریبات اور مراسم کی بجا آوری میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔

۴۔ لائسنس دینے سے اس بنا پر بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ نقص امن کا اندیشہ ہے اگر واقعی نقص امن کا خطرہ ہے تو انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ شیعوں کو اپنا پیدائشی اور بنیادی حق استعمال کرنے کے لئے لائسنس جاری کرنے سے انکار کرنے کی بجائے نقص امن کو روکنے کے لئے مناسب اور ضروری انسدادی کاروائی کرے۔

۵۔ فاضل جج نے لکھا ہے کہ برآمد کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت لینی بھی ضروری نہیں ہے فاضل ڈسٹرکٹ جج ملتان نے فاضلانہ فیصلہ میں جن حقائق کا تذکرہ کیا ہے یہ نہ صرف ممتاز آباد ملتان کے جلوس عزم کے لئے ہے بلکہ پورے پاکستان کے شیعہ اس کی روشنی میں اپنا مذہبی حق حاصل کرسکتے ہیں کہ آئین پاکستان کی رو سے ہر فرقہ کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اگر کوئی شرپسند عناصر اس کو خطرہ میں ڈالنا چاہتا ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ فتنہ پرور عناصر کی سرکوبی کرے نہ کہ لا اینڈ آرڈر کا سہارا لے کر کسی فرقہ کی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کرے۔

(انگریزی فیصلہ کی نقل احقر کے پاس ہے)

احقر اہلبیت النبوت احقر الکونین

مولوی محمد بخش شاہ قریشی الاسدی الخزیمی

مختار عام

مسجد و امام کوٹ مسافر خانہ نزد بی بی پاکدامنہ سلام اللہ

لاہور

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆

میرے سنی بھائیو! بندہ ناچیز 1960ء سے بذریعہ اخبارات اشتہارات مبلغین کرام اور ذاکرین عظام شیعہ حضرات کو دربار بی بی پاکدامنہ کی جانب متوجہ کر رہا ہے۔ مستند تاریخی حالات و واقعات کو تلاش کر کے ان کے خدمت میں پیش کر رہا ہوں کہ بعض حضرات اس دربار عالیہ کو سیّد احمد شاہ توختہ ترمذی کی صاحبزادیوں کا دربار مشہور کئے ہوئے ہیں اور لوگوں کو متذبذب کر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اس دربار پاک کو سنی وقف قرار دلوا کر قبضہ کر رکھا ہے اور شیعہ حضرات کی آمد و رفت کو روکنے کے لئے کئی قسموں کی مشکلات اور دقتیں رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں تاکہ عزاداری امام حسین علیہ السلام اس دربار پر نہ ہو مگر یہ عبث خیال ہے عزاداری امام حسین علیہ السلام اموی و عباسی بڑی حکومتوں سے نہ رُک سکی تھی اب کس طرح رُک سکتی ہیں بلکہ جتنا سختی سے اُسے روکا گیا اتنا ہی جوش بڑھے گا، اور ترقی ہوگی، بندہ احقر کی دیرینہ آرزو تھی کہ حقیقت کو منظر عام پر لایا جائے، چنانچہ کتب ہائے تاریخ کے حوالہ جات اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دربار اقدس دختران حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عقیل علیہ السلام کا ہے، چونکہ حق کو ہمیشہ فتح ہوتی ہے اس لئے میری آواز پر لوگوں نے لبیک کہی ہے اور قافلوں کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں دور دراز سے شیعہ زائرین دربار پاک پر حاضر ہو رہے ہیں، میرا دل گواہی دیتا ہے کہ ایک دن دربار پاک پاکستان میں شیعہ حضرات کا سب سے بڑا روحانی مرکز ہوگا، شیعہ حضرات اپنی جائیدادیں اس دربار پاک پر وقف کریں گے اور عالیشان دربار اور مسافر خانے و دیگر عمارتیں تعمیر ہونگی، لوگوں کے سیلاب کے سامنے باندھا ہوا ہر اک بند ٹوٹ جائے گا اور دشمنوں کی کوششیں بیکار ثابت ہونگی۔ شیعہ لوگ اس دربار پاک کو پُر رونق بنانے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں، میری تمام بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ حقیقت کو پہچان لیں اور تسلیم کر لیں کہ انسان کی عظمت اور بہتری اسی میں ہے میری دُعا ہے خداوند کریم آپ کو ہدایت فرمائے اور علماء سو کے اثرات سے محفوظ رکھے اور علمائے حق اولیاء اللہ بزرگان دین کے علم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لدنی سے فیضیاب فرمائے، علمائے سونے اموی اور عباسی خاندانوں سے مراعات ومنصب حاصل کر کے اہلبیت النبوت کے خلاف فتوے عائد کئے تھے۔ یزید کے کہنے پر حضرت حسین علیہ السلام پر واجب القتل کا فتویٰ عائد کیا اور علمائے سونے نواسۂ رسول ﷺ کو شہید کرایا تھا۔ مختار ثقفی نے دشمنان اہلبیت کو چن چن کر عبرتناک سزائیں دیں یہ سلسلہ جاری تھا کہ مختار ثقفی شہید ہوگئے تو عزادارنِ حسین علیہ السلام کا گروہ مختار ثقفی کی قیادت سے محروم ہوگیا۔ مگر اس گروہ سے اموی حکومت اور علمائے سوسخت خوفزدہ تھے۔ اس وقت پھر عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں علماء سو نے محبانِ حسین علیہ السلام پر فتویٰ عائد کرنے شروع کردیئے کہ رونا پیٹنا حرام ہے۔ تازیہ بنانا بت پرستی بدعت کفر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح علماء سو اور حکومت اموی نے یہ سلسلہ جاری کیا اور آج تک چلا آرہا ہے۔ گروہ علمائے سو کی تبلیغ کے اثرات کچھ لوگوں کے دلوں پر اثر پذیر ہیں ورنہ خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق رونا پیٹنا گناہ گاری نہیں ہے کار ثواب اور ذریعہ نجات ہے۔ علمائے سو جن اٹھارہ ہزار علمانے قتلِ حسین علیہ السلام کا فتویٰ جاری کیا تھا کہ متعلق حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ کا شعر ملاحظہ فرمائیں اور پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء اللہ دہلوی کا فارسی شعر صفحہ ۳۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں جو اسی کتب میں موجود ہے۔

میرے اہلسنت جماعت کے عزیز و بزرگ دوستو! میں نے اہلسنت جماعت سے شیعہ مذہب اختیار کیا ہے بڑی عمیق تحقیق کی ہے بڑی مشکل سے حق کی پہچان ہوسکتی ہے کیونکہ اسلام بڑے نازک دور سے گزرا ہے اور مذہب شیعہ کی نشوونما ایسے خطرناک اور قیامت خیز دور میں ہوئی ہے جس کے تصور سے انسان لرزہ براندام ہوجاتا ہے جس کے تذکرہ سے زبان وقلم لال نظر آتی ہے جس کے سوچنے سے بزم خیال میں حشر برپا ہوجاتا ہے۔ تعصب کی گھنگھور گھٹاؤں میں اموی وعباسی مظالم کی ایمان سوز بجلیاں کوندرہی تھیں۔ ملتِ بیضا گرداب نفاق میں گرفتار تھی۔ اُمت مرحومہ پر عساکر الحاد کی فوج کشی تھی۔ یہ ایسا دور تھا جس میں آلِ اطہار کا نام لینا جرم تھا۔ ان کی محبت قابل تعزیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطا تھی۔ان کی مبارک سیرت سے عوام کو آگاہ کرنا ناقابلِ معافی گناہ تھا۔ایسے پُرآشوب زمانہ میں علمائے حق کو قتل کیا جاتا تھا۔سزائیں دی جاتی تھیں اور علمائے سو کو حکومت کی طرف سے مراعات و منصب حاصل ہوتے تھے۔جو علماء سو حکومت کے فرمان کے مطابق جھوٹی حدیثیں تیار کرتے راوی بنتے فتویٰ دیتے ان کے گھر سونے چاندی سے بھر دیئے جاتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام کے خونین اوراق اکثر واقعات کی تفصیل سے خالی ہیں اصل واقعات مسلمانوں تک نہیں پہنچ سکے۔ اندریں حالات علمائے سو کے دیئے ہوئے فتوے اس وقت تک جاری چلے آرہے ہیں جو قرآن حدیث کے صریحاً برخلاف ہیں مگر یہی دین بن چکے ہیں۔ایسے حالات میں ایمان کا بچانا بڑا مشکل ہے۔ایسے علماء نے ہی امت نبوی کے تہتر فرقے بنا دیتے ہیں۔بفرمانِ رسول پاک ﷺ صرف ایک فرقہ نے ہی بہشت میں جانا ہے۔علماء سو نے امت نبوی کی اکثریت کو دوزخ کا ایندھن بنا دیا ہے سنی بھائیوں میں آپ کو مجبور نہیں کرتا کہ آپ شیعہ مذہب اختیار کریں مگر علمائے حق اولیاء اللہ کے عقیدہ کے مطابق اپنا عقیدہ رکھیں مفید ثابت ہوگا۔میں تمام اولیاء اللہ بزرگان دین کا معتقد ہوں کہ اولیاء اللہ نے علم لدنی حضرت علی علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔اس لئے یہ تمام حضرات ثنا خوانِ حضرت علی علیہ السلام ہیں یہ سب میری آنکھوں کا نور ہیں۔

زیادہ دُعا احقر الکونین خادم اہلبیت العبوت خاکپائے

دربار بی بی پاکدامنہ سلام اللہ علیہا۔ابوالظفر

مولوی محمد بخش شاہ قریشی

الاسدی الخُزیمی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہار تشکر

احقر اپنے محسن عالی مرتبت جناب نواب صاحب مظفر علی خان قزلباش کا دلی شکریہ ادا کرنا عین عدل گردانتا ہے۔ نواب صاحب موصوف نے زندگی کے ہر موڑ پر احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اعانت وامداد کی آپ کی پیہم نوازشات وعنایات کا تہ دل سے شکریہ۔

اللہ تعالیٰ موصوف کا اقبال بلند اور عزت دارین عطا کرے اور آپ کا سایہ ہم پر قائم رکھے۔

آمین ثم آمین!

مولوی محمد بخش شاہ قریشی الاسدی الخزیمی

☆☆☆☆☆

صد شکر نعمتہائے المنعم الحقیقی والمحسنین

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علےٰ سیّد المرسلین وابائہ و آلہٖ و وصیہ و ذریّاتہ المعصومین ابداً و دائماً .

درسن نوزدہ صد و ہشتاد (عیسوی) بتاریخ نسبت و دو جنوری بمطابق چہاردہ صد (سن ہجری) امروز بتاریخ سہ ربیع الاول بروز سہ شنبہ حصہ اول و دوم تاریخ بیبیان پاکدامناںؑ آیات اللہ و آیات عجباً مستر و خوابیدہ در تراب لاہور (مثلِ اصحاب کہف) بفضل ربِ پنجتن پاک و کرم شان بپایان رسیدہ صعوبات و زحمتہائے سیزدہ سال کہ بہر دفاع و تحفظ و تکریم و تقدیس و توقیر و عظمت و حقوقِ دوراز کواکب و قمر الشمس دین آمدہ (مخدراتِ عصمت) کشیدم بالآخر لبادہ راحتِ لازوال و روبرور و ایمان افروز پوشیدہ، دُعا است کہ این خدمتِ ماہم خلعت شرف وعنرِ ازبارگاہ پاکدامناںؑ و اعزا و اقارب و آبائے شان بپوشد. آمین. بحق پنجتن پاک و شہدائے کربلا ، آمین.

خاکپائے بیبیاں پاکدامناںؑ

احقر مولوی محمد بخش شاہ قریشی

مورخہ 22/1/80

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرف آخر

☆

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور حمد ہے جس نے مجھے ہمت اور طاقت عطا فرمائی کہ میں والد بزرگوار مولوی محمد بخش قریشی کی تصنیف ''تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم'' کے دوسرے ایڈیشن کی تکمیل اور اشاعت کرنے میں سرخرو ہوا۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس مرتبہ گذشتہ ایڈیشن کی خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کیا جائے، اور تازہ ایڈیشن کو غلطیوں سے مبرا بنایا جائے تاہم اگر کسی جگہ کوئی غلطی یا کوتاہی محسوس ہو تو قارئین کرام سے دست بستہ گذارش ہے کہ ''غلطی انسانی فطرت ہے'' کو مدنظر رکھتے ہوئے میری معذرت قبول کریں۔

میں خصوصاً اپنی بیٹیوں کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے فراغ دلی سے میری مالی معاونت کی جس کی وجہ سے میں اس ایڈیشن کو عمدہ کاغذ اور نفیس پرنٹنگ کے ذریعہ ایک بہتر انداز میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرسکا ہوں میری دُعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری بیٹیوں کے اس جذبہ کو اپنی بارگاہ میں عبادت شمار فرمائے اور انہیں زندگی و آخرت کی ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

بیس سال تک ملک سے باہر رہنے اور کتاب کا پرانا نسخہ میسر نہ ہونے کے باعث نئے ایڈیشن میں تاخیر ہوئی، چونکہ ''تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم'' کا کوئی پرانا نسخہ موجود نہ تھا اور نئے ایڈیشن کیلئے پرانے ایڈیشن کا ہونا اشد ضروری تھا۔ ایک دو حضرات کے پاس کتاب کی موجودگی کا پتہ چلا مگر میں ان سے کتاب حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ آخرکار میرے ایک بزرگ جناب ملازم حسین اختر قریشی جو میرے اُستاد بھی تھے جن کا کچھ عرصہ پہلے انتقال ہو چکا ہے نے میری مشکل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسان کی اور اپنے پاس محفوظ کی ہوئی ''تاریخ بیبیاں پاکدامناں سلام اللہ علیہم'' کی کتاب مجھے تحفتہً دی تا کہ میں کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپوا سکوں۔ میں ان کا بے حد مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں عالم برزخ کی نعمتوں سے نوازے اور انکو جنتِ الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

میں جناب سیّد علی رضا اور جناب سیّد محسن رضا اور ان کے والد گرامی سیّد رونق رضا صاحب کا بھی بے حد مشکور اور ممنون ہوں جنہوں نے اپنے تجربے اور بہترین مشوروں سے میری رہنمائی فرمائی اور کتاب کی اشاعت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب دعا

الحاج ظفر علی قریشی

خلف الرشید مولوی محمد بخش قریشی الاسدی الخزیمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ

پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک

پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک

پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک

پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک

پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ

تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک دامناںؑ تاریخ بیبیاں پاک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas